

UTL AT DOWNSVIEW



D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 11 10 20 02 017 8

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

BP
70
K37
1911

Kashifi, Husayn Wa'iz
Rashahat

BP

70

K37

1911

والتهدية الى الرضا وائمة اهل البيت

المنة كدرين ايام و زنده فرجام نه متبر كشتما جالات بزرگان دين مسين
زحت بخش قلوب رابع فان يقين سرايا فاضت افادات اعني

الراجي الارجحت

رشحات

الراجي الارجحت الباركل محمد حفي عنه

من تصنيفات شريف عالم رباني قابل تحاني مجمع كمالات صومى ومعنوى
واقف سرزقى و جلى ملا على بن حسين الوعظ الكاشفى الشترى بالصفى

طبع في مطبعه كاشفى لكتنور و تقع كتابها ابيان حبيب شاكرد

جز

حاجر كل محمد حاج محمد سول و محمود
كشور و مطبعه كاشفى
قندمار

اطلاع اس میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں سابقین نصرت مولیٰ سے جو علماء موجود ہیں اور جو اس وقت تک لکھے گئے ہیں ان کی کتب اس میں مناسبت انداز میں مقروء ہوئی ہر قسم کتب درس بتدیان و کتب اخلاق و علوم و کتب حدیث و قرآن میں درج کرتے ہیں ناظرین و شائقین ملاحظہ فرما کر خفا کافی بہسہروانی آنحضرت

کتاب درس بتدیان

گر یا محشی - از تصنیفات شیخ سعیدی ۶۱ -
 گر یا مغرب - کلم علی مع اعراب و جادوشی کا لکچر شاہ موجود -
 گر یا مترجم - ہر ایک شعر کے نیچے معنی اسکے اردو میں -
 گر یا ریاضی - ترجمہ ہر گریہ کا ابیات ہوزن ہیں -
 گر یا کتاب - شرح گر یا مصنف حافظ محمد زید صاحب -
 گر یا گنج - بیسے گریہ نام ہی محمود نامہ -
 گر یا بحر - رسالہ قاضی قطب -
 گر یا مقیمان - تصنیف شاہ علی الدین ادھی -
 محمود نامہ - مصنف معصومی مشہور کتاب ہے -
 فالنامہ - چراغ نامہ بخار لائن میت بازی بتدیان -
 عطائی نامہ - تصنیف شیخ شاہ محمد عزلیات لامیرہ -
 صفوۃ المصادر - عرف آئینہ مشہور کتاب ہے -
 ہفت صدا بلطہ - تصنیف علی نقی خان دکن اطفال کے لیے -
 انشاء بہار عجم - مصنف مولوی امانت علی صاحب -
 انشاء فائزہ - از مولوی محمد اکرم صاحب تخلص فیہ مطبوعہ نظامی -
 انشاء و سنجہ ان - از منشی حفیظ اللہ -
 انشاء فلیقہ - مصنفہ فلیقہ شاہ محمد مرحوم قنوجی -
 انشاء و تمیز - مصنفہ منشی کالی رائے صاحب تخلص تمیز -
 انشاء ما و ہورام - مشہور انشا ہے -
 انشاء و میسر - مصنفہ میر صافی مینر لاہوری -
 انشاء و بہار ہند - تصنیف میر صافی مینر لاہوری -
 انشاء و جامی - تصنیف مشہور از مولانا عبدالرحمن جامی -

انشاء و طائر وحید - مشہور کتاب ہر ازہر با طائر وحید -
 انشاء و فائق - از مولوی کر خانق -
 انشاء و دولت رام حسین رقعات فارسی ہیں -
 انشاء و صفدی - قابل اردو میں -
 انشاء و گلزار عجم - مصنفہ مولوی قبول احمد فاروقی -
 انشاء و مفید - تصنیف غنی بی رام صاحب -
 انشاء و اولاد و غیرہ - از مولوی عبدالغفور صاحب تخلص غنی بیہ -
 انشاء و عجیب - مشہور کتاب ہے -
 نظیر الانشا - مصنفہ منشی ظہیر الدین -
 مجموعہ انشا - تصنیف بی بی بخت نامہ -
 شبنم شاداب - مع قمرنگ نقات - از عبداللہ خان دہلوی -
 انشاء و دلگشاہ - مصنفہ منشی فتح محمد صاحب -
 فیاض لیسان - مصنفہ منشی ولایت حسین خان صاحب -
 دستور الصغیان - درسل اطفال کے لیے مفید ہے -
 رقعات عزیز بی - از تصنیفات مولوی عبدالغفور صاحب -
 رقعات عالمگیری -
 رقعات قلیل - مصنفہ مرزا احمد حسن قلیل -
 رقعات ابو الفضل - از تصنیفات ابو الفضل غلامی مشہور کتاب ہے -
 سنجہ قلعہ - لاہوری کا مشہور مع دو شرح -
 رقعات بیدل - از مرزا عبدالقادر بیدل -

گر یا محشی - از تصنیفات شیخ سعیدی ۶۱ -
 گر یا مغرب - کلم علی مع اعراب و جادوشی کا لکچر شاہ موجود -
 گر یا مترجم - ہر ایک شعر کے نیچے معنی اسکے اردو میں -
 گر یا ریاضی - ترجمہ ہر گریہ کا ابیات ہوزن ہیں -
 گر یا کتاب - شرح گر یا مصنف حافظ محمد زید صاحب -
 گر یا گنج - بیسے گریہ نام ہی محمود نامہ -
 گر یا بحر - رسالہ قاضی قطب -
 گر یا مقیمان - تصنیف شاہ علی الدین ادھی -
 محمود نامہ - مصنف معصومی مشہور کتاب ہے -
 فالنامہ - چراغ نامہ بخار لائن میت بازی بتدیان -
 عطائی نامہ - تصنیف شیخ شاہ محمد عزلیات لامیرہ -
 صفوۃ المصادر - عرف آئینہ مشہور کتاب ہے -
 ہفت صدا بلطہ - تصنیف علی نقی خان دکن اطفال کے لیے -
 انشاء بہار عجم - مصنف مولوی امانت علی صاحب -
 انشاء فائزہ - از مولوی محمد اکرم صاحب تخلص فیہ مطبوعہ نظامی -
 انشاء و سنجہ ان - از منشی حفیظ اللہ -
 انشاء فلیقہ - مصنفہ فلیقہ شاہ محمد مرحوم قنوجی -
 انشاء و تمیز - مصنفہ منشی کالی رائے صاحب تخلص تمیز -
 انشاء ما و ہورام - مشہور انشا ہے -
 انشاء و میسر - مصنفہ میر صافی مینر لاہوری -
 انشاء و بہار ہند - تصنیف میر صافی مینر لاہوری -
 انشاء و جامی - تصنیف مشہور از مولانا عبدالرحمن جامی -

مجموعه شرحات مشتمل بر یک مقاله مقصود و خاتمه است مقدار طبقات خواجگان نقشبند مجله و مقصود
اول در آباد قریب حضرت خواجہ تاج الدین عبید اللہ مقصودم در حقائق و وقایع منقول از حضرت ایشان مقصود
موم در تصرفات و کرامات ایشان رحم و خاتمه و وفات آن حضرت قدس سره به تفصیل ذیل

۳	ویساجه	۲۹	خواجہ زکی خدا آبادی رحمه الله	۲۶۳	امیر برهان رحمة الله عليه
۴	خواجہ یوسف ہمدانی قدس سره	۳۰	خواجہ یونس بلخان رحمة الله	۲۶۵	امیر حسنہ رحمة الله
۵	خواجہ عبد اللہ ربی رحم	"	خواجہ غریب رحمة الله	"	مولانا حسام الدین شیخ نجاری رحم
۶	خواجہ حسن انزلی رحم	"	خواجہ اولیا ایا رسا رحمة الله	۲۶۶	مولانا کمال الدین میدانی رحم
۸	خواجہ احمد سیوی رحم	۳۱	خواجہ حسن شادی رحمة الله	۲۶۷	امیر بزرگ امیر شہر و جہا اللہ تعالی
۹	ذکر منصور آثار رحمة الله	"	خواجہ اوکتمان رحمة الله	"	بابا شیخ مبارک نجاری رحم
"	ذکر عبد الملک خواجہ رحمة الله	"	خواجہ اولیا غریب رحمة الله	"	امیر شہاد رحمة الله
"	تاریخ خواجہ رحمة الله	"	خواجہ سلیمان کومنی رحمة الله	"	امیر عمر رحمة الله
"	سید آثار رحمة الله	۳۲	خواجہ شہر شاہ نجاری رحمة الله	"	مولانا عارفہ دیک کرانی رحم
۱۰	صوفی محمد و شمشاد رحمة الله	"	شیخ سعد الدین عجمانی رحمة الله	۵۰	مولانا امیر شہر نجاری رحم
"	حکیم آثار رحمة الله	"	شیخ ابوسعید نجاری رحمة الله	"	امیر فقیر الدین دیک کرانی رحم
"	زنگی آثار رحمة الله	"	خواجہ عارف ربوگری رحمة الله	۵۱	شیخ بادکار کسروی رحم
۱۱	انزوان حسن آثار رحمة الله	۳۳	خواجہ محمود و خیر فنوی قدس سره	"	شیخ جمال الدین دہقان رحمة الله
۱۲	سید آثار رحمة الله	۳۴	امیر خرمہ و ابلی رحمة الله	"	شیخ محمد خلیفہ رحم
۱۳	اسمعیل آثار قدس سره	"	خواجہ علی ارغندی رحمة الله	"	امیر کلان دہقان رحم
۱۴	احق آثار رحمة الله	"	خواجہ علی رامینی رحمة الله	۵۲	شیخ شمس الدین کلان رحم
۱۵	صدر آثار و آثار رحمة الله	۳۵	خواجہ خرد رحمة الله تعالی	"	مولانا علاء الدین کن سیروی رحم
"	امین بابا رحمة الله	"	خواجہ ابراهیم رحمة الله تعالی	"	مولانا بہار الدین قشقلی رحم
۱۶	شیخ علی شیخ رحمة الله	۳۶	خواجہ محمد کلادور رحمة الله تعالی	۵۳	خواجہ بہار الدین محمد نقشبند سره
"	مہر و دو شیخ رحمة الله	"	خواجہ محمد حلاجی رحمة الله تعالی	۵۵	کیفیت نقل حضرت خواجہ و تاریخ
"	کمال شیخ رحمة الله	"	خواجہ محمد بادری رحمة الله تعالی	"	وفات ایشان قدس سره
"	خادم شیخ رحمة الله	"	خواجہ محمد بابا ساسی قدس سره	۷۷	خواجہ محمد بار ساقی رحمة الله سره
۱۸	خواجہ عبد الخاق و خجروانی قدس سره	۳۷	خواجہ صوفی سوخاری رحمة الله	۶۳	خواجہ ابو نصر بار سار رحم
۲۷	خواجہ احمد صدیق رحمة الله	"	خواجہ محمود سماسی رحمة الله	۶۴	خواجہ محمد خفتری رحم
۲۸	خواجہ اولیا کبیر رحمة الله	"	مولانا دامن شمشاد علی رحمة الله	"	خواجہ مسافر خوارزمی رحم
۳۹	خواجہ دہقان قلنی رحمة الله	"	سید امیر کلان قدس سره	۶۷	مولانا یعقوب چرمی رحم

۲۲۱	ملاقات حضرت ایشان بخدمت مولانا یعقوب چرخی	بابا آبریز ۶	۲۱۲	خواجه ناصر الدین عبیدالدین	۶۸
۲۲۳	مقصود دوم در ذکر بعضی از عقائد و معارف و دقائق لطائف حکایات	شیخ برهان الدین آبریز ۶	۲۱۳	خواجه علاء الدین محمد وانی ۶	۶۹
۲۲۴	آنکه در خلال احوال حضرت ایشان در مظهر اسرار مشاهده میسر قصه غالب شدن مرزا سلطان ابوسعید بهر ابد با لقاءات حضرت	شیخ ابوسعید آبریز ۶	۲۱۴	شیخ سراج کلال برسی ۶	۷۲
۲۲۵	حضرت خواجه محمد یحیی ۶	شیخ بخشش ۶	۲۱۵	مولانا سیف الدین منهاری ۶	۷۳
۳۲۱	مولانا قاسم ۶	مولانا تاج الدین وغنی ۶	۲۱۶	خواجه علاء الدین عطار قدس سره	۷۹
۳۲۲	امیر عبد الاول ۶	مولانا محمد پشاعری ۶	۲۱۷	خواجه حسن عطار ۶	۹۰
۳۲۳	مولانا حعفر ۶	خواجه عماد الملک ۶	۲۱۸	شیخ عبد الرزاق ۶	۹۲
۳۲۴	مولانا برهان الدین خلتانی ۶	خواجه شهاب الدین شاشی ۶	۲۱۹	مولانا حسام الدین پارسا بلخی	۹۳
۳۲۵	مولانا ابوسعید ابوی اوبیت خوانده	فصل دوم در ذکر تاریخ ولادت حضرت ایشان احوال بام حجاب و شکره در شمال و اخلاق اطوار	۲۲۰	مولانا ابوسعید ۶	۹۴
۳۲۶	مولانا سلطان ۶	آن حضرت	۲۲۱	خواجه محمد اندامی اصفهانی ۶	۹۵
۳۲۷	مولانا محمد قاضی ۶	ذکر فقر و تجرد حضرت ایشان در ببادی حال خدمت و شفقت حضرت ایشان نسبت بکافران از خواص دعوات مراجعات ادب خدمت تحفظ ایشان از شره و حقیقت و حرمت نسبت باصحاب و سایر ذر و ایشان فضل سوم در بیان ابتداء سفر حضرت ایشان و دیدن مشایخ زمان صحبت ایشان در سمرقند	۲۲۲	شیخ عمر غزالی تبریزی ۶	۹۶
۳۲۸	مولانا ناصر الدین اتراری ۶	صحبته حضرت سید قاسم تبریزی	۲۲۳	مولانا احمد مسکرم	۹۷
۳۲۹	مولانا اسمعیل مرکی ۶	آن حضرت -	۲۲۴	درویش احمد سمرقندی ۶	۹۸
۳۳۰	ظانم در ذکر تاریخ و احوالات حضرت ایشان و کیفیت انتقال آنحضرت	صحبته حضرت سید قاسم تبریزی	۲۲۵	سید شریف جرجانی ۶	۱۰۶
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۲۶	مولانا نظام الدین خاموش ۶	۱۰۸
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۲۷	مولانا سعد الدین کاشغری ۶	۱۱۷
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۲۸	مولانا نور الدین عبدالرحمان حلی ۶	۱۳۳
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۲۹	مولانا عبد الغفور ۶	۱۶۳
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۳۰	مولانا شهاب الدین برچندی ۶	۱۶۳
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۳۱	مولانا علاء الدین آمیری ۶	۱۷۶
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۳۲	مولانا شمس الدین محمد رومی ۶	۱۷۷
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۳۳	ذکر صحبت ایشان بشیخ عبد الکریم	۱۹۸
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۳۴	خواجه محمد التامی ۶	۲۰۷
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۳۵	شیخ عمر باخستانی ۶	۲۰۸
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۳۶	شیخ خاوند طهرور ۶	۲۰۹
		صحبته حضرت ایشان بخدمت	۲۳۷	خواجه داود ۶	۲۱۱

تمت

BP
70
K37
1911



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لمن رشح رشحاً الخائف والحكم على قلوب العارفين بفيضه الاقدس الاقدم والصلوة على
منظر الاتم ومظهور اوتيت جوامع الكمال ليكمل بها طوائف الامم والسلام على آله واصحابه فتايج الكرم
ومصانيع النظم اما بعد حين كويد فقير بفضاعت وحقير خالي از استطاعت فخر الدين علي
ابن الحسين الواعظ الكاشفي المشتهر بالصفى شبيهة الله تعالى على محبة اوليائه وشرفه كمال
متابعة اصفيائه كه چون ميا من الطاف آبي وبركات عطايت نامتناهي در او اخر شهر
ذيقدره ٨٩٩ نسع وثمانين وثمانماية بتقبيل حنجره عليه وسده سينه حضرت ولايت منزلت
هرايت منقبت قطب الكبرياء المحققين وغوث العطاء الموحدين خواجه ناصر الحق والحقيقة والدينيا
والدين عبداً لله رضي الله عنه وارضاه اتفاق اقطاد ونوسنة ديگر در او اهل ماه ربيع الآخر
٨٩٩ شمات و تسعين وثمانماية مشرف پاي پوس خدام آن آستانه و ملازمان آن دولت خاتمه دست واد
در خلال مجالس فاداة آب ومحافل افاضة انتساب حضرت ايشان باشتماع بعضه اخصاص
وشمائل و مناقب و فضائل خواجگان سلسله نقشبنديه قدس الله تعالى ارواحهم العالوية كه همواره
نكوهي گشت مشرف مي شد و با دراك طرفه از ان معارف و حقائق بلند و لطائف و فائق از جسد

JUN 2 1974

که پیوسته بر زبان معجز بیان آن حضرت می رفت مستعدی گشتن و آن در رتبه و جواهر فسیب
را با بد او لطیفه مد که در حدت قوت حافظه با مثال اللؤلؤ المکنون میسرورد و بعد از انقضاء هر صبح
و انقضاء هر سطر آن محفوظات و مکنونات را بی شائبه تبدیل و تغییر نقیذ تعلق و تحریر می آورد
و چون بواسطه شگفتی حوادث گردون طامست نوازل گوناگون از سعادت مجاورت آن کبیر عزیز و
محروری روی نمود و از دولت طاعت آن حریم آسانی و آمال مجوری واقع شده پسران فرصت مفارقت
صوری و مهاجرت ضروری بر خاطر فاخر گذشتند و در صمیم کسیر مرسم گشت که آن انقباس متبرکه و کلمات
بهار که را که در آن ایام سعادت فرجام و اوقات سیمین سمات اجتماع افتاده بود و یکجا جمع نماید
تا رفیق این سرگشته بعد و هجران شود و امین این پای شکسته زاویه یاس و حرمان گردد و شناید
که دل خون گشته را از مطالعه معانی آن تشفی حاصل آید و دیده بخون آغشته را از مشاهده
صورت خطی آن نسلی روی نماید بنسوی چون که شد از پیش دیده وصل یارین تابی باید از دمان یادگار
چون که گل بگذشت و گلشن شد خراب پی بوی گل را از که بویم از گلاب پی چون که شد خورشید و بار کرد
راغ پی چاره بنو در تقاش از چراغ پی لیکن بسبب عوارض روزگار و نواصب لیل و نهار این
معنی پیوسته در عقده تاخیر و تعویق می افتاد و گره بسته از رشته تالیف و تلیف نمی گشت تا بعد
از شانزده سال در شهر رسته تسع و تسهائت آن و اعیه قدیم تجدید یافت و خاطر جمع و ترتیب آن
نشافت و آنچه از احوال و اطوار سلسله نو جوان و خلفا و اصحاب ایشان طبقه بعد طبقه در کتب معتبره
این طائفه بزرگوار بتفاریق دیده بود یا از حضرت ایشان و سایر عزیزان این سلسله بی واسطه
و بواسطه شنیده بر تیب لائق و ترکیب موافق درین مجموع درج نمود و آنرا بذکر شائکل و مناقب حضرت
ایشان که مقصود اصلی ازین تصنیف و عله غائی ازین تالیف آن بود با تمام رسایند و باریاد
احوال و مقامات و شرح اطوار و کرامات آن حضرت مسکینه الختام گرد آیند و درین کتاب هر جا که
لفظ حضرت ایشان بر سبیل اطلاق ایراد نمودم از حضرت ولایت پناه عبید الله بود و قدس سره
و اعلی ذکره و هر جا که از معارف و لطائف این طائفه علیه روح الله ارواحهم و نور ایشان هم گفته
پروا خست عنوان آنرا بجهت فاصله بلفظ رشمه موشخ و مریخ ساخت و در بابی مواضع بر جا
بفاصله احتیاج افتاد و اگره صغیره آنجا نهاد و چون این فیض نور رسیده رسخات جانفرا بود از

عین الحیات قلب ارباب علم و عرفان و اصحاب ذوق و وجدان ترشح نموده و بسایه‌ها در
 طالبان صادق الاطلاع و مبدیان کامل الاختصاص را تا ازگی و طراوت افزوده ازین جهت
 می‌شد به رشته‌ها بین الحیات و از عجایب اتفاقات آنکه تاریخ اتمام کتاب رشته‌ها از عدد
 حروف وی که نصد و نه است اتفاق افتاد چنانچه از قطره و ربانی آخر کتاب مستفاد است
 و الله میدی الی الرشاد و متمس از طالبان طریق و سالکان سبیل تحقیق آنست که چون وقت
 شریف ایشان از مطالعه احوال و اطوار معارف و حقائق این عزیزان خوشن‌گردد و مقصد می
 این جمع و ترتیب که پریشان تر است از هر پریشان و امیدوار بر ابله محبت درویشان از وقت
 از گوشه خاطر عاقل و فکرمند و بدعا خریدار آرد و مامول از مکارم اخلاق و مراسم شفاق باطران
 منصف و حاضران بشنو منصف آنکه چون باعث این خطاب و جامع این کتاب را درین گفتگوی
 مدخلی بجز از نقل شمائل و فضائل اهل حقائق و معانی نیست و در ادای معارف و لطائف این سلف
 منصف و رای شیوه ترجمانی نی پس باید که عبارات و اشارات این عزیزان بدون تاوکل طعن و انکار
 سازند و خود را در یادیه یوان و بادیه او بازیندازند و السلام علی من اتبع الهدی و بما این مجموع
 بر مقاله و سه مقصد و خانه اتفاق افتاد سه المبدأ الیه المعاد و فرست مقاله و مقاصد و خانه
 انبیت مقاله در ذکر طبقات خواجگان سلسله نقشبندیه قدس الله تعالی ارواحهم العلیه من اولیای
 آخر بهم توجه اجمال و هم بطریق تفصیل و الله یقول الحق و هو میدی اسبیل مقصد اول در ذکر آیات
 اجداد و اقربای حضرت ایشان و تاریخ ولادت آن حضرت و احوال ایام ببا و شمه از شمائل
 و اخلاق و اطوار آن حضرت و ابتدا سفر و دیدن مشایخ زمان قدس الله تعالی ارواحهم
 مقصد دوم در ذکر بعضی از حقائق و معارف و وقایع و لطائف و حکایت و امثال که در
 خلال احوال از حضرت ایشان به واسطه استماع افتاده مقصد سوم در ذکر بعضی از
 تصرفات عجمه و امور غریبه که بطریق خرق عادت از ان حضرت ظاهر شده و نقل ثقات و عدول
 در این بصحت و وثوق پیوسته هر مقصدی ازین مقاصد تکرار مشتمل خواهد بود بر سه فصل
 تا آنکه در ذکر تاریخ و وفات حضرت ایشان و کیفیت انتقال و ارتحال آن حضرت از دروین بدله
 آخرت مقاله در ذکر طبقات خواجگان سلسله نقشبندیه قدس الله ارواحهم العلیه من اولیای

الی آخر با هم بوجه اجمال و هم بطریق تفصیل و الله یقول الحق و هو یمدی السبیل پوشیده
 نماید که حضرت ایشان تعلیم ذکر و نسبت و تفریق و واجگان قدس الله ارواحهم از حضرت
 مولانا یعقوب چرخ می گرفته اند و ایشان از حضرت خواججه بهار الدین نقشبند و ایشان از
 سید کمال و ایشان از خواججه محمد باقر شمسائی و ایشان از خواججه علی گزینی و ایشان از خواججه محمود
 انجیر نقوی و ایشان از خواججه عارف ریو کرکس و ایشان از خواججه عبدالخالق عجمی آنی
 که مرتبه سلسله واجگان اند و ایشان از خواججه پوست بهمانی و ایشان از خواججه ابوسلمه
 قاری و ایشان از شیخ ابوالقاسم گرگانی و شیخ ابوالقاسم را انساب در علم باطن بود
 بجانب است یکی به شیخ ابوالحسن مرقانی و وی را شیخ ابویزید بسطامی و ولادت شیخ ابوالحسن
 بعد از وفات شیخ ابویزید است بدت و تربیت شیخ ابویزید ویرا بحسب باطن روحانیت بوده
 در بظاهر صورت و نسبت ارادت شیخ ابویزید به حضرت امام جعفر صادق است رضی الله تعالی عنہ
 و به نقل صحیح ثابت شده که ولادت شیخ ابویزید بعد از وفات حضرت امام است و تربیت
 حضرت امام ایشان را بحسب روحانیت مثنی بوده است نه بحسب ظاهر و صورت و حضرت
 امام جعفر را رضی الله عنہ چنانچه شیخ ابوطالب کی قدس سره در وقت انقلاب آورده و نسبت
 ثابت است یکی بوالد بزرگوار خود و امام محمد باقر و ایشان را بوالد بزرگوار خود و امام زین العابدین ایشان را
 بوالد بزرگوار خود حضرت امام حسین و ایشان را بوالد بزرگوار خود امیر المؤمنین علی رضی الله عنہم جمعین
 و ایشان را بحضرت رسالت صلی الله علیه وسلم و مشایخ طریقت قدس الله ارواحهم سلسله نسبت
 الیه اهل البیت را رضی الله تعالی عنہم از جهت نقاست و عزت و شرفی که دارد سلسله الذهب
 نام کرده اند و نسبت دیگر که حضرت امام جعفر رضی الله عنہ دارد بقول شیخ ابوطالب کی قدس سره
 بقاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق است رضی الله تعالی عنہم که پدر مادر حضرت امام است و از جهت
 سید بوده است و بی نظیر زمان خود در علم ظاهر و باطن و وی را نسبت ارادت باطن به همان قاسم
 بوده است رضی الله عنہ و ویرا با وجود در ریاست شرف بحسب حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم نسبت باطن
 از امیر المؤمنین ابی بکر صدیق رضی الله عنہ نیز بوده بعد از انساب بحضرت رسالت صلی الله علیه وسلم
 و از شیخ ابوالقاسم گرگانی را نسبت ارادت باطن به شیخ ابوعثمان مغربی بوده است و ویرا ابوالعلی کاتب

و ویرایا ابوعلی رودباری و ویرا با جنید بغدادی و ویرا با سمری سقنی و بر المعرفه کرنی و شیخ معروف را
 و نسبت واقع است یک برادر دطائی و ویرا بکلیب نجی و ویرا بحسن بصری قدس الله ارواحهم حسن کلمه
 را با امیر المؤمنین علی رضی الله عنه و ایشان را بحضرت رسالت صلی الله علیه و سلم و دیگر شیخ معروف را
 نسبت ارادت بحضرت امام علی رضا است و ایشان را ابوالبزرقه ار خود امام علی موسی کاظم و ایشانرا
 ابوالبزرقه ار خود امام جعفر صادق رضی الله عنهما الی آخر النسب کما والله اعلم

خواججه یوسف همدانی قدس سره

حضرت قطب الاولیاء و امام محمد یار ساقدس سره در کتاب فصل الخطاب آورده اند که خدمت مولانا
 شرف المله و الدین العقیلی الانصاری البخاری روح الله و وجه که از کبار علما اند و از خاندان
 خواجگان قدس الله ارواحهم بکثرت ایشان مکتوب است که شیخ یوسف همدانی قدس سره
 هزده ساله بودند که به بغداد رفتند و از ابی اسحاق فقیه علم فقه آموختند و در علم نظر بدرجه کامل
 رسیدند و بر مذاهب امام ابوحنیفه رضی الله عنه بوده اند و در اصفهان و بخارا تعلم کردند و در عراق
 و خراسان و خوارزم و ماوراء النهر صاحب قبول بودند و مدت در کوه رزسکن بودند
 و حقه از دست شیخ عبداللہ جوینی پوشیدند و در تصوف انتخاب شیخ عبد اللہ جوینی و
 شیخ محسن سمنانی و شیخ ابوعلی فارمدی رحمہم الله تعالی کردند و ولادت ایشان در کوه
 اربعین و اربعمائه بوده است و وفات ایشان در ۳۵۰ هجری قمری و خمس و ثلاثین و خمسایه دور تا پنج امام
 یافعی قدس سره مذکور است که خواججه یوسف همدانی صاحب احوال و صاحب کرامات بود و در
 بغداد و اصفهان و عراق و خراسان و سمرقند و بخارا قاده و استفادہ نمود و حدیث در زید و مواعظ
 فرموده و حلقه از وضع شدند و در نزول کرده مدتی آنجا ساکن شدند و بعد از آن به هرات
 رفت و چند وقت آنجا اقامت فرمود و باز به مرو آمد و بعد از فرصتی باز دیگر به هرات رفت و یک چند
 آنجا بود و بعد از آن غرمت سفر نمود و چون از هرات بیرون آمد در راه وفات یافت و در همان
 موضع که وفات یافته بود وی را دفن کردند و گویند بعد از آن ابن البخارا که از مریدان وی بود حسب مبارک
 ویرا بر و نقل کرد و قبر مبارک او آنجا است یزار و تیرگ به و چون حضرت خواججه یوسف را قدس سره
 وفات نزدیک رسیده است چهار کس را از میان اصحاب در مرتبه دعوت و مقام ارشاد یافته اند

در زیارت کرده
 شود و بواسطه
 آنکه بنام خود را

یوسف

و خلفان دنیایت خود نصب کرده و هر یک بعد از ایشان در مقام دعوت خلق بوده اند و طالبان را بطریق حق ارشاد نموده اند و خلفای و اصحاب دیگر بطریق ادب در متابعت و ملازمت وی عی و نه و تزیینت ذکر هر یک از خلفای ایشان طبقه بعد طبقه تا آخر سلسله خود اجکان قدس الله ارواحهم ایرادی یا بدو بالله التوفیق -

خواججه عبداللهد مرتقی رحمه الله

ایشان خلیفه اول اند از خلفای اربعه خواججه یوسف همدانی قدس سره و در اصل از نو از زم اند عالم و عارف و صاحب کرامات و مقامات بوده اند و در انساب شیخ عبدالکظیم سمعانی رحمه الله مذکور است که نسبت خواججه عبداللهد مرتقی به برق است یعنی رای مملکه که عرب بزه است زیرا که بعضی آبا و اجداد ایشان گویند دار بوده اند و بزه فروشی میکردند و قریباً در بخارا ایستادند سوزنشان است نزدیکی مزار شیخ ابو بکر اسحاق کلابادی همان الله

خواججه حسن انداتی رح

خلیفه دوم خواججه یوسف همدانی بوده اند و کنیت و نام ایشان ابو محمد حسن ابن حسین انداتی است و انداق دهمی است بر سه فرسنگی بخارا و سمعانی در انساب خود آورده که در مرد و ده دیگر است بر سه فرسنگی شهر که از این انداق گویند و انداق سرب انداک است و خواججه حسن از انداق بخارا است نه از انداق مرد و فرموده که خواججه حسن رم در زمان خود شیخ وقت بود و طریق پسندیده داشتند در تربیت مریدان و دعوت خلق بکنی سبحانه تعالی و صاحب صفای وقت و دوام عبادت و ریاضت بود و متابعین ناسنت و آداب حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم و محبت به خواججه یوسف همدانی قدس سره داشته بود سالها ملازمت وی کرده و از خواص اصحاب و مریدان وی بود و با او سفر خوازم و بغداد کرده بود و من اول در مرد با وی ملاقات کردم در خانقاه خواججه یوسف همدانی قدس سره لیکن وی را نشناختم بعد از آن با وی در بخارا ملاقات کردم و پوسه ترو در دوازدهمین می نمودم و به صحبت وی تبرک می جستم و او می گرام من بغایت می نمود و اندک حدیث از او می پرسیدم تبرک برد این استاز نادیده شما یوسف همدانی قدس سره اشباع دارم و ولادت وی در شهر کوه است و شصین و اربعه هجری بوده است و وفاتش در عیبت دهم رمضان در سنه شصین

در سنه شصین و اربعه هجری در عیبت دهم رمضان در سنه شصین

و عسین و خمساتیه و در شب بیست و هفتم در منزل مبارک نزول کرده و حتی نیره امام عالم عامل فقیه
 خانی سید الکریم ابی حنیفه انداتی که از کبار تلامذۀ شمس الامراء حلوانی بوده است در جمعا لند منتول
 است که تو ای حسن اندانی بجز منت خواهی یوسف همدانی پیوسته اند و از ایشان نسبت و طریقۀ فرا
 گرفته اند با همک فرستی از دوام مشغولی کار ایشان بیانی رسیده که کیفیت عظیم غالبی شده و
 بسیار از مهات مزوری ایشان در تعویق می افتاده و کفالت معیشت اولاد و از واج بیسر
 نمی شد روزی حضرت خواهر یوسف ایشان را نصیحت کرده اند که عیال مند در ویش آید و مباشرت بعضی
 امور ضروریست و در آن احوال و احوال نخرنا و عقلاً جائز نیست خواهر حسن گفته اند که حال من
 بروحی است که مجال بیخ کار دیگر ندارم حضرت خواهر را اذان سخن غیرت عظیم نموده است و ایشانرا
 عتاب کرده اند و درشت گفته آن شب حضرت حق را سبحان بخواب دیده اند که یایوسف اما عیالتا که
 بصارت و اعطینا الحسن و البصیرة ای یوسف ما ترا بنیانی عقل را ویم و حسن را بنیانی عقل
 و بنیانی دل و ادیم حضرت خواهر یوسف بعد از آن ایشان را بغایت عزیز میداشتند و هیچ امر از امور
 دنیوی تکلیف نمیکردند و قبر مبارک ایشان در بخارا ایزد در دوازه کلاباوست در مزار شیخ ابو بکر سحافی
 کلاباوی رشرقی قبر شیخ رحمة الله

خواهر احمد یسوی رحمة الله

تعلیف سوم بوده اند از خلفاء خواهر یوسف قدس سره و ترکان ایشان را اتالیبوی گویند و اتارا
 که به ترکی بدست بر شایخ بزرگ اطلاق کنند مولد ایشان یسی است که شهرت مشهور از
 بلاد ترکستان و قبر مبارک ایشان نیز آنجا است صاحب آیات و کرامات جلیله و مراتب و مقامات
 رفیعه بوده اند و ایشان در طلی منظور نظر کمیا اثر باب ارسلان شده اند که از قدما و مشایخ ترک و مضاف
 ایشان بوده اند گویند باب ارسلان با اشارت مشتمل بر بیست و هفت حضرت رسالت صلوات الله
 و سلامه علیه تبریت وی مشغل گرفته اند و خواهر را در خدمت و ملازمت ایشان ترقیات کلی واقع
 شده و تا باب ارسلان در قید حیات بوده اند خواهر بر سبیل دوام بلازمت ایشان قیام می نموده
 بعد از وفات ایشان هم با اشارت ایشان به بخارا آمده اند سلوک ایشان در خدمت خواهر بوده
 تمام گشته و بدرجه تکمیل ارشاد رسیده اند و در سال بعضی از متاخرین مشایخ این خاندان قدس السداد و امام

چنین مذکورست که بعد از وفات خواجہ عبداللہ برہنی دخواجہ حسن اندلی چون توبت خلافت خواجہ احمد سیوسے رسید و بدعوت خلق در بخارا مشغول شدند بعد از چند گاہ کہ ایشان را بنا بر اشارت غیبی بکابل ترکستان عزمیکت افتاد و در وقت رفتن ہمہ اصحاب را بمنابعت و ملازمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ وصیت نمودند بعد از ان بجانب لیبی توجہ فرمودند پوشیدہ نمائند کہ خواجہ احمد سیوسے قدس سرہ معلقہ مشایخ ترک اند و اکثر مشایخ ترک را در طریقت انتساب با ایشانست و در زمان ان ایشان بے بزرگان و عزیزان بودہ اند کہ ذکر مجموع ایشان را علمندہ کتابے باید لاجرم بذكر سلسلہ بعضی از اصحاب خواجہ کہ تا زمان حضرت ایشان متصل است اکتفاے نماید بعد از ان شروع میکند و ذکر حضرت خواجہ عبدالخالق کہ خلیفہ چہارم اند از خلفا الراعبہ حضرت خواجہ بوسف ہدائی قدس اللہ ارواحہم و بزرگانہ خواجہ احمد را چار خلیفہ بودہ اند کہ ذکر ایشان بر سمیل اجمال ایراد سے باید و باذن التوفیق

منصور اٹا رحمۃ اللہ

خلیفہ اول اند از خلفا خواجہ احمد سیوسے و ایشان فرزند رشید باب ارسلان بودہ اند و عالم معلوم ظاہر و باطن و در ریادی کاری از والد بزرگ و از خود تربیت یافته اند و بعد از وفات والد ہم بفرمودہ ایشان بلاست خواجہ شافعی و در ظل عنایت ایشان بدرجہ عالیہ اہل ولایت رسیدہ

عبدالکاک خواجہ رحمہ اللہ

فرزند بزرگوار منصور اٹا است و بعد از و سے بجای و سے نشستہ و میان تربیت مستعدان بہتہ ہوا ہا ہر سدا رشاد بودہ و طالبان طریق را راہ رشاد نمودہ۔

تاج خواجہ رحمہ اللہ

فرزند عزیز عبدالکاک خواجہ و پد بزرگوار رنگی آاست کہ بعد ازین ذکر ایشان سے آید و تاج خواجہ بعد از تحصیل علوم رسوم در علم طریقت و حقیقت تربیت از والد شریف خود یافتہ بعد از بلوغ بدرجہ کمال و کمال تربیت ناقصان شافعی۔

سعید اٹا رحمہ اللہ

خلیفہ دوم خواجہ احمد بودہ اند و با اشارت ایشان تربیت مریدان نمودہ۔

صوفی محمد و اشتمند اتا رحمة الله

خلیفه سوم اناز خلفا را ربه خواجه احمد و سالها بر مسند ارشاد بوده اند و خلق را بجن دعوت نموده حضرت ایشان میفرموده اند که صوفی محمد و اشتمند مردی باروان و مشرع و متقی بوده است حضرت خواجه که بیسی آمده اند بزرگتر مردم را مشغول گردانیده اند خدمت صوفی محمد و اشتمند را بخاطر رسیده که حضرت خواجه را از ذکر جبر منع کنند از منزل خود که روان شده است معلوم حضرت خواجه شده است که بجهت احتساب می آید پیش از آنکه ملاقات واقع شود در وقت صرف کرده اند و در بین ملاقات کار و برانجام کرده اند

حکیم اتا رحمة الله

از کبار شایخ ترک اند و خلیفه چهارم خواجه احمد اند نام ایشان سلیمان است و حکیم لقب حکیم است ایشان که بزمان ترکی در معاملات در دینان گفته معروف و مشهور است و از جمله نواد اناناس ایشان است این مثل که در احترام خلق و اعتنا و وقت فرموده اند هر کس که رسالت حضرت میل و بهر تون که رسالت قدر میل یعنی بکس که یعنی حضرت و ان و بهر بک آید بشناس و این مثل نیز با ایشان منسوب است که در گفتن خود فرموده اند پارچه چینی تیرجان پارچه بغدادی پرسی یعنی همه نیک باید همیشه بخدمت آگاه و مسکن حکیم سلیمان در ولایت خوارزم بوده از دار بقایا در شارطت فرموده اند در موضعی که آنرا آن فرسیان گویند یعنی قلعه سفید و قبر مبارک ایشان آنجا معروف و مشهور است

زنگی اتا رحمة الله

ایشان را زنگی بابا نیز گویند غلام و اقدم خلفا و اصحاب حکیم آنا بوده اند مولد مسکن ایشان ولایت شاش بوده و قبر مبارک ایشان نیز آنجا است و خلق بزبانت آنجا میروند و بمراوات و اسل میشوند خدمت مولانا محقق فی علیه الرحمه از حضرت ایشان نقل کرده اند که میفرمودند هر گاه بزنگی زنگی آنا می آیم از قبر او آواز الله انبلی شنوم ایشان نیره باب ارسلان بوده اند و فرزند پنج خواجه و سالها در ظل حمایت و ترسیت و الیمبارک شریعت خود بوده اند و بعد از وفات و الیمبارک شریعتی و اباسه لاری همرازم حکیم آنا نموده و بعد از وفات حکیم زوجه ایشان را که عنبر آنا نام او است و دختر بران خان است بجا عقد خود در آورده اند و ایشان را از عنبر آنا اولاد و احاد بزرگوار پیدا شده

همه عالم و عامل و فاضل و کامل که هر یک در زمان خود مقتداست سالکان و رهنماست طالبان بوده اند
 گویند حکیم اما سیاه چرده بوده اند روزی که خبر آمارا بخاطر گذشته که چه بودی اگر حکیم سیاه چرده نبود
 حکیم را بر خاطر وی اشتقاقی شده است فرموده اند زود باشد که سیاه تر می آید من صاحب شومی
 آن بود که بعد از حکیم نصیب زندگی آمانده است و بعضی گفته اند زندگی آنا بحسب ظاهر حکیم آمارا
 در نیافتند بود و تربیت حکیم آنا ایشان را بحسب معنی در و حاکمیت بوده بحسب ظاهر و صورت
 و قول اول صح است و گویند رفتی که حکیم آنا در ولایت خوارزم وفات یافتند زندگی آنا در تاشکند
 بودند علی الفور پناه خوارزم روان شدند و هیچ جا گشت نه کردند تا رسیدند و شهر طریار قبر حکیم در پیش
 اهل مصیبت بجای آوردند و بعد از انقضا مدت عدت عزیمت آشیخ زندگی آنا محرم را نزد او فرستادند و خطبه
 کردند و او روی بر تافته گفته من بعد از حکیم سبب آنکه از دل و دل کسی در نیایم تنقبص این زندگی سیاه و درین
 روزی تا فتن گردن دس که جانند و مضطرب گشت آن محرم نزد زندگی آنا آمده و ماجرا باز گفت
 زندگی آنا باز بوی پیغام داد که یاد داری آنرا که در خاطر تو گذشته بود که چه بودی اگر حکیم سیاه چرده
 نبود و حکیم بر خاطر تو مشرف شده فرمود زود باشد که سیاه تر می آید من صاحب شومی چون محرم
 آن سخن به غیر آنگفت یا درش آمد و دیگر به افتاد و گفت رضا و ادا من با آنچه مراد ایشان است فی الحال
 گردن او راست شده و بجای آنکه از دل و جان ایشان در کرد و ایشان را چهار خلیفه بوده است
 او زون حسن آنا و سید آنا و صدر آنا و آنا که این چهار کس در مبادی حال در یکی از مدارس بخارا
 به تحصیل علم اشتغال داشته اند و با اتفاق هم دیگر همت بر مطالعه می داشتند و در یک شب
 هر چهار را داعیه سلوک این راه پیدا شده و از ادب طریق جمع در خاطر ایشان سر زد و علی العیال خانها
 را بتعالیج داده اند و از مدرسه روزه و حج آنها را بعد بجانب ترکستان فرستاد بصحبت زندگی آنا افتاده اند
 و ذکر هر یک بسبیل اجمال آید می یابید

اوزون حسن آنا رحمه الله

خلیفه اول است از خلفای اربعه زندگی آنا گویند چون این چهار عزیز بولایت تاشکند رسیدند اند در محضر
 میگفته اند سیاهی دیده با سیاهی بصر که گله گادیش خود داشته بجز این بودی زندگی آنا بوده و طریق ایشان
 در مبادی کار و باز بخت ستر حال بحسب معیشت آن بوده که گادان اهل تاشکند میسر آید

و از اجرت آن قوت عیال و اطفال بجم می رسانیده گوید هرگاه زنگی انا و صحر ابعدا عنک از بندگی بر سر
 مشغول می شده اند گاوان ترک چرا کرده گردایشان حلقه میسزود اند و تا ایشان نیکو مشغول
 می بوده اند گاوان اصلاحی نمودند چون آن طبه علم نزدیک انا رسیده اند دیده اند که
 پائے برهنه پشته خار و درخت را در موسم می شکند و در یکدیگر می کوبند که برین می بندند و بچانه
 می بندند و آن خار باسه در پائے ایشان نمی خندد و در پیش رفته اند و سلام کرده و انا جواب گفته
 پرسیده اند که شما درین دیار غریب می نمائید چه کسانی و از کجای می آید گفته اند ما طایفه علم بودیم و در
 سخر ابعصیل علوم قیام می نمودیم ناگاه دلهای ما از مطالعه و مباحثه گرفت و ارادت سلوک از باطن ما بی
 سرزد و اکنون بطلب تحقیق ازان دیار بیرون آمده ایم میخواهیم که جوی از حقیقت بمشام ما رسد هر سوی بچشم
 و مرض کامل و کل می جوئیم که بعد ازین ملازمت و متابعت وی نایم باشد که از دور که بعد و نقصان
 بدیده قریب و کمال بر آیم انا فرموده اند باشدید نامن بودی کشم و شمارا با آن مرض نشان دهم پس روی
 بطرف شمال و جنوب و مشرق و مغرب آورده اند و استنطاق بوا می کرده و از هر سوی بودی
 کشید و گفته اند که هر چهار حد عالم را بجهت کشیدم در تمام ربع مسکون کسی غیر خود ندیدم که تواند شمارا
 از نقصان رساند و کمال رساند سید انا بد را انا را ازین سخن در باطن انکار می پیدا شده سید انا
 بدلی اندیشیده که من سید و عالم باشم که طایفه این سیاه گاوچران غم و بد را انا را سخر اطراف آمد که این
 زنگی اشتر لب را ببیند که چه دعوی علیض می کند انا او زون حسن انا و صد را انا بران دعوی
 انکار کرده اند و باطن گندمیده که می تواند بود که حضرت حق سبحان نوری درین سواد و ولعیت نهاد باض
 زنگی انا مقارن این حال در باطن هر چهار تصرف کرده اند و دلهای ایشان را بجانب خود متعلق
 ساخته و منجذب گردانیده اول کسی که از یاران پیش رفته و بدست انا معیت کرده و انا است
 آورده او زون حسن انا بوده است و اول کس ازین چهار عزیز که اذن ارشاد یافته بعد از بلوغ بدیده

کمال او زون حسن انا است

سید انا حسن الله

خلیفه دوم زنگی انا است و نام وی سید احمد است و لبید انا معروف و مشهور است گویند سید انا
 و ارشاد از دست زنگی انا بر حسن در یافت می کشید در باطن خود هیچ رشد ننیدید و هر چند سعی می نمود

بر دل وی پنج درستی کشود آخر در دل خود را بعبس من عنبرانا رسانیده و گفته سخن شامزادانا و حبه
قبول وارد امیدوارم که در باب من کلمه چند گویند باشد که بنظر عثمانی مشرف شودم عنبرانا قبول
کرده و گفته تو خود را امشب در بندے یا چه چیده در سر راه آتا بید از تا سحرگاه که لعلبارت ساختن
بیرون آید ترا بان حال ببیند ممکن که بر تو رحم کندت پیدا تا چنان کرده چون ترا شب در فراس انا
گفته اند احمد مردے فقیرست و سید عالم است و ندے دست که در ملازمت است هر گز نطلبه عنایت
خاص مخصوص این جناب نه شده التماس دارم که بر دے رحم کنید آتا قسم کرده فرموده احمد
که سیادت و علم سدر راه او شده اول که مراد پدومن اورا بخود نشان دادم بدل اندیشد که من سید و
عالم باشم کے تابع سیاه گاوچران شویم اکنون تو اورا در خواست کردی از سر گناه دی در گذشتم و
چون دقت سحر آتا بیرون آمد چیزیے سیاهی بر سر راه خود افتاده دیده پای بران نهاده او خود
سید آتا بوده کپای پر سینه او نهاد و در دهان او پای آتا را بوسیده آتا گفته اند چه کسی گفته احمد است
آتا گفته اند که بغیر یابن شکستن خود کار تو درست شد و درین محل پوسالتقائے خاص کرده اند
چون سید آتا قدر است کرده اند آنچه مقصود ایشان بوده بر ایشان منکشف گشته و ابواب موافقت متوجع مفتوح
شده و بانکه فرصتی بدرجه ارشاد و کمال رسیده و بی ناقصان را بر تبه کمال رسانیده و سید آتا
یا حضرت عزیزان خواجہ علی رامینی که از جمله طبقه خواجگان مقدس الئدار و احمد و ذکر ایشان بعد ازین
خواهد آمد معاصر بوده اند و میان ایشان مفاد و ضافات واقع شده که در ذکر عزیزان شمس از ان ایما و
خواهد یافت در مقامات حضرت خواجہ بہا ولدین قدس سرہ مذکور است کہ حضرت خواجہ نفل
کرده اند کہ وقتی دہقانی زمینی را ارزن می کاشته است سید آتا بروی گذشته و از وی پرسیده
کہ در چه کارے و چه می کاری دہقان گفته اند کہ ارزن می کارم ولیکن این زمین ارزن نکونید
سید آتا بان زمین خطاب کرده کہ امی زمین ارزن نکو بدہ گویند چندین سال در ان زمین ارزن بیست
است بی آنکہ تخم کارند

استمعیل آتا قدس سرہ

از کبار اصحاب و خلفا سید آتا بوده است حضرت ایشان میفرموده اند کہ مردم در اوائل حال
بہ اسمعیل آتا نفرین میکردند اما می گفته من ایہنا نمیدانم آتش بر زمین طبلن فقرم یعنی آتش دہے

میدهم و طبل دی نیز هم آتا و نواحی خریان می بوده است که قصه است میان سیرام و تافکنند
 و عالی آن و یا نسبت با تاسفرض بوده اند و دائم غیبت و بدست می کرده اند آتا میگفته این ملایان
 عالی و ایشان من اند حضرت ایشان این سخن را از وی بغایت می پسندیده اند و استخوان میفرموده
 قازاقاس فقیه آتا است میگفته در آفتاب سایه باش و در سر با جاسه و در کنگرنگی نان حضرت ایشان
 فرموده اند که این سخن آتا کلام جامع است و هم حضرت ایشان فرموده اند که اسمعیل آتا بعد از آنکه
 مرید سے راتلقین می کرده میفرموده که ای درویش برادران طریقت شدیم یک نصیحت از من قبول
 کن که این دنیا را یک گنبد بنه خیال کن و بدانکه قوی و حق سبحانه را چندان ذکر گوئی که بغایه قربان چوید
 حق سبحانه ماند و بس و تو از میان بیرون روی حضرت ایشان میفرموده اند که این سخن آتا خیلی بوی
 می آید و هم حضرت ایشان از حال خود خواجا ابراهیم علیه الرحمه نقل فرموده اند که حضرت سید شریف جریانی
 مرا میگفتند شیخ زاده از سید ابراهیم مریدان اسمعیل آتا بوسه مذاق می آید -

اسحاق آتا رحمه الله

فرزند اسمعیل آتا بوده است صاحب صفای وقت و احوال بزرگ بوده و در نواحی اسپنجاب می شسته
 و آن قصه است میان تاشکنند و سیرام شیخ عبداللہ محمدی علیه الرحمه که از اصحاب حضرت خواجا
 بہار الدین قدس سره بوده میفرموده پیش از آنکه اشرف صفت حضرت خواجا مشرف شوم بچندین
 سال مراجعت قومی رسیده بود و بجز خواجا محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سره رتتم از ایشان اشارت رسید
 که بازرگ که مقصود تو بعد از دوازده سال دیگر در بخارا حاصل خواهد شد و آن سو قوت نظمو ر خواجا
 بہار الدین نقش بندت خاطر من فی الجملہ آرام گرفت بجانب خجند مراجعت کردم روزی در بازار میگفتند
 در تک دیدم که در رسیدی نشسته بودند و با ہم سخنان میگفتند و می گریستند گوش فراداشتم ازین
 طریق می گفتند مرا بصفت ایشان میل خاطر شد با ایشان نیاز مندی کردم و مقداری طعام مویه
 پیش آوردم با هم گفتند این درویش طالب پناہ لائین آنت که در خدمت سلطان زاووکا اسحاق خواجا
 باشد چون از ایشان این سخن شنیدم باز و اعیه من در طلب قوت گرفت تقصص کردم گفتند ایشان در اینجا
 می باشند بصفت ایشان رتتم و اطهار طلب کردم اما از واقعه ترمذی هیچ نگفتم و چند روز در خدمت ایشان بودم
 و این بظن لطف بسیار نمودند روزی فرزند ایشان که جوانی بود بغایت رشید و آثار قبول از ناصیه و سه

۶
 بیک

بج

ظاهر بود بوالد بزرگوار خود گفت این در پیش مسکین است می باید که خدمت شما باشد اسحاق خواجبه
 فرمودند ای فرزندان این در پیش مریدان خواجبه بنیالدین نقشبند خواهد بود و ما را در دس بحال تصرف
 نیست چون از ایشان این سخن شنیدم بقین من بحضرت خواجبه فرموده از ایشان اجازت خواستم
 و چند بار گفتم منتظر ظهور حضرت خواجبه قدس سره می بودم تا وقتیکه در بخارا بشرف صحبت و قبول

ایشان مشرف شدم

صدر انا و پدر انا رحمهما الله

تالیف سوم و چهارم زنگی انا بوده اند و نام ایشان مولانا صدرالدین محمد مولانا پدرالدین محمد بوده است
 و ایشان را صدر انا و پدر انا نیز گویند و ایشان در بخارا هجرت مسیحی و دهم سید می بود و اندر
 یکس طرف طعام و شراب نخورده اند و بر یک فراغ خواب می کرده اند چون بصحبت زنگی انا پیوسته
 اندر وزیر و آمار ترمی از احوال مولانا صدرالدین ظاهر می شده است لیکن در کار مولانا پدرالدین
 فردستی تمام بوده آخر بخاطرش آمده که سید انا غیر انا را وسیله ساخت تا زنگی انا بحال او پیوسته
 من نیز آبخار دم و از دار الشافیه شفقت ایشان در خود را دو طلبم پس بوقت فرصت هجرت من بخارا
 رفته گریان گریان حال خود باز گفته و بر اشفیع آورده التماس نموده که در محل بسط انا بعضی رسانند که
 پدرالدین بسگوید من و مولانا صدرالدین هر دو بنده شما کیم جهت صحبت که نظر عنایت شما در حق من
 زیاده افتاده است اگر از من تقصیری در وجود آمده بنده فراموش تا بنبارک آن قیام نسایم چون
 زنگی انا آمد و از صحرا آمده اند اتفاقاً بسط الحال بود و هجرت انا پیغام مولانا پدرالدین را با انا رسانند
 و التماس التفات خاطر کرده انا فرموده اند که فروستی کار او از آن جهت است که در اول طلاق
 و گفت و گو من بخاطر گذرانید زنگی شتر لب را می بینی که چه دعوی عرض میکند اکنون که تو در صحرا
 کردی از سر گناه می و در گذشت من می را طلبید و التفات نمود که فی الحال بد چه و مقام مولانا صدرالدین
 رسید و بعد از آن همیشه در سیر مقامات و منازل سائرین عثمان و رکاب برکاب اومی سود در در
 ظهور احوال و مواجید معارضین شریک و سیم اومی بود و دیگر مولانا صدرالدین در هیچ وقتی و حال بر دس
 نالین و غالب نه گشت و در سلوک طریقت و حقیقت از وی در گذشت

المین بابا با رحمه الله

عاشق

خلیفه صدر آقا بوده و بعد از او بی‌شمارت و بی‌طالبان را کج و دعوت نموده

شیخ علی شیخ رحمه الله

خلیفه المین بابا رحمه الله بوده و بعد از او بی‌جای و بی‌سند ارشاد داشته

مودود شیخ رحمه الله

خلیفه شیخ علی شیخ بوده و بعد از او بی‌سعدان را تربیت فرموده

کمال شیخ رحمه الله

از کبار اصحاب مودود شیخ بوده و در ولایت شاش مقام داغته حضرت ایشان می فرمودند که کمال شیخ مرید مودود شیخ بود برادر طریقت خادم شیخ وقتیکه از سفر خراسان مراجعت کردیم و در تاشکند اقامت نمودیم وی بر ما بسیاری از بعضی از اعزّه اصحاب می گفتند که روزی کمال شیخ نزد ایشان آمده بودند که بر ما ذکر آیه گویند و ذکر آیه نوع ذکر است بلکه شایسته ترک که در وقت ذکر گفتن آواز می مثل آواز آیه دو سر از حجره ذکر بیرون می آید کمال شیخ در نظر حضرت ایشان بقوت هر چه تمام تر هفت و هشت بار ذکر آیه گفت حضرت ایشان فرمودند که بس کنید که دل مادر گرفت و بعضی اصحاب می گفتند که فرمودند بس کنید که از غرض تا فرس سوختن پیش لحظه تامل کردند آنگاه فرمودند و در آن حکم که اگر منکر می گوید که این چه نوع ذکر گفتن است کسی در جواب وی چه گوید پس این بیت خوانند بییت مرغان چین بهر صبا می به خوانند ترا با صلا می به

خادم شیخ رحمه الله

از اصحاب مودود شیخ بوده و در ساداتی ظهور حضرت ایشان در ولایت شاش بلکه در اراک و اراک شهر شد و مقصد اسمعیلی کثیر بوده و حضرت ایشان ملاقات می داشته شیخ جمال الدین سناری رحمه الله که خلیفه و قائم مقام خادم شیخ بود از آنجا بیرون آمد و بر سر مزار حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس سره با جمعی کثیر از مریدان اقامت نمود و با آنجا وفات یافت و بسرا و بر تخت مزار است این فقیر در ملازمت نمود وی اسناد می مولانا رضی الدین عبدالغفور علیه الرحمة و الفقرا نگاه نگاه بصحبت دمی رفت و دمی از شیخ خود نقل های کرد و خوانند بازمی گفت که بعضی از ان در ضمن شیخ رحمه مذکور می شود

رشته شیخ جمال الدین میگفت که شیخ باخادم شیخ در آیت فویل للقاسیه قلبه بهم من ذکر الله میگفتند که همی
 استند که از ذکر گفتن قنوت قلب حاصل میکند که آنرا به اربانه میگورند از غفلت بمقتضای طبع نفس
 می شاید که من ذکر الله اشارت بان باشد اگر چه مفسران عقل عن ذکر الله تفسیر کرده اند
 رفته روی میگفت که شیخ ما فرمود در حضور کمالکان را در نهایت ذکر و عبود بر مراتب آن می باشد میتوان بود
 که پیش از آن نیز دست دهد لیکن آن حضور البقی الی فی باشد و بواسطه کشاکش طبیعت زو و زائل میشود
 اما اگر عبود بر مراتب ذکر که عبارت از مشاهده بعضی انوار و کشف است کرده باشد آن مراتب
 چون احبام لطیفه بحبای طبیعت می شنید و سالک از مقتضای طبیعت و پریشانی

خاطر خلاص می یابد

رشته دهم می میگفت که شیخ ما میگفتند دلیل بجهت حال که وارد میشود آنست که وقت در وقت و فتنه
 و غمی در زمانه سالک پیدا میشود و کلفت اعمال برنج در و طبیعت میلی و معنی تازه حاصل میگردد که با حکام
 شرعی در وقت ذوق و بجهت بے کلفت و کسالت قیام بیناید

رشته دهم می میگفت که یکی از علماء رسوم نزد شیخ ما آمدند بزرگ گفت حال اهل قفس سماع از دو حال هر یک
 نیست در آن وقت شعور دارند یا ندارند اگر شعور دارند با وجود شعور کت و قفس و اطهار خودی بغایت
 قنوت است و اگر شعور نه دارند بعد از شعور طهارت ناکرده نازی گذارند از آن قنوت ترست شیخ در جواب آن
 دانشمند گفتند که از اسباب انقباض و تضویکی آنست که عقل مسلوب می شود و چنانچه همین را واقع است و
 دیگری آنگاه عقل مستور میگردد و چنانچه در حال انغماس باشد اما به شعوری این طایفه در حال قفس و طبع
 مسلوب شد عقل مستور و نه مستور شدن آن بلکه این بے شعوری باعث آنست که در آن محل عقل
 کلی العالم آبی برین عقل جزو و مخالف میگردد و در ملک و وجود سالک حاکم و غالب میشود و این عقل کلی
 را قوت و قدرت آن هست که تدبیر و ضبط عالمی کند چه جائی تدبیر و ضبط بدن در آن حال و در محل حملت
 و تدبیر و دست آن عقل کلی مدبر در مقام حفظ و نگاهداشت او بلکه در اقباض و تضوی در آن محل نمی ماند چه طالب
 صادق در آن محل از طبیعت و احکام او تمام بیرون می آید و او را بر ازم بشریت خلاص میشود پس
 در آن وقت تجدد و تنو اصلا احتیاج نیستند

رشته دهم شیخ جمال الدین میگفت که شیخ ما میگفتند که بعضی محادیم سلسله خواجگان قدس الله ارواحهم

چنین گفته اند که وجود عدم بوجود بشریت خود میکند اما وجود فنا هرگز بوجود بشریت خود نمی کند معنی این سخن بحسب ظاهر آنست که مراد از وجود عدم محقق صفت عدم است که عبارت از ان وجودیست که در بیان طریق فواجگان را در اثباتی مشغولی دست میدهد لیکن آنچه حقیقت معنی است وجود عدم عبارت از ان هستی حقیقی که بر مدد که ساکب پر توئی اندازد بواسطه کمال شغل باطنی وی دخل و دخل از نقوش گویند و آن پر توئی حقیقی که بعد از ان وجودی پیدا میشود وجود آن عدم است و این وجود وجودی کند بوجود بشریت یعنی باز این پر توئی پیدا میشود و لو از م وجود بشری غالب می آید بخلاف وجود موهوب حقایق که در ابقار بعد از فنا گویند که بعد از تحقق بمقام فنا پیدا میشوند همچنان که فن را وجود باقی از پی است این عدم را نیز وجود از پی است و این وجود اگر چه پر توئی همان وجود باقی است لیکن بواسطه عدم تحقق بمقام فنا گاه گاه شوازی می شود تا وقتیکه صاحب ثابت گردد و ملک شوند و الله تعالی

توابع عباد الخالو محمد و انی قدس الله سره

ایشان خلیفه چهارم اهل از خلفا را بر خود خواهر یعنی مهدی قدس سره و در سلسله فواجگانند و سلسله این عزیزان قدس الله ارواحهم و روح اشیا هم مولود و من ایشان قریب عبادان است از ولایت بخارا و آن وی است بزرگ شهرانند پیش فرنگی بخارا و نام و والد شریف ایشان عبد الجلیل است و بعد از عبد الجلیل امام معروف است از اولاد امام مالک بوده و مقصدی وقت و عالم معلوم ظاهر و باطن و ساکن ملاطی روم بوده و والد حضرت فواج از اولاد طایفه از ملوک روم است و گویند عبد الجلیل امام محبت و ان حضرت علیه السلام بوده و حضرت خضر او را بوجود فواج بشارت داده و بعد از انکه نام نهادند و بعد از انکه عبد الجلیل امام سبب حوادث ایام با متعلقان خود از ولایت روم به دیار ماوراء النهر افتاد و بعد از ولایت بخارا آمد و در آن ساکن شده اند و حضرت فواج آنجا متولد گشته و در عهد و ان متوفی یافتند و در بیادی حال در شهر بخارا تحصیل علوم اشتغال داشته اند و روزی در میان کار و بار ایستاد و خود امام صدر الدین نام بزرگ از کبار علمای زمان تفسیر توحید اند بیان آیت رسیده اند که ادعوا ربکم فستجب و خفته اند لایح المعین از آنستاد خود رسیده اند که حقیقت این خفته و طریقه و سبب چیست اگر ذاکر بلند می خواند و یاد روقت ذکر با عضا حرکت می کند غیر بران اطلاع می یابد و اگر بدیل میگردد شیطان حکم حدیث الشیطان یکجس من این آدم مجرب الهم واقف می شود و آنستاد فرموده اند

این علم لدنی است اگر چه بمانند خواسته باشد از اهل انبیا بی تو رسد و ترا تعلیم کند حضرت خواجه عبدالخالق
 منتقل می بوده اند تا وقتیکه خواجه خضر علیه السلام با ایشان رسیده آمد و در وقت عدومی
 مرایشان را تلقین کرده در کتاب فضل الخطاب مذکور است که پیش حضرت خواجه عبدالخالق در طریقت
 حجت است و مقبول همه فرق علی الامروم وزیر راه صدق و صفا و متابعت شرع و سنت مصطفی
 صلی الله علیه و آله و سلم و مجانبت و مخالفت بدعت و بهیو اکوشیده اند و روش پاک خود را از نظر اغیار
 پوشیده ایشان را سبقت ذکر دل و در جوانی از حضرت خضر علیه السلام بوده و بران سبب سوا لبت نموده
 و خواجه خضر علیه السلام ایشان را بفرمودی قبول کرده اند و فرموده اند که در ضمن آب در آس
 و غوطه خورد بدل گوئی لاله الا الله محمد رسول الله حضرت خواجه چنان کردند و این سبب را گرفتند
 و بکار مشغول شدند و کثرت یافتند از اول کار تا آخر حال روزگار ایشان نیز در یک هم خلق مقبول
 و محبوب بوده اند و بعد از آن حضرت خواجه یوسف همدانی قدس سره به بخارا آمدند و خواجه
 عبدالخالق صحبت ایشان را دریافتند و معلوم کردند که ایشان را هم ذکر دل می بوده است و صحبت
 ایشان می بودند تا مدتی که خواجه یوسف در بخارا بود رفتند آنکه خواجه خضر علیه السلام بر سبب
 ایشان آمدند و خواجه یوسف قدس سره به صحبت و اگر چه طریق خواجه یوسف و مشایخ ایشان قدس الله
 تعالی ارواحهم ذکر علانیه بوده است لیکن چون حضرت خواجه عبدالخالق قدس سره از حضرت خضر
 علیه السلام تلقین ذکر خفیه کرده اند و آن مامور شده خواجه یوسف آنرا تغییر نداده اند و فرموده اند
 بر وجهی که از ایشان مامور شده آپ مشغول باشند و در بعضی از تحریرات حضرت خواجه عبدالخالق قدس سره
 مذکور است که فرموده اند بسبب دو دو ساله بودم که خواجه زنده دانا حضرت خضر علیه السلام مرا بحضرت
 شیخ بزرگ ربانی خواجه یوسف همدانی قدس سره سپردند و به تربیت من و هدایت کردند تا ایشان
 در مادران الهی بودند من در خدمت و ملازمت بودم و از ایشان استفاده و استفادتی نمودم و بعد از آن
 خواجه یوسف بخارا آمدند حضرت خواجه عبدالخالق قدس سره بر اینعت مشغول شدند و احوال
 خود را پوشیده می داشتند ولایت ایشان چنان شد که در یک وقت نماز به کعبه می رفتند و
 می آمدند و در ولایت شام ایشان را امریدان بسیار پیدا آمدند و خانقاه و آستانه پیدا شدند و در مقام
 ارشاد و دعوت خلق مکن بودند و طالبان را در حدائق و باطن حق ولادت می نمودند و ایشان را

و بصیرت نامه ایست در آداب طریقت که برای فرزند معنوی خود خواسته اولیا را کبیر قدس سره نوشته اند
 مثل برهه اند جز بلیله دعوا نماید که ناگزیر همه سالکان و مریدان است و از جمله آن و صایاست این چند
 فقره جماعه که بر تن زمین و تبرک ایزد دیدیاید

در ششم فرمودند که بصیرت میگویم ترا می سپردم که علم و ادب و تقوی در هیچ احوال و بر تو باد که تمیج آثار رسالت
 کنی و طایفه سنت و جماعت باشی و فقه و حدیث آموزی و از صد فایان جاہل پرہیزی همیشه بخار
 با جماعت گذاری بشتر از آنکه امام و موزن نباشی هر گوی طلب شهرت کنی که آفت است بپوشی مقید مشو
 و اعظم گم نام باش و در قربا نام خود و متولیس و کجک تقنی حاضر شو و زمان کسی مشو و بوجهای کسی مردم و صیبا
 و بالکوک و ابناے لیلوک صحبت مدار و خاتمه بنا کن و در خاتمه نشین و سماع بسیار کن که سماع بسیار
 اتفاق پدید آرد و بسیاری سماع دل را میزند و بر سماع انکار کن که سماع را اصحاب سماع بسیار اند
 کم گوئی و کم خورد کم خست و از خلق بگریز چنان که از شیر گریز و طایفه مفلوحت خود باش و با امر طایفه زمان
 و مبتدعان و تو انکاران و عامیان صحبت مدار حلال خور و از شب بپریز و تا آنکه زن نخواه که طالب دنیا
 شوی و در طلب دنیا دین پیاد می بسیار خند و از خند فتنه اجتناب نمائی که خنده بسیار دل را
 بسیار اند و باید که در همه کس چشم حقیقت نگری و هیچ فردی را حقیر نه شمری ظاهر خود را بسیارانی که آرزوی
 ظاهر از خرابی باطن است با خلق مجادله کن و از کسی چیزی نخواهی را نه دست مفرمای و مشغول را
 بمال و دن و جان و دست کن و بر افعال ایشان احوال مناسی که سکر ایشان هرگز دستکاری نیاید بدینیا
 و باہل دنیا مفرور سو باید که دل تو همیشه اندوگین باشد تن تو بسیار چشم تو گریان و دل تو خالص و
 و عیار و عار تو بتفریح و بمانند تو کنه و فریغ تو در پیش و مایه تو فقر و خاکی تو سجده و موس تو حجب بجان و عقاب
 در ششم و ہم از کلمات قدسیه حضرت خواجہ است این مشقت عبارت است که بنای طریقه خواجگان قدس اشرف
 از و اہم بر آنست بہون در دم نظر بر قدم - سفرد و وطن - غلوت در زمین - یاد و گرد و با گشت
 نگاہ داشت - یاد داشت - و غیر این ہمہ پیداست بویژه زمانہ کہ سہ کلمہ دیگر است از جمله مصطلحات
 این طائفہ علیہ و آن وقوت عدوی و وقوت زمانی و وقوت قلبی است کہ حلیہ یا یاد و کلمہ باشد چون
 حضرت خواجہ بر حلقہ سلسلہ خواجگانند لاجرم درین مقام الفاظ مصطلحہ ایشان کہ دانستن طریقہ
 این عزیزان سو قوت بر آنست ہم عبارت شریف این طائفہ در زمین یا زودہ رشمہ مشرح می یابد

بین الاجمال و التفصیل و الله یعلم الخیر و هو بیدع الیسیر

رشحه پوش در دم و آن آنست که هر نفسی که از درون بیاید باید که از سر حضور و آگاهی باشد و غفلت بآن
 راه نیاورد حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس الله سره فرموده اند که پوش در دم یعنی انتقال از
 نفسی غیبی می باید که از سر غفلت نباشد و از سر حضور باشد و هر نفسی که میزند از جن سبحانه خاصه که
 و غافل نباشد حضرت ایشان فرموده اند که درین طریق رعایت و حفظ نفس را بهم داشته اند یعنی باید
 که جمیع انقاس بر نفس حضور و آگاهی صورت شود و اگر کسی غفلت نفس میکند میگوید فلان کس
 نفس گم کرده است یعنی طریق روشن گم کرده است حضرت خواجہ بہار الدین قدس سره فرموده اند
 که بنائے کار درین راه نفس می باید که در جنانگه اشتغال بوظیفہ ہم زمان حال از تذکر ماضی و تفکر مستقبل
 مشغول گرداند و نفس را نگذارد که ضائع گردد و در خروج و دخول نفس و حفظ مابین النفس سعی می نماید
 که بغفلت فرزند و بر نیاید با عی ای مادمه زبیر عالم ساحل عین و در بحر فراغت دست در ساحل شین
 بر دامن نفسی تظہیر کوشین چا آگاہ سحرش و درین انفسین حضرت مخدومی مولانا نور الدین عبدالرحمن
 قدس سره السامی در او اثر شرح رباعیات آورده اند که شیخ ابوالخیر سید نجم الدین بلخی
 قدس سره در رساله فلاح الاجمال میفرماید که ذکر می که جا نیست بر نفوس حیوانات الفاسق
 ضروریه ایشان است زیرا که در بر آمدن و فرو رفتن نفس حروف با که اشارت است بنسب
 ہویت است جن سبحانه گفته می شود اگر خواهند و اگر نخواهند جن حروف است که در اسم مبارک الله
 است و الف لام از بر تعریف است و تشدید لام از برای مبالغه در آن تعریف پس می باید
 که طالب ہویت باشد در نسبت آگاهی بجن سبحانه برین وجه باشد که در وقت تعلق باین حرف شریف ہویت
 ذات جن سبحانه ملحوظ می باشد در خروج و دخول نفس و اقصای بود که در نسبت حضور روح اللہ تبارکی
 واقع نشود تا رسد بانجا که بے تکلف مگاہ داشت او این نسبت همیشه حاضر دل او بود و بظن
 نتواند که این نسبت را از دل دور کند بیاعی با غیب ہویت آید ای حرف شناس به در انقاس
 ترا بود بر آن حرف اساس به باش آگازان حرف در امید و هراس هر حرفی که شکرت اگر داری
 پاس به پوشیده نماید که غیب ہویت که حضرت مخدومی درین رباعی گفته اند اما مطلق اهل تحقیق عبادت
 از ذات جن سبحانه باعتبار لائقین یعنی بشرط اطلاق حقیقی که تفسیر نیست بالطلاق نیز ممکن نیست

که درین مرتبه هیچ علمی دادار که هرگز بوی متعلق گردد و این حیثیت بموجب مطلق
 رشمه نظر بر قدم آنست که سالک را در رفتن و آمدن در شهر و محراب همه جانظر او پر پشت پای او باشد
 او بر آگنده نشود و بجای کتبی باید نیفتد و سه شاید که نظر بر قدم اشارت به سرعت سپر سالک بود و در
 قطع مسافت است و طی عقبات بود بر سستی یعنی نظرش بهر جا که منتهی شود فی الحال قدم بر آن بند
 و آنکه ابو محمد ریم قدس سره گفته است که ادب المسافر ان لا تجاوز وجهه قدمه باین معنی است حضرت
 مخدومی قدس سره گفته است در کتاب تحفة الاحرار در منقبت حضرت خواجه بهارالدین قدس سره
 این مضمون را چنین مرقم آورده اند که متنومی کم زوه بی همی هوش و موم و رنگدشته نظرش از قدم
 بس که ز خود کرده بهر سرعت سفره بازمانده قدمش از نظر

رشمه سفر در وطن آنست که سالک و طبیعت بشری سفر کند یعنی از صفات بشری به صفات ملکی و انبیا
 و سیمه به صفات حمیده انتقال فرماید حضرت مولانا سعدالدین قدس سره فرموده اند که شخص خبیث هر جا
 که انتقال کند خفاقت از وی زائل نمی شود تا انتقال نکند از صفات خبیثه و پوشیده نباشد که احوال
 مثل غلطی قدس انظار و اهم و را خستیا سفر و اقامت مختلف افتاده است بعضی از ایشان
 در بدایت سفر کنند و در نهایت میقیم شوند بعضی در بدایت میقیم شوند و در نهایت سفر کنند و بعضی در
 نهایت و بدایت میقیم باشند و سفر کنند و بعضی در بدایت و نهایت سفر کنند و میقیم شوند و هر طائفه را ازین
 چهار فرقه در سفر اقامت نیتی صادق و غرضی صحیح است چنانچه در هر جمیع عوارف مشروح است
 طایفه خواجهان قدس الله ارواحهم در سفر و اقامت آنست که در بدایت حال چندان سفر کنند که
 خود را بیلازم غرض رسانند و در نهایت و سه میقیم شوند و هم اگر در دیار خود کسی ازین طائفه
 یا بعد ترک سفر کرده باز است و سه شبانه میجیل در تحصیل ملکه آگاهی بتقدم رسانند بعد از
 حصول صفت ملکه سفر و اقامت علی السویه است حضرت ایشان میفرمودند که مبتدی را در سفر
 جز بریشانی هیچ حاصل نیست چون طایفه که بصفت عزیز رسیده و براسه باید نشست و صفت
 تکمیل می باید حاصل کرد و ملکه نسبت خواجهان قدس الله ارواحهم بدست می باید آورد و بعد از آن
 بهر جا که رود هیچ مانع نیست رباعی یا رب پنج خوش است بی دیان خندیدن بی واسطه چشم جازا
 دیدن پانزین و سفر کن که بغایت خوب است بی منت با گرد جهان گردیدن به حضرت محمد و سه

بسیار

قدس سره در اثبات الیفات و شرح این بیت که طبیعت آئینه صورت از سفردور است +
 کان پذیرای صورت از نورست چنین فرموده اند یعنی آئینه صوری که عبارت از آن آینه قول
 است از برای انطباع صورت ناظر در وی حاجت بان ندارد که بجانب صورت سفر کند و جنبش نماید
 زیرا که وی پذیرای صورت از جهت مفاد نوریت وجه خود شده است هر چه در مقابل وی می افتد
 در دس می نماید و صورت آن در دس منطبع گردد پس حرکت وی بیوی صورت همچنان چون آئینه مستقر
 دل از خفونات صورت که نیز خلاص یافت و توریست و صفای را فسر گرفت و ظلمات خود استهای
 طبیعی از وی زائل شده و قبول تجلیات ذات و صفات الهیه حاجت پسیر و سلوک ندارد زیرا که
 پسیر و سلوک وی عبارت از تصفیه و تعقیل و جبه قلب است چون آن بصفا صفاست رسید
 از سفر و پسیر و سلوک مستغنی شد

رشته خلوت در انجمن از حضرت خواججه بهالالدین قدس سره پرسیده آمد که بنای طریقه شما بر چه بیست
 فرموده اند خلوت در انجمن بظواهر باخلق و بیاطن باحق سبحانه بیست از درون شو آشنا و از بیرون
 بیگانه و دشمن و اینچنین زیبارش کم می بود اندر جهان و آنچه چون سجان می فرماید که رجال لا یلتئم تخاروا و لا
 عن ذکر الله اشارت باین مقام است و فرموده اند که نسبت باطنی درین طریقه همچنان افتاده است
 که جمعیت دل در طار صورت و تفرقه بیشتر از آن بود که در خلوت و فرموده اند که طریقه ما جمعیت است
 و در خلوت شهرت و در شهرت آفت خیریت و جمعیت است و جمعیت در جمعیت بشرط نفسی بودن و
 یکدیگر و خواججه اولیا را که بر قدس سره فرموده اند که خلوت در انجمن آنست که اشتغال و تفریق و ذکر
 بجزیه رسد که اگر بیازار در آید هیچ سخن و آواز نشنود سبب استیلا را ذکر حقیقت دل و حضرت ایشان
 فرموده اند که سبب اشتغال بجز آنکه جدا و اتهام در مدت پنج و شش روز باین مرتبه میرسد
 که همه آذینها و حکایات مردم ذکر نماید و سخنی که خود گوید ذکر شنود بی سعه و اهتمام می شنود
 رشته یا دیگر در آن عبارت از ذکر لسانی یا قلبی است حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس سره
 فرموده اند که کلین تعلیم ذکر آنست که اول شیخ بدل گوید لا اله الا الله محمد رسول الله مرید دل خود را
 حاضر کند و در مقابل دل شیخ بدار و چشمه فراز کند و دهان را استوار و از در زبان را بیکام بچسباند
 و در دهان را بر سر بند نفس را بگیرد و با تعلیم و قوت تمام ذکر شروع کند بر موافقت شیخ و بدل

گویند بزبان و در مجلس نفس صبر کند در یک نفس سه مرتبه بگوید چنانکه اثر خلادت فکر بدل رسد حضرت
ایشان در بعضی از کلمات قدسیه خود نوشته اند که تقصود از ذکر آنست که دل همیشه آگاه باشد
و سخن سبحانه بوضع محبت و تعظیم اگر در محبت ارباب محبت این آگاهی حاصل شود و خلاصه ذکر حاصل
شد مغز نه بر روح ذکر آنست که دل آگاه سخن سبحانه باشد و اگر در محبت این آگاهی حاصل
نشود طریق آنست که ذکر گفته شود و طریق آنست که نگاه داشت این آسان بقیله و آنست که دم
را در بند زبان مجلس کند و لب را بر لب چنانند و زبان را بر کام برود و چه که نفس در و درون بسیار
تنگ نشود و حقیقت دل را که عبارت از ان معنی مد رک و تراک است که هر طرف بسرو و امانت
دین و اصلاح و نیابت چشمه اومی اندیشد و در طرفه العینی این آسان رفتن و جام عالم را سیر
کردن در سیرت از همه اندیشه های ساز و ورید است و گوشت پاره که بصورت صنوبر است که را اند
و آنرا مشغول بیک گفتن کند باین طریق که کل را از این باکشد و کل را از این باکشد و دست راست
حرکت کرده و کل را اندیشد راست بر دل مستوی از همه چنانکه حرارت او به تمام اعضا برسد و در طرف
فنی و جوهری محمدات را بنظر فضا و ناخ استن سلطان الله باید که در دو طرف اثبات و در دو سوی سبحانه
بنظر بقا و مقصود سلطان الله باید نمود و در اوقات راستی این ذکر باید که داشته باشد هیچ مشغول
از ان باز نباید ماند تا با اسطه کرا یک صوره صورت تو حید در دل قرار گیرد و ذکر حضرت لازم دل گردد
رشته بازگشت و آن آنست که هر باری که ذکر بزبان دل کلاه طیب را بگوید و در عقب آن همان زبان
گوید که خداوند مقصود من تویی و رضای تو زیرا که این کلاه بازگشت فنی کننده است هر خالری
را که بساید از نیک و بد تا ذکر او خالص ماند و سر او از ماسوی قانع گردد و اگر بتندی در بیان
ذکر کلاه بازگشت از خود صدق در نیاید باید که ترک آن کند زیرا که بتدریج آثار صدق بطبیور می آید
خدمت مولانا جمال الدین علیه الرحمه که از اجله اصحاب مولانا سعد الدین قدس سره بود و در این مورد
که در بیاد می آید که از حضرت محمد صیقلی ذکر گرفته بودم و در ذکر بازگشت ماسوره چون گفت
که خداوند مقصود من تویی و رضای تو مولانا الدین گفتن شرمی آمد زیرا که درین قول مسارت
نمودم و بصیرت میدارستم که در روغ میگویم روزی درین خیال افتاده بودم پیش ایشان رفتم
فرمودند که نروغ بسیار الدین عمر صبر و محم در ملازمت ایشان رفتم چون گفتن شرمی فرمودند که حضرت شرمی

توجه

توجه

توجه

رکن الدین علامه در وقت سر فرموده اند که سارک بر چند از خود صدق و در طلب نیاید لیکن میاید
 که خداوند مقصود من تویی تا وقتی که حقیقت صدق ظاهر شود چون از پیش حضرت شیخ بیرون آمدیم
 حضرت محمود فرمودند که شیخ از اهل جذب آمد و اسلح نمیدانند معنی این سخن بر من پوشیده
 ماند تا بعد از مدت ظاهر شد که غرض ایشان از این سخن این بود که شیخ بطریق جذب تربیت یافتند
 نه بطریق سلوک و طریق ارشاد نمیدانند زیرا که هنوز محل آن نبود که شیخ آنرا بفکر ظاهر کنند بجهت آنکه
 تا از شیخ شنیده بودم در بار گشت آن کلمه را از روی سوز و نیاز میگویم و در آن گفتن مجمل و مفصل بود
 چون از شیخ شنیدم آن سوز و نیاز و خجالت و انفعالی نشانند

رشته نگاهداشت و آن عبارت از مراقبه خواطر است چنانکه در یک دم چند بار کلمه طیب را بگوید که بخاطر او تغییر
 نمود و حضرت مولانا سعدالین قدس سره در معنی این کلمه فرموده اند باید که یک ساعت دو ساعت
 و زیاده از دو ساعت آن مقدار که میسر شود و خاطر خود را نگاهدارد و کلمه غیره بخاطر او نگذرد و وقت
 مولانا قاسم علیه الرحمته که از کبار اصحاب و مخصوصان حضرت ایشان بودند روزی تقریبی میفرمودند
 که ملکه در نگاهداشت بآن درجه رسیده است که از وقت طلوع فجر تا چاشت بلند دل را از خطور
 اغیار نگاه میتوان داشت بر وجهی که درین مقدار زمان قوت تخیله از عمل خود مغزول گردد و پوشیده
 نماید که عمل قوت تخیله بنامه و از عمل اگر چه نیم ساعت باشد نزد اهل تحقیق امری بغایت عظیم است و آن
 از نواد است و بعضی از اکمل اولیاء را احیاناً این معنی درست میداد چنانچه حضرت شیخ محی الدین
 ابن العربی قدس سره در فتوحات مکی آنجا که بیان سحر و تلبس کرده اند در آنسوله و اوجوبه بنو اجمه محمد علی حکیم ترمذی

قدس سره تحقیق این بحث فرموده اند و تفصیل آن لائق این مقام نیست

رشته یادداشت که عبارت از دوام آگاهی است بکن سجانه بر سبیل ذوق بعضی باین عبارت گفته اند
 که حضور ب غیبت است و نزد اهل تحقیق مشاهد که استیلا و شهوحت است بر دل بتوسط صاحب ذائقه
 کنایت از حصول یادداشت است حضرت ایشان در شرح این چهار کلمه مذکور شد این عبارت فرمودند
 که یاد کرد عبارت از تکلف است و در ذکر و بازگشت عبارت از رجوع است بکن سجانه بر این وجه که هر بار
 کلمه طیب را گویند از عقب آن بدل اندیشند که خداوند مقصود من تویی و نگاهداشت عبارت از محافظت
 این رجوع است بی گفت زبان و یادداشت عبارت از رجوع است و نگاهداشت

رشمه و قوت زمانی خواجہ بہارالحی و الدین قدس سرہ فرمودہ اند و قوت زمانی کہ کارگزارندہ روندہ راہ
است آنست کہ بندہ واقف احوال خود باشد کہ در ہر زمانی صفت و حال او چیست موجب شکرست یا
موجب غم و حضرت مولانا بقیوب چرخ قدس سرہ فرمودہ اند کہ حضرت خواجہ بزرگ اعنی خواجہ بہارالدین
قدس سرہ مراد حاصل قبض با ستغفار امر فرمودہ در حال بسط شکر فرمودہ کہ رعایت این کہ حال
و قوت زمانی ست و ہم حضرت خواجہ بزرگ فرمودہ اند کہ بنای کار سالک را در و قوت زمانی بر ساعت
ہنوادہ اند تا در مانند نفس شود کہ بجنور میگنند او را ب غفلت کہ اگر بر نفس بنا کنند تا دریا بندہ این دو صفت
نشود و قوت زمانی نیز در صوفیہ قدس انداز و احکم عبارت از محاسبہ است و حضرت خواجہ بزرگ
قدس سرہ فرمودہ اند کہ محاسبہ آنست کہ در ہر ساعتی آنچه بر ما گذشتہ است محاسبہ کنیم کہ غفلت چیست
و حضور چیست می بینیم کہ ہم نقصان ست و بار گذشتہ میکنیم عمل از سر بگیریم
رشمہ و قوت عدوی و آن عبارت از رعایت عدد ست و رزق حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہارالدین
قدس سرہ فرمودہ اند کہ رعایت عدد در ذکر قلبی برای جمع خواہر مفرقہ است و آنچه در کلام خواجگان قدس
انداز و احکم واقع ست کہ فلان مرقاتی را بو قوت عدد ست امر فرمودہ مقصود ذکر قلبی ست با رعایت عدد
نہ مجرد رعایت عدد و ذکر قلبی و ذاکر باید کہ در یک نفس ستہ کرت یا پنج کرت یا ہفت کرت یا بیست و یک
کرت گوید و عدد طاعت را لازم شمارد حضرت خواجہ عطار الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند بسیار گفتن فرمودہ
باید کہ ہر چہ گوید از سر و قوت حضور باشد تا فائدہ بران مترتب شود و چون ذکر تسلی از عدد بیست
و یک بگذرد و اثر ظاہر نشود دلیل باشد برے حاصل آن عمل و اثر ذکر آن بود کہ در زمان نفسی وجود شریعت
منفی شود و در زمان اثبات اثر از آثار تصرفات جذبات الوہیت مطالعہ افتد و آنکہ حضرت
خواجہ بزرگ فرمودہ اند کہ و قوت عدد ست اول مرتبہ علم لدنی ست میتواند بود کہ نسبت
باہل ہدایت اول مرتبہ علم لدنی باشد کہ از مطالعہ این آثار تصرفات جذبات الوہیت بود کہ حضرت خواجہ
عطار الدین فرمودہ اند چنان کیفیت و حالتی ست کہ موصل ست بہ مرتبہ قرب و علم لدنی در ان مرتبہ کا شوف
میشود و نسبت باہل نہایت و قوت عدوی کہ اول مرتبہ علم لدنی ست آن باشد کہ ذاکر واقف شود
بر سر سریان و احتشیمی در مراتب اعداد کونہ چنان کہ واقف ست بر سریان واحد عدوی در مراتب
اعداد حسابی بہیت اعداد کون و صورت کثرت نایبہ ست و فاکل واحد تجلی کل خانہ و کوی زکا بہتقان

این مضمون را چنین گفته است قطعه کثرت چو رنگ و زرگری عین وحدت است + ما را اشکی مناسبت
 درین گرتراشکی است + در هر حد که بگری از روست اعتبار + اگر صورتش بی نبی در ماده سیکه است +
 و در شرح رباعیات فرموده رباعی در مذہب اہل کشف و ارباب خرد و ساریست احد و زہد
 افراد عدد دہا زہد کہ عدد و گریچہ بودنت از حد ہم صورت و ہم مادہ اش بہت احدین و بحقیقت این
 و قوت است کہ اول مرتبہ علم لدنی است و اللہ تعالی اعلم بترجیحہ نامہ کہ علم لدنی نے علمے است
 کہ اہل قرب را کہ بتعلیم آئی تفہیم ربانی معلوم و مقہوم می شود نہ بدلائل عقلی و شواہد نقلی چہتا سنجید
 کلام قدیم در حق خضر علیہ السلام فرمودہ اند کہ علمنا من لدنا علما و فرق میان یقین و مسلم لدنی
 آنست کہ علم یقین عبارت از ادراک نور ذات و صفات آئی است و علم لدنی کنایت از ادراک

معانی و فہم کلمات از حق سبحانہ بطریق امام

رشمہ و قوت قلبی و آن ہر دو معنی محمول است کی آنکہ دل زا کرا و افاق و آگاہ باشد بجن سبحانہ و آن از
 مقولہ یاد داشت است و حضرت ایشان در بعضی از کلمات قدسیہ خود نوشته اند کہ و قوت قلبی عبارت
 از آگاہی و حاضر بودن دل است سبحانہ آن وجہ کہ دل را بچ باستی غیر ارجح سبحانہ نباشد
 و جاسے دیگر فرمودہ اند کہ در حین ذکر ارتباط و آگاہی بجز کور شرط است و این آگاہی را شہود و حصول
 و وجود و قوت قلبی بگویند و معنی دوم آنست کہ ذکر از دل و افاق بود یعنی در اشای ذکر مستوحہ
 باین قطعہ حکم صنوبری شکل شود کہ از اہم اجاز دل بگویند و در جانب ایسر محاذی است آن چہ
 واقع است و او را مشغول و گویا بزرگوارند و نگارند کہ از ذکر و مفہوم آن غافل و زایل گرد و حضرت
 خواجہ بہار الدین قدس سرہ و ذکر جس نفس و رعایت عدو را لازم نمی شمردہ اند اما و قوت قلبی
 را بہر دو معنی کہ گفته اند ہم سیدانستہ اند و لازم سے شمردہ اند زیرا کہ خلاصہ آنچه مقصود است از ذکر و
 و قوت قلبی است بہت مانند معنی باش ہاں بر بیضہ دل پاسان چہ کہ بیضہ دل زائد است و وصل
 قطعہ + حضرت خواجہ عبد الخالق را قدس سرہ چون وقایع نزدیک رسیدہ است چار کس را از
 اصحاب خود کہ مذکور شد و در مقام دعوت و ارشاد دستہ یافتہ آمد و بعد از نقل حضرت خواجہ ہر یک
 ازین چہا بزرگ بام ارشاد قیام نمودہ اند و خلج را بچ فرمودہ

خواجہ احمد صدیق رحمہ اللہ

ایشان خلیفه اول اند از خلفا را رابع حضرت خواجه عبد الخالق قدس سره در اصل از بخارا بوده اند
 و بعد از وفات حضرت خواجه بجای ایشان نشسته اند و اصحاب دیگر در متابعت و ملازمت ایشان
 بوده اند چون حضرت ایشان را وفات نزدیک رسید و است همه یاران را بجا بعت خواجه اولیا کبری
 خواجه عارف ریوگرمی امر کرده اند و بعد از نقل ایشان این دو عزیز در بخارا به عت و ارشاد طالبان
 و مستعدان مشغول کرده اند و بعد مبارک خواجه احمد در قریه میغان سست که در سب است
 برته فرنگی شهر بخارا

خواجه اولیا کریم رحمة الله

ایشان خلیفه دوم خواجه عبد الخالق اند بخاری الاصل اند در مباردی حال یک از دانشمند بخارا
 به تحصیل علوم اشغال داشته اند اتفاقاً روزی حضرت خواجه عبد الخالق قدس سره در بخارا استقامت
 گوشت گرفته بوده اند خواجه اولیا آنجا رسیده و نیازن سب بسیار کرده التماس نموده اند که گوشت
 را بمن دهد تا همراه شما بخانه رسانم حضرت خواجه التماس ایشان را قبول فرموده اند و ایشان گوشت
 را بدرخانه حضرت خواجه آورده اند و حضرت خواجه ایشان را در خاطر شریفین را داده اند و فرموده که یک
 ساعت دیگر بیاید تا بهم طعام خوریم چون خواجه اولیا را از ملازمت حضرت خواجه برگشته اند خود را
 در تحصیل به مطالعه بغایت افسرده یافته اند و بصحبت حضرت خواجه دل را مائل دیده اند بعد از ساعتی
 باز ملازمت حضرت خواجه شتافته اند و دولت فرزندی و قبول نسبت طریقه ایشان یافته و دیگر غیرت
 استاد زرفه اند آن دانشمند هر چه بخواهی نمود که ایشان را ازین طریق برگرداند سیرت شد بعد از آن
 هر جائی که ایشان را می دید زبان طعن و ملامت میکشاده و سفاهت بسیار میکرد و خواجه
 اولیا در برابر هیچ نمی گفته اند تا شبی از شبها بر خواجه اولیا بحسب کشف ازان دانشمند امری
 قبیح و فحش ظاهر شده و او را در کبیره و فاحشه دیده با داد که بهم رسیده اند باز آن دانشمند
 آغاز ملازمت و سفالت کرده خواجه اولیا گفته اند ای استاد مشرم بنیداری که شب در چنین فاحشه
 بودی در روز ما را از راه حق باز میداری آن دانشمند خجل و منفعل شده است و عقین دانسته
 که ایشان را در ملازمت حضرت خواجه عبد الخالق فتحی شده است و تنبیه گشته و همان زمان بخارا
 حضرت خواجه رفته در خدمت ایشان تبویه و انابت باز گشت کرد و بر طریقه ایشان اقبال

نموده از جمله مقبولان گشته مشهورست که خدمت خواجه اولیاء کبیر بر در مسجد صرافان در بازار
 بختار ایک جلد نظر بر آورده اند که در آن نظیر جبل ثبانه روز پنج خاطرے مزاحسم ایشان
 نشده است حضرت ایشان این امر را از خواجه اولیاء بغایت غریب و عظیم میدانستند و می پسندیدند
 و انگشت بدنان میکردند میفرمودند استغفار بطریق خواجهگان قدس الله ارواحهم کس
 در ایامک فرصت باین متنبه میسرند که از همه آوازے که بگوشے آید همه ذکرے شنود و هم حضرت
 ایشان میسفر نمودند که معنی پند خواجه که از خواجه ولیاء علیہ الرحمۃ منقولست نه آنست که
 مطلقاً هیچ خاطرے نمی آید باشد بلکه مراد آنست که هیچ خاطرے مزاحم نسبت باطنی ایشان نمی شده
 است یعنی کله خس و خاشاک بر روی آب روان مانع جریان آب روان نشود می فرمودند که از خواجه
 علاء الدین عجمدانی عالیہ الرحمۃ که از اجله اصحاب حضرت خواجه علاء الدین قدس سره بودند پرسیدم که دل
 شمارین و جہاست که غیر می در وی خطور نمیکند فرمودند که سگاہ گاہ چنین میشود و این بیت خوانندند
 بیست چون بغایت تیز شد این جوروان به غم نیاید در ورون عاشقان نه فرمودند که گفته است
 غم نیاید گفته است که غم نباید و می داین قولست آنچه حضرت خواجه علاء الدین عطار قدس سره
 فرموده اند که خطرات مانع بود احترام از ان دشوار بود و اختیار طبیعی که مدت بیست سال در قفی آن
 بودیم ناگاه نسبت خطر گزشتہ اما قرار نیافت خطرات را منع کردن کار قویست و بعضی برانند
 که خطرات را اعتباری نیست اما نباید گذاشت که ممکن شود که اگر تکلن آقبض پیداے شود و قبر مبارک
 خواجه اولیاء در بختار بر خاک زیر جمار نزد یک برج عیار واقع شده چون خواجه را
 وفات نزدیک رسیده است چارکس را از اصحاب خود که مذکور می شوند بجلافت اختیار کرده اند
 اجازت ارشاد فرموده اند

خواجه دهمقان قلمتی رحمة الله

خلیفه اولست از خلفاء خواجه اولیاء و بعد وفات ایشان بر مندر ارشاد نشسته بوده است و سایر
 خلفاء و اصحاب در متابعت و خدمت وی بوده اند و قبر مبارک وی در روضه طاعتست که قریب الیست
 در شمال بجنار ابرود و فرنگی شهر است

خواجه زکی خدا بادی رحمة الله

خلیفه دوم است از خلفا خواجه اولیا و بعد از خواجه دهقان در مقام ارشاد نشسته فرموده است و ابی
 خلفا و اصحاب در خدمت وی بوده اند و ملازمت و سعی نموده و قبر وی در ده خدا باد است که نزد
 دیسای بزرگ بخارا است بر پنج فرسنگی شهر

خواجه سوکمان رحمه الله

بلیغه سوم است از خلفا خواجه اولیا و بعد از خواجه زکی بدعوت خلق مشغول بوده و سایر اصحاب در خدمت
 و متابعت و سعی بوده اند و قبر وی نیز نزدیک قبر خواجه اولیا است

خواجه غریب رحمه الله

فرزند صلیبی خواجه اولیا و خلیفه چهارم ایشان بوده است و بعد از خواجه سوکمان با مرار شاد قیام
 می نموده و وطن را بجن دعوت می فرموده با شیخ العالم شیخ سیدین الباخزینی قدس سره
 که از کبار اصحاب شیخ نجم الدین کسبه بوده است قدس سره معاصر بوده و در فتح آبا و بخارا که مدفن
 شیخ سیف الدین آنجا است بهم صحبت بسیار داشته اند و در آن زمان شیخ مجذوب محبوب القلوب
 شیخ حسن بلغاری رحمه الله از جانب او رس و بلغاری بولایت بخارا آمده است خدمت خواجه
 غریب را که در آن وقت نو و شمال بوده است دریافتند است و بغایت معتقد شده چون شیخ حسن
 شیخ سیف الدین ملاقات کرده است شیخ سیف الدین از وی پرسیده است که خواجه غریب را
 چون یافتید فرمود که هر دو تمام است و سلوک دلی بجزیه آراسته است و شیخ حسن بلغاری در مدت
 سه سال که در بخارا اقامت کرده است دائم خواجه غریب صحبت می داشته از خاندان تلج الدین تاشی که
 از کابر وقت بوده چنین منقولست که شیخ حسن بلغاری علیه الرحمته فرمود که من در مدت حیات خود
 بی او ایوار باب قلوب را ملازمت کردم کسی را بجز تیره خواجه غریب ندیدم و در مقامات شیخ حسن
 مذکور است که در مدت عمر خود بیست و هشت تن از اولیا را ملازمت کردم اول ایشان شیخ سعد الدین
 حموی بود و آخر ایشان خواجه غریب قدس الله ارواحهم و محلی از احوال شیخ حسن در فصل اول از
 مقصد اول در ذکر شیخ غوثستانی که جدا اعلی حضرت ایشان بوده اند بتقریب ایراد خواهد یافت
 و خواجه غریب را چهار خلیفه بوده است که مذکور میشود همه سالک طریق رشاد و صاحب دعوت و ارشاد

خواجه اولیا ریاریا رحمه الله

خلیفه اول است از خلفا را بر وجه خواجه غریب علیه الرحمته دو سے از قریه شمس تہی است کہ ہی بودہ است
در ولایت بخارا و حالات درس و مجلس است و قبر وی آنجا بودہ است

خواجہ حسن شاورمی رحمہ اللہ

خلیفہ دوم خواجہ غریب است و دو سے از قریه نما در است کہ ہی بودہ است از ولایت بخارا و او نیز
حالات درس است و قبر وی ہاںجا است

خواجہ اولنگان رحمہ اللہ

خلیفہ سوم خواجہ غریب است و قبر وی در بخارا نزدیک بومش مقدم است بر بالاسے اپنے خواجہ
چار شنبہ در قلب تہہ قسمت

خواجہ اولیا غریب رحمہ اللہ

خلیفہ چارم است از خلفا خواجہ غریب رحمہ اللہ

خواجہ سلیمان کریمی رحمہ اللہ

ایشان خلیفہ سوم ۵۴۰ھ از خلفا حضرت خواجہ عبدالخالق قدس سرہ بعضی برانند کہ ایشان از جملہ خلفا
خواجہ اولیا بودہ اند میتواند بود کہ ایشان اول ملائمت حضرت خواجہ عبدالخالق کردہ باشند لیکن
امر ایشان در صحبت خواجہ اولیا ر شدہ باشد و انشاء اعظم

کہ شمع از ایشان پر سیدہ اند کہ و انخلصون علیہم علیہم کہ در حدیث واقع است آن خطر عظیم چه باشد
ایشان فرمودہ اند کہ اگر این خطر ظہور یعنی خوف بودے ہایستی کہ بلفظی مصدر شدی امان چون
مصدر بحرف علی شدہ است دلیل است بر آنکہ او ازین خطر عظیم مقامے عالی است کہ مخلصان را خواہد
بود و این مقام را خوف لازم است و آنکہ خوف بر ایشان غالب است بنا بر بلندی مقام است زیرا کہ
با آفتاب نزدیک تر بود حرارت آفتاب را در و تا غیر بیشتر باشد و قبر بسیار کہ خواجہ سلیمان در ولایت
کرمنیہ است آن قصہ ایست شکر کردہ بسیار از اینجا تا شہر بخارا و از دہ شرعی را راست و در رسالہ
ہنای کہ مثل بر مقامات و مناقب حضرت خواجہ مبارک الدین است قدس سرہ و تالیف شیخ فاضل و
کامل ابو القاسم بن محمد بن سعید البخاری است علیہ الرحمۃ کہ از کبار اصحاب و تلامذہ حضرت خواجہ محمد مبارک
است قدس سرہ چنین مذکور است کہ خدمت خواجہ سلیمان را و وظیفہ بودہ است کہ ہر کس در زمان خدمت

صاحب ارشاد بوده است و تعلق را بجمع دعوت می نمودند و در رساله مسلک العارفین آورده که خواجه سلیمان

رایک خلیفه بوده و ذکره مجموع ابرار سے باید

خواجه محمد شاه بخاری رحمه الله

خلیفه اول خواجه سلیمان علیہ الرحمۃ بوده است و بعد از او سے قائم مقام و سید شد

شیخ سعد الدین غجروانی رحمه الله

خلیفه دوم خواجه سلیمان بوده است و بعد از خواجه محمد شاه به دعوت و تربیت حسن مشغول بود -

شیخ ابوسعید بخاری رحمه الله

و سیر نیز از بکار اصحاب خواجه سلیمان بوده و از خلفار و سیر و مقتدر شیخ محمد بخاری است

که صاحب کتاب مسلک العارفین است که در طریقه خواجهان قدس اندازد و احکم تالیف کرده و در

در آن کتاب چنین مذکور است که چون خواجه سلیمان را وفات نزدیک رسیده است از میان

اصحاب خود شیخ ابوسعید را خلافت و نیابت اختیار کرده اند و شیخ عبدالرحمن بن صالحا پیشوا و مقتدر ای

طالبان و صادقان بوده اند

ترجمه از شیخ ابوسعید پرسیده اند چون خاطرے نیامده و بیازگشت آنرا نفی کنیم و منفی شود بحسب و انیم

در آمده

که خاطر نفسانی بود یا شیطانی فرموده است که حاضر باشید که اگر در همان لباس عود کند و شل خاطر اول

بود آن خاطر نفسانی است زیرا که ابرام و لحاج صفت او است و یک آرزو را کریمه طلبید تا آن وقت

که گام او بر آید پس روزه آرزو سے دیگر کند اما اگر در لباس دیگر عود کند شیطانی است زیرا که مقصود

شیطان اضلال و اغوا است اگر در لباسی متواضع راه سالک زد و لباس دیگر بر آید و از در دیگر در آید

ترجمه هم از روزه پرسیده اند که سخن از طریقت گفتن کردار سد فرموده است کسی را که اگر ظاهر او را در

اهل زمین عرض کنند بر ظاهر او هیچ عیب شرعی نیابد و اگر باطن او را بر همه اهل آسمان عرض نمایند

در باطن او هیچ نقصانی نباشد

خواجه عارف لیلو کرمی رحمه الله

ایشان خلیفه چهارم اند از خلفا حضرت خواجه عبدالخالق قدس سره مولد و مدفن ایشان ریوکرمی است

که دهی است از دیهانی بخارا بر پیش فرنگی شهر و از اثنایان بنجدوان یک فرنگی شرعی است و مسکن است

داراد حضرت خواجه بهار الدین قدس سره از میان خلفا حضرت خواجه عبدالخالق قدس سره
خواجه عارف میرقدس سره

خواجه محمود انچه نقوی قدس الله سره

ایشان فضل و اکمل اصحاب خواجه عارف اند و از میان اصحاب خواجه عارف بخلافت و ارشاد ممتاز
بوده اند مولد ایشان انچه نقوی است که دهی است در ولایت بخارا از صفات و اکنبی که دسب بزرگ
و شغل است برتندین ده و مرزعه و سه تنگ از شهر درست و ایشان در و اکنبی مقیم بوده اند و قسبه
مبارک ایشان آنجاست بکسب گل کاری می پرداخته اند و از آن مروج معاش می ساخته و چون
خواجها جازت ارشاد یافته بوده اند و بدعوت خلق کجی مازون گشته بنا بر بقضاے وقت و مصلحت
حال طالبان ذکر علانیة افتتاح کرده اند اول بار که مشغول شده اند در مرصع موت خواجه عارف
بوده است نزدیک زمان تسلیم ایشان بر سر تل ریو کرے و خواجه عارف در آن محل فرموده اند
که این وقت آن وقت است که ما را اشارت کرده بودند اشارت رسیده بود که قومی خواهد آمد که طالبان
را بنا بر مصلحت حال ایشان ذکر جهرا بایگفت و بعد از نقل ایشان خواجه محمود در مسجدی که در راه
را اکنبی است به ذکر علانیة مشغول شدند و مولانا حافظ الدین از کبار علمای وقت حسب اعلان حضرت
خواجه محمد پارسا اند با شارت استاد العلامس الائمة الخلو انی رحمها الله در بخارا از خواجه محمود سوال
کرده و بجزو جمعی کثیر از ائمه و علمای زمانه خدمت شما ذکر علانیة بجه نسبت می گویند خواجه فرموده اند
تا خفته بیدار شود و از غافل آگاه گردد و روے براه آرد و باستقامت شریعت و طریقت در آید
و بحقیقت توبه و انابت که با احتیاج همه خیرات و اصل همه سعادت است عنایت نماید خدمت
مولانا حافظ الدین گفته که نیت شما صحیح است و شما را این شغل حلال است آنگاه از خواجه محمود التماس
نموده که ذکر علانیة را حدسے بیان فرمائید که بآن حد حقیقت از مجاز ممتاز گردد و بیگانه از آشنا جدا
شود خواجه فرموده که ذکر علانیة کسی را مسلم است که زبان او پاک باشد از دروغ و غیبت و خلق او
پاک باشد از حرام و شهت و دل او پاک باشد از ریاء و سمعت و سر پاک باشد از توبه بغیر حضرت
ربوبیت خدمت خواجه علی را متنبی که از جمله اصحاب خواجه محمود اند فرموده اند که دروشی در عهد دولت
خواجه محمود حضرت خواجه خضر را علی السلام دید از ایشان پرسید که درین زمان از مشغول گشت که بر جاده

استقامت ثابت باشد تا دست ارادت در او من متابعت و سه زده بوسه افتد انما یوم خواجه حضرت
 فرمودند که خواجه محمود را بفرستند بعضی از اصحاب خواجه علی فرموده اند که آن درویش که حضرت خست
 دیده بود خواجه علی بود و ندانم خود را بآن نمی آوردند که سن حضرت را دیده ام گویند که روزی سه خواجه علی
 با سایر اصحاب خواجه محمود در دره راستین بزرگ شغول بوده اند تا گاه غمیده اند که مرغ سفید بزرگ
 به دراز کمان از بالای سر ایشان میگذاشته چون سمبت الراس ایشان رسیده بزبان فصیح گفته
 که ای علی مردانه باش اصحاب را از دیدن آن مرغ و شنیدن آن سخن کفایتی شده است که
 بهیوش گشته اند بعد از آنکه خود آمده اند پرسیده اند که این چه بود که دیدیم و شنیدیم خدمت خواجه علی
 فرموده اند که آن خواجه محمود بود چون سبحانه ایشان را آن که است کرده است که دائم در آن مقام
 که حق سبحانه ما سوسنی کلیم علیه السلام چند هزار کلمه گفته است پر و از آن کند و درین محل ایشان
 به سر بالین خواجه و بهقان قلنی که خلیفه نخستین خواجه اولیا رب کبیر است رفته اند که وقایع و سه نزدیک
 رسیده بود و از حضرت حق سبحانه درخواست کرده بود که در نفس آخر کی درستان خود را بر سر من بفرست
 که درین وقت رحلت مرا در سه باشد خواجه محمود بسبب آن رفته بود در خدمت خواجه محمود و خلیفه
 بوده است که بعد از ایشان در مقام ارشاد بوده اند و خلق را بتبیین دلالت نموده اند

امیر خرد و ائمتی رحمه الله

نام ایشان امیر حسین است خلیفه اول اند از خلفا خواجه محمود و از بزرگان زمان خود بوده اند و مرجع طالبان
 و سالکان و ایشان را برادر سه بوده است بزرگ امیر حسین نام معروف بمیر کلان که وی هم
 از اصحاب خواجه محمود بوده است لیکن امر خلافت و نیابت خواجه مقوض بمیر خرد شده و قبر بمیر خرد
 در دره و انکی است در صفا مقبره خواجه محمود قدس سره نیز ارویندیک هم

خواجه علی ارغندان رحمه الله

خلیفه امیر خرد بوده و قبر سه در دره ارغندان است از قصبه زندنی برین بزرگان

خواجه علی راستینی رحمه الله

ایشان خلیفه دوم اند از خلفا خواجه محمود و لقب ایشان در رساله خواجه کلان قدس الله ارواحهم
 حضرت عزیزان است و گویند چون خواجه محمود در اوقات نزدیک رسیده است امر خلافت کفایت

عزیزان حوالہ کردہ اندوسائراصحاب را با ایشان سپردہ سلسلہ نسبت حضرت خواجہ مبارک الدین
 قدس سرہ از میان خلفا و اصحاب خواجہ محمود بدو واسطہ با ایشان سے رسد و ایشان را مقامات فریضہ
 و کرامات عجیبہ بسیارست و بصفت یافتہ کے مشغول بودہ اند حضرت محدوسے در کتاب
 نفحات الانس نوشتہ اند کہ این فقیر از بعض اکابر بنین استماع دارو کہ اشارت با ایشان ست آنچه
 حضرت مولانا جلال الدین رو سے قدس سرہ در غزالیات خود فرمودہ اند طبیعت گرنہ علم حاصل
 فون قال بودے کے شدے بد بندہ اعیان بخار خواجہ سلج را ہ سولہ شریف ایشان را اینست
 کہ قبضہ بزرگ ست در ولایت بخارا بر دو فرنگی شہر و بردہ پارہا سے بسیار مشتمل ست و قبر مبارک
 ایشان در خوارزم ست معروف و مشہور نیز را تیر کسبہ والیرکات انفاس نقیبہ ایشان ست این چند
 سخن کہ ضمن شانزدہ رسدہ ایراد سے یا ہ

بہ
 بر
 از
 بنو

ترجمہ حضرت شیخ زکریا الدین علما الدولہ سمنانے قدس سرہ با ایشان معاصر بودہ اند و میان ایشان
 مراسلات و مفاہلات واقع شدہ گویند حضرت شیخ درویشی را بخدمت ایشان فرستادہ
 واسطہ مسئلہ پرسید و ہر یکے را جواب شنید مسئلہ اول آنکہ ما شما خدمت آیدہ و رندہ سے کنیم
 و شما سفرہ مکلف مئی کنید و ما مکلف مئی کنیم و مردم از شما آزادی مئی کنند و از مادر گلہ اند سبب
 این چہیت حضرت عزیزان در جواب گفتند کہ خدمت کنندگان سنت نہندہ بسیار اند و خدمت
 کنندگان سنت دارندہ کم اند جہد کنید کہ از خدمت کنندگان سنت دارندہ باشد تا کہ سے
 از شما در گلہ باشد مسئلہ دوم آنکہ شنیدہ ایم کہ تربیت شما از خواجہ محضر ست علیہ السلام این چہونہ
 است در جواب فرمودہ اند بندگان حق سجانہ عاشق آند کہ خضر عاشق اوست
 مسئلہ سوم آنکہ ما سے شغوم کہ شما ذکر جہر بیگویند چہ سنت در جواب فرمودہ اند کہ ما نیز مئی شغوم
 کہ شما ذکر خفیہ بیگویند پس ذکر شائیز جہر باشد

بناشات

ترجمہ مولانا سیف الدین قصہ کہ از اکابر علما آن زمان بودہ از حضرت عزیزان سوال کردہ شما
 ذکر علانیہ بچہ نیت سے گویند ایشان فرمودہ اند کہ اجتماع ہمہ علماء و نفس اخیر بلکہ گفتن و تلقین
 کردن بچہ حدیث لغتو ہوتا کہ بشناؤدہ لیل اللہ و لا اللہ جہتست درویشان را نفس نفس اخیر
 ترجمہ شیخ مبارک الدین سے ولے کہ از کبار اصحاب شیخ محسن بلغاری سے صحبت حضرت عزیزان

در یافته بوده است و از ایشان پرسیده بود که ذکر کثیر که ما از نزدیک سحانه بان ماموریم کما قال سبحانه
 و ذکر او الله ذکر کثیر از زبان است یا ذکر دل حضرت عزیزان فرموده اند که بتندی را ذکر زبان است
 و متنی را ذکر دل بتندی همیشه تکلف و فعل میکنند و جانی میکنند اما متنی را چون اثر ذکر بدل رسد
 جمله اعضا و جوارح و عروق و مفاصل و سه پیکر گویشوند و در آن وقت سالک بذاکر کثیر متحقق میشود
 و در آن حال کار یک روزه و سه برابر کار یک ساله دیگران بود

ر ششم میفرموده اند که سنی آن سخن که حق سبحانه در هر شب از وی سی صد و شصت نظر رحمت
 بر دل بنده مومن میکند آنست که دل سی صد و شصت روزه دارد و جمیع اعضا و آن سی صد و شصت
 رنگ است و سی صد و شصت از او ره و شرابین متصل بدن چون دل از ذکر تاثیر شود و بان مرتبه
 رسد که منظور نظر خاص حق سبحانه گردد و آنگاه آن نظر از دل جمیع اعضا منشعب شود تا هر عضو
 بطاعت لائق حال خود مشغول گردد و از نور آن طاعت از هر عضو فیض که نظر رحمت
 عبارت از آن است بدل رسد

ر ششم از ایشان پرسیدند که ایمان چیست فرموده اند که گندن و پوستن مناسب صنعت خود
 که با ننگ بود و جواب گفتند

ر ششم از ایشان پرسیده اند که سببون بقضا و سببوقانه که بخیر و در سوره اند که پیش از صبح یعنی باید که
 پیش از وقت بخیزد تا که نماز قضا نشود

ر ششم فرموده اند که در آیه کریمه *توبوا الیه* اشاره است و هم بشارت است به کردن توبه
 و بشارت قبول آن که اگر قبول نه کردی امر نه کردی امر و دلیل قبول است با دید تقصیر

ر ششم فرموده اند که عملی باید کرد و تا کرده احکامش و خود را مقصر دیدن و عمل از سر گرفتن
 ر ششم فرموده اند که روزی حضرت خضر علیه السلام بخوردند و وقت خورند چینی خورند

ر ششم فرموده اند که روزی حضرت خضر علیه السلام بخوردند و وقت خورند چینی خورند
 جوین از خانه بیرون آورده اند حضرت خضر علیه السلام بخورده اند و خواجه فرموده اند تا اول نماز رقیب

علال است خضر علیه السلام فرموده که چنان است لیکن تمجید کننده و سه بی طهارت بوده است
 ما خوردن این روانیست

رشحه فرموده اند کسی که جائے نشیند و خلق را بخدمت خواند باید که چون مرد جانور و او باشد
 حوصله هر مرغی را پانزده و طعمه هر مرغی در خور دس دهد مرشد نیز باید که تربیت صادقان و طالبان
 بقدر تفاوت قابلیت و استعدادات ایشان کند

رشحه فرموده اند که اگر در بهر دوسه زمین یک از فرزندان خواجہ عبدالخالق بودی منصور هرگز
 بر دار نه رفتی یعنی اگر یکی از فرزندان منوی خواجہ در حیات بودی حسین منصور را تربیت از آن
 مقام گذاریندی

رشحه فرموده اند که روزی که گان راه ریاضت و مجاہدت بسیار باید کشید تا بر تبه و مقام رسد اما راه
 زمین همه نزدیک تر است که زودتر بقصد رسد و آن آنت که رونده راه در آن کوشد که خود را
 بواسطه خفگی و خستگی در دل صاحب دس جا کند چون دل این طائفه مورد نظر حق است او را
 نیز از آن نظر نصیبی رسد

رشحه فرموده اند بزبان دعا کنید که بآن زبان گناه نه کرده باشید تا اجابت مترقب شود یعنی پیش
 دوستان خدا توابع دنیا رندی کنید تا ایشان برای شما دعا کنند

رشحه روزی در حضور حضرت عزیزان کسی خوانده که مصحح عاشقان در دس دو عید کند تا ایشان
 فرموده اند که سید کند آنکس گفته که حضرت عزیزان کشف این معنی فرمایند گفته اند که کمی یاد کرد و بند
 میان دو کرد خداوند دست اول بنده را توفیق دهد که یاد دس کنند و چون یاد کرد بشیر قبول شد
 ساز پس توفیق و یاد کرد قبول شد عید باشد

رشحه روزی شیخ فخر الدین نورس که از اکابر آن زمان بوده از عزیزان پرسید که سبب چه بود که در روز
 اول که سوال است بر کم واقع شود جمعی بلفظ علی جواب دادند و در روز بعد که حق سبحانه لمن الملک الیوم
 که بیجا جواب نگویید ایشان فرموده اند که روز اول وضع مکالیف شرعی بود و در شرح گفت باشد
 اما روز بعد روز وضع مکالیف شرعی است و ابتداء عالم حقیقت و در حقیقت گفت نباشد لاجرم آن روز
 حضرت حق سبحانه هم بخود جواب خود گوید خدا لواء القهار و از جمله اشعاری که بحضرت عزیزان منسوب است
 این یک قطعه و چهار رباعی است فرمودند قطعه نفس مرغی مستقیم در درون است تا نگه دارشش که
 خوش مرغیست و سازد زبانش زنگلس تا پسندد که توانی گرفتن بعد پرواز + که پاسی باهر که

نشستی و نشن جمع دلت و ز تونه رسید حجت آب و گلت با از صحبت وی اگر تیرا کنی به سرگز تگند
 روح عزیزان بجلت به ری باغی پچاره دلم که عاشق روزه تو بود و تا وقت صبح دوش در کوه
 تو بود و چوگان سر زلف تو از حال بجال می بردش همچنان کی گوسه تو بود و ری باغی چون ذکول
 رسد دلت در رکعت به آن ذکر بود که مرد را فرزند کند به هر چند که خایست آتش دارد و لیکن دو جهان
 بر دل تو سر کند ری باغی خوابی که بجز ری بیارامه تن به و اندر طلب رهست بیارامی تن به خوراک
 مدد از روح عزیزان یابی به پای از سر خود ساز و بیارامی تن

من خوار و عاده قدس الله سره منقول است که خدمت سید ااتا که ذکر ایشان
 در سلسله خواجوا احمد سیوی قدس سره گذشته با خدمت عزیزان در یک زمان بوده اند و گاه گاه
 بیگانه ملاقات می نموده و خدمت سید ااتا را در بسیار حال با ایشان تقابله می پورده است از
 از خدمت سید نهبت با ایشان صورتی منافی طریح ادب صادر شده اتفاقاً دهان ایام از جانب
 دشت قباچن جمعی از ترکان تاختی آورده اند و یک سپهر سید ااتا را با سپهر برده سید متبته شده اند
 و دانسته که این حادثه بواسطه آن بے ادبی واقع شده بمقام معذرت در آمده و ترتیب
 سفره کرده و خدمت عزیزان را بر هم ضایف التماس نموده و نیازمند بسیاری پیش برده و ایشان
 برخیز سید ااتا مطلع شده اند و التماس ویر قبول نموده بر سر سفره و سه حاضر شده اند و
 در آن مجلس بسی از کار علما و مشایخ وقت بوده اند و خدمت عزیزان را در آن روز کفایتی عظیم
 بوده و وقتی بغایت خوش داشته اند چون خادم نکدان آورده سفره بر زمین نهاده ایشان
 فرموده اند که علی انگشت برنگ زده و دست بطعام نبرد تا فرزند سید ااتا بر سر این سفره حاضر شود
 و بعد ازین سخن لحظه سکوت کرده اند و حاضران همه منتظر آن نفس بوده اند و درین حال ناگاه سپهر
 سید ااتا از آن در خانه در آمده و یکبار بشو رو غوغا از آن مجلس برخاسته مردم حیران و مدهوش
 مانده اند پس کیفیت آن آمدن از سه پرسیده اند گفته که من پیش ازین عهد اقم که حال در دست
 جمعی از ترکان اسیر بودم و مرا بجهت کرده بسیار خودم بر مدد اکنون می نگرم پیش شما حاضر اهل
 مجلس را ایمن شده که آن تهر فیه بوده است که از حضرت عزیزان واقع شده همه سر در پای ایشان
 نهاده اند و دست ارادت داده منقول است که در روزی خدمت عزیزان را همان عزیز رسیده است

و در مقام ایشان خورده‌ی حاضر نموده از آن جهت بسی در بار شده اند و از خانه بیرون آمده تا گاه
 علامه پیمان فروش که از جمله مخلصان ایشان بوده و گوی که پیران چنان بر سر درین محلی رسیده است و
 نیاز مندی بسیار کرده که این طعام را به بنیت ملازمان شما ساخته ام امید دارم که در محل قبول
 افتد خدمت عزیزان را آمدن آن غلام باین طعام درین وقت بغایت پسندیده افتاده است
 و سه را نوارش کرده و همان را بآن برگذراینده پس آن غلام را طلبید و فرمودند که خدمتگاری
 تو بغایت کارساز بود اکنون هر مردی که در آنجا طلب که مقصود حاصل است غلام بغایت
 ریزیک و آگاه بود گفت آن سه خواهم که من شما شوم خدمت عزیزان فرموده اند این بغایت مصعب
 است و بار بر تو می افتد و تر اطاقت کشیدن این بار نخواهد بود و غلام نیاز مندی کرد که مراد من
 این است و غیر ازین هیچ آرزو ندارم ایشان فرمودند همچین باش پس دست و سه گرفته بخلوت
 خاص بروند و التفات نموده متوجه حال و سه شدند بعد از ساعتی شیخ ایشان بروی افتاد
 فی الحال بحسب ظاهر و باطن بصورت و سیرت ایشان بر آمده بعینه مثل ایشان شد بعد ازین
 التفات مدت چهل روز کامیش زنده بود بعد از آن بچار حسرت حق سبحانہ نقل کرد در حقه اندک علیه گویند
 که چون عزیزان از ولایت بخارا باشارت غیبی غمگینت خوارزم کردند و بدو روزه شهر رسیدند ایستادند و
 درویش را پیش خوارزم شاه فرستاده که فقیر است یا نمده بد شهر شما آمده و داعیه اقامت دارد اگر مصلحت شما
 باشد در آید و الا برگردد و درویشان را گفتند چون رخصت باشیدن و مهند نشانی بهر باد شاه
 درین باب بگیرد چون درویشان یافتند هم عرض کردند خوارزم شاه و ارکان دولت خندیدند
 و گفتند اینها مردم ساده و نادانند پس از و سه هزل و مطالبه نشانی بطین مدعیان ایشان شدند
 و هر کرده بایشان دادند درویشان آن نشان را بملازمت حضرت عزیزان آوردند و ایشان
 قدم مبارک در شهر نهادند و بگوشت نشسته و بطریق خواجهکان قدس انوار و احکم مشغول شدند و
 هر صلح میزد در گاه می آمدند و یک دو مزدور میگرفتند و بخانه می آمدند و سه فرمودند که وضو کامل سائید
 امروز تا نماز دیگر بظهارت با صحبت دارید و ذکر گویند بعد از آن مزدور دیگر بیرون روید آن مردم بجان
 سنت می داشتند و تا نماز دیگر بران وجه در ملازمت ایشان می بودند چون یک روز بان طریق
 سیر می بردند از یک صحبت حضرت عزیزان و تا شیر و تصرف باطنی ایشان صفتی از آن مردم حال می

صفتی در آن روز حاصل

که دیگر از ملازمت گرسه ایشان امکان نشد و جدا شدن بنود تا بعد از چند گاه اکثر اهل آن دیار
 بر بقعه اربادت ایشان درآمدند و پیوسته ایشان کثرت و اثر و عام طالبان بسیار شد آخر خبر نخواستیم
 شاه بود که شخصی درین شهر پیدا شده است که اکثر مردمان دست اربادت بوسه داده اند و در
 ملازمت بوسه پاشی ایستاده میباید که از دوسه و کثرت اتباع و ملوک را ضللی و آفتی
 پیدا شود که نسکین نتوان داد بادشاه ازان خبر متوجه شده بمقام آن در آمده که ایشان را ازان
 دیار اخراج کند حضرت عزیزان بان دو در پیش را بان نشان پیش بادشاه فرستادند که ما بشهر شما هم با اذن
 و صحت شما درآمدیم اکنون اگر سخن را دیگری کنیم و تقیض آن حکم می فرمایید بیرون رویم بادشاه
 و ارکان دولت ازان حضرت بغایت خجل و شرمناک شدند و ملازمت ایشان آمدند و از جمله محبان
 و مخلصان شدند گویند که شریف حضرت عزیزان تا مدتی سال کشیده بود و ایشان
 را در فرقه بزرگوار بوده است هر دو عالم و عساکر و عارف و کامل از مراتب علیه ارباب
 ولایت بهره تمام داشته اند

خواجہ خرد و رحمة اللہ تعالیٰ

فرزند کلان حضرت عزیزان بوده است نام و س خواجہ محمد بود در زمان حیات والده شریف بود
 پس بن بستاد رسیده است و اصحاب حضرت عزیزان را خواجہ بزرگ می گفته اند و خواجہ محمد را
 خواجہ خرد و باین نام شهرت یافت بوده اند

خواجہ ابراهیم رحمة اللہ تعالیٰ

فرزند خرد حضرت عزیزان است گویند چون حضرت عزیزان را وفات نزدیک رسیده است خواجہ
 ابراهیم را اجازت ارشاد داده اند و بدعوت سلطان اصفهانی و بعضی اصحاب را مخاطب آمده که با وجود
 خواجہ خرد که فرزند کلان ترا بود عالم اند معلوم ظاهر و باطن جهت چه باشد که ایشان خواجہ ابراهیم را
 با ارشاد خلق اختیار کرده اند حضرت عزیزان را بر آن خاطر افزونی شده فرموده اند که خواجہ خرد بعد از
 ما چندان گشته خواهد کرد و درین ایام بالمطرح خواهد شد وفات عزیزان روز دوشنبه بین الصلواتین
 بیست و نهم ماه ذی قعد سنه خمس و عشر و سبعمائه بوده است و در بعضی نسخها نظر آمده که نقل ایشان در
 شهر سنه احدی و عشرین و سبعمائه بوده است و الله اعلم و وفات خواجہ خرد روز دوشنبه وقت چاشت

بمنه هم ماه فسه الحجه فیه خمسة عشر و سبعمانه بوده است بخوزه روز بعد از نقل حضرت عزیزان و وفات خواجہ ابراهیم در شهر کتک ثلاث و تعین و سبعمانه واقع شده است و در تاریخ وفات حضرت عزیزان گفته اند این قطعه مفصل و باینزودہ رحمت بود و بیست و ششم از ماه ذی قعدہ در کان جنیدین و شبلی وقت بزمین سرافقت دین بوده حضرت عزیزان را بعد از خواجہ خرد و چهار خلیفه بوده است بمحمد نام که صاحب کمال و اهل ذوق و حال بوده اند و بعد ایشان طالبان تحقیق را بحین دعوت فرمودند

خواجہ محمد کلاو و زحمته الله تعالی علیه

از کبار اصحاب حضرت عزیزان بوده است و از جمله خلفا را ایشان و قبر و هم در خوارزم است.

خواجہ محمد طلاج بمحیی رحمہ الله

از کمال اصحاب عزیزان بوده و از جمله خلفا را ایشان و قبر و هم در ولایت بلخ است.

خواجہ محمد باوردی رحمتہ الله تعالی علیه

از اصحاب حضرت عزیزان است و از جمله خلفا را ایشان و قبر و هم نیز در خوارزم است

خواجہ محمد بابا و سماسی قدس سره

ایشان افضل و اکمل اصحاب حضرت عزیزان اند مولد ایشان قریه سماسی بوده است که از حجاب و همایه را متین است و یک شرعی و درست از راستین و از انجاناتا بخاراسه شرعی است و قبر مبارک ایشان نیز آنجا است منقول است که چون حضرت عزیزان را وفات نزدیک رسیده است خدمت خواجہ محمد بابا را از میان اصحاب اختیار کرده اند و خلافت و نیابت خود را با ایشان تفویض فرموده همه اصحاب را بمتبعیت و طاعت است ایشان امر کرده اند و حضرت خواجہ بہاء الدین را قدس سره نظر قبول بفرزند کے ایشان بوده است و ایشان پیش از ولادت حضرت خواجہ بابا که بر کوشک ہندوان سگدشته اند سفر فرموده اند کہ ازین خاک بوسے مردے سے آید زود باشد کہ کوشک ہندوان قصر عارفان شود تا وقتے آنجا رسیده اند کہ فرموده کہ آن بوسے زیادت شده ہمانا کہ آن مرد ستولد شده است و در آن محل از ولادت حضرت خواجہ سترہ روز گذشتہ بود و بعد ایشان بحال بمسینہ ایشان گذاشته اند و ایشان را بنظر حضرت بابا آورده اند خواجہ بابا محم فرموده اند کہ وی فرزند ناست و او را قبول کرده ایم پس باصحاب گفتند کہ این مرد عمت کہ بابو سے دستے شمید و بودیم

دو قاف

رو باشد که قتلش روزگار شود پس روسه پیدایر کلال کرده اند که خلیفه خواجند و فرموده اند که در
 حق فرزند بهاء الدین شفقت و تربیت در بیخندارے و تراجل نکم اگر تقصیر کنی امیر بزبای خواستار
 دوست بر سینہ بناده که مرد نباشم اگر تقصیر نکم و باقی این حکایت و تربیت است امیر حضرت خواجہ
 در مقامات حضرت خواجہ تفصیل مذکور است حضرت ایشان میفرموده اند که حضرت خواجہ محمد بابا
 را در ده ساسی باغلی سے بودہ است کہ گاہ گاہ تا کہ آن را بدست پیارک خود سے بریدہ اند و آن
 کار در ترے کشیدہ بواسطہ آنکہ چون یک سنج ناک رے بریدہ اند از غلبہ حال و کیفیت کہ میداشتہ
 ازہ از دست مبارک ایشان سے افتادہ و از خود غائب سے شدہ اند و آن غیبت و بخوردی بدتے
 برداشتہ حضرت خواجہ محمد بابا را چہار خلیفہ بودہ است ہمہ فاضل و کامل کہ بعد از ایشان بیعت
 صادقان و ارشاد طایمان مشغول سے بودہ اند

خواجہ محمود ساسی رحمہ اللہ

از خلفا خواجہ محمد بابا بودہ است و قبر دے در دہ سوخار سے است کہ وہاں سے چارے است
 کہ بر دہ سوخار شہر است

خواجہ محمود ساسی رحمہ اللہ
فرزند شریف خواجہ محمد بابا است و از جملہ خلفاے ایشان
مولانا دانشمند علی رحمہ اللہ
از کبار اصحاب خواجہ محمد بابا است و از جملہ خلفا معزز ایشان
سید امیر کلال قدس سمرہ

ایشان فضل و اکمل ہمہ خلفا و اصحاب خواجہ محمد بابا بودہ اند و شرف سیادت داشته اند مولد و
 مدفن ایشان دہ سوخار سے است و بدانشکری اشتغال سے داشته اند و بزبان سجاد و اشکار اکلال
 گویند در مقامات ایشان مذکور است کہ والدہ شریفہ ایشان فرمودہ اند تا امیر کلال را در پوست
 داشتہ ہر گاہ کہ لقمہ شہید الفناں اقامے مراد و شکم عظیم گریفتے و چون این معنی مکرر شدہ است
 کہ سبب وجود این فرزند است دیگرہ نقل اعتبارا کردم و بے امیدوار شدہ چون سید امیر کلال
 بین شباب رسیدہ اند کشتی گریفتہ اند و کرد ایشان ہنگامہ و معرکے شدہ روزے در ان معرکے

شخصی را بخاطر گذشته که چندی دارد که سید زاده شریف گشتی گیر دوز در آرمائی کند و طریق اهل بدعت
 در زود و تن افشا و یا خواب را برده در خواب چنان دیده که قیامت قائم شده است او را جاسه
 در میان گل و لاله تا سینه فروخته است و ببال خود فروماند ناگاه دید امیر بیدار شد و هر دو
 باز او را گرفتند و آسانه او را از آن لاله بالاکشیدند چون بیدار شده امیر در آن معرکه
 روی پوس کرده فرموده اند که باز در آرمائی بر سر همین روزی که نیم روزی حضرت خواجہ محمد بابا
 از کفار معرکه ایبرگشته اند زمانه نظاره ایشان توقف فرموده اند بعضی اصحاب را که همراه بودند بخاطر
 آمده که جهت حکایت که حضرت خواجہ متوجه این بہتدعان شدند خواجہ را بران خاطر اشارتی شده
 فرموده اند کہ درین معرکہ مردے است کہ سہی مردان و صحبت سے بدرجہ کمال خواہند رسید نظر ما
 بر دست می خواہیم کہ او را میدکنم درین محل نظر اسب سے بجا است ایشان افتادہ و جارتہ ایشان امیر
 را از جائے در ر بودہ چون خواجہ قدم ہنارہ اند و روان شدہ امیر بے طاقت گشتہ معرکہ را گذشتہ
 اندہ از عقب ایشان رفتہ چون خواجہ بنزل خود رسیدہ اند امیر را در آورده اند و طریقہ گفتہ اند و
 بفرزندی قبول کردہ بعد از آن دیگر گزینہ کسی امیر را در معرکہ و باز آمدیدہ مدت بہت سال پوشتہ
 در خدمت و ملازمت خواجہ محمد بابا بودہ اند دہر ہفتہ دو بار روز و شبہ و شبہ از سوخاری بہماسی سفر ہفتہ
 بلازمت خواجہ بازے آمدہ اند و سافت میان این دو شرمی ست و در آن مدت بطریق خواجگان
 اشتغال سے نمودہ اند بروجہ کہ یکس را بر حال ایشان اطلاع نمودہ است تا در ظل تربیت خواجہ بدیچہ کل
 و ارشاد ریدہ اند حضرت خواجہ بہار الدین را قدس سرہ نسبت صحبت و تعلیم ذکر و آداب سلوک طریقت از ایشان
 امت خدمت سید امیر کمال را چار فرزند و چار خلیفہ بودہ است ہمہ ارباب کمال و اصحاب وقت و حال تربیت
 ہر گئی از فرزندان را ہوا الہی کی از خلفا را بریو خود کردہ اند و ذکر ایشان بالبعنی دیگر از اصحاب امیر و اصحاب
 ایشان ست ابرا سے یا بدگویند اصحاب امیر صد و چار تن بودہ اند و نام بعضی از ایشان در مقامات امیر مذکور است

امیر برہان محمد بن علی

فرزند حسین حضرت سید امیر کمال بودہ اند و بارہا امیر فرمودہ اند کہ این فرزند برہان سن ست و
 امیر برہان از اصحاب حضرت خواجہ بہار الدین اند قدس سرہ و خدمت امیر تربیت ایشان
 بخواہ حضرت خواجہ کردہ بودہ اند و ترے خدمت امیر حضرت خواجہ را گفتہ چون استادگار در تربیت کنند

هر آنکه خواهد که اثر تربیت خود را در شاگرد سطرالعکده کند تا ویرا اعتماد شود بر آنکه تربیت وی چه باشد
 است اگر خطی در کار شاگرد بنماید آنرا اصلاح نماید آنگاه فرموده اند که فرزند من امیر برهان حاضر است و
 یکس دست تصرف بروی نه نموده است و تربیت معنوی نگذرد در نظر من تربیت وی مشغول شود
 تا اثر آنرا سطرالعکده نماید و در اینصفت مرئی اعتماد شود حضرت خواجه در مرتبه نشسته بودند و توجه خلاصت
 شده و از غایت رعایت ادب در انتقال امیر متوقف گشته خدمت امیر فرموده اند که توقف حضرت
 خواجه بنا بر انتقال امر ایشان متوجه باطن خدمت امیر برهان شده اند و بی توقف در باطن وی مشغول گشته
 فی الحال آثار آن تصرف در باطن و ظاهر برهان پیدا گشت و حالی بزرگ در وی پدید آمد و اثر شکر
 حقیقی ظاهر شد امیر برهان صاحب سکر و جذب قوی بوده است و طریقی وی انزوا و انقطاع از خلق می بود
 و هرگز با کسی مشغول و آرام نمیگرفته و یکس برابر اطوار و احوال وی اطلاع نمی بود و در قوت باطن مجرب بود
 که احوال باطنی بعضی از اصحاب حضرت خواجه را غارت میکرد و بر احوال می ساختند تا یک روز بخاری
 که یکی از جمله اصحاب حضرت خواجه است حکایت کرده است که هرگز گفتم که مراد جاسی با امیر برهان ملاقات
 می شد احوال باطنی مرا از من می روبرود و مرا خالی در پیشان خاطر می ساخت چون این منی بکرات و مزارت
 واقع شد خودم که در دل خود حضرت خواجه عرض کنم باین داعیه پیش حضرت خواجه آمدم فرمودند که از
 ما امیر برهان بشکایت آمده گفتند که در آن زمان که او بتوجه شود تو متوجه من شو بگو که من نیستم
 ایشان بعد از این تعلیم چون با امیر برهان رسیدم و خواست بهمان طریق بمن مشغول شود من متوجه حضرت
 خواجه گفتم و صورت ایشان را در خیال آوردم و گفتم من نمیتم حضرت خواجه اندکی با دیدم که حال امیر
 برهان دیگر شد و بیوش از پای در افتاد بعد از آن دیگر هرگز بطریق تصرف بمن توجه نشد آنرا امیر برهان
 منقول است که فرموده عید قربان بود که خلق از مصلی باز گشته بودند و مردم بسیار در طارنت حضرت خواجه
 می رفتند و من را عقب همه میفرمودند چون از حمام و اقبال خلق را حضرت خواجه مشاهده کردم بادل خود گفتم خوشا
 ایام روانه ظهور حضرت خواجه که زمان ظهور احوال و کار و بار ایشان بود این زمان خلق ایشان را
 تشویق می دهند چون این معنی را بر خاطر گذرانیدم حضرت خواجه توقف نمودند تا من با ایشان رسیدم
 گریبان مرا گرفتند و اندک حرکتی داده صفتی بنامت بزرگ در باطن من تصرف کرد و چنانچه از عظمت و
 صولت آن طاقت ایستادن نداشتم حضرت خواجه در آنگاه داشتند زمانه که بران صفت گذشت

چون بحال خود باز آمدم مرا گفتند چه میکنی آن حال و کار و بار این هست یا نه در قدم ایشان اقدام
و گفتیم کار و بار و احوال بیشتر از پیشتر است

امیر حمزه رحمت الله

فرزند دوم امیر کلال است و امیر و پسر بنام والد خود و پسر حمزه کرده آمد و هرگز و پسر بنام نهم خوانده آمد
همیشه پدر می گفته آمد و از وی کرامات و خوارق عادات بسیار ظاهر می شده است که بعضی از آن
در مقامات امیر کلال که نبیره امیر حمزه تالیف کرده مذکور است و حرفة امیر حمزه عینادی بوده است
و از آن مروج معاش حاصل می کرده و امیر تربیت وی را اول ابو لانا عارف و یک کرانی کرده بود
آمد امیر حمزه می فرموده است که خدمت مولانا عارف مرا گفتند اگر یاری سخاوتی که بارشما کشد این
بنایت دشوار است و اگر یاری سخاوتی که شما بار او کشید همه جهان یار شماست و خدمت امیر حمزه
بعد از وفات امیر کلال قائم مقام ایشان بوده و سالها خلق را بطریق شاد ارشاد فرموده و وفات
وی در عزه شوال سنه هشتاد و نهم در شان ماه واقع شده و در ایام خلیفه بوده است که بعد از وی پسر
ارشاد بوده و اولیا بن را پنجم و نهم بودند

مولانا حسام الدین شاشی بخاری رحمة الله علیه

خلیفه اول است از خلفا امیر حمزه و فرزند مولانا حمید الدین شاشی بوده که از کبار علمای سنجار را
بوده است در زمان حضرت خواجہ بہار الدین قدس سرہ و با ایشان ارادت و خالص مقام
داشتہ خدمت مولانا حسام الدین اول ارادت بہ شیخ محمد سوخی داشته کہ از مشایخ بقت
بوده بعد از آن بخدمت امیر حمزه شافعی و تربیت تمام در صحبت و خدمت وی یافته حضرت ایشان
میفرمودند کہ در بمبای حال چون بہ بخارا رسیدیم بدر سہ مبارک شاہ فتمیم خدمت مولانا حسام الدین
و مولانا حمید الدین شاشی بعد از آن کہ ملاقاتند التفات بسیار نمودند کہ بطالع مشغول شوئید و گفتند کہ
شیخ خاوند زلمور را بہ نسبت والد ما عنایت و التفات بسیار بوده گوئی می خواستند کہ مکافات
آن بجای آرد در آن مدرسہ حوہ نیک معین ساختند می فرمودند اول بار کہ بخدمت مولانا
حسام الدین ملاقات کردم اتفاقاً چکن عودی نیش پوشیده بودم چون آن لا دیدند نہ پسندیدند و فرمودند
کہ درویش ستمین جامہ پوشد فی الحال بیرون آدمم و شخصی کہ پوستین داشت سفا و ضہ کردم

چون در آیدم فرمودند که این نیک می فرمودند که خدمت مولانا حسام الدین جمعیت قومی و استقامت
 تمام داشتند آغا جمعیت از ایشان اظهار بود و عجب چشمه ار بر حال داشتند هر چند کسی سبب مذاق بود
 مقید ایشان می شد و ایشان از غایت حرارت جمعیت و غلبات جذبات که داشتند در روستان
 پنج راسه شکستند و پاهای خود را در آب می نهادند پیش سینه خود را می کشاوند و آب بر سینه خود
 می پاشیدند سیرتوالیغ بیک ایشان را بقصد آنکه سنجار انگلیف کرده بود و در بنور قاضی ساخته
 در آن زمان که در دارالقضای نشسته و فصل خصومات می کردند جمعی طالبان از در می شکستند
 و کسب جمعیت ایشان می کردند در محکمات ایشان حاضر می شدند و در مقابل ایشان که در کعبه
 بود که من ایشان را می دیدم و ایشان مرا نمی دیدند انجامی نشستم و نظاره ایشان می کردم هرگز
 در نسبت خواهان قدس اشعار و اعم از ایشان فرمودند و فرمودند که در دست و آغازه از طریق جمعیت
 باطن خود بغایت می گوید و نسبت خود را با سنان می پوشیدند آسانی چیزی از ایشان ظاهر
 نمی شد بارها می گفتند این کار را هیچ لباس از اغتفال با فاداه و استفاده در صورت اهل علم بهتر نیست حضرت
 محرمی در نجات الالاس از حضرت ایشان نقل کرده اند فرموده اند این فقره زمانه که در بخارا رسیدم
 و مشرف صحبت مولانا حسام الدین و مولانا حمید شاشی مشرف شادم درین فخر انظارانی و اصطراری
 بود و ایشان فرمودند که مراقبه بحقیقت انظار است حقیقت مراقبه عبارت ازین انظار است نه آیت سیر
 عبارت از حصول این انظار است بعد از تحقیق اینچنین انظار که ظهورش از غلبه صحبت است راهبر
 بر این انظار نیست و هم حضرت فرمودند که در مرض مولانا حمید الدین قرب بزمان انتقال ایشان
 خدمت مولانا حسام الدین بر سر بالین والد آمدند والد در شوش یافتند فرمودند که با بخارا چه شیوه
 گفت از من چیزی نمی طلبند که من آن ندارم و طریق تحصیل آن نیز غنی از من قلب سلیم می طلبند
 مولانا حسام الدین فرمودند که حفظ حاضرین با فایده معلوم خواهد شد چون سئوچه نپدر رشد در بعد از عتبات
 مولانا حمید الدین در باطن خود اطمینانی و آرام دلی یافتند چه چشمه بار کرده و گفتند ای فرزند عزیز است
 خیر ارا در همه عمر خود در دوزخ این طریق می باید است کردن در این عین که ضایع کردم و سیرت فرزند
 صلح جمعیت تمام از دنیا افتاده

الانظر انظارانی شیوه در دارالانظار و انتقال و بنا و سیرت

مولانا کمال الدین میدانی رحمه الله تعالی

خلیفه دوم است از خلفا امیر حمزه و از سیدان است که ذی است از قضیه کوفین در ولایت سمرقند

امیر بزرگ و امیر خرد رحما الله تعالی

ایشان خلیفه سیم و چهارم امیر حمزه اند و فرزندان بزرگوار امیر برهان بوده اند که برادر کلان امیر حمزه است رحیم الله

بابا شیخ مبارک بخاری رحمت الله علیه

از کبار اصحاب امیر حمزه است و بعضی گویند از اصحاب امیر کلان بوده است و در مقامات امیر کمال آنجا که بعضی از اصحاب ایشان را نام می برود یک شیخ مبارک را ذکر کرده و آنجا که اصحاب امیر حمزه را ذکر میکند یک شیخ مبارک دیگر نام برده لیکن آن شیخ مبارک که از اصحاب امیر کلان است را متینین بوده است و این شیخ مبارک که از اصحاب امیر حمزه است بخاری است از بزرگان وقت بوده حضرت خواجه محمد یار ساقی سره با وجود ریافت صحبت حضرت خواجه بهارالدین قدس سره صحبت وی نیز میرفته اند حضرت ایشان فرموده اند که خدمت خواجه علاءالدین غیروانی علیه الرحمته می فرمودند که خدمت خواجه محمد یار ساقی بدین بابا شیخ مبارک بسیار میفتند روزی مراسم داعیه آن شد که همراه ایشان باشم فرمودند که شما میاید چه که شما از صحبت بابا شیخ مبارک صحبت مجلس حضرت خواجه بزرگ خواجه بهارالدین قدس سره می طلبید و آردیگر نخواهید یافت پس شما بی اعتماد میشوید شما آمدن من بابا نیست گویند که روزی بابا شیخ مبارک سخنان حضرت خواجه محمد یار ساقی سره آمده بود حضرت خواجه در آخر صحبت براس خواجه ابونصر از وی فایده و روزی خواستند بابا فایده آغاز کرد و در میان فایده خواندن از آن خانه بیرون آمد و بر بیرون خانه فایده را تمام کرد بعد از آن از وی پرسیده اند که صحبت بیرون آمدن چه بود فرموده است که در آن محل که از بیرون خواجه ابونصر فایده خواندن گرفتند ملائکه از آسمان فرود آمدند و در آن خانه از ده جام که در آن مبارک را جامی نمایند بفروردت بیرون بایست آمد پوشیده تا که خدمت امیر حمزه را غیر ازین عزیزان که ذکر ایشان گذشت اصحاب دیگر بوده است مثل شیخ عمر سوزن گزینی بخاری و شیخ محمد خوارزمی و مولانا عطاء الله سمرقندی و خواجه محمود جموی و مولانا حمیدالدین و مولانا نورالدین و مولانا سید احمد هر سه کرمی و شیخ حسن شیخ تاج الدین و شیخ علی خواجه هر سه نطنزی و غیر ایشان که همه فاضل و کامل بوده اند اما چون از احوال ایشان چیزی سمع و معلوم نگاشته ذکر هر یک را علی حده ایراد نکرده

امیر شاه رحمت الله

فرزند سوم امیر کلال بوده است و طریق دست و کسب معاش آن بوده که از صحرانگ می آورده
و سیفر زخته و از آن معاش میگذرانیده و از دنیا بقدر کفایت تصرف میکرد و اندکی میفرموده آنکه هر گز نمی راجد
گفتی در عقب است همیشه در خدمت بندگان خدا مشغول بوده احد و بقدر امکان در کفایت نجات
مردم سعی و اهتمام تام داشته و از تمهید خاطر با و نگاهداشت و لما دقیقه فریونی گذاشت و امیر کلال تربیت
ویرا چون پیشی یادگار کرده بوده اند که یکی از خلفا را امیر است

امیر عمر رحمت الله علیه

فرزند چهارم خدمت امیر است صاحب کرامات و خوارق عادات بوده و اکثر اوقات به شغل احتساب
قیام می نموده و امر معروف و نهی منکر میکرد و احد و بغایت غیر بود و احد میفرموده اند که کاب فرموده
که چون گا و را وقت سر بریدن آید بر خرمین این طائفه گذارید و چون نزدیکان را وقت روختن رس
بر دیوار این طائفه بنهید و هر که اغوا میسازد بر احد از یزید باین طائفه در اندازید و خدمت امیر کلال تربیت
ویرا شیخ جمال الدین و هستانی جو که کرده بوده اند که از خلفا رحمت امیر است و وفات امیر عمر رح
در شهر سنه ۳۸۳ و ثمان مایه بوده است مخفی نامه که افضل و اکمل خلفا را صاحب خدمت امیر کلال
علیه الرحمه حضرت خواجه بهار الدین قدس سره بوده اند و ذکر شمه از احوال حضرت خواجه صاحب ایشان
طبقه بعد طبقه بواسطه آنکه طویل الذیل است بعد از ذکر سایر خلفا و اصحاب خدمت امیر کلال ایراد
خواهد داشت و الله و صدق الشاهد

مولانا عارف و یک کرامی رحمة الله علیه

خلیفه دوم از خلفا را بعد خدمت امیر کلال بوده مولود و مدفن ایشان ده و یک کرامت است از
تقدیم هزاره که بر لب آب کو یک واقع است و از آنجا تا شهر بخارا فیه فرسنگی شرعی است و قبر مبارک
مولانا عارف بیرون ده است بر سر راه هزاره خدمت امیر کلال علیه الرحمه میفرموده اند که در میان
اصحاب سن مثل این دو تن حضرت خواجه بهار الدین و مولانا عارف که دیگر نیست ایشان گوی
از همه بوده اند و حضرت خواجه بهار الدین قدس سره بعد از آن که از خدمت امیر کلال اجازت
یافته بوده اند که هر جا بویست بمشام شما میرسد از ترک و باز یک طلبیدم و در طلب کاری بر روی خود

تظلم نکنیم ایشان بر موجب آن نفس هفت سال در صاحبست مولانا عارف بسیار برده اند و در آن مدت برودت و تقویم بمولانا عارف معامله سیکرده اند چنانچه در وقت طهارت بر لب آب بلندتر از مولانا عارف طهارت نمی کرده اند و در راهها کمی رفته اند با یکدیگر قدم بر بالای قدم ایشان نمی نهاده اند و در صورت متابعت با ایشان مصاحبت می کرده اند چون مولانا عارف در ملازمت امیر کمال بر حضرت خواجہ بخت داشته اند و سالها پیش از حضرت خواجہ امیر ایشان را تر بیتها کرده بوده حضرت خواجہ بهار الدین قدس سره مفرموده اند که چون بنده کفیه مشغول گشتم در ما آگاهی پیدا شد طالب اهل آن سر گشتم سی سال با مولانا عارف درین حسب و جمعی و تک و پوی بودیم که گرت سفر جاز رفته شد هر کجا نشان دادند در کجا و از یاد ما گشتم اگر مثل مولانا عارف یا حجتی اومی یافتیم نمی آیدیم کسی باشد که هم زانو باشد و پسر از آمان گذشته باشد و بظاهر و باطن آنجا مشغول نشسته

که شحمه از کلام قدسیه مولانا عارف است که هر که در بند تدبیر خود است در فوخی تقدیرت و هر که در طالع تقدیر است بجان در بخت تقدیرت

که شحمه فرموده اند که در وقت طعام خوردن هر عضو بکار مشغول است دل سیم مشغول است اصحاب گفتند بیکری سبحان فرمودند که ذکر درین وقت گفتن الله و لا اله الا الله نیست بلکه ذکر درین محل از سبب مسبب رفتن است و نعمت را از نعم دیدن مولانا امیر اشرف که از مخصوصان اصحاب مولانا عارف بوده است نقل کرده که روزی شخصی معامله بخدمت مولانا عارف آورد ایشان قبول نکردند و گفتند معامله گرفتن کسی را رواست که آن کار که مخصوص صاحب است همین است او کفایت شود و ما آن هست نیست گویند مولانا عارف را خوشی بود مولانا درویش آذربایکنی نام که از اتباعان پیر خرد و ابله نوی بود و بیکر اشتغال می نمود مولانا عارف نزد او رفتند و سخن ذکر پیر فرمودند قبول نکرد مولانا عارف گفتند اگر قبول نمی کنی گاوداری تو تلف خواهد شد بآن سخن ملتفت نشد و همان روز گاوداری او بردیاد وجود آن مولانا درویش ممنوع نه شد و ایشان عزیزان و ابله نوی رفت و باز آمد روز دیگر یک گاوداری دیگر تلف شد بعد از دیدن آن دو علامت متقاعد شد و نزد مولانا عارف آمده مولانا گفت این بیت از ملا گوید بسیار است کار نادان کوتاه اندیش است ۴ با دیگر

کسی که در پیش است و مقبول که روز سه در ده و یک کار آن بی عظیم آمده بود از آب گوهر کجا سب
 در آن شده که در آب بر در مزم تر سید و بقیان بر آمدند مولانا عارف بر او آمدند و خود را بر
 بر کوزه ریل آنجا که سید و قوی تر بود و آب انداختند و این گفتند اگر می توانی ما را بر بی آن یار
 و اربده وی تسکین یافت مقبول است که در کرت لوی که حضرت خواجه بهار الدین قدس سره از سفر حجاز
 باز گشتند مدتی در مروت بودند و اصحاب از مادر از انهر جمع آمده بودند و بصحبت با سب شکرت قائم
 بود و در آن اثنا قاصدی از پیش مولانا عارف در رسید که حضرت خواجه پیغامی داده بودند که اگر گشته
 باشد بر بنزید و اگر بر خاسته باشد بر روان شود یک وقت رفتن ما نزد یک رسیده است و میتهما داریم حضرت
 خواجه اصحاب را و بر روز گذشته قبیل هر چه تمام تر متوجه بخارا شدند تا در ده و یک کران پیش مولانا
 عارف رسیدند مولانا حاضران گفتند که برای ایشان سر سه است هر دو مخاضه در آنیم یا شما به آید
 حاضران گفتند شاره منفی نیست ما با آن خانه دیگر در آنیم آنگاه مولانا عارف در آن غلوت حضرت خواجه
 گفتند که میان ما و شما معلوم است که اتحاد کلی بوده است از است اگر عشق با زیاده و میان گذشته باشند
 اکنون وقت با خیر آمد و در اصحاب خود و اصحاب شما نظر کردم قابلیت این راه و معصفت نشستی در خدمت
 خواجه چهار بار بیشتر از دیگران می بینم هر نظر که درین راه یافته بودم و مهر سنی که به کسب حاصل
 کرده ام همه را نشان وقت او کردم و با سپردم و اصحاب خود را بتابعیت او امری کنم شما نیز در باب
 او هر آنچه درین معنی تقصیر نخواهید کرد که او را اصحاب شماست بعد از آن فرمودند که دور دریا ستر روز
 و یک پیش ناپده است بدست خود و گیهای آب را شویید و بدو زلف نشینید و خود آتش کنید و آب را اگر
 کنید و استعدا دین بسیار بید و بعد از نقل من روز سوم باز گردید حضرت خواجه با تمام تمام پوهای
 مولانا عارف قیام نمودند و بعد از رفتن ایشان بینه روز باز متوجه مروت شدند و خدمت مولانا عارف
 داده و خلیفه بوده است که بنگان خدا را بعد از نقل مولانا بفرین حق ارشاد فرموده اند و راه رفته و رشا فرموده

مولانا امیر اشرف بخاری رحمه الله علیه

خلیفه اول مولانا عارف است و بعد از ایشان بجای ایشان است و با لبان طریقتین محبت میداشته و در طریقت و امانا

امیر احتیارات الدین و یک کرانی رحمه الله علیه

خلیفه دوم مولانا عارف است و بعد از ایشان مامور بوده بارشاد مرادان -

دوازدهم

شیخ یارگار حسنرونی رحمة الله علیه

خلیفه سوم امیر کمال است و از فرزندان سرون بوده است که دهی است از ولایت بخارا بود و در شهری مشهور
امیر تربیت فرزند سوم خود را که امیر شاه است و والد بوی کرده بوده اند و امیر شاه بواسطه وی در بیات عالی است

شیخ جمال الدین و همقانی رحمة الله علیه

خلیفه چهارم است از امیر کمال بفرزند امیر مربی امیر عمر شده است که فرزند چارم امیر است و امیر عمر
در نطنز تربیت وی بمقامات عالیه این زمانه رسیده

شیخ محمد خلیفه رحمة الله علیه

از کبار اصحاب امیر کمال بوده است در آخر مقامات امیر فکوری است که من ایشان از دنیا رحلت
کردند همه اصحاب بدان شیخ محمد خلیفه آمدند که امروز بجای حضرت شامیه و این سخن نزد شمس است باید
که طالبان را راه نماید شیخ محمد گفت این معنی که شما از من می طلبید و از فرزند ایشان امیر عمر است
پس شیخ محمد پارسا را اصحاب فرستند و ملازمت و خدمت امیر عمر و علیه الرحمة اختیار کردند

امیر کلان و اشقی رحمة الله علیه

نکالار

از اجداد اصحاب امیر کمال است و از ده داس بوده که از اعمال بخارا سوز و سوختگی از شهر دور است و بعد
امیر کمال سربیت مریدان و علمیم طالبان قیام می نموده خدمت خواجہ غلام الدین محمد و ابی علیه الرحمة
ایشان از قبول ملازمت حضرت خواجہ بهار الدین قدس سره تعلیم ذکر ایشان گرفته بوده اند حضرت
ایشان میفرمودند خدمت خواجہ غلام الدین محمد و ابی گفتند که من شانزده سال بودم که ملازمت امیر کلان
و اشقی رسیدم و ایشان مرا بطریق ذکر خفیه مشغول ساختند و سبب آن این طریقه با چنان بیان
دارد که پیشین و غیر انوی تو بران اطلاع نیاید و اگر دانی که مردم بران اطلاع می یابند اشقی پیدا کن و بران
یکه زود مشغول باش چند گاه برین وجه مشغول بودم در ریاضتی عظیم داشتند و آنحضرت در شبه من ظاهر شده بود
کس از زوالده مرا می گفتند که تو بیماری نهفته قنطری واری ولی از من می بوی گفتی سالیستم ایشان مدینه خود را
کشدند و گفتند اگر تو سبب ضعف خود نه گویی غیرت که ازین ایشان خورده تر کنی و کنم بحسب ضرورت قصه را
ایشان مشیخ گفتند و طریقه را که معلوم کرده بودم عرض کردم و والده فی الحال آن طریقه گفتند و بطریق نفسی و
اثبات مشغول شدند و من از آنها را این معنی عظیم و زیاده خدمت و از غایت انظار اب نزد امیر کلان رحمة

و شیخ

رقم دقهه والده راعضه داشت نمودم فرمودند ما والده ترا اجازت دادیم که باین طرح مشغول باشی
 چند گاه والده نیز مشغول بودند آرتی برادرین بصحرا رفته بود والده مرطبیده نمود فرمودند که یک رایاک
 بشوی پیر آب کن و گرم ساز همچنان کردم بعد از آن طهارت ساختند و دو کعبت نماز گزارنده مرطبی
 خود نشانده فرمودند که لطیفه مشغول شو خود نیز مشغول شدند و بعد از راعتی جان کجین تسلیم کردند.

شیخ شمس الدین کلال رحمة الله عليه

ذوالکمال الدین کلال

از کبار اصحاب اسیر کلال است سفر مبارک حجاز کرده بوده است و آن راه را از قرنی حبه گلش زمستانه در
 عراق با مشایخ وقت صحبت داشته است و طریقہ اقبیه ایشان را وی باور از آنجا آورده و انتشار داده
 در ببادی حال ویرا بحضرت خواجه بهارالدین قدس سره نقاری می بوده و لیکن در آخر مرتفع شد است
 چنانچه در مقامات حضرت خواجه قدس سره این قضیه بقتیبیل مذکور است

مولانا علیرالدین کن سرون رحمة الله تعالی

ذوالکمال الدین کن

از جمله اصحاب مبارک کرده اسیر کلال است و نام در یکی در مقامات حضرت خواجه بهارالدین قدس سره
 مذکور است پوشیده نماند که خدمت اسیر کلال را علیه الرحمه غیر ازین عزیزان که مذکور شده اصحاب
 دیگر بوده امیر مثل خواجه شیخ دارزونی و مولانا جمال الدین کنی و مولانا بهارالدین طوالمسی و شیخ عبداللین
 سیدانی و مولانا سلیمان و شیخ امین هر دو کوشی و خواجه مجرب و ابوالکرم رحمة الله همه عال و عالم عارف کامل
 اما چون از احوال و اقوال ایشان چیزی استماع نیفتاده بود لاجرم ذکر سیرت علی بن اسیران نمود

مولانا بهارالدین قشلاقی رحمة الله عليه

ذوالکمال الدین قشلاقی

مقتدرانے زمان خود بوده اند و عالم معلوم ظاهر و باطن و صاحب آیات و کرامات مولد
 ایشان قشلاق خواجه مبارک قشقای است که از صفات ولایت بخارا است و از آنجا تا شهر بخارا
 دوازده فرسنگ است شیخ صحبت و اتاد حدیث حضرت خواجه بهارالدین قدس سره بوده اعد و پدرانند
 مولانا عارف و یک کزانی اند خدمت مولانا عارف پیش از دخول صحبت اسیر کلال مرید ایشان بوده
 اند از مولانا امیر شرف و امیر اختیارالدین که از خلفا مولانا عارف اند منقول است که گفته اند روزی
 حضرت خواجه بهارالدین قدس سره در ببادی احوال ولایت نعت قشلاق خواجه مبارک بخارا است
 مولانا بهارالدین قشلاقی علیه الرحمه رسیده اند حضرت مولانا فرموده اند اینچنین مرغی که تو سبکی یار تو

عارف دیگر کرانی است حضرت خواجه فرمودند که صحبت ایشان باین زود رس می شود و شوق و بیانت
 مولانا عارف بر حضرت خواجه غالب شد و در آن زمان مولانا عارف در ده خود بود و در اتفاقاً در آن
 محل با جمعی از اصحاب در زمینی بنیادی گشته خدمت مولانا بهارالدین حضرت خواجه را گفتند اگر شما را
 خاطر به عارف است او را آواز دهم هر آنکه خواهد آمد و بیرون آمد و بر باسے رفتند و سه گریست
 عارف را و از او دید مولانا عارف در آن نسیروز از منبیه کاشتن دست باز داشتند و اصحاب را
 گفتند شما بطرف منزل بروید که خدمت مولانا بهارالدین را طلبید در پیش پیغمبر تمام روان شدند
 و در آن نهم روز پیش از آنکه دیگر از آتش و آن فرو گیسرند از آنکه آتش رسیده بود در آن صحبت
 که در قتلان بود رسیدند و مسافت میان ده دیگر لران و قتلان خواجه مبارک رحمة الله
 قریب بیست فرسنگ است و اول ملاقاتی که میان مولانا خواجه و مولانا عارف دست داده است
 در آن صحبت بوده است حضرت ایشان میفرمودند که مولانا بهارالدین قتلانی علیه الرحمة بزرگ
 بوده اند و حضرت خواجه بهارالدین قدس سره در بدایت ارادت صحبت ایشان رسیده بوده اند
 ایشان فرمودند که ما را در ویشی است که میزیم مطیع می کشد و بر این سینه حضرت خواجه بیرون آمده اند و
 آن در ویش را دیده که نپسته خاک خشک بر پشت برهنه خود گرفته از صحرای مطیع مولانا می آورد و اب وی در
 خاک کشیدن آن بود که بر پشت برهنه می کشیده است و آنکه خدمت مولانا حضرت خواجه را بدین وی
 اشارت کرده اند از برای عنایه ایشان بوده است بر کمال اخلاص و خدمت حضرت ایشان بعد از تقریر
 باین حکایت روی بجا حاضران مجلس کرده فرموده اند که مردم انجمن خدمت با ناس می کرده اند و تیار و توستی
 تمام پیش می آورده اند لاجرم بدولتهای عظیم که فوق آن دولتی تصور نیست می رسیده اند اگر شما انجمن
 خدمت پیش نمی توانید بردن باری دانید که انجمن مردم میوه اند

خواجه بهارالدین محمد نقشبند قدس الله تعالی سره

ولادت ایشان در محرم شانزده تازیة عشر و سبع مائة بوده است در عهد غریزان خواجه علی راسینی علیه السلام
 و از صفوان بنا بر آن قول که وفات حضرت عزیزان در شهر سلیمان هجری و عشرين و سبع مائة بوده باشد
 مولود و فن ایشان قصر عارفان است که وی است بر یک فرنگ شهر بخارا از طفلی باز آتار و ولایت
 و انوار است و هایت از لشبه مبارک ایشان واضح و سپید و واضح بودید بوده است از والد

روایات

توضیحات

حضرت خواجہ نقیوست که فرموده اند فرزند بہار الدین چہار سالہ بود کہ گفت این فرخ نام گوسالہ ایشان
خواہد بود بعد از چند ماہ بہان صفت گوسالہ بزمند و حضرت خواجہ را در ایام طفلی نظر قبول بفرزند
ال حضرت خواجہ محمد بابا حساسی بودہ است و تعلیم آداب و لغت بحسب صورت از امیر کلال چنانچہ
در ذکر خواجہ محمد بابا اشارتی بدان رفته است اما بحسب حقیقت ایشان ویسی بودہ اند و تربیت از دست
حضرت خواجہ عبدالحال عی و ولہ قدس سرہ یافتہ اند چنانچہ از واقعہ کہ در سادہ احوال دیدہ اند
معلوم میشود و تفصیل آن در مقامات مذکورست پوشیدہ نامہ کہ در سادہ خواجہ لجان قدس اندہ از ہم
از زمان خواجہ محمود انجیر فخری تا زمان امیر کلال رحمہما اللہ ذکر خصیہ را با ذکر علانیہ جمع کردہ
اند و ایشان را درین سلسلہ شریفہ علانیہ خوانان می گویند چون زمان ظهور حضرت خواجہ
بہار الدین قدس سرہ رسیدہ بنابر آن کہ از حضرت خواجہ عبدالحال قدس سرہ مامور بعل بفرمیت
بودہ اند ذکر خصیہ اختیار کردہ و از ذکر علانیہ اجتناب نمودہ و ہر گاہ کہ اصحاب امیر کلال در مجلس
افتتاح ذکر علانیہ می کردہ اند حضرت خواجہ برینجاستہ اند و از ان عودہ بیرون می رفتہ اند و بر خاطر
اصحاب این معنی بنجایت گرانست آمدہ است لیکن حضرت خواجہ بیروی آن نمی کردہ اند و وقتاً
برخ نقل آن جماعت نمی شدہ اند اما در خدمت ولایت امیر کلال ہرگز و فیقہ فریبگذاشتہ اند تا
سر تسلیم بر آستان ارادت و متابعت ایشان میباشتہ اند و امیر روز بروز القات بکثرت خواجہ
زیادہ می کردہ اند تا روزی جمعی از کبار اصحاب امیر در خلوت بنابر شہادت کہ داشتہ اند حضرت خواجہ
را خوشی کردہ اند و بعضی صفات و احوال ایشان را در صورت قصور و نقصان باز نمودہ و امیر در آن
خلوت بیخ لفرمودند تا وقتیکہ جمیع اصحاب از خود بزرگ با نغمہ کما بیش در سوخاری کعبت عمارت مسجد
و جماعت خانہ و منازل دیگر جمع شدہ بودہ اند و ہر کس بکاری مشغول بودہ چون کار گل باختر رسیدہ ہم
اصحاب پیشی امیر حاضر بودہ اند در آن مجمع امیر رو بہ نحو کنگہ گان کردہ اند و فرمودہ کہ شما در حق
فرزند بہار الدین گمان بد بردہ و غلط کردہ اید کہ بعضی احوال او را بر تصور حمل فرمودہ اید شما او را
نشناختہ اید ہیچ نظر خاص حق سبحانہ شامل حال اوست و نظر بندگان حق سبحانہ تابع نظر
حق سبحانہ در مزید نظر حال او امر صغی و اختیاری ہست پس حضرت خواجہ را کہ بخت کشیدن مشغول
بودند بیدیدند در آن مجمع دو سہ ایشان کردہ گفتند فرزند بہار الدین نفس مبارک خواجہ محمد بابا از

شما بجای آوردم گفته بودند که آنچه از تربیت و حق تو بجای آوردم تو در حق فرزند بهار الدین
 بجای آری و تقصیری کنی چنان کردم و اشارت به سینه مبارک خود کردم و گفته زیتان برای شما خشک
 کردم و مرغ رو مانیت شما از سفینه بشریت بیرون آمده اما مرغ همت شما بلند پرواز افتاده است اکنون
 اجازت است بهر جا بوی بر شما هم نشاند از ترک و نماز یک طلبید و در طلب کار می برید و جیب همت خود تقصیر کنید
 دستت خود چه فرموده اند چون از خدمت امیر این نفس ظاهر شد آن واسطه اجلائی آگشت که اگر بر همان
 صورت متابعت می بودیم از بلاد دور تر و بسلاست نزدیک تری بودیم و بعد از آن نفس حضرت
 خواجه هفت سال بولانا ماران مهاجرت کرده اند پس بلا زمت تم شیخ و خلیل امار سید فاندو
 و دوازده سال با خلیل امار بوده اند و با سفر حج از کرده اند و در نوبت دوم حضرت خواجه محمد یار سا
 را قدس سره همراه برده اند و چون بخراسان آمده اند حضرت خواجه محمد یار سا را با سایر اصحاب
 از راه باور و جانب نیشاپور فرستاده اند و خود به هرات آمده اند خاص از برای ملاقات حضرت
 مولانا نیر الدین ابوبکر تاجبازی و سه روز در تاجباد با ایشان صحبت داشته اند پس متوجه
 حجاز شده اند و در نیشاپور با اصحاب سخن شده و بعد از مراجعت چند گاه در رو اقامت کرده اند
 آنگاه بخارا آمده اند و تا آخر حیات آنجا بوده اند و تفصیل احوال ایشان در مقامات مذکور است و عدالت
 امیر کلال علیه الرحمة در ضمن انچه نمود و اصحاب را متابعت حضرت خواجه اشارت فرموده اند و در آن
 محل اصحاب از حضرت امیر سوال کرده اند که حضرت خواجه بهار الدین در ذکر علانیه متابعت شما
 نکردند امیر فرموده اند که هر علی که بر ایشان می گذرانند هر آینه نابر حرکت آبی است و اختیار ایشان
 در میان نیست پس این صریح خوانند و آنکه صریح است همه تو من کیم چنانکه تو داری سخن
 خلفا و خواجه گان است قدس الله تعالی ارواحهم اگر ترای تو بیرون آورده اند مترس و اگر تو
 بخود بسید و ن آمده تیر

تقصیر کنید

و ذکر کیفیت نقل حضرت خواجه و تاریخ وفات ایشان قدس الله تعالی سره
 خدمت مولانا محمد سکین علیه الرحمة که از اکا بر زمان بوده اند فرموده اند که شیخ نور الدین خلوصتی
 در بخارا فوت شده بود و حضرت خواجه بهار الدین قدس سره در مجلس تعزیت حاضر بودند و اصحاب

تقریب آوازها بلند کرده بودند و وضع فائز و فریاد تا خوش می کردند حاضران را از آن کرامت شد
 و منع کردند که کسی سخنی میگفت آنگاه حضرت خواجہ فرمودند وقتی که مراد وقت آخر آید من درویشان را
 مردن آموزش خدمت مولانا محمد سکیں فرموده اند که همیشه آن سخن بخاطر من بود تا وقتی که حضرت
 خواجہ مریض شدند و در آن بیماری که مرض اخیر ایشان بود بکارزدان سرارقتند و در مدت
 مرض در حجره کاروان سرامی بودند و خواص اصحاب ملازمت ایشان می نمودند و ایشان نسبت
 به هر یک شفقتی و التفاتی خاص می فرمودند و در نفس اخیر سر و دست مبارک خود بدعا برداشته و
 مدت مدید همچنان بودند آنگاه هر دو دست بر روی مبارک خود فرود آوردند و از عالم نقل کردند
 حضرت ایشان می فرمودند که خدمت خواجہ علاء الدین غجدوانی علیه الرحمۃ می فرمودند که من در
 مرض اخیر حضرت خواجہ حاضر بودم ایشان در حالت نزع بودند پیش ایشان در آمدم چون مرادیدند
 فرمودند که علاء سفره پیش از طعام خورد ایشان همیشه علاء میگفتند بنا بر فرموده ایشان انتقال نمودم و دست
 لقمه خوردم و در آن حالت توانستم طعام خوردن سفره را جمع کردم با چشم کشا دیدم که سفره
 برداشته ام فرمودند که علاء سفره را بیار و طعام خود چند لقمه دیگر خوردم و سفره برداشتم باز دیدند
 که سفره برداشته ام فرمودند که سفره بیار و طعام خود که طعام را نیک می یابید خوردن و کار را نیک
 می یابید کردن تا چارگرت چنین فرمودند و در آن زمان جمعی از ملازمان و اصحاب را خاطر مشغول
 می بوده است که حضرت خواجہ که ام را اجازت ارشاد فرمائید و تربیت فقره که تفویض نمایند
 حضرت خواجہ را بران خاطر اشرافی شده است فرموده اند که درین وقت مرا چه تشویش می رسید
 این امر بدست من نیست هر وقت که حق تعالی ارشاد را بآن حالت مشرف گرداند آن حالت
 حاکم است شما را خواهد فرمود خواجہ علی داماد که از جمله خدام حضرت خواجہ بوده است چنین فرموده است
 که حضرت خواجہ قدس سره در مرض اخیر مرا فرمودند که بجز قبر که روضه مبارک ایشان
 بعد از اتمام آن نزد ایشان آمدم و در خاطر من گذشت که بعد از ایشان امر ارشاد اشارت کرد
 خواهد شد ناگاه سر مبارک بر آوردند و فرمودند که سخن بهمانست که در راه حجاز تمام کرده ایم هر که را
 آرزوی ما آید در خواجہ محمد پارسا نظر کند بعد ازین نفس روزی که بخوار رحمت حق سبحانه نقل کردند
 حضرت خواجہ علاء الدین عطار قدس سره فرموده اند که در وقت نقل حضرت خواجہ پیش میخواستیم

نقل

نقل از خواجہ محمد پارسا

چون بنیامین رسانیدیم انوار ظاهر شدن گرفت بکلمه شغول شریف بعد از آن نفس حضرت خواجبه
 منقطع شد سن شریف ایشان بمقادیر عده سال تمام شده بوده است و در بغداد و حیدرآباد و چیتا رام بوده
 که تغزل کرده اند و فوات ایشان در شب دوشنبه سوم ماه ربیع الاول سن ۹۱۰ هـ احدی و تین
 و صبح مالت بود است و در تاریخ وفات حضرت خواجبه گفته اند قطعه رفت شاه نقشبند آن خواجبه
 و بنامه دین بد آمد بودی شاه راه دین و دولت ملتش بسکن دماوای او چون بود قصر عارفان
 قصر عارفان زمین سبب آمد حساب حلتش بدوشنبه نماند که فضل و اکمل خلف او
 اصحاب حضرت خواجبه بهارالدین قدس سره حضرت خواجبه علاءالدین عطار و حضرت خواجبه
 محمد پارسا قدس سره جای بود و اندکین اصحاب ایشان بسیار و خدام بیرون از حد شمار
 و درین مجموعه از اصحاب حضرت خواجبه قدس سره ذکر کسی خواهد شد که حضرت ایشان سخنان
 از دست نقل فرمودند یا دیده بودند و اگر چه حضرت خواجبه علاءالدین عطار اقدم و عظیم
 همه اصحاب اند و خلیفه چون نائب و مناب مطلق اند و امری بتقدیم ایشانند و ما ذکر ایشان
 بعد از ذکر همه اصحاب خواجبه محض نزدیک ایراد خواهد یافت بنا بر آنکه ذکر ایشان و خلفاء اصحاب و
 اتباع ایشان طویل الذیل است قدس انشاء و اهم و روح اشباح

خواجبه محمد پارسا قدس الله تعالی سره

ایشان خلیفه دوم حضرت خواجبه اند و عالم و ادب و دین و زمان و تذکره خاندان خواجگان قدس اند
 او را حمید در ساداتی احوال که حضرت خواجبه محمد پارسا آغاز ملازمت حضرت خواجبه کرده اند روزی
 در اثنای مجاهدات و ریاضات بدرخانه حضرت خواجبه آمده بود و بیرون شهر منتظر ایستاده اتفاقاً
 کبیر که از خادمان حضرت خواجبه از بیرون در آمده حضرت خواجبه از او پرسیده اند
 که بیرون کیست و گفته چو انی است پارسا که بر منتظر ایستاده حضرت خواجبه بیرون آمده
 و خواجبه محمد را دیده اند فرموده اند که شما پارسا بوده ای از آن روز باز که این لفظ بر زبان مبارک
 ایشان گذشت و السنه و اقواله و خدمت خواجبه محمد بدین لقب مشهور شده اند خدمت
 خواجبه محمد قدس سره در نوبت ثانی که حضرت خواجبه بهارالدین قدس سره سفیر حجاز رفته اند در
 ملازمت بوده اند میفرموده که حضرت خواجبه بزرگ در مابین حجاز مخلصی را امر فرمودند و

بحفاظت صورت ایشان در نظریه خیال نیز امر کردند و فرمودند که طریقه او خبیه است و صفت او
 میان جمال و جلال است و تلقین ذکر نیز فرمودند و کیفیات را حواله به علم او کردند و آن مخلص را علی اندام
 تک صفت لطف آدمی در و فیصل و قطع منظر از جزا عمل امر میفرمودند و اینکه از قول فیصل
 آنچه میگردد آنرا در دریای غیبتی می باید انداختن و سر رشته دید تصور را یک نگاه داشتن و
 هم حضرت خواجہ در حق آن مخلص فرمودند که او مراد نیست گاهی با مراد بصفت مرید است
 تربیت او ساله میکنند و در بیادوی که آن مخلص را بسخن امر کردند و زبانه در لبه آن مخلص
 در پیش ایشان سیرت ایشان در دی نظر کردند و در دوسه با صاحب آور زدند و فرمودند که حافظ
 مجلس او هر فردی غیبت حال خود از وی سخن خواهند شنید و در بعضی محلهای آن مجلس را بنزد حضرت
 نفس سنجیدند تا هر که گوید یونو فرافت در هر چه گوید آن شود و در مجلس دیگر فرمودند که هر چه او میگوید
 حق سبحانه آن میکنند میگویم بگوئی او میگوید و در مجلس دیگر آن مخلص را صفت بر بنظر موافقت
 است کردند و بر بنظر آنسودنبره درم خریدند سیاه چیده بوده است در زمان حضرت موسی علیه السلام
 که بر درگاه حق سبحانه درجه محبوبی داشته است گفته اند که بنی اسرائیل فریفته او پس فرستی
 بوده است در میان این ست و حضرت ایشان میفرمودند که جماعتی از کبریا مقتدرین که بواسطه
 زبان امور حقیقه از یکدیگر بجا است معلوم میگردد اند ایشان را بر خیال میگفته اند و میگویند که بعد از ظهور
 دین محمدی صلی الله علیه و سلم برین صفت اند ایشان را او سیاه چیده و هم خدمت خواجہ پارسا
 قدس سره فرموده اند که در راه حجاز در مرضی که حضرت خواجہ بزرگ را واقع شده بود و صایای فرموده
 و در آن اثنان آن مخلص را بجهت صاحب خطاب کردند و فرمودند حقی و امانتی که از خلفار
 خاندان خواجگان قدس اند تقاسم او را هم باین ضعیف رسیده است و آنچه درین راه
 کرده است آن امانت را بشما سپردیم چنانکه برادر دینی مولانا عارف علیہ الرحمۃ سپردند قبول بیاید کرد
 و آن امانت را بخلص حق سبحانه بیاید رسانیدن آن مخلص تو واضح کرد و قبول نمود چون از سفر
 حجاز مراجعت کردند بر سر جمع در حضور اصحاب آن مخلص را نظر موافقت فرمودند و مکرر گفتند که آنچه داشتیم
 تمام ربودی و بعد از آن بان مخلص روز بروز نظر عنایت زیادت میفرمودند و وقتی دیگر فرموده اند
 که آنچه مولانا عارف در حق او گفت با نیز همان سے گوئیم و بر آئیم اما ظهور آن موقوف بر اختیار است

و در آخر حیات میفرموده اند نسبت معنی و باطنی که بودیم و اشارت کرده هر آئینه طور نبواهد کرد و انتر سنگ
 بر سر راه است تا آن بر خیزد و در هم حضرت خواجہ محمد یار ساقی سر فرموده اند که حضرت خواجہ بزرگ در آخر
 حیات در غیبت آن مخلص در حق آن مخلص فرموده اند که هرگز از روی نه تخمیده ایم از هر کس سبب
 رنجش در وجود آمده است که بنا بر حکمتی و مصلحتی عارضی چند روز باطن خود را از زبان گزشت با ششم
 اکنون باطن من تباهی باور است مست و من بر جان تو کم که در حق او در راه حجاز در حضور صاحب
 گفته ام و اکنون نیز اگر او حاضر بودے زیادہ از ان در حق او گفتی و نیز بسیار در ان حال اعطاس
 فرمودند و بسیار یاد کرده اند و الحمد لله علی ذالک نسبت بین امیدهای شاخ و در شاخ بگر مساکے
 تو مارا که و گشتخ به فرموده اند که حضرت خواجہ بزرگ در اخیر در غیبت آن مخلص در حضور اصحاب
 و احباب در حق وی فرموده اند که مقصود از وجود و باطن و دوست او را بهر دو طریق جذب و سلوک
 تربیت کرده ایم اگر مشغول میشود و جاسانہ از و منور میگردد حضرت ایشان میفرموده اند که این نفس را
 بدین وجه نیز شنیده ایم که حضرت خواجہ بزرگ در حق خواجہ محمد یار ساقی سره فرموده اند که
 مقصود از وجود و باطن محمد است میفرمودند که این عبارت متضمن ایہامی است خدمت خواجہ
 محمد یار ساقی سره در مرض اخیر حضرت خواجہ بزرگ قدس سره ملازمت بسیار میکردند و اند
 و با مدار و شبانگاہ بخدمت میرسید روزے الطاف بسیار فرموده اند و فرموده اند که شکار این مقرب را
 ملازمت حاجت نیست از روزے بعضی از اخفا و حضرت خواجہ محمد یار ساقی سره در محله خواجہ
 کفشیہ در محرقہ ای بلازمت حضرت ایشان آمده بودند آن حضرت نسبت با ایشان التفات
 بسیار فرمودند و تعظیم و توقیر ایشان افزونند و در انہای صحبت گفتند که عزیزے حضرت خواجہ
 مبارک الدین را قدس سره بعد از انتقال ایشان بخواب دیده اند ایشان پرسیدند که چه عمل کنیم
 تا نجات یابیم فرموده اند کہ آن عمل مشغول باشید کہ در نفس اخیر مشغول میاید بود یعنی چگونہ کہ
 در نفس اخیر بکنی خود بجانب حق سبحانہ حاضر و آگاہ میاید بود همیشه بچنان باشید بعد از ان
 فرمودند کہ خدمت خواجہ محمد یار ساقی سره جد بزرگوار شایر و جمعی بوده اند کہ روزے حضرت
 خواجہ بہاء الدین قدس سره بکنار حق باغ مزار آمده بودہ اند کہ ایشان یا بہادر آب بہارہ اند
 چہ اقبہ مشغول اند و از خود غائب حضرت خواجہ فی الحال فوطہ بہ اند و آب در آمدہ روی مبارک خود را

حضرت خواجہ بزرگ
 در حق خواجہ محمد یار ساقی
 سر فرموده اند کہ
 این عبارت متضمن
 ایہامی است

بر پشت پای ایشان نهاده و گفته اند آملی بگفت این پای که به بهارالدین رحمت کن حضرت ایشان
 بعد ازین سخن فرمودند من نمیدانم که حضرت خواجہ محمد یار ساقی سمره غیر از ان عمل که در نفس اخیر
 می باید کرد چه عمل کرده باشد که باین درجه رسیده اند۔

من خوار و عبادت قدس سمره اگر چه مرتبه حضرت خواجہ محمد یار ساقی سمره از ان زیاد است
 که ایشان را بخرن عادت نمایند یا از ایشان کرامتی باز نمایند ما چون دوستی نقل از عدول و نقات
 این سلسله شریفه استماع افاده بود باید آن گستاخی نمود بقوی مخادم میفرمودند که حضرت خواجہ محمد
 یار ساقی سمره آثار تصرفات خود را همیشه بواجبی می پوشیده اند و در ستر و افتقار آن کمائی میگویند
 لیکن بحسب ضرورت یکبار شمه اظهار کرده اند بواسطه آنکه از اخبار آن امانت بمباح سلسله سند
 خدمت ایشان میرسد و صورت این واقعه بسبیل اجمال آنست که قدمه الحمدین شیخ شمس الدین
 محمد بن محمد بن محمد انجری علیه الرحمه در زمان میرزا الخلیف سمرقند آمده بود و بعد تحقیق
 و تصحیح سند اعیان باولاد النهر مشغول نموده و بعضی از باب حسد و غرض بایشان عرض کرده اند
 که خدمت خواجہ محمد یار سار در بخارا احادیث بسیار نقل می کنند و صحت سند ایشان معلوم نیست اگر
 حضرت شیخ آنرا تحقیق فرماید و در نباشد شیخ در مقام تحقیق آن شده اند و میرزا الخلیف را بر ان
 داشته تا قاصدی به بخارا فرستاده اند و از حضرت خواجہ التماس آمدن کرده پس شیخ خواجہ عصام الدین
 که شیخ الاسلام مرقوم بوده و جمیع اعظم دانشمندان وقت مجعی ساخته اند و مجلسی بغایت عالی پدید
 و حضرت خواجہ در ان مجلس حاضر شده اند شیخ در ان مجلس از ایشان التماس نموده اند تا
 حدیثی با سند خود روایت کرده اند شیخ فرموده اند که در صحت این حدیث هیچ سخن نیست اما این
 اسناد نزد من ثابت نشده ازین سخن حسودان فرودان شده اند و بیکدیگر شبث عین کرده حضرت
 خواجہ همان حدیث را از طریق دیگر اسناد گفته اند شیخ در ان اسناد نیز همان سخن فرموده اند
 حضرت خواجہ دریافتند که هر اسناد که بیان کنند سموع غنچه ها فاد لحظه مراقب شده اند و سکوت
 کرده بعد از ان در شیخ آورده فرموده اند که خدمت شما فلان سند را از کتب اهل حدیث
 مسلم میارید و اسانید آنرا معتبری شمارید شیخ فرموده اند که آری اسانید آن همه معتبر و معتبر است
 و در ان مجلس از محققان فن حدیث شبهه و دغدغه ندارد اگر اسانید حدیث شما از ان سند باشد بار

در آن سخن نسبت پس حضرت خواجہ دروے بنحو اعصام الدین کرده اند و فرموده که در کتاب خانه
 خدمت شادرفلان طمان در زیر فلان و فلان کتاب این سنه که نام پر و قیم قطعش این و جلالت حسین
 نموده است و در آن مندرجه از چند ورق در فلان صفحه این حدیث باین اسانید که بیان کردیم
 بتفصیل مذکور و مطبوعت عنایت کرده شاگردی را از فدام فرستید تا زود آنرا حاضر گرداند و خواجہ
 عصام الدین مترد بوده اند و در آنکه این مندرجه است یا نه و اهل مجلس ازین سخن لغبایت متعجب
 متحیر و متامل و متفکر شده اند و بر چنگنان ظاهر بوده است که حضرت خواجہ هرگز به کتاب خانه
 خواجہ عصام الدین نرسیده بوده اند پس خواجہ کسی را از ملازمان خاص خود تعیین فرستادند
 تا آن نشانرا ملاحظه کرده اگر باید بیاورد آن کس رفته و مندرجه را بمان صفت که نشان داده بوده اند
 باز یافته و مجلس آورده و آن حدیث در همان صفحه که اشارت کرده بوده اند بآن طریق اسناد سے نقل
 مطبوع بوده و خوش ازان مجلس بر خاسته و شیخ با سائر علماء عظیم حیرت زده شده اند و تعجب و تعجب
 خواجہ عصام الدین از دیگران نیایده بوده زیرا که در بعضی نکتہ و انتہای این مندرجه کتاب خانه
 اوست چون این قصه بعرض میرزا انور بیگ رسیده و سے نیز از طلبیدن حضرت خواجہ تشریح و التفصیل
 یافته و این تصرف که از حضرت خواجہ درین مجلس واقع شده سبب مزید شهرت ایشان گشته و اعیان
 و اکابر زمان را بایشان عقیده دیگر پیدا شده مولانا عبدالرحیم نیشانی رحمة اللہ علیہ که لازم حضرت خواجہ و
 برادر رضاعی و هم سن خواجہ بر بان الدین ابونصر قدس سره بوده چنین فرموده که درین تاریخ که
 میرزا خلیل پسر میر محمد جہانگیر که فرزند نیا سیه تیمور است در سمرقند بادشاه بود و میرزا شایخ و دیگران
 سے بود حضرت خواجہ گاہ گاہ محبت کفایت و مامت مسلمانان رقبہ بمیرزا شایخ سے دوستی
 میرزا خلیل را ازان نافوش سے آمدہ است آنرا بیعت اہل حسد بیعت متاثر و متغیر شده است
 چنانچہ کسی را به بنجارا پیش ایشان فرستادہ کہ شمار اعنایت کرده بجانب دیبا بدرفت شایخ
 جمع استجا سیرکت قدم شما شرف اسلام باین حضرت خواجہ فرمودہ اند خوش باشد اول منارات
 طوف کنیم بعد ازان رویم و فی الحال اسب طلسمید مذموم الانا عبدالرحیم گفته است کہ من اسب ایشانرا
 کرده پیش آوردم فی الفور سوار شدند و با جمعی از خادمان در ملازمت ایشان روان شدیم
 اول بقصر عارفان بمرا از حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ تعالیٰ سے رفتند چون از درازان

آثار بیت و عظمت از بشرة مبارک ایشان ظاهر و از آنجا بخار و رقت و زبانه بر سر تبر
 سید امیر کلال علیه الرحمة رفته توقف نمود و چون از مزار ایشان آمدند از یانه بر اسب زدند بر
 بالاسه نشسته رانند و روی بجانب خراسان این بیت خوانند تا طبعیت همه را زیر و زیر کنه زبرمان
 و نه زیر پد تا بدانند که امروز درین میدان کیست و و از آنجا باز به بخارا آمدند همان محله نشانی سیرزا
 شاهرخ براسه سیرزا خلیل در رسید مضمون آنکه اینک رسیدیم باید که جای جنگ مقرر سازد و حضرت
 خواجهم فرموده تا آن نشان را در مسجد جامع بر بالاسه سیرخواه اندید پس بجمعه قدمش سیرزا خلیل فرستادند
 و سیر شاهرخ از عقب آن نشان در زبیده سیرزا خلیل را بتسل رسانید در نشانات الاثن مذکور است
 که یکا از میدان و معتقدان حضرت خواجهم نقل کرده است که چون حضرت خواجهم در لوبت اخیر عزیمت
 سفر حجاز میکردند در وقت وداع گفتیم خواجهم شما رفتید فرمودند که قیم و قیم آن بود که در آن عصر وفات
 یافتند حضرت خواجهم ابو نصر قدس سره سفر حجاز همراه والد بزرگوار خود بوده اند میفرمودند که در آن وقت
 که خدمت والدین فوت می شدند بر سر بالین ایشان حاضر بودم چون حاضر شدم روی مبارک
 ایشان را کشادم تا نظری کنم چشم که بشاوند و میبوسم نمودند و قلب و اضطراب من زیاد شد بسیار با ن پاسه
 ایشان آمدم و روی خود را بر کف پای ایشان نهادم پای خود بالا کشیدند پوشیده ماند که حضرت
 خواجهم محمد پارسا و کرت بسفر مبارک رفته اند کرت اول در ملازمت حضرت خواجهم بزرگ بوده اند و آن
 سفر دوم حضرت خواجهم بزرگ بوده است و کرت ثانیه در راه محرم الحرام ۱۰۸۰ هجری و عشرين و
 عثمان نایب بوده که به نیت طواف بیت الله الحرام و زیارت بنبیه علیه الصلوة والسلام از بخارا بیرون آمدند
 و از راه شفق به نغانیان و ترمذ و بلخ و هرات بقصد دریافت منزلات متسیر که روان شدند و
 همه ساوات و مشایخ و علمای مقدم شریف ایشان را سفتم شمرند و با عزا و اکر ام تلقی نمودند و چون
 پیشاپور رسیدند به واسطه حرارت هوا خوف راه میان اصحاب سختی میگذاشته است و فی الجمله
 فتوری بجزیمتها راه یافته بوده است و یوان بولانا جلال الدین رومی راقص سره بقا اول کشاده اند
 این ابیات برآمده که ابیات رویهای عاشقان چون باقبال ابرقین و روان ایشید چون همه بسوا
 بیج سعودی بسیار کبادت این ده توفیق امان الله به شهره و بهر جائی و بهر شتی که بنودی
 و از نیشاپور بازیم جادی الاخرین این سال متوجه جانب حجاز شده اند و چون در کف صحبت و عافیت بکسر

رسیده اند و ارکان حج تمام گزارده ایشان را مرضی عارض شده است چنانچه طوان و داع در عمارت کرده اند و از آنجا متوجه مدینه شده اند و اشارات و بشارات یافته اند و در و ز چارشنبه بمبیت و سوم بدرینه رسیده اند و از حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم نوازش ما یافته اند در و ز شنبه بجا رحمت حق پیوسته اند و مولانا شمس الدین قناریه رومی و اهل مدینه و قاهره ایشان را گزارده اند و شنبه در آن منزل مبارک نزول فرموده اند و در جوار قبه شریفه امیر المؤمنین عباس رضی الله تعالی عنه مدفون شده و خدمت شیخ زین الدین الخوافی قدس سره از مصنفات سفیده تراشیده آورده اند و لوحی قبر ایشان ساخته و بیان از سائر قبور ممتاز است گویند من مبارک ایشان هفتاد و شش سال بوده است که پیش و بعضی از افاضل در تاریخ وفات ایشان گفته اند قطعه محمد حانقلی امام و فخره + سن سالیس قول الحق من فیه

اذا سالت لتاریخ فوه منه قال فصل الخطابی اشاره فیه

حضرت

خواجہ ابوالنصر پارسا رحمة الله تعالی علیه

شکره شکره علیہ حضرت خواجہ محمد پارسا پوره اند و لقب شریف ایشان حافظ الدین و برهان الدین است حضرت مخدوم در رفعات الانس آورده اند که حضرت خواجہ ابوالنصر مایه علوم شریف است و در سوم طریقت با بوالد بزرگوار خود رسانیده بودند و در نفی وجود و بدل موجود کار از ایشان گذرانیده و در ستر حال تلویق مشاهده بودند که هرگز از ایشان ظاهر نمی شده که روزی درین راه قدمی نهاده اند و از علوم این طایفه بلکه از سائر علوم چیزے داشته اگر کسی از ایشان سوا سیکرد و میفرمودند که کتاب رجح کنیم چون کتاب میکشادند همان محل برے آمد که آن مسئله بود با یک و ورق کم یا بیش کم ازین تخلف میکردے پیرے عزیز مع معروف به پیر خلط از خادمان استمانه خواجہ محمد پارسا قدس سره که ملازمت آنحضرت بسیار کرده بود و سالها در خدمت خواجہ ابوالنصر بسر برده اند و نسبت اذان خاوادا بزرگوار داشت بهرات آمده بود و روزی میفرمود که از مخدوم زاده خود خواجہ حافظ الدین ابوالنصر استیع دارم که فرموده از والد بزرگوار خود شنیدم این بیت را که همیشه تکوین و در زود خرد سے تکوین با شس و تکوین به که در این چاره آید مکیه شاد و اینها روزی در مسجد جامع بهرات با جمعی از طالبان علم پیراسن به حفاظت مشتم بودیم و دوسه از شمائل خواجگان تجفیف حضرت خواجہ پارسا و خدمت خواجہ ابوالنصر قدس سره استخفی در میبوسته بود درین اشرافان مقصوده بانگ نماز پیشین دادند

در کتب طبایع و توشه شده

و بعضی استعمان بے ادبانه قطع سخن پر کرده تجدید و ترمیم فرمایند و گفت از حضرت خواجه محمد پارسا
 قدس سره شنیده و ام این بیت را که بهیئت ناز را بحقیقت قضا بود لیکن زمان صحبت ما را قضا
 نخواهد بود. و قات خدمت خواجه ابو نصر در شهر ری ۷۳۸ هجری قمری و ستین و ثمان مائت بوده است و در تاریخ
 وفات ایشان گفته اند قطعه خواجه عظیم ابو نصر آنکه شریک گاهش مسند را البقا به سر او چون با خدا پیوسته
 بود و زمین سبب تاریخ شد تر خدا

خواجه محمد فغانی رحمة الله تعالی علیه

از جمله مقبلان و منظوران حضرت خواجه بزرگ بوده است و مولد دوسه مخارست است که قبضه
 بزرگ است میان مرقند و بخارا و از صفات بخارا است حضرت ایشان میفرمودند که مولانا محمد
 جوایز بوده نهایت بجال که حضرت خواجه بزرگ قدس سره و راضی کرده بود و بنظر عنایت
 و شفقت قبول فرموده و دوسه با حضرت خواجه بزرگ بعد از نقل ایشان ملازمت حضرت
 خواجه محمد پارسا قدس سره بسیار نموده میفرمودند که من ویرا ملازمت کرده ام از برکت نظر حضرت
 خواجه بزرگ و صحبت حضرت خواجه محمد پارسا نسبت صحبت حاصل کرده بود و میگفت
 که بسیار بود که حضرت خواجه محمد پارسا بعد از ادای نماز نغش از سحر بیرون می آمدند و بر در
 مسجد عصار بر سینه مبارک خود میزدند و میخواندند و با صاحب دوسه کلمه می گفتند بعد از آن سکوت میکردند
 و در آن سکوت از خود غایب می شدند و آن طبیعت است در او می یافت و ایشان بچنان بر عصا
 تکیه زده می بودند تا وقتیکه موزن بانگ نماز با ادا می داد و باز بسجده می آمدند حضرت ایشان
 میفرمودند که این نوع مشغولها از خواجگان این سلسله قدس اند و احم عجیب و غریب
 نیست این حالت از دوام مشغولی آسان می گردد و کلفت عمل بواسطه دوام مشغور می مرتفع
 می شود و الله اعلم

خواجه مسافر خوارزمی رحمة الله تعالی علیه

از مخلصان و ملازمان حضرت خواجه بزرگ قدس الله تعالی سره بوده است و بعد از نقل حضرت
 خواجه هم با شارت ایشان ملازمت حضرت خواجه محمد پارسا قدس سره می نموده حضرت ایشان
 ویرا دیده بوده اند و با او صحبت داشته میفرمودند که در کت او که بجانب هرات متوجه بودم

در راه خواجه ساغر همراه شدم و در اصل از خوارزم بود و عمرش شده بود نود ساله بوده باشند
 صحبت درویشان و بزرگان بسیار دریافته بود و شرب این کار داشت و میگفت که در ملازمت
 حضرت خواجه بهارالدین قدس سره بسیار بودم و خدمت ایشان می کردم اما اسماع بیاضیل
 داشتم روزی یکی از اصحاب ایشان اتفاق کردیم که قوال و دقاف دیای حاضر سازیم و در
 مجلس حضرت خواجه مشغول شویم نیم که چه میفرمایند آنچنان کردیم و گوینده و نوازنده آوردیم حضرت
 خواجه در آن مجلس نشاند و هیچ گونه منع نفرمودند و در آخر فرمودند که ما این کاری کنیم و انکار
 نمیکنیم و حضرت ایشان از خواجه مسافر نقل فرمودند که در روزی حضرت خواجه
 بهارالدین قدس سره عمارت میگردند و همه اصحاب ایشان از خرد و بزرگ آنها که حاضر بودند با آنها
 تمام بکار گل شغل داشتند و حضرت خواجه محمدپار ساقدس سره آن روز در میان گلزار بودند چون اتفاق
 جداستوارید و بهو لغایت گرم شد حضرت خواجه اصحاب را اجازت فرمودند که آسایش کنید
 هر کس دست و پا شستند و بسایه رفتند و خواب افتادند و حضرت خواجه محمدپار ساقدس سره در آن
 کنار گلزار پایا بر گل در آفتاب خواب کردند درین اثنا حضرت خواجه آمده آمد و بر همه
 اصحاب گذر کرده چون پیش خواجه محمدپار ساقدس سره آمد و ایشان را بآن کیفیت بنخواب افتاده
 دیده اند و مبارک خود را بر پاهای ایشان مالیده اند و فرموده اند که خداوند اجر مست
 این پاهای که بر بهارالدین رحمت کن

مولانا یعقوب چرخمی رحمت الله علیه

ایشان از کبار اصحاب حضرت خواجه بزرگ خواجه بهارالدین اند قدس سره و عالم بوده اند
 بعلوم ظاهره و باطنی و در اصل از چرخند که در ولایت غزنین و قبر مبارک ایشان
 در بلقواست که یکی از بهاصهارست ایشان فرموده اند که پیش از آنکه ملازمت حضرت خواجه
 بهارالدین قدس سره پیوندم با ایشان صحبت و اخلاص تمام داشتم و بعد از آنکه از اکابر و علماء
 سجا را اجازت قوت گرفتم غزنیتم آن کردم که بوطن اصلی مراجعت نمایم روزی مرا حضرت
 خواجه ملاقات افتاد تواضع و تضرع بسیار کردم که گوشه خاطر بمن دارید فرمودند که این زمان غزنیتم
 کردانزده آمده گفتم دوست دارم فرمودند از چه جهت گفتم از آن جهت که بزرگید و مقبول همه

خلاص آید فرمودند که دلیل بهتر ازین می باید شاید که این قبول شیطان باشد گفتم که این حدیث
 صحیح است که هر چگاه حضرت حق سبحانه بنده را به دوستی گیرد دوستی او را در دلهای بندگان خود دادند
 ایشان تبسم کردند و فرمودند که ما عزیزان نیم ازین سخن ایشان حال من دیگر شرجیت آنکه پیش ازین
 یک ماه در خواب دیده بودم که مرا سگوند مرید عزیزان شومین این خواب را فراموش کرده بودم چون
 ایشان این سخن فرمودند مرا آن خواب یاد آمد از حضرت خواجه التماس کردم که خاطر شریف
 بمن در آید فرمودند که شخصی از حضرت عزیزان علیه الرحمة والرفقوان خاطر طلبیده بود فرمودند
 که در خاطر غیر منی مانده چیزی پیش ما گذار که چون آنرا بینم تو یاد آئی پس فرمودند که ترا خود چیزی نیست
 که پیش ما گذاری طاقیه مبارک خود را بمن دادند که این را نگاهدار هر گاه که این طاقیه را بینی
 مرا یاد کنی و چون یاد کنی بیای و فرمودند که زنهاردین سفر مخلا نایح الدین دشت کونکی را
 در یاب که دمی از اولیا را انداخت بخاطر آمد که مراد اعیان بلخ است و از آن راه بوطن سیروم بلخ
 کجا دشت کونک کجا بعد از آن از اینجا متوجه بلخ شدم اتفاقاً ضرورتی واقع شد و صورتی پیش آمد
 که از بلخ به دشت کونک افتادم و اشارت حضرت خواجه مرزا آمد متعجب شدم و صحبت مولانا نایح الدین
 در یافتم و بعد از دریافت مولانا را بطرح صحبت من بگفتم خواجه قویب گرفت و سستی واقع شد که باز به بخارا
 بلازست ایشان مراجعت کردم و این داعیه در خاطر افتاد که دست ارادت بحضرت خواجه
 دهم در بخارا بچندوبی بود که بوی عقیده تام داشتیم بر سر راه شسته دیدم با وی گفتم روم گفت
 زود بود در پیش خود خطوط بسیار بر زمین کشید با خود گفتم این خطوط را شمار کنم اگر فردا باشد دلیل
 بر حقیقت این داعیه خواهد بود که ان التفریح الفرد چون شمار کردم فرد بود بر یقینین تا بحضرت
 خواجه قسم و ارادت گفتم و مراد قوت عدوت تلقین کردند و فرمودند تا قولی عدد فرد را
 رعایت کن اشارت بان خطوط فرمودند که من دلیل خود ساخته بودم و هم حضرت مولانا یعقوب
 قدس سره در بعضی از مصنفات خود نوشته اند که چون بنیابت غایت حق سبحانه داعیه طلب درین
 فقیر پیرا رخسارش و قاید فضل آلی بصحبت حضرت خواجه بهارالحج والدین قدس الله سره
 کشید در بخارا بلازست ایشان سیکردم و بگفتم عمیم ایشان التفات می یافتم تا بهدایت صمدیت
 یقین حاصل شد که ایشان از خواص اولیا را اندکامل کامل آمد بعد از اشارت غیبیه واقعات کثیره

تفادل بکلام الله کردم این آیت برآمد که اولی که ازین هر سه است فیه لعم آفته و در آخر روز
 درخ آبا که مسکن این فقیر بود متوجه مزار شیخ سیف الدین الباخری رسید رحمه الله شسته بودم
 که ناگاه پیک قبول آسمی در رسید و بقراری در باطن پیداشد قصد حضرت خواجیه کردم چون
 بقصر عارفان که منزل ایشان بود رسیدم حضرت خواجیه را بر سر راه نظر دیدم تلقی باحسان نمود
 بعد از نماز صبحت داشتند و هدایت ایشان مستور شده بود و مجال نطق مناسمه درین ایشان
 فرمودند که در اخبار است العلم علما علم القاب فذلک علم نافع علمه الانبیاء و المرسلون و علم
 اللسان فذلک حجة الله علی ابن آدم سید است که از علم باطنی نصیبی میورسد و فرمودند که در خبر
 است اذا جالستم اهل الصدق فاجلسوا بهم بالصدق فانهم جو اسیس القلوب به خلون فی ظلمتکم
 و یظنون انکم و ما موریم بچو که را قبول کنی کنیم مشب منیم که چه اشارت می شود اگر قبول
 کند ما نیز قبول کنیم و آن شب چنان بر من صعب گذشت که بجز خود چنان شبی نگذراستیده بودم
 که مبادا در روز باز شود در میان و هر سان چون با ایشان نماز با ما کردم فرمودند که مبارک باد
 که اشارت بقبول خدا کسی را کم قبول می کنیم و اگر قبول میکنم اما تا هر کسی چون آید و وقت چون
 باشد بعد از آن سلسله شلخ خود را تا حضرت خواجیه عبدالحالین غجد و انی قدس سره هم بیان کردند
 و این فقیر را بوقوف عادی مشغول گردانیدند و فرمودند که اول علم لدنی این سبق است که حضرت
 خواجیه خضر علیه السلام حضرت خواجیه بزرگ رسیده بعد از آن چند وقت دیگر در ملازمت ایشان
 می بودم تا غایتی که فقیر را از بخارا اجازت سفر شد فرمودند که آنچه از ما بتو رسیده است به بندگان
 خدا برسان تا سبب سعادت باشد حضرت ایشان میفرمودند که خدمت مولانا یعقوب علیه الرحمة
 گفتند که حضرت خواجیه بزرگ مرا فرمودند که به خواجیه علانالدین عطار مصاحب باشد بعد
 از وفات حضرت خواجیه پیدگاه من در پندخشان افتادم و خدمت خواجیه علانالدین در چغانیان
 مستوطن بودند با من فقیر نامه نوشتند که وصیت حضرت خواجیه چنین بود که با هم باشیم حال اصلحت
 چیست چون بر مضمون مکتوب اطلاع افتاد چغانیان آدمم و در ملازمت ایشان باشیم تا وقتیکه
 خدمت خواجیه نقل کردند بعد از سه روز سفر کردم و بجانب بلخ تو آمد حضرت مولانا یعقوب
 چرخنی قدس سره در مبادی احوال چند گاه در حساب مع هرات و چند گاه در دیار مصر

بتحصیل علوم اشتغال داشته اند حضرت ایشان میفرمودند که خدمت مولانا یعقوب علیه الرحمة گفتند که
 چندگاه که در بهری بودم از خانقاه خواجه عبدالقادر انصاری قدس سره که در بازار ملک واقع است
 طعام می خوردم بسبب آنکه در شرطیه آن تاسع مهبت و در اصل وقت نیز احتیاط نموده اند و
 حضرت ایشان میفرمودند که از اوقاف مدرس غیاثیه نیز می شاید خورد و بسبب آنکه در اوقات
 آن نیز احتیاط مرعی داشته اند مردم صلح متوسع در آنجا ساکن بوده اند از اوقات آن
 اجتناب نمی نموده اند و حضرت ایشان از خدمت مولانا یعقوب قدس سره نقل میکردند که ایشان میفرمود
 که در شهر هرات از موقوفات آن جز در سه موضع چیزی نیستیم آن خورد در خانقاه خواجه عبدالقادر انصاری
 قدس سره و در خانقاه ملک و در مدینه غیاثیه دیگر جایی که در وقت تردد نباشد نیست و لهذا اکابر
 با و را از شهر قدس التدار و احم مریدان خود را از سفر هرات منع کرده اند چه حلال در آنجا کم است چون
 ساکبجرام افتد ریح القهقری عار المیشوملی طبعه طبیعت باز رود از سلوک صراط مستقیم مخوف
 شود و هم حضرت ایشان میفرمودند که خدمت مولانا یعقوب علیه الرحمة با خدمت شیخ زین الدین
 خوانی رحمه الله در مصر هم بین بوده اند و پیش مولانا شهاب الدین سیرامی رحمه الله که از کبار علماء زمان
 بوده است تلمذی سیکرده احمد و با هم حتی میر داشته اند روزی خدمت مولانا یعقوب علیه الرحمة این
 فقیر پرسیدند که تو در نظر سان بوده میگویند که خدمت شیخ زین الدین خوانی خواهرهای مریدان را تبصیر
 میکند و از آن اعتبار بسیار میگیرند گفتیم آری و واقع است خدمت مولانا دست مبارک در میان
 محاسن داشته بعد از سخنان ایشان را رغبتی دست داد و آداب ایشان آن بود که زمان زمان
 از خود غائب میشدند در آن عیبت سر مبارک ایشان پیش سرافقاد چنانچه در سنه تار موب سفید در فرجهای
 انگلستان مبارک بماند بعد از ساعتی سر بر آورد و در و این بیت خواند مدیبت چو غلام آفتاب همه ز آفتاب
 گویم بدنه ششم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم

خواجه ناصر الدین عبید الله رضی الله تعالی عنه و ارضاه قدس سره

اگر چه حیثیت نسبت ارادت که حضرت ایشان را بخدست مولانا یعقوب علیه الرحمة ثابت بوده است
 لائق آن بود و مناسب چنان می نمود که ذکر حضرت ایشان بعد از ذکر مولانا است ای را در این لیکن چون
 احوال حضرت ایشان از سبب امانتگی شکل است بر انواع حکایات و روایات از صفات آباد اجداد

و

واقرباء و اولاد آن حضرت و بیان مبارک احوال و اطوار و صحبت مشایخ کبار و مولانا و اطراف
 که در خلال مجالس ازان حضرت نبی واسطه استعمال افتاده و شرح تعرفات و خوارق عادات که از حضرت
 ایشان بظهور آمده است و ذکر تاریخ وفات و کیفیت انتقال و ارتحال آن حضرت بدار آخرت لاجرم
 بعد از تمام این مقاله که مشتملست بر ذکر سلسله خواجگان قدس انداد و اہم شرح احوال حضرت ایشان
 کہ مقصود از تالیف این مجموعہ آنست بر سبیل تفصیل در ضمن سہ مقصد و نامہ ایراد میاید چنانچہ در ویجاہ
 این رسالہ فرس آن نوشته شدہ است

خواجہ علاء الدین عجمی وانی رحمۃ اللہ علیہ

از اجلہ اصحاب حضرت خواجہ بزرگ اندمولد ایشان وہ عجمی و انست و قبر مبارک ایشان در تین مرزہ
 است کہ دسہست برجوب شہر سجان نزد یک بعید گاہ و در کنار آن وہ تلیست و ایشان در بالای
 آن تل مدفون اند خدمت خواجہ در سن شانزدہ سالگی بصحبت امیر کلان داشتی کہ از کیا رامحباب
 امیر کمال بودہ اند قدس سرہا رسیدہ اند و از ایشان تعلیم ذکر گرفتہ چنانچہ قبل ازین در ذکر امیر کمال
 ایراد یافتہ حضرت ایشان سے فرمودند کہ خدمت خواجہ علاء الدین ہم در آوان شیب شرف ملاکت
 و قبول حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ یافتہ بودہ اند و تا آخر حیات حضرت خواجہ در خدمت و ملاکت
 ایشان بودہ اند و بعد از نقل حضرت خواجہ ہم با شارت ایشان بقیۃ العمم حضرت خواجہ محمد یار ساقدوس
 برہان الدین ابو نصر قدس انداد و اہما صاحبت میداشتہ اند و آن بزرگواران صحبت شریف
 ایشان را مفتخرم سے شمرده اند حضرت ایشان میفرمودند کہ خدمت خواجہ علاء الدین عالیہ الرحمۃ
 استغراق تمام داشتہ اند بقایت شیرین کلام گاہ بودے کہ در میان سخن از خود تعاب می شدند
 میفرمودند کہ مثل خواجہ علاء الدین مشغول و حریص بر کار کے کم دیدہ ام از بس کہ مشغولے داشتند
 گو یا کہ عین این نسبت شدہ بودند وقتی کہ خواجہ محمد یار ساقدوس اندسره بسفر مبارک حجاز ریفتمہ اند
 میخواستہ اند کہ خواجہ علاء الدین را ہمراہ برعد و ایشان را در ان وقت کبرن دریافتہ بودہ است
 وہ نمود سالگی کمایش رسیدہ بودہ اند و آثار ضعف و پیریے نیک ظاہر بودہ است کمی از اکابر
 سمرقند گفتہ است کہ از حضرت خواجہ در خواست کردم کہ خدمت خواجہ علاء الدین بیاید سیرت و تعریف
 شدہ اند و از ایشان خدمت گازی نمی آید اگر ازین سفر ایشان را معذور داری می شاید حضرت خواجہ فرمودند

مارا یا ایشان حج کارے نسبت غیر از انکه چون ایشان را سے یقیم از نسبت عزیزان یا دے آید و این
 مدد و قوی تمام است ما را حضرت خواجہ علاء الدین سیف مودند کہ تا من خود را سید اعظم آن مقدار کہ بخشگی منتقل
 در آپ گما ہدایہ و غفلت مراد دریافتہ است نہ در خواب و نہ در میداری حضرت ایشان سیف مودند
 کہ خدمت خواجہ علاء الدین استغراقی بغایت غالب داشتند در وقتی کہ بہ بخارا رسیدیم ایشان نوہ سال
 بو و مدلا زمت ایشان میگردم و در آن بقصر عارفان بہ نیت زیارت حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ
 سرہ پیادہ رفتہ بودم و مراجعت نمودہ نمی از راہ آمدہ بودم کہ خدمت خواجہ علاء الدین پیش آمدند و
 فرمودند کہ گمان بردم کہ شما شب آنجا خواہید بود بنا بران ما ہم بھراہی ایشان باز ہمراہ آمدیم بعد از
 گذاردن نماز خفتن فرمودند کہ مردی یافتند و شاہد اچھا کنی و خواب نروی و بعد از نماز خفتن تا صبح نشستند
 بروجہ کہ ازین پایہ بران گشتند حضرت ایشان سیف مودند کہ این چنین نشستن بہ آرامی جمعیت
 تمام مکن نسبت بی کمال جمعیت قوت بشرے و فائیکند کہ کسے در کبیر سن چنین نشید و فرمودند کہ شیخ
 مزار مردے فقیر بود و دو کاسہ آش آر دیسرب آورد و کاسہ کلان تر را پیش خواجہ ہنار ایشان آنرا
 بتام خورد و از وقت خفتن تا صبح نشستند کہ احتیاج بہ بیرون آمدن و طہارت ساختن نشد
 حضرت ایشان سے فرمودند کہ سبب آنکہ پیادہ ہمراہ آمدہ بودم و تا نیمہ راہ مراجعت کردہ باز در
 خدمت خواجہ پرگشتہ بودم تعب و ماندگی بسیار شدہ بود لیکن بصورت موافقت می یافت نشست بعد از ہم
 شب مجال نشستن نماند بہتر آن دیدم کہ بہ خیمہ ایشان را خادے کہ ہم چون شروع نمودم خواجہ فرمودند
 بارے بر سیدارید گفتہ مجال نشستن نماند خواستم کہ سبک باز شوم و راحتی یا ہم حضرت ایشان سیف مودند
 کہ در سمرقند مراد در چشم گرفت چہل روز کشید ممول شدیم قصد بیرون آمدن کردیم ہر چند خدمت مولانا
 سعد الدین کا شغز سے منع کردند منع نہ شدیم و میل بخارا کردیم بہ آرزو سے دیدن خواجہ علاء الدین
 عجدوانی کہ اوصاف ایشان بسیار شنیدہ بودم و ہنوز دیدار بسیار کہ ایشان را ندیدہ بودم چون
 بہ بخارا رسیدیم روز سے بیرون آمدیم دیدان بیرون مسجد دیدیم دران مسجد در آمدیم ہرے روشن
 آجائتہ یافتہ باطن و الصحت و اعجازی قوی شد پیش قدم مرا ایک دریاقت سے روز متصل سے آمدیم روز سوم
 فرمودند کہ سہ روز دست کمی آئی با ما صحبت سیدارے مقصود صحبت اگر آمدہ کہ شیخی و کرامت نبی اخیر
 میطلبے اینجا یافت نیست و اگر از صحبت ما تا اثر میشود و تفاوتے در خود باز سے یابے ہر ما مبارکے باز فرمودند

حاجہ

مبارکت باد بعد از آن این رباعی را که حضرت عزیزان علیه الرحمة والرضوان منسوب است خوانند که
 رباعی یا برکه شستی و نشر جمع دلت و زرتونه رسید زحمت آب و گلت هذا صحبت او اکثری کنی
 هرگز نه کند روح عزیزان بگشت و آن سپه خواجه علاء الدین عجب روانی بود قدس سره و هم حضرت
 ایشان میفرمودند که در بدایت حال عجب اضطرابی داشتیم تا بصحبت خواجه علاء الدین علیه الرحمة
 نه رسیدم آری نیافتم حضرت ایشان میفرمودند که در اوایل ارادت بصحبت عزیزان بسیار می رسیدم
 و بعضی بطریقه مشغول می ساختند که نسبت حضور جمعیت بزود و غایب می شد و چون آثار آن
 حضور بظهور می آمد بامردگی مشغول می ساختند و اثر آن جمعیت را کمال می شد و بورتش نفرین میگشت این
 جهت بی سرگردانی کشیدیم و سبب این را نمی دانستیم آنخلا معلوم شد که مقصود ایشان آن بود که
 این طریق بغایت عزیز است بزود و معلوم نشود جمعیت آسانی میسر شود و چون بخوار بخدمت خواجه
 علاء الدین رسیده شد بیکت صحبت شریف ایشان از آن تفرقا خلاصی دست داد و طریق روشن
 گشت و هم آن حضرت فرموده اند که مراد در بدایت عقیده چنان بود که حصول مقصود باز سبب با التفات
 عزیز و کاملی است بیک نظر و التفات کامل مقصود میسر خواهد شد چون بگزار دست خواجه علاء الدین
 رسیدم فرمودند آنچه معلوم کرده ایم باید بان مشغول بودی و اهتمام خود را تمام داد هر چه
 بستی و اهتمام حاصل میشود و بقا و دوام ندارد و هم حضرت ایشان فرمودند که مدت قبل روزی بخدمت خواجه
 علاء الدین ملاقات و اختلاط داشتم روزی کمال تصرف و برکات مجلس شریف حضرت خواجه بزرگ
 را قدس سره یاد کرد و در آخر گفتند صحبت عزیزان و عمت نیز عینت است اگر چه در مرتبه دوم مانده
 نباشد و فرمودند که حضرت خواجه بزرگ میفرمودند که اکابر گفته اند که بجز زنده به از شیر مرده و هم حضرت
 ایشان فرموده اند که در قوت خواجه علاء الدین علیه الرحمة خدمت خواجه ابو نصر بار سا علیه الرحمة و عطا
 گفته اند و در آن اشافرموده که خدمت خواجه علاء الدین علیه الرحمة در مهاسگی ما بود و ما در سایه عطا
 و برکت و عمت ایشان ایمن و آسوده بودیم این زمان ایشان بجز ارجمت حق سبحانه یقینا کنون کمال
 آنست که ترسیم مولانا بدین صرافانی تمام عزیز است که از جمله مریدان و خادمان خواجه علاء الدین
 عجب روانی قدس سره بوده است و از مجامیر فان که یک آن تحولات بخوار است چنین حکایت کرده است
 که چون خدمت خواجه علاء الدین علیه الرحمة حضرت خواجه ناصر الدین عبید را تقدس سره

را اجازت دادند باخواجہ علاء الدین گفتیم کہ شما حضرت خواجہ را زود اجازت دادید فرمودند کہ خواجہ عبد علی را
 پیش نا تمام آمد و از پیش ما تمام رفت خدمت مولانا بدرالدین و اعلم از بخارا بلا زست حضرت ایشان بفرستند
 سے آمدہ است و بعضی از اصحاب میگفتہ کہ چون حضرت ایشان از خدمت خواجہ علاء الدین جدا
 شدند و رفتند خواجہ فرمودند سبحان اللہ این نہ خواجہ عبد علی است بلکہ این خواجہ بہار الدین است
 کہ بار دیگر دنیا آمدہ باہنرا کمال زیادہ

شیخ سراج کلال پرسی رحمتہ اللہ علیہ

مولود و پسر بودہ است کہ دہے است در قبۃ و ابینی کہ از آنجا ما شہر بخارا را قریب چہار شریعت
 در مبارکے احوال مرید امیر حمزہ فرزند امیر کلال قدس سرہا بودہ است اما آخر
 در ملک اصحاب حضرت خواجہ بزرگ در آمدہ است در ہدایت حال کہ ملازم امیر حمزہ بودہ است
 ریاضات و مجاہدات بسیار شدہ یکبارہ در آن اثناء ویرا غیبی دست دادہ کہ سہ شبانہ روز از خود
 بیخبر خادہ امیر حمزہ را از آن حال واقف ساختہ آمد فرمودند کہ بروید در گوش وے گوید کہ امیر حمزہ
 میگویی کہ آنجا کہ رسیدہ از ہما بخارا برگرد چون این سخن بگوش وے فر دگفتہ اند بعد از لحظہ در
 وے حس و حرکت پیدا شدہ و شعور آمدہ حضرت ایشان در مبارکے احوال ویرا دیدہ بودہ اند
 و با وے صحبت داشتہ میفرمودہ اند کہ سن درس بیت و دوسالگی بودم کہ از سحر غیبت بخارا
 کردم و در آن راہ بہہ شیخ سراج الدین پرسی رسیدم بسیار خاطر مشغول گردند کہ آنجای ایشان
 باشم خاطر من آنجا فرود دنیا ما اجازت خواستم ایشان گفتند کہ درین بوستان در آئید و سیر کنید
 و چنان انگارید کہ خراسان و عراق و ہند جاویدہ آمین سیر کردم چون خاطر باشیدن نبود اجازت
 بخارا طلبیدم و دو سگہ روز سے کہ نزد شیخ سراج الدین بودم ملاحظہ احوال ایشان میکردم روزی
 کلالی مشغول سے بود ہند و شب بسیار سے نشستند بطریقہ کہ سے نشستند پایے دیگر میگشتند
 و ہم حضرت ایشان فرمودہ اند کہ مولانا سراج الدین ہر وے بسحر قد آمدہ بود و در مد رسہ میرزا
 الف بیگ مدرس شدہ و سے میگفت کہ من شیخ سراج الدین پرسی را دیدہ بودم با وجود آنکہ ایشان
 را تبع نہ بولایت علی کہم بود در مجلس و سخنان ایشان چندان تمک و حلاوت بود کہ در مجلس بسیار سے
 از دانشمندان و درویشان نبود و این مولانا سراج الدین ہر وے بسیار درویشان دیدہ بود

و نیازست این طاقت بسیار کرده کتاب مفاحص پیش خواجہ ضیاء الدین علیہ الرحمہ خوانده بود و بسبب ملاقات شیخ سراج الدین پرسی و ولادت کلام و لطافت مجلس ایشان بجا نواوده خواجگان قدس الله ارواحهم بسیار عقیده داشت حضرت ایشان میفرمودند شیخ سراج الدین پرسی از اهل این سلسله بودند هر گاه کسی تصدیق ایشان کردی همان زمان خانه جاروب کرده بودند یا هنوز جاروب نکرده است و ایشان را ایشان سران پر سیدم گفتند مراقبین است انجمن که هر گاه همان خواهد آمد و بی پیش از آن مرا خبر میکنند هم حضرت ایشان میفرمودند که شیخ سراج الدین پرسی میگفتند که بروی مرا با جمعی از اصحاب شیخ ابو الحسن عقیقی ملاقات واقع شد ایشان تصور آن کردند که اگر مرا میل آیدت که ایشان را بسلسله ارادت خود در آرم گفتند ای شیخ شما خلیه روزگار خود ضایع کنید که ما از محبت و معرفت شیخ ابو الحسن تا اینجا پریم و اشارت بگوسه خود کردید هیچ چیز دیگر را در باطن گنجایش نیست شما نمیتوانید که خود را در گنج این غیرت مارا بران داشت که در باطن نامی ایشان تصنیف کرده اند که همه گریبانها چاک زدند و در زمین غلطیدن گرفتند و دست بپوش افتادند بعد از آن تصریف بالیت کرد تا باز با خود آیند چون با خود آمدند در مقام ارادت و نیازست غایت شد گفتند که با کسی نیست ما و شیخ ابو الحسن شما از یک ناودان آب می خوریم از بعضی عزیزان چنین استماع افتاده که حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس الله سره در بیاد ای احوال با شیخ سراج الدین صحبت بسیار داشته اند و آن طریق ذکر لا اله الا الله را که در رساله ایشان مذکور است که یکسراف لارا از ناط اعتبار میکنند و کبسته لارا بر پستان راست و یکسراف لارا بر قلب صنوبری و آنکه متصل گری لاکه بر پستان راست واقع شده است و الا الله محمد رسول الله صل قلب اعتبار میکنند و این مثل را باین کیفیت نگاه میدارند و بزرگ بطریق مقرر مشغول می باشند از شیخ سراج الدین رحمه الله تعالیم گرفته اند

مولانا سیف الدین مناری رحمه الله تعالی علیه

از قریه منار بوده اند که در دست در ولایت فرکت و آن قصبه معمورست و چار فرنگ از تا هکند در خدمت مولانا از کجا با اصحاب خواجہ بزرگ قدس الله سره بوده اند و عالم به علم ظاهر و باطن پوشیده نماند که در ملاقات حضرت خواجہ بزرگ قدس سره چار مولانا سیف الدین

این بیان از کتاب تذکره اهل بیت است

بود و اندکی محبوب و یکی مقبول و یکی مقهور و یکی مردود و از احوال هر یک شمه ایرادی باید آما
 مولانا سیف الدین که محبوب قلوب بود خدمت مولانا سیف الدین منار سے اند و حضرت خواجہ بزرگ
 قادری سر نسبت بایشان توجه خاطر و اتقات بسیار بوده است و تا حضرت خواجہ در قید حیات
 بودہ اند خدمت مولانا در ملازمت ایشان سے بوده اند و بعد از نقل حضرت خواجہ قدس سرہ
 ہم با شارت ایشان در خدمت و ملازمت حضرت خواجہ علاء الدین عطار قدس سرہ سیرے بردہ
 حضرت ایشان میفرمودند کہ خدمت مولانا سیف الدین مناری علیہ الرحمہ پیش از وصول حضرت
 خواجہ بزرگ قدس سرہ با ستفادہ و افادہ علوم متداولہ اشتغال تمام داشتہ اند و پیش
 مولانا حمید الدین شاشی و الد شریف مولانا حسام الدین کہ از خلفار ایچر سزہ بودہ اند و ذکر
 ایشان گذشتہ است تلمذ سے نمودہ اند و چون شرف قبول حضرت خواجہ قدس سرہ دریافتہ
 اند روزے از مطالعہ علوم رسمی بر تافته اند میفرمودند کہ در مرض موت مولانا حمید الدین بہر
 بالین ایشان حاضر بودم خدمت مولانا حمید الدین را اضطراب عظیم بود گفتم اسے محمد و م این
 چه قلن و اضطراب سے آن ہمہ علوم کہ ما را بر ترک تحصیل آن ملازمت میگردید و طعنہ میسزدید
 کجا شد خدمت مولانا حمید الدین فرمودند کہ از مادل می طلبید و احوال ذل و ما آن نہادیم
 اضطراب ازین جهت سے حضرت ایشان میفرمودند کہ اگر در حال صحت مزاج حضور دل ملکہ
 شدہ باشد در وقت بیمار کے کہ ہمہ قواسم و طبعی ضعیف شدہ اند و روزے باحفظ
 آورده کسب جمعیت و حضور دل بغایت غایت متعذر و متسریت و سرد این کہ اہل اشد بہر
 بالین بیمار ان سے آید امنیت کہ توسط صحبت شریف ایشان بارے از بیماری برداشتہ بشود
 و چیز سے از علائق و سے کمتر میگردد و ہم حضرت ایشان میفرمودند کہ مردمی کہ ایشان را درین
 طریق سخنان بلند بودہ در وقت رفتن از دنیا ایشان را بسیار در مانده سے دیدیم و بغایت شوش
 سے یافتیم ہمہ معارف و تحقیقات در آن وقت بر طرف بود امر کے تحصیل آن تکلف و عمل
 با شد در وقت بیماری و هجوم امراض و اعراض و ضعف طبیعت چگونه میسر شود خصوصاً در
 همین مفارقت روح از بدن کہ اصعب شداید و اشد محن سے ہے در آن محل مجال
 تکلف و عمل نیست و ہم حضرت ایشان میفرمودند کہ در زمان نقل مولانا رکن الدین خواجہ نے

با شیخ بهارالدین عمر و مولانا سعد الدین کاشغری حاضر بودیم و مولانا خواجه که از دیوان و
 محرمان مولانا رکن الدین بود و یک غلام که از خادم ایشان بود حاضر بودند که دیکر و مولانا
 رکن الدین که تحقیقات امام غزالی را در نظر نمی آورد در آن وقت غیر بیان اعتقاد او
 و اعزاز کلمه توحید کار نمی داشت همه کارهای دنیا و بیان فضل و کمال میباشند بود
 اما مولانا سیف الدین که شریف قبول حضرت خواجه بزرگ قدس سره مشرف شده بود
 مولانا سیف الدین خوش خوان بخار که بوده است و بسبب پیوستگی و بصحبت حضرت خواجه
 قدس سره آن بوده است که وقتی از بخارا برسم تجارت خوارزم رفته بود است اجتناب
 بصحبت حضرت خواجه علاء الدین عطار قدس سره رسیده است و در مجلس شریف ایشان
 بغایت متاثر گشته چون به بخارا مراجعت کرده است بلازمست حضرت خواجه بزرگ
 قدس سره شافقه و سعادت قبول ایشان دریافت و از ایشان طریقه فر گرفته و بجد
 هر چه تمامتر مشغول شده است و یکی همت روزی در نسبت خواجگان قدس الله او احسن
 آورده و ترک اختلاط دوستان قدیم و اعیان یاران ندیم کرده اما مولانا سیف الدین که مقول
 حضرت خواجه گشته مولانا سیف الدین بالاخانه است و دس از اعیان علماء بخارا بوده
 و این مولانا سیف الدین بالاخانه و خواجه حسام الدین یوسف که عم بزرگوار حضرت خواجه
 محمد پارسا قدس سره بوده است هر دو صاحب شبانه روزی مولانا سیف الدین
 خوش خوان بوده اند چون مولانا سیف الدین از خوارزم برگشته و طریقه حضرت خواجه بزرگ
 قدس سره اختیار کرده و یکی ترک آمیزش یاران نموده روزی خدمت خواجه حسام الدین
 یوسف و مولانا سیف الدین بالاخانه با تقاضا یکدیگر بخانه مولانا سیف الدین خوش خوان آمدند
 و با او خلوت کرده گفته اند که ما یاران قدیم یکدیگر بودیم و از صحبت یکدیگر گشاییم ندانستیم
 و حقون صحبت بیان مانا بهت است اگر نسیم سعادت بمشام رسیده است بمقتضای
 صحبت و حق صحبت آنست که ما را نیز از آن آگاه گردانید و بیان دلالت نماید باشد که ما نیز
 بآن سعادت مشرف شویم بعد از ببالغه و ایرام تمام گفته است که عزیز است درین ولایت
 باین صورت و باین کیفیت و ارشاد بجزرت خواجه قدس سره کرده است که در صحبت شریف

ایشان آثار سعادت و انوار هدایت بسیارست مولانا سیف الدین بالافانہ لفته آرمی پینست
روزے مرا ایشان پیش آمدند و پوچستنی نو پوشیده بودند در خاطر من گذشت که باید که ایشان
این پوچتن را بمن دهند فی الفور من دادند و من گویا بی سیرم حقیقت ایشان پس مولانا
سیف الدین خوش خوان را گفت بر خیز و ما را بلازمست ایشان بر سان آنگاه هر سه به صحبت خواجه
بزرگ قدس سره آمدند و خواجه حسام الدین یوسف مولانا سیف الدین بالافانہ نیز شرف
قبول نسبت و طریقہ ایشان فائز شدند لیکن در آخر کار ایشان از مولانا سیف الدین بالافانہ
ترک ادبے صادر شده بوده است که موجب کراهت و بخار خاطر مبارک حضرت خواجه شده است
و بان واسطه از شرف صحبت ایشان محروم شده و محجور و مقهور گشته است و سبب محجورے و
مقهورے دے آن بوده کہ روزے حضرت خواجه در یکے از کچھایے بخار ایفہ اند و مولانا
سیف الدین بالافانہ در ملازمت ایشان بوده است تا گاہ شیخ محمد حلاج از برابر پیدایشہ و دے در زمانہ
حضرت خواجه شیخی معتبر بوده و بسے مریدان داشتند از جمله منکران حضرت خواجه بوده است چون
نزدیک رسیدہ است حضرت خواجه بموجب کرم و مروت با جانب وے توجہ کرده و در صحن گذشتن
و سبب شمش قدم مشایخہ نیز کرده اند مولانا سیف الدین بان پسندہ کرده و خود را بمان
آوردہ و چند قدم دیگر مشایخہ کردہ حضرت خواجه را اذان بے ادبے کلاتر وے در وجود آمدہ غیر
عظیم شدہ است و بغایت تاشرو و متغیر شدہ اند بعد از آنکہ مولانا سیف الدین برگشته و با ایشان
رسیدہ فرمودہ اند کہ حلاج را مشایخہ کردے و با این بی ادبی خود را بیاد دادے بخار را خراب
کردے و عالی را دیران ساختی بعد از تغیر مر و غضب حضرت خواجه در ہمان چند روز مولانا
سیف الدین بالافانہ وفات کردہ و تخان کالی اذربکات آمدہ و بخار را محاصرہ کردہ و مردم
بسیار کشته شدہ و ضلک گشتہ و دیر لے بسیار بان ناحیت راہ یافتہ بعضی مخادیم از حضرت
ایشان نقل می کردند کہ فرمودہ اند شیخ محمد حلاج را ہفت خلیفہ بودہ است اول ایشان شیخ
اختیار و آخر ایشان شیخ سعد سے پریشی و شیخ اختیار در میادے احوال ملازمت حضرت خواجہ
بزرگ قدس سرہ بسیار می کردہ است و اخلاص و ولادت تمام داغتہ و از عجائب امور است
کہ با وجود دریافت صحبت حضرت خواجہ آخر ترک ملازمت ایشان کردہ و روی بصحبت شیخ محمد حلاج

دعا

رسالت

رسالت

آورده با وجود مریدان و همه از طریق خواجگان قدس السار و احکم پانزده گفته و تقویست
 نسبت شریف ایشان میکرده و جسم حضرت ایشان میفرموده اند که من بزرگ در طریقت شیخ
 اختیار را دیده بودم پیر بود یافته شیخ حاج نام و او نیز یکی از خلفا شیخ محمد صالح بوده و
 در مردی باشد گاه بی بازار برای ریمان و مصالح کار خود رفتی غیر از آن کار که بر آن
 سیرت نمیدانست بیزبنت خود آگاه بود و از غیر از آن ذاهل هرگز بکین و بسیار ملتفت نمی شد
 همیشه نظر بر قدم داشت و هم حضرت ایشان میفرمودند که شیخ سعدی پرسی که خلیفه آخرین
 شیخ محمد صالح بود در احوال حال از مقبولان و منظور آن حضرت خواجه بزرگ قدس سره بوده است
 اما در آخر صورتی واقع شده است که او نیز رفته و مرید شیخ محمد صالح شده و من ویرا دیده بودم
 بسیار عمر شده بود در اوائل که پیش حضرت خواجه بزرگ بوده است خرد سال بوده و ایشان و
 را ملازم والده یا والده کلان خود که بغایت ستم بوده ساخته اند و حضرت خواجه را باغی بوده است
 در وقت زرد آلو شیخ سعدی بآن باغ رفته خواسته که زرد آلو گیوه باغبان مانع شده شیخ سعدی
 گفته ای باغبان بیار بے تالی حضرت خواجه خداے را از ما دریغ نمیدارند تو زرد آلو را دریغ
 میدارے چون این سخن بحضرت خواجه رسیده است بسیار استخوان کرده اند و نظر عنایت
 ایشان شیخ سعدی بشیر شده اما در آخر عجب صورتی واقع شده که شیخ سعدی از حضرت
 خواجه اجازت حج رفتن طلبیده و این نزد حضرت خواجه و اصحاب ستم نیفتاده هر چند منع
 کرده اند منع نشده و چون از سفر بازگشته التفات از حضرت خواجه دریافت است نزد شیخ
 محمد صالح رفته و مرید و شده اما مولانا سیف الدین که آخر بدایع مرد و دسے قسم گشته مولانا
 سیف الدین خوارزمی است که در بیادے حال از عجمان و مخلصان حضرت خواجه بزرگ
 قدس سره بوده است لیکن در آخر کار صورتی عجیب و غریب اوے نموده که از شرف صحبت و
 خدمت حضرت خواجه محروم و مجور شده و از دل مبارک ایشان دور افتاده بعضی مخادیم از حضرت
 ایشان قتل کردند که میفرمودند سبب مرد و دسے و دور افتادگی دسے آن بوده است که
 وے گاه بام تجارت قیام نموده و خانه از نخل و اما که نموده روزے حضرت خواجه با همی اصحاب ایشان
 استعا کرده و بر سر ضیافت بمنزل خود آورده و داب حضرت خواجه و اصحاب ایشان آن بوده است

که بعد از هر طعم شیرین یا سیوه ماضی ساخته اند و اگر تعقیب طعام شیرین یا سیوه پیدا
 نشد، آن طعام را ناقص میگفته اند و میفرموده اند که این طعام بے دُم شد اتفاقاً مولا نا
 سیف الدین آن روز بعد از طعام پنج شیرین و سیوه نیاورد و حضرت خواجہ بر سبیل طبیعت و
 انبساط فرموده اند که مولا ناسیف الدین طعام شما بارے بے دُم شد و پیرا ازین سخن کراہتی شده است
 و حضرت خواجہ آنرا دریافتند و فرموده اند که اگر شما را دوازده ہزار دینار بیاورم روزگار شود چون باشد
 و ویرا ہمیشہ در خاطرے بوده است کہ اگر بایمسن دوازده ہزار دینار بشود خوبست بعد از ان حضرت
 خواجہ خاطر شریف ازوے باز گرفته اند و ویرا بصحبت ایشان اقبالے نامہ و مجلس شریف ایشان
 بے انجذاب شده و حرص تمام بر جمع حطام دنیوے در باطن و خیال گشته کہ در طلب دنیا
 بے آرام شدہ و ترک خدمت و ملازمت ایشان کردہ و بگی خود روے تجارت آوردہ روزی در راہ
 مرد و ماخان بچراہ کاروانے کتبار سبزہ نزارے بغایت سبز و خرم رسیدہ بودہ است و کاروان آنجا
 نزول کردہ و روے از روے بخت و سرور بر روے سبزہ مے غلطیدہ و میگفتہ جو خوش چیز
 بے ثمنی حضرت ایشان میفرمودہ اند کہ مولا ناسیف الدین خوارزمی بغایری آمدے بے لطف بودہ کہ از
 دوری و مجورای بچنان صحنی متاثر و متامل نہ بودہ است و ہم حضرت ایشان فرمودہ اند کہ یکے دیگر از ملازمان
 حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ کہ بواسطہ ترک دب و خدمت مرد و شدہ خواہر زادہ مولا ناسیف الدین
 منارے بودہ است مولانا شمس الدین فرکتے خدمت مولا ناسیف الدین را دو خواہر زادہ بودہ است
 یکے مولا نامحمد کہ جو اسے عالم تقی و منورے بودہ است و از جملہ مقبولان حضرت خواجہ بودہ است و
 در ظل عنایت و تربیت ایشان شغولی تمام داشتہ و دیگرے مولا ناشمس الدین کہ جوانی طالب علم بودہ
 و در خدمت ملازمت حضرت خواجہ بسر می بردہ و لیکن یکبارگی ازوے اہامے و کساتے و خدمت
 واقع شدہ کہ بشاست آن از نظر مبارک ایشان افتادہ و دیگر فلاح ندیدہ و آن چنان بودہ است
 کہ روزے حضرت خواجہ لہمان عزیز رسیدہ است و در منزل فرود آوردہ اند و آب روان
 و بایست بودہ مولا ناشمس الدین را فرمودہ اند کہ زود برو و آب را در جوی بندوسی بدان امر
 تقصیر کردہ و کساتے در زیدہ بعد از مدے تپش ایشان آمدہ گفتہ کہ بسبب ضعفی کہ مرا طارے
 شدہ بود آب را نتوانستم آوردن حضرت خواجہ را قدس سرہ از ان اجمال و تقصیر کہ ازوے

۲۰

در وجود آمده که بابت عظیم شده است فرموده اند که مولانا شمس الدین اگر گلوے خودی بر پسته
 و خون خود درین جوے ردان میکردے ترا بهترین بوره ازین چیز که آردے بعد از آن اہمال
 اور امرض دماغ عارض شدہ از ملامت حضرت خواجہ محمد پیرن آمدہ وہ بہ حرکت پیش حال خود مولانا
 سید الدین نزار کے رفتہ است و عرض حال خود کردہ خدمت مولانا فرمودہ اند کہ پیش خدمت
 خواجہ علامہ الدین عطار رودا سید عالم کے باشند کہ ایشان بر تو محبت نمودہ ترا در خواست نامیدند
 کہ بہرکت مشقوے ایشان حضرت خواجہ از تو عفو فرمایند مولانا شمس الدین بہوجب فرمودہ خال
 خود عمل نکرده بجایارفتہ است پیش خدمت خواجہ محمد پیرا عرض حال خود کردہ ایشان فرمودہ اند
 کہ این کارانیش باغی کشاید برودر خدمت خواجہ علامہ الدین رودے باز بفرکت آمدہ خدمت
 مولانا سید الدین گفتہ اند کہ من ترا بلا دست خواجہ علامہ الدین فرستادم تو جامی دیگر چہارفتہ
 کار تو از ہما بخا میکشاید مولانا شمس الدین باز بنجار پیش خواجہ محمد پیرا سارفتہ است ایشان باز
 اورا خواجہ علامہ الدین حوالہ کردہ اند این نوبت کہ بفرکت آمدہ دیگر پیش خال خود زرفتہ بعد از آن
 چنان بہوت و فراموش کار شدہ است کہ بیچ مولوے در خاطرش نمی ماندہ تا حدی کہ نام فرزندان
 خود در نمیدانستہ است و این مولانا شمس الدین را بنوا خواجہ عمو و الملک کہ او اقرابو حضرت ایشان
 بودہ است و ذکر وے خواہد آمد مودت بسیار بودہ نام خواجہ را نمیدانستہ است ایشان را اما بکفایت
 حضرت ایشان بعد از نقل این حکایت میفرمودہ اند کہ حفظ خواطرا اولیا و انتقال ادا مردانقیاد
 اشارت ایشان بر ہمہ طالبان و صادقان واجب است و تقدیم امر بشان بیچ ملاقات و مقاب
 بغایت لازم خدمت مولانا عبدالعزیز بخارے علیہ الرحمہ کہ از ملازمان و خادمان حضرت خواجہ بزرگ
 قدس سرہ بودہ اند میفرمودہ اند کہ طالب صحبت حضرت خواجہ و اصحاب ایشان باید کہ سہ اسب
 نگاہدار و اول آنکہ ہر چند عمل قبول نہد ایشان از وے در وجود آید باید کہ از شترستی بہزار دوزخ
 بار نیست تر شود و از خود ز یادتی کوشش در خدمت مطالب است نماید دوم آنکہ ہر چند عمل از وے صادر
 شود کہ عمل رد ایشان باشد باید کہ از ان ناہمید نگردد دل را تیک در قبضہ تصرف خود نگاہ دارد تا مگر نشود
 و بیچ طرت دیگر نمودم اگر ادبی علمی کہ فرمائید زود گرم باید کہ آن قیام نماید تا در باندہ مقصود خود اولابی بہرہ باہ

خواجہ علامہ الدین عطار قدس اللہ تعالی سرہ

میان ما حکم فرماید حضرت خواجه بزرگواران رویت را که میل بذهیب معتزله داشتند گفتند شام سه روز متصل پیش
 ما آید و در صحبت بر طهارت کامل نشینید و ساکت باشید تا بعد از آن حکم کنیم ایشان سلسله روز
 پیوسته بصحبت حضرت خواجه علاءالدین بی آمده اند و سکوت میکردند آخر سه روز سوم ایشان با
 کیفیتش شده است که بخوبی دیده اند و بسیار در زمین غلطیده و بعد از اوقات برخاسته اند و گوش گرفته
 و بغایت نیاز مند کس کرده که ایمان او در دیم بآنکه رویت حق است و بعد از آن ملازم حضرت خواجه
 علاءالدین را قدس سره لازم گرفته اند و آستانه ایشان ملازم شده گویند در آن مجلس بعضی اصحاب
 حضرت خواجه این بیت خوانده بوده اند که بیت کورس آنگه گویدت بنده سخن کجا رسد که برکت هر کی بنی
 شمع صفا که همچین خط مبارک حضرت خواجه محمد پارسا قدس سره دیده شده که حضرت خواجه
 علاءالدین قدس سره در مرض اخیر میفرمودند که بغایت حق سبحانه و نظر حضرت خواجه بزرگ قدس
 اگر اختیار کنیم همه عالم بمقصود حقیقی و اصل شوند بیت اگر نشکست دل و زبان را زنده نقل جهان را
 همه بکشایند حضرت ایشان میفرموده اند که حضرت خواجه محمد پارسا را قدس سره در توجیه و مراقبه
 غیبت بسیار واقع می شده و حضرت خواجه علاءالدین عطار را قدس سره شعور و وقوف تامی بود
 است و این صفت شعور و صحیح را از غیبت و سکر اتم و آمل گفته اند و اتم حضرت ایشان میفرموده اند که
 بعد از اوقات حضرت خواجه بهارالدین قدس سره بمه اصحاب حضرت خواجه بحضرت خواجه علاءالدین صحبت کرده
 اند بحجت علمو شان ایشان حتی خواجه محمد پارسا قدس سره را و اتم

بزرگواران

در توجیه و مراقبه

من نفائس انفاسه الشرفیه قدس الله تعالی سره پوشیده مانند که بعضی از کلمات قدسیه
 حضرت خواجه علاءالدین قدس سره که در مجالس صحبت میفرموده اند خدمت خواجه محمد پارسا قدس سره
 در قید کتابت آورده بوده اند و میخواسته که بمقامات حضرت خواجه بزرگ الحاق کند لیکن میسر نشده است
 و بعضی از آن نیست که از خط مبارک حضرت خواجه محمد پارسا قدس سره نقل افتاده بر رسم ستمین و تبرک
 ضمن بیت هفت رتبه درین مجموعه مذکور و مسطور میگردد

رشم میفرمودند که مقصود از ریاضت نفی تعلقات جسمانی است کلی و توجیه کلی بعالم ارواح و عالم
 حقیقت مقصود از سلوک آنست که بنده با اختیار و کسب خود ازین تعلقات که بولغ راه اند بگذرد و دیگر
 ازین تعلقات را بر خود غرض کند از سر که ام که گذرد علاست آن بود که آن تعلق مانع نیست غالب

نیامده است و در هر کلام که باز آید و خاطر را بآن مبتدئین بدانند که او مانع راه او شده است تدبیر
قطع آن کند حضرت خواجہ ماہر سے احتیاط چون جامہ نو پوشندندے در اول گفتاری کہ این آن

فلانت و عاریت و اربوئیدندے

ر ششم میفرمودند کہ تعلق بر شد اگر چه بحقیقت غیرست و در آخر نفی می باید کرد اما در اول سبب حصول آن
و تعلق ماسوائے او را نفی کردن از لوازمست بکی وجود رضاے او باید طلبید و در محل ماسوائے

اونفی کنی چون در غیر محل نفی نماندند

ر ششم میفرمودند کہ مثل کبار قدس اللہ تعالیٰ ارواحم گفته اند التوفیق مع السعی همچنین مذکور است
مرشد مر طالب را بقدر سعی طالب است کہ بامر مقتدا بودی سعی این معنی بقائمی یا به توجیه مقتدا را بقا

چند روز پیش تقابو پیدا است کہ مقتدا بغیر چند تو اہم توجیہ بود لطیفہ آئی بود کہ مولانا داؤدک کہ از
سابقان اصحاب حضرت خواجہ بزرگ است علیہ الرحمۃ ہم از اول فراموشی امر کرد و توفیق رفیق شد
تا در محبت حضرت خواجہ قدس سرہ اوقات ہم یعنی مصروف میشد از اصحاب کم کسی دانستی کہ یک روز

تمام سعی بسر بردے

ر ششم میفرمودند کہ گاہ باشد کہ در اثنای سعی و توجہ حالی طلوع کند و طالب بیندہ آن شود اما
ندانند کہ چه بے بیند و بچکے بیند و خود فکر کند خود را گم بیند در حیرت افتد و باز آن حال روے با احتیاج

آرد و طلوع او یا بہ حدیث انفس گردد باید کہ در آن حال تصور خود را سطلالعہ کند و بآن احتیاج
رضادہہ از ان جهت کہ مراد محبوبست و مقتضای عزت اوست و توجیہ در بندقد او نشود زیرا کہ مضرصہ
دوم بشر لائق این صید نیست بد تا آنگاہ کہ باطلوع کند و تا آنگاہ کہ حال توے گردد و بقایا بد و باز
در جدوسی در آید و سہ روزے زحمتش نیست بعد از ان سعی ملکہ گیرد و دستا بحدے کہ با اختیار

طالب بقفا و خارفتن سیرسد

ر ششم میفرمودہ اند کہ چون ملک و ملکوت بر طالب پوشیدہ شود و فراموش گردد و قابو دو چون سعی
ساک ہر برساکگ پوشیدہ شود فنا و فنا بود فلانی در بعضی امتحان کردہ ہیبت بر دستولی شد تضرع نمود

تا از وے م تفع شد امتحان این طالفرواہ لغتہ

ر ششم میفرمودند کہ چون طالب بامر مرشد و بہد او خود را خالی میکند از خسرانے کہ از محبت

توجیہ

توضیح

زلفا

توجیہ در اول امتحان

مرشد بود و در دل طالب مرشد نگن یافته باشد پس ازان قابل فیض آئی گردد و محل در دو احوال یافتن آید
 شود حقیقت تصور در فیض آئی نیست تصور از جهت طالب است چون طالب رفع موانع کرد
 هر آنکه حالی طلوع کند بر او بواسطه روحانیت مرشد که آن حال محل حیرت باشد و هیچ وجه ادراک
 آن وجود آن حقیقت نتواند کرد بزرگ زردنی بحر افک حکمت اختیار در آرد میان شیرست چون
 موانع طبیعت اصل شده اند بقوت اختیار و جهلیا بر رفع آن موانع می باید کرد فرشتگان اگر چه
 مجبول بر طاعت اند و موصوم از مخالفت تصدرا و فعلا آحاد خشیت و خوف اند اعتبار تام اختیار

راست در سعادت و شقاوت و ترقی و تنزل

در ششم میفرمودند که طالب عجز و بچاگی خود را در پیش مرشد باید که دانند مطلقه کند و یقین دانند که
 وصول بمقصود حقیقی میسر نمی شود الا از جهت مرشد و بواسطه دریافتن رضای او در همه طرق و
 ابواب دیگر بر خود بسند و در بندگی ظاهر و باطن خود در اندام و کس که در علامت مرشد کمال
 آن بود که طالب هر چند عالم و عارف بود و یا آنچه داند و تواند در ساوک سعی نماید و بعد از آن در حضور
 یا غیبت توجه به روحانیت مرشد نماید آن سعی هاست و سعی کلی محو شود و بیاصلی و فرونگی کار خود را پیش
 از توجه بمرشد مطالعه کمال کند و در یاد و علی التحسین به بند و بر چندین نازل و مراحل قطع کند آن همه
 در جنب مطالعه کمال مرشد و قوت سیر در روحانیت او که بطیر منبذل شده است بدو جذبات آئی یافتن
 اندک بنیتا که سیر و سالها یک ساعت مرشد نرسد

و در آن وقت

در ششم میفرمودند که امید جز آنست که علی الذوام هر لحظه تصور و افعال خود را در بند و در
 بار تصور می در آید و از سرنگستی و در ماندگی ملاحظه کرم و مشاهده الطاف می کند و پناه می برد و
 التجاس نماید بحض لطف و عنایت و حضرت خواجہ بزرگ قدس سره باین صفت امر فرمودند که در آن
 مرا درین صفت سیدارند

در ششم میفرمودند که باید که طالب در طلب رضای مرشد ظاهر او باطن و در غیبت و حضور علی الذوام
 سعی نماید و محض عنایت آئی محل نظر رضای فرورد در یاد یافتن و در یافتن آن محل نظر رعنا و عمل کردن
 بر موجب آن چنانکه در محل نظر رضا افتد و آن نظر رضا بقایا بدینیک دشوار است اما آسانست چون
 توفیق حق سبحانه فریب شود و اندک سیر علی من سیره اند غرض اول

۱۳۵

رشته مضمون بود که بر طالب آنست که بے اختیار باشد نسبت مرشد در همه امور دینی و دنیوی و کلی و جزوی و بر مرشد آنکه تفحص احوال او کند و نسبت اصلاح وقت و زمان او را بهر کار سه فرماید و امور او را بر و یقین کند تا با اختیار مرشد در آن شروع نماید

رشته مضمون بود که رعایت جانب اهل علم باید کرد و حال خود را پوشیده باید داشت و با هر یک از اهل طایفه نسبت حال او باید سخن گفت رعایت خاطر و احترام از اهل اهل قلوب می باید کرد و با این طائفه درونی شدن کار را دشوارتر میکرد و همه کارها در دینی ایشان با یک ترست مخالفت و مخالفت آن با صحبت ایشان بیشتر باشد و پیشتر رعایت کند و الا سبب مزید خطر باشد **مصرح** بے ادب را برائی و با ادب بودن خطاست و خطا را در بطن و سستی وجود را با ادب دیدن است

رشته مضمون بود که افضل و اکمل احوال کوشیدن در تقویض است نسبت همه استیاء و اولیایا آخره برین بوده اند تجربه باید که در کمال نسبت احوال ظاهره و باطنی هر لحظه بیاطن در کسب تقویض باشد هر نوع اختیار که از دست بریزد کسب تقویض آنرا از خود دور میکند و میدانند می شناسد که اختیار حق سبحانه و تعالی بر آنست که بر اوست از اختیار او بے بر اوست خودش و بر طالب نیز آنست که نسبت مرشد علی الدوام در حضور و غیبت نسبت احوال باطنی در کسب سخن تقویض باشد

رشته مضمون بود که مقصود از دیدن صفت یاری ظهور و صفت تضرع و زاریست و توبه و انابت بحق سبحان و علامت صحت آن دیدن بناجات است نه بجزایات قابلها فخرها و تقویها حکمت در آن آنست که چون میل رضایند شکر گوید و بران رود چون میل بیدر میفایند تضرع کند و کج سجانه کرد و از صفت استغفار ترسد **رشته** مضمون بود که سابقه عنایت ازلی را می باید دید و از امیدوار بے آن عنایت بی علت و طلب آن عنایت لحظه غافل نمی باید بود و از استغنا خود را نگاه می باید داشت و اندک حق سبحانه را بزرگ می باید شمرد و ترسان و لرزان بوده از ظهور استغنا حق تعالی

رشته مضمون بود که ولایت جانی ثابت میشود که او را یا او کند زنده اگر قصوری گذرد با نخواست بود در آن که بریم الا ان اولیای الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون میفرمودند که ایشان از خوف ظهور طاعت نیست حکم آنکه الفانی لایزال و اوصاف **رشته** مضمون بود که در باطن معصوم با تندی باید بود و در ظاهر متعظیم بیل الله جمع میان این دو صفت کمال است

بیت جمع صورت با چنین معنی ژرف نیست مکن جز ز سلطانی شکر

رشمه علم میفرمودند که از مزارات مشایخ بجا رقدس انده توای ار و احم زیارت کننده بهمان مقدار فیض می توانی گرفتن که صفت آن بزرگ را شناخته است و بهمان صفت توجه نموده و در آن صفت در آمده اگر چه قرب صورت را در زیارت مشاهده مقدسه آثار بسیار است اما در حقیقت توجه با روح مقدسه را بعد صورتی مانع نیست در حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم که صلوا علی حیثما کنتم میان و بهمان این سخن است و مشاهده صورت شالی اهل قبور کم اعتبار دارد و در جنب شناختن صفت ایشان در آن توجه در آن زیارت و باین همه خواجه بزرگ قدس سره میفرمودند که بجا در جوح سجانه بودن احوق و اولی است از مجاورت خلق جوح سجانه عزوجل و این بیت بر زبان مبارک ایشان بسیار میگفته است بیت تو تا که گویم مردان را پرستی و بگرد کار مردان گرد درستی به مقصود از زیارت مشاهده اکابر دین رضوان الله علیهم اجمعین می باید که توجه بکن سجانه باشد و روح آن برگزیده حق را وسیله کمال توجه گردانیدن چنانچه در حال تواضع با خلق باید که هر چند تواضع ظاهر با خلق بود بحقیقت با حق سجانه باشد که تواضع با خلق انگاه پسندیده افتد که تواضع خدا را باشد غرض جل بآن معنی که ایشانرا مظاهر آثار قدرت حکمت بینه و الا آن صفت بودند تواضع

صفت

رشمه علم میفرمودند که طریق مراقبه از طریق نفی و اثبات اعلی است و اقرب است بجدیه از طریق مراقبه بمرتبه وزارت و تصرف در ملک و ملکوت میتوان رسید و اشرف بر خواط و نظریه است نظر کردن و باطنی را سنور گردانیدن از دوام مراقبه است از ملکه مراقبه دوام جمعیت خاطر و اعم قبول دلها حاصل است و این معنی را جمع و قبول می نامند و میفرمودند که در لذت با چون بخوار زم رفته شد بهر کس از اصحاب بیاطن اشتغال نموده می شد با اختیار خود بجهت اختیار باطن خود تا ایند که آن صفت را بقا است یانی آن اشتغال قوی قائم کرد و آن ملکه باقی ماند

رشمه علم میفرمودند که خاموشی از سه صفت باید که فاسد نباشد یا نگاهداشتن خطرات یا سطرانکه ذکر دل که گویا شده باشد یا مشاهده احوال که بر دل میگذرد

رشمه علم میفرمودند که خطرات مانع نبود اخترا الا ان بخواه یا شده اختیاری طبیعی که مدت بسبب سال در نفسی آن بودیم تا گاه بسبب خطره گذشته اما قرار نیافت خطرات را مانع کردن کاره قویست

و بعضی بر آنکه خطرات را اعتبار سے نیست اما نیا بگذشت تا ممکن گردد که به ممکن آن شده در
 مجازے فیض پیدا کند یا بر آن دائم منتفخ احوال باطن باید بود و خود را بنفس زمین تکیه کردن ظلم
 با مردم شده در حضور یا غیبت تیرائی نفسی خطراتی است که ممکن یافته است در باطن و سبب آنست
 که هر معنی در لباس صورتی بود هر وقت خود را بنفس زمین از خطرات سوانفی که تسکین یافته
 است تکی می یابد کردن

ر شیخ میفرمودند که اگر حیات باقی باشد انشاء الله عزوجل احوال طریقه نخستین حضرت خواجہ بزرگ قدس
 پیدا کرد که خوش بود و موافق بر خاطر بی محبت تربیت و نیز در آخر حیات اطوار طالت میکرد و در اشتغال
 تربیت خلق زیرا که آنچه با ایشان میرسد مراعات آن نمی کنند

ر شیخ از حضرت خواجہ بزرگ قدس اند سره بیا نقل میکردند که العبادۃ عشرۃ احب الی الله
 منها طلب الحلال سے فرمودند که از وجہ مکاسب و باغبانے و باغبانے اقریب بخلیت در
 زمان از تجارت

ر شیخ میفرمودند که دوام صحبت با اهل حد و واسطه از یاد عقل معاد است
 ر شیخ میفرمودند که صحبت سنت بود که است هر روز زیاد و روز با این طائفه صحبت میباشد
 و محافظت آداب ایشان بیاید کرد اگر بعد صورتی واقع شود هر ماه یا هر دو ماه از احوال ظاهری و
 باطنی خود زیارت و اشارت بکتابت اعلام سے باید کرد و در منزل خود توجه با ایشان مشغول
 تا طبیعت کلی واقع نشود

ر شیخ در صحبت حضرت خواجہ علاء الدین قدس سره گفتند مطلوب در نهایت عظمت است زبان
 طلب نداریم آن طلب نیز از عنایت شناسست فرمودند تا خیر صحبت زمان قابلیت است می یابند
 و از دست می دهند و نمی شناسند و نمیدانند که رنج است

ر شیخ میفرمودند که من میگویم که هر که درین طریق تقلید در آید هر آنکه تحقیق رسد و فرموده اند
 که حضرت خواجہ بزرگ قدس سره را تقلید خود امر کردند در هر چه تقلید ایشان کردم و اکنون میگویم
 هر آنکه اثر و تجویز آنرا تحقیق مشاهده میکنم

ر شیخ میفرمودند که این طائفه را جز در مقام تلویح نتوان شناخت اکنون معلوم میکنم که

ایشان زاد در مقام تکمیل یعنی شده است شناختن هر که در حالت تکمیل ایشان را دریافت و بتفلیس
 عمل کرد بے بهره ماند بلکه در خطر عظیم زنده بقیه شد مگر آنکه عنایت فرماید و خود را بوی نماند اتسی کلام
 قدس سره بگوید که نامد که تلویح نزد مشایخ طریقت قدس اشعار و احوام عبارتست از آنکه گردیدن دل
 سالک در احوالی که برود و بگذرد و بعضی گفته اند که گردیدن دل است میان کشف و اجتناب سبب
 نیست صفات نفس و ظهور آن دهر آئینه سالک را درین مقام تو ان شناخت ارجح تلویح احوال
 و بیان صفات متقابله مثل قبض و بسط و سکر و صحوه مثال آن و تکمیل اصطلاح ایشان عبارتست
 از دوام کشف حقیقت بواسطه اطمینان دل در سواطن قرب و هر آئینه سالک را درین مقام نتوان شناخت
 زیرا که صاحب تکمیل بمرتبه علم رسیده است و در اکل و شرب و بیع و شری و نوم و یقظه و سایر
 صفات بشری مشایخ و مثال این ظاهر شد و تقلید این تکمیل در امور طبیعی و ترک ریاضات و
 مجاهدات موجب خطر زنده بقیه است چنانچه حضرت خواجه علاء الدین قدس سره فرموده اند اما هرگاه
 که تلویح را بران معنی حل کنیم که مصطلح تطبیح لوجهین و عوثر المحققین شیخ محی الدین بن العربی
 و اتباع ایشان است قدس اشعار و احوام شناختن صاحب تلویح مشکل ترست و دقیق ترست
 از شناختن صاحب تکمیل زیرا که حضرت شیخ قدس سره در اصطلاحات خود آورده اند
 که نزد اکثر مشایخ تلویح مقامی ناقص است لیکن نزد ما افضل و اکمل همه مقامات است
 و حال پندره در روی همان حال است که حق سبحانه در شان خود می فرماید که کل یوم هو فی شان
 و تکمیل نزد ما تکمیل است در تلویح خدمت بخند و ستاؤی مولانا رضی الدین عبدالغفور علیه الرحمه
 میفرمودند که معنی کلام حضرت شیخ قدس سره که فرموده اند تلویح نزد ما اکمل مقامات است نه آنست
 که هر زمان سالک تجلی از تجلیات بے نهایت مشرف شود یا هر زمان ویراید که از درکات سید
 و غایت معلوم گردد بلکه مراد آنست که حقیقت آدمی بے رنگ شود و مطابق اصل گردد که
 عبارت از ذات بحت بے کیفیت و کم است پس چنانچه آنجا کل یوم هو فی شان واقع است اینجا
 نیز هر زمان از حقیقت و سبب بآید و او را تابع خود گرداند و نسبت حقیقت او بیه رنگها برابر
 شود بلکه هر لحظه بمقتضای رنگه از شیخونات آلی عمل کند و در حقیقت خود بے رنگ باشد چنانچه گفته
 اند سبب آنست که رنگ من و نیک من معین نیست + نه قب فرام و نه قب قزل نه مشیب ساریت

بیت

و شک نیست که شناختن این شخص که همه رنگها برآید و نسبت او همه رنگها برابر بود و در حقیقت خود
 بی رنگ باشد شکل تر در شوار تر خواهد بود از شناختن صاحب تکین که همیشه در یک مرتبه تقیم است
 و در یک رنگ ثابت و تقیم دانسته علم

ذکر مرض و وفات حضرت خواجه علاء الدین قدس سره بجز مبارک حضرت
 خواجه محمد پارسا دیده شده است که حضرت خواجه علاء الدین قدس سره در مرض اخیر اصحاب را
 فرمودند که آنچه بر من میگردد بنسبت تفرقه ظاهر حال خود در این قیاس نکنید حضور ظاهری و باطنی
 را رعایت کنید و اگر چه متفرق و پیریشان شوید و فرمودند که دوستان و عزیزان رفتند و میروند و
 هر آینه آن عالم به ازین عالم است سبزه یاد نظر نمودی کی گفت خوش سبزه ایست فرمودند خاک نیز
 خوش است باین عالم هیچ میل نمانده است جز همین جهت که دوستان بیایند و در میانند و شکسته
 خاطر شوند و باز گردند و رحم درین مرض فرمودند اصحاب را که رسم و عادت را گذارید و هر چه رسم خلوت
 خلاف آن کنید و بایکدی بگویند با شایسته نبی صلی الله علیه و سلم از برای برادرها حق رسوم و
 عادات بشریت است هر یک در جنب دیگری باشد و اثبات دیگر کنید و در همه کارها عمل
 بفریث نمانید و تا ممکن است از غیبت نه گردید صحبت منت نموده است برین سنت را دوست
 نمانید خصوصاً و عموماً و البته ترک صحبت نکنید اگر برین امور گفته شد استقامت در زید یک
 نفس استقامت شمارا حاصل آن خواهد بود که حاصل همه عمر من است و احوال شمار در نزد الله خواهد بود
 اگر این وصایا را ترک نمانید پریشان خواهید شد و درین اثنا کلمه توحید را بلند گفتن گرفتند و در آخر
 حیات در حضور اصحاب نسبت باین فقیر فرمودند که بیست سال زیادت است که میان من و او
 دوستی شد فی الله است هر آینه آن دیگر نخواهد شد و در غیبت این فقیر در حق فقیر فرموده اند
 که من از و راضیم چنانکه رسول صلی الله علیه و سلم از صحابه رضی الله عنهم و حتی میان این فقیر و ایشان
 سخن گذشته بود و ایشان فقیر را بنسبت باطن خود شریف فرمودند و در اتحاد سخن گفتند و آن
 سخن مناسب معنی قاب تو سمن او او نے بود در حال رفتن آن شب را یاد کردند و گفتند میان
 من و او خوشی گذشته است و او میداند آن سخن را و کسی دیگر نمیداند آن شب را
 یاد کردند جهت تا کید رضو فرمودند که اگر صورت عثمانی بود باعث بران محبت و شوق بود در مرض اخیر

فقیر را بسیار یاد کرده اند و فی الجمله خاطر مبارک ایشان را التفات تمام بود و این هفتاد و سه روزی
 که فقیر را هست ازین معنی است و در مرض اخیر سخنان ایشان گاهی در باب رضا و وجه و محبت
 و شوق بوده و گاهی در نصیحت و حکمت و در عاخر خلق و از آنجمله آنچه بر زبان مبارک ایشان
 میگفته است این است که من بیده است نظم ما نیتانیم و عشقت آتش است بد منتظر
 کان آتش انبرنی رسد و در آخرت مرض مکر میفرمودند که من در خدمت پهلوان صورت
 و معنی بوده ام بل من مزید بل من مزید بسیار گفتند و حضرت خواجه بزرگ را قدس سره حاضر میبود
 اند و با ایشان میگفته اند و می شنیده اند و بیان بی اختیاری خود در رفتن و با شنیدن کرده میگفته اند
 در رفتن و با شنیدن من دو فریق شده اید بر یک سخن باشد تا من نیز بر آن فریاد میگویم از مرض
 به ده پانزده روز اختیار رفتن کرده اند و تاکید فرموده که ازین اختیار بهر نخواهم گشتن و موجب
 تکسر ایشان مداع قوی و در در میان و مکر بوده و سب آنکس را ایشان روز دو غنچه دوم ماه حرم
 سنه اثنین و شامنامه بوده و در آن حال بدار القرا بعد از نماز خفتن شب چهارشنبه بیستم رجب واقع
 شده و روضه شریفه ایشان در ده نوچانیان است و هم حضرت خواجه محمد پارسا قدس الله تعالی
 سره نوشته اند که در روشی از جمله مجبان و در رویشان حضرت خواجه علاء الدین قدس الله تعالی سره
 بعد از وفات ایشان بچهل روز کماتیش در شب شنبه بیست و هشتم شعبان از سال مذکور حضرت
 خواجه را در واقعه دیده که فرمودند آنچه ما را اگر است کرده اند و الا قر است از آنچه اعتقاد مجبان است
 و فرمودند آنچه بود در میان شما گذشته ام سو زنی پیش ایشان افتاده بود دیدست گرفتند و بر پا
 کردند و فرمودند ظهور این معنی بر کسی است که بر سر این سوزن راست ایستد و هیچ طریقی میل نکند
 و هم حضرت خواجه نوشته اند که حضرت خواجه علاء الدین قدس الله تعالی سره در او اکل شعبان
 شمس و تسعین و سبعمائة پیش از وفات هفت سال از چغانیان متوجه بخارا شدند به نیت
 زیارت حضرت خواجه بزرگ قدس الله تعالی سره و بعد از هشرده روز رسیدند و در او اکل شوال
 مراجعت کردند شب عید رمضان در بخارا بودند در وقتی از در رویشان ایشان آن شب
 در واقعه دید که بارگاه هیست در نهایت بزرگی و حضرت خواجه علاء الدین با حضرت خواجه پیر
 قدس الله تعالی شریک در نزدیکی آن بارگاه اند و معلوم شد که آن بارگاه حضرت رسالت پناه است صلی الله علیه و آله

حضرت خواجہ بزرگ باں بارگاہ درآمدند بلاقات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و بعد از فرصتی بیرون آمدند با ایشانست و بسط تمام و فرمودند که مرا این کراست کردنند هر که در صد فرسنگی قبر من باشد از هر طرفی سن او را شفاعت کنم باذن آسمی و عطار را در چهل فرسنگی مرقد او مرتب شفاعت دادند و مکنند از حیوان و متابعان مراد یک فرسنگی مرقد او مرتب شفاعت دادند

خواجہ حسن عطار رحمتہ اللہ علیہ

ایشان در زمان حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہارالدین آمدند قدری مدت سر فرزند بزرگوار حضرت خواجہ عطارالدین عطار را نمودند و شجره ولایت ایشان و ولایم طفلی منظور نظر غایت و عاطفت حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ شدہ بودہ اند گویند کہ بروزی خواجہ حسن یا جمعی اطفال در باغ مزار بازی میکردہ اند و بزرگسالہ سوار شدہ بودہ اند و کوکب دکان گرد ایشان سید و پدید آمدند درین اثنا حضرت خواجہ بزرگ یا آنجا رسیدہ اند و ایشان را با کوکب دکان با آن وجہ دیدہ اند فرمودہ اند زود باشد کہ این کوکب سوار شد و پادشاہان ذی شوکت در رکاب دی پیادہ بدوند و آنگنان بود کہ چون خدمت خواجہ حسن بہ خراسان آمدند و در باغ زاغان میرزا شاہ رخ را دیدند میرزا استری پیش ایشان بطریق معاملہ کشید و از غایت اخلاص کہ با ایشان داشت خواست کہ بخود ایشان را سوار کند پیش آمد و یک دست رکاب استر گرفت و نہ ست دیگر عنان وی و ایشان را سوار ساخت درین محل استر بند کردند و میرزا عنان وی محکم گرفتہ چند گام در رکاب ایشان بدید بعد از آن اشتر یا امید ایشان فرود آمدند در وی بظرف بخارا آورده رتتا زمندی کہ خود تواضع نمودند و قصہ ایام طفلی و سوار شدن گو سال و وعده حضرت خواجہ ایشان را پادشاہان ذی شوکت در رکاب تو بدو و ندبیر زباز گفتند و سر سر کشی استر ظاہر شد و استماع آن حکایت و مشاہدہ آن صورت بسبب زردیادلقین حاضران شد بحضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ حضرت مخدوم و نفحات لائس آورده اند کہ خدمت خواجہ حسن جذبہ قوی داشته اند و بصفت جذبہ ہر گاہ کہ مخلص اند تصرف می کردہ اند و بپایان از مقام حضور نشو و بیان عالم بہ کیفیت بخودی و بی شعوری میرسانیدہ اند و ذوق غیبت و فنا کہ بعضی از ارباب سلوک را علی السبیل اللہ بعد از مجاہدہ بسیار میسر میشود چشایندہ اند و در اول الامر در خراسان کیفیت تصرف ایشان در طالبان و زائران اہتمام تمام دارد کہ بہر کہ بہت س شریف ایشان شرف خدی از بای در افتادی و دولت غیبت و تجوی دی دست دارد کہ چنین استماع افتادہ است کہ یک روز با ملا از خانہ بیرون آمدند و گفتی غالب داشتند بہر کہ انظار ایشان افتاد کیفیت

نخودی روی نمود و چون دانا دیگی از درویشان ایشان بفرمیت سفر مبارک بهرات رسید آمار جذبیه
 و غیبت و بنخودی و حیرت از او ظاهر بود گاهی که در بازارها میگذشت چنان معلوم میشد که ویرا امر باطنی
 فرد گرفته است و بآمد و بشد خلق و گفتگوی ایشان چندان شوروی ندارد و عزیز بود این سلسله
 که این فقیر خجسته ایشان سپید میفرمودند که کار آن درویش پیش ازین نیست که علی الدوام صورت
 خواجه حسن را مقبومی باشد و نگاه میدارد و برکت آن نگاهداشت صفت جذبیه ایشان و
 روی سرایت کرده است خدمت خواجه حسن با تمام کی از کار بوقت که پندت ایشان اخلاص
 تمام داشته است معصومی در طریق خواجه گان قدس الله را و احمم نوشته اند و بعضی از آن انیت که
 برسم تمین و استرشاد بایز دی باید

رشیحیه بانکه بقرینه سلوک طائفه علیه علایه زاد الله فتوحهم علی اطوار سلوک جمیع مشایخ است قدس الله اعظم
 و در سبیل سالی المطلب لا علی و المقصد لا سنی و هو الله سبحانه و تعالی فانه برفع حجب التعینات من

وجه الذات الاحدیة السایة فی الكل بالحدود الفارقیة الوحدة حتی تتفرق سمیات جلاله فترق ما سواه و
 بحقیقت نهایت سیر مشایخ هدایت طریقه ایشانست چه اول در آمدن ایشان در حد فناست و سلوک
 ایشان بعد از حقیقه است یعنی تفصیل مجمل توحید که مقصود از آفرینش عالم و آدم زمین است و ما خلقت
 الجن و الاانس الا لیتعبدون ای بیعزفون گاهی که خواهند باین نسبت شریفه مشغول شوند اول باید که
 صورت آنکس که این نسبت را از کفر فتنه اند در خاطر آورند تا آن نسبت بنخودی پیدا شود پس لازم آن
 بنخودی بوده بآن صورت و خیال کائنیه روح مطلق است متوجه نقطه قلبی شود و در آبان بنخودی
 در دهنده و چون نسبت قوت میگردد و در اشعور باین عالم کفر میشو و این را عدم غیبت گویند و از سبب گفته اند
 پلیت و حال عدم اگر توانی کرد که کار مردان مرقانی کرده چون عبرتیه رسید این بنخودی و نسبت شریفه که اصلا بنخودی
 نخوده بود غیر اشعور تا میآزافا گویند حضرت مولانا جلال رومی قدس سره میفرماید پلیت پاسن آن عربی را که
 هست ما بر بود ز ذوق این عدم آمد جهان جان بوجود بهر کجا عدم آید وجود کم گردد و کسی عدم که چو آمد وجود
 از او افتورده در مرتبه حال عدم و زیارت شدن این نسبت و مقدره ظهور و صفت بنخودی حضرت خواجه بزرگ قدس
 سره میفرموده اند مضرع بهر امان و خود در آبان بنخودی ده + اگر خاطر تشویش دهد با حضار خیال حضرت مرشد است
 است که مندرع شود و الا باید که سه نوبت نفس را بقوت برکشند همچنان که از دماغ چیزی میگذراند و بعد از آن بطریق مذکور

مستغول شوند و اگر همچنان خود را طعم دهند باید که بعد از تخلیه بر طریق مذکور سینه باز بگویند استغفر الله من جمیع
ماذکره استقوالاً و فعلاً و خطاً و سماعاً و انظاراً الاحوال و لاقوة الا بالله و دل را با زبان موافق دارد و دیگر
با افعال بدل مشغول شدن در دفع و سانس اصلی کلی دارد و در پیش این نسبت سینه باید که در نوعی که هیچ
و وجه این نسبت خالی نشود و اگر درمی غافل شود با زبان طریق گفته شد به سر کار رود و اما حاضر بوده
گویند چشم دل برین نسبت دارد و در باز آرد آمد و شد و خرید و فروخت و خورد و خواب تا آن زمان که این
صفت گفته شود و گاهی که خواهی مستغول شود بفرع هر چه تا مستدر حضرت جامع خود این دعا بخواند
که اللهم کن وجهی فی کل جهة و مقصیدی فی کل قصید و نعماتی فی کل سعی و طجای و ملاذی فی کل شدة و هم و
و کسلی فی کل امر تولى مجبه و غایة فی کل حال خدمت خواجسته قدس سره چنانکه طریق سلسله خواجگان
است قدس اندر و اهرم بزرگوار با زبان درمی آمده اند و بسیاری ایشان را بر میداشته در وقت که
بیرسیت سفر مبارک حجاز به غیر از رسیده اند یکی از اکابر آنجانی را که نسبت با ایشان اروت و اخلاص تمام
روایع مرشده بوده است مرضی طاری گشته بوده و خدمت خواجسته بزرگوار در آمده بوده اند
آن بزرگ صحت یافته و خواجسته مریض شده اند و در آن مرض نقل فرموده و نقل ایشان در شب شنبه
عید قربان سنهست و عشرین و ثمانه بوده است و نقل مبارک ایشان را از شیراز بولایت چغانیان
که مدفن والد بزرگوار ایشان است نقل کرده اند و ایشان را از صلیبه حضرت خواجسته بزرگوار خواجسته بهالدین
فرزند بزرگوار بوده است خواجسته یوسف عطار علیه رحمة که میان ایشان و شیخ بهارالدین عمر قدس سره
مراسلات و مفاوضات واقع بوده است حضرت ایشان فرموده اند که روزی در مجلس شیخ بهارالدین
عمر قدس سره مذکور شد که بعضی اکابر طریقت قدس اندر و اهرم در وقت ذکر مجلس میفرموده اند
و آنرا شرط ذکر میباشته اند خدمت شیخ فرمودند که مجلس نفس طریق بنموده چگونه است آنچه شرط این طریق است
حصر نفس است نه حبس نفس این سخن بخدیمت خواجسته یوسف علیه رحمة رسیده است که شیخ بهارالدین عمر
طریق را نفی کرده اند حضرت شیخ نوشته اند که چنین استماع افتاد که خدمت شاطرین حبس نفس را نفی کرده اند و
فرموده اند که هیچ کس از شرط طریقت قدس اندر و اهرم باین نفرموده و حال آنکه مقرر و محقق شده است
که حضرت خواجسته بزرگوار خواجسته بهارالدین و خلفای ایشان قدس اندر و اهرم در طریق ذکر مجلس میفرموده اند
شما چگونه است که نفی آن کرده اند حضرت بهارالدین عمر قدس سره در جواب خدمت خواجسته یوسف علیه رحمة

چنین فرموده اند که مقصود از این سخن یعنی طول ایشان نبود و در جواب اجماع و اجماعی کرده اند

شیخ عبدالرزاق رحمة الله تعالى علیه

از اجله اصحاب نوح اجمن و از خلفای ایشان است طریق وی در روزش نسبت را بطله بوده است روزی
 بلا است حضرت سید قاسم تبریزی قدس سره آمده بوده است حضرت سید و پیر گفته اند همان نسبت و طریق
 شافوب است و در بار روزش طریق را بطله استخوان کرده اند حضرت ایشان روزی مجلسی که مردم
 بوده اند فرموده اند که در بادی حال ما را در صحبت بعضی اکابر با یکی از مشایخ اتفاق ملاقات افتاده فرموده
 نام دسئی بریم و در آن مجلس بنا بر ملائطه نام وی اظهار کردند اما از خارج معلوم شد که آن شیخ عبدلرزاق
 بوده است وی خود است که نسبت بمن تطرفی ظاهر کند و دست بردی نماید صحبت بمن عالی بود خلی مردم عزیزها
 بودند من خود را بر نسبت خود گماشتم و نسبت خود را محکم گماشتم وی این معنی را دریافت در مقام تصرف پیش رفت
 و هر دو پیش خود را بر من دوخت و یکی خود بمن متوجه گشت و خواست که باری بر من افکند من پیشدستی کردم در
 برین گفتن من و دست مبارک بر کتف چپ نهادند باری بود بوی حواله کردم و چون مراجع تصرف او
 بنظر بود پیش مردم و توجیه و بیخ اثر نکرد و باری بروی افتاد چنان متاثر شد که عرق بر پیشانی وی قسمت
 نخل منفعل شدن نیز شرف نه شدم که پیر و عزیز بود آخر خود را بوی باز گذاشتم تا هر تصرف که خواست پیش
 بروی باین معنی حاضر شد باز بمقام تصرف درآمد با وجود این هم کاری نتوانست کرد شرم
 داشتم که زیاده انفعال یا بدتم در زمان برخاستم و بیرون آمدم

مولانا حسام الدین پارسا محلی رحمة الله تعالى علیه

از خلفای حضرت خواجه علاء الدین عطار است و در بادی حال بشرف قبول و صحبت حضرت خواجه نیز
 قدس سره مشرف شده بوده است لیکن حضرت خواجه تربیت ویرا حواله بخندست خواجه علاء الدین کرده اند
 و وی در ملازمت ایشان بدرجه کمال و اکمال رسیده است کمال و روح و تقوی و رعایت آداب
 شریعت تحقق بوده است و در محافطت احوال و اوقات خود اهتمام تمام داشته حضرت ایشان میفرمودند
 که چون از بهری به نیت صحبت مولانا یعقوب چغنی علیه الرحمة روان شدم در بلخ بخندست مولانا
 حسام الدین پارسا ملاقات کردم پس خواستند که میان طریق خود اجماع کنند و طریق را از ایشان قبول کنم چون
 نیت ملازمت مولانا یعقوب داشتم قبول نکردم بسیار مبالغه نمودند خاطر که شنید

آخر فرمودند مرا آن مقدار مجال دهید که بیایان این طریق خاص گتم شاید که وقتی شما را خاطر خواهد که بعضی را این طریق تربیت کنید و تواند بود که مردم از شما این طریق را خواهند بار می پیش شما معلوم باشد بعد از آن این طریق را بیان کردند و فرمودند که بیا مردم را استعداد اینجی است که برین نسبت باندک وقت آن مقدار جمعیت حاصل میشود که در اوقات بسیار بفرز این نسبت حاصل نمی شود و دانستن این طریق شما را هم خواهد شد اتفاقا چون به تا شدند رفتم جمعی پیدا شدند و از ما طریق خاص را استمعنا کردیم معلوم شد که خدمت مولانا حسام الدین بجهت این معنی آن همه بالفه فرموده بوده اند و هم حضرت ایشان فرموده اند که اوقات مولانا حسام الدین از اوقات شیخ بهار الدین عمر بلکه از اوقات شیخ زین الدین جوانی با وجود کثرت اورد و از کار ایشان مضبوط تر بود کمال سعی و اهتمام در محافظت در رعایت اوقات و احوال داشتند از مصلح ناما از دیگر غیر وقت قبوله تجویز کرده بودند که مردم در ملازمت ایشان باشند بعد از نماز دیگر تا صبح کسی پیش ایشان نمی بود اوقات ایشان بقایت مضبوط و محفوظ بود نماز تجمد و اشرف و چاشت و سایر سنن را لازم داشته بودند و این عبادات و جمیع آداب شریعت با جمعیت خاطر ایشان را حاصل بود و هم حضرت ایشان فرموده اند که خدمت مولانا حسام الدین میگفتند هر چند جمعیت خاطر باشد لیکن در وقت خوردن طعام گفتن بسم الله منافی نیست و باید که حرکت نشود و از حضرت ایشان استماع افاده که میفرمودند از خدمت مولانا حسام الدین یعنی پرسیدم که در نهایت کار در طریق خواجگان قدس الله را در احوال چه چیز میفرمایند ایشان فرمودند که ذکر درین مقام از براسه رفع درجات است

مولانا ابوسعید رحیم الله

از کبار اصحاب خواجگان الدین عطار قدس سره بوده است بعد از نقل حضرت خواجگان در محبت و محبت خواجگان بوده است حضرت ایشان میفرمودند که نظر حضرت سید قاسم تبریزی قدس سره همیشه بر میسر بود و معنی توحید بر ایشان غلبه داشت هر چه از حوادث و عوارض این عالم پیدا میشد حضرت سید خود را بنا بر مشرب توحید بیان باز میگذاشتند و بقضای آن معامله میکردند و تقرب این سخن فرمودند که در آن فرصت که خدمت خواجگان عطار قدس سره بجزاسان آمده بوده اند و در احوال با لنگر حضرت سید قاسم قدس سره رفته اند و ایشان را ملازمه کرده و خدمت مولانا ابوسعید رحیم در ملازمت

خواججهن بوده است چون در صحبت حضرت سید نشسته اند خدمت مولانا ابوسعید را بجا ط آمده که در باطن
 حضرت سید تصرفی کند و در آن مقام شده و جمع هم کرده حضرت سید واقف شده اند که خدمت مولانا
 ابوسعید را داعیه تصرفی شده است آنجا که سبب شرب اهل توحید است خود را بخدمت مولانا ابوسعید
 باز گذاشته اند و تن تصرف دی و در داده تا خدمت مولانا تصرفی تمام کرده است بختی که حضرت سید را
 دهمولی شده است و ساعتی نیک از خود غایب گشته بعد از افاق سر بر آورد رده اند و خدمت مولانا
 ابوسعید را گفته اند بارک شد بارک شد گرم کردید و عنایت فرمودید خدمت خواججهن
 مولانا ابوسعید هر دو ازان صورت شرمنده و منفعل شده اند و چون بیرون آمده اند
 خواججهن مولانا ابوسعید را بر آن بے ادبی ملاست کرده اند

خواججه عبدالمهدی امامی اصفهانی رحمة الله تعالی علیه

از اجله اصحاب حضرت خواججه علام الدین است قدس سره وی گفته است که اول بار که صحبت حضرت
 خواججه علام الدین قدس سره رسیدم این بیت خواندم که **شعوی تو باش اصلا کمال نیست پس**
رودر گو مشو وصال نیست پس خدمت خواججه عبدالمهدی امامی علیه الرحمه بالتماس یکے از سادات
 بزرگ در طریقه خواجگان رساله مختصر بغایت مفید نوشته است که بعضی ازان اینست
 که بر سیم تبرک ایراد سے یا بد

رشمه طریقه توجیه طائفة علایه و پرورش نسبت باطنی ایشان چنانست که هرگاه خواهند که همان اشتغال
 نمایند اولاً صورت آن شخص این نسبت از وی یافته باشند در خیال در آورند تا آن زمان که از فکر آزار
 و کیفیت مسموده ایشان پیدا شود و بعد از آن آن خیال را نفی کنند بلکه آنرا نگاهدارند و چشم
 گوش و همه قوی بآن متوجه قلب شود که عبارت است از حقیقت جامعۃ انسانی که مجموعۃ
 کائنات از علوی و سفلی مفصل آنست اگر چه آن از حلول در اجسام منزّه است اما چون نسبت
 میان او و میان این قطعه لحم صنوبری هست پس توجیه باین صنوبری باید نمود و چشم و فکر و
 خیال همه قوی بر آن باید گماشت و حاضر آن باید بودن و بروردل باید نشست و با شک
 نداریم که درین حالت کیفیت غیبت و تجردی رخ نمودن آغاز میکند آن کیفیت را در هر نفس باید کردن
 و از بی آن رفتن و بهر فکری که در آید توجیه بحقیقت قلب خود نفی آن کردن و بآن جزو سے

مغول شدن و در آن محل بجای که حقیقت تا آن نفی نشود و لکن بصورت آن شخص باید کردن و آنرا حفظ
نگاه داشتن و تا با آن نسبت پیدا نشود آن زمان خود آن صورت نفی میشود اما باید که شخص متوجه آنرا نفی
نکند و اگر چنانچه آن صورت و سادس نفی نشود چند نوبت با اسم یا تکیه بحسب معنی در دل مشغول شود
که البته دفع شود و اگر باین نیز دفع نشود در دل چند نوبت تامل کلمه لا اله الا الله بکند یا این طسیرین که
لا موجود الا الله تصور کند و آن وسوسه که متوش او باشد از هر نوعی که باشد چون موجودیست از
موجودات ذمینی تحقیق آنرا بجن سجانه قائم بیند بلکه عین حق داند زیرا که باطل نیز بعضی از ظواهر است
حق است و شک نیست که باین تامل ذوقی شود نسبت عزیزان قوت گیرد آن زمان آن فکر
را نیز نفی کند و حقیقت خودی متوجه شود و از پی آن برود اگر با آنکه ذکر لا اله الا الله در دل بگوید
حضور نیاید بجز چند نوبت بگوید و الله را میدید بدیدل فرود برود آن مقدار مشغول شود که بسیار اول
نشود و چون بنید که ملول خواهد شد ترک کند و بداند که مادام که غیبت و توحیدی و نسبت عزیزان و
ترقی باشد فکر در حقائق اشیا و توجه بجزایات عین کفرست مصرع با خودی کفر و توحیدی در حق
بلکه فکر در اسما و صفات حق سجانه هم نباید کردن درین دم و اگر نیز برسد آنرا نفی باید کردن باین
طریقها که گفته اگر کسی گوید که درین صورت نفی حق لازم آید جواب گوئیم که حق را باین حق نفی میتوان
کردن چنانچه حضرت خواجہ بزرگ قدس سره فرموده اند پس اگر فکر در حق صرف باشد هر چند نفی کنی باید
که زیادت شود زیرا که حق نفی کسی منعی نشود و الا از اعلی کرد و نیز مطلب روحانیت این طائفه علیه
توجه نیستی است که سرحد و ادبی حیرت است و مقام تجلی انوار است و در آن مقام وجود نبی ماند
و فکر در اسما و صفات شک نیست که ازین مرتبه فرود ترست و باید که در بازار و گفتگوی و اکل و شرب
و همه حالات آن حقیقت جامع خود را نصب العین خود سازد و او را ظاهر داند و بصورت جزوی از
حضرت جامع خود غافل نشود بلکه همه اشیا را بوی قائم داند و نمی کند که آنرا در همه مستحبات و مستقبات
مشاهده نماید تا بجای رسد که خوراد ربه بنیرو همه اشیا را آئینه جمال با کمال خود دادند بلکه همه را
اجزای خود یا به مصرع جزو درویش مست جملینک و بدو و در حالت سخن گفتن نیز باید که ازین مشاهده
غافل نشود بلکه گوشه شمیم دل او بدان سوا باشد و اگر چه ظاهر او بجزای دیگر مشغول باشد چنانچه فرموده
بیت از درون سوا شسته او از برون بیگانه و شمس و اینچنین زیباروش کم می بود

اندر جان به و هر چند صحبت بیشتر باشد این نسبت قوی تر گردد و چون بمرتبه برسد که تفرقه بیان
 دل و زبان تواند کردن و خلق او را حجاب از حق نشود و حق حجاب از خلق نگردد آن زمان
 تواند که بصفت جذب در دیگران تصرف کند و اجازت ارشاد دعوت خلق بکن آنگس را باشد که
 باین مرتبه برسد و باید که خود را از غضب راندن نگاه دارد که زامن غضب نرفت یا طن را از
 زور منافی و خالی می سازد و اگر غضبی واقع شود یا قصوری دست دهد که کدوتی قوی طاری شود
 و سرشته نسبت کم گردد یا ضعیف شود غلی بر آرد و اگر قوت مزاج و فاکند آب سرد که بسیار مفایده
 و آلیاب گرم و جامه پاک در پوشد و در جای خالی دو رکعت بگذارد و چند نوبت بقوت نفس بکشد
 و خود را خالی سازد و بعد از آن با نظری متوجه شود و در ظاهر نیز پیش حضرت جامع خود تصرع کند
 و یکی یا دو نوبه نماید و بداند که این حقیقت جامع منظر مجموع ذات و صفات حق است نه آنکه حق سبحانه
 در وی حلول کرده بلکه بمنزله صورت است در آتیس این تصرع بحقیقت نزد حق سبحانه باشد

شیخ عمر ماتریدی رحمه الله علیه

از اصحاب حضرت خواجه عمار الدین عطارت قدس سره و از خدمت ایشان قبول تمام داشته
 حضرت ایشان ویرا دیده بوده اند از وی نقل میفرمودند که شیخ عمر میگفت شایخ عوان نزد شایخ
 خراسان نامش فرستاده اند که ما را احوال و مواجیدت و از ان معانی تمییر باین الفاظ کرده ایم
 شما دین باب چه سخن دارید و لفظه چند که مصطلح اهل مجاهده و مسکاشفه است نوشته فرستاده اند
 شایخ خراسان این صورت را بر شایخ ما در اله عرض کرده اند و ایشان از شایخ ترک پرسیده
 اند شایخ ترک فرموده اند ما اینها نمی دانیم جواب ما نیست که پارچه بخشی بر تپان و پارچه بغداد می
 بر تپان یعنی چه خوب است ما بدیم چه کدم اند ما کاسیم یعنی اصل کار درین طریق نقصان خود و نشی و جو دست

مولانا احمد مسله رحمه الله

از جمله اصحاب حضرت خواجه عمار الدین مست قدس سره و از طراز زبان و خادمان آستانه ایشان
 حضرت ایشان فرموده اند که روزی مولانا احمد مسله در مبادنی احوال خود از حضرت خواجه
 اجازت خواسته که به بخشان رود و دیدن تویشان خود و بعد از مراجعت از بخشان دور راه بجای
 رسیده است که طائفه از دختران صحرائتینان آب در آمده بوده اند مولانا احمد را در غم

دیدن ایشان شده است و آن دغدغه بروی غالب آمده و ویران بقرار ساخته بخاطر آرزوه که یک
 قطره کنم خود را ازین تشویش خلاص گردانم پیش رفته و لحظه تماشای ایشان کرده و برگشته و چون
 بصحبت حضرت خواجه مشرف گشت اتفاقاً مجمع بزرگ و مجلسی عالی بوده حضرت خواجه بر سر جمع
 متوجه مولانا احمد شده فرموده اند که در طریقه خواجهگان قدس الله ارواحهم محاسبه است از ان زمان که
 از پیش ما برآمده اید و باز آمده آنچه درین مدت بر سر شما گذشته است همه را بر سبیل اجمال بیان فرمایید
 مولانا احمد در مقام تقریر شده است و خیلی گفته چون بقصره نظاره دختران رسیده نتوانسته است
 بارگفتن حضرت خواجه فرموده اند که چیزی مانده که گفتید البته می باید گفت چاره نیست و اگر شما نگوئید
 ما خواهیم گفت و شما را رسوا خواهیم کرد مولانا احمد بغایت مضطرب شده است و چاره جز افتاسی
 آن سر ننماید آخر الامر بحالت هر چه تا سر تقریر واقع کرده است حضرت خواجه روی از مولانا احمد
 گردانیده اند و فرموده که جوان گرم رو بنمید مولانا احمد می گفته که من در آن مجلس از دشت و نجالت
 چنان شدم که اثر از هستی من باقی نماند تمام وجود من گویی که جان در زبان آمده و بالکلیه از خود فانی شدم

در وصف احمد سمرقندی رحمه الله

کفیت وی ابوالیاس من است و لقب جمال الدین و ناسن احمد بن جلال الدین محمد سمرقندی اگر چه
 در وصف احمد بحسب ظاهر مرید شیخ زین الدین الخوافی است قدس سره و حضرت شیخ برای وی
 اجازت نامه نوشته اند و در آخر نامه نام مبارک خود و تالیف کتاب را چنین نوشته اند که لقب هده لاف

العبد الفقیر الی اللہ الکریم الوافی زین الخوافی تبتہ اللہ علی قوانین اهل الطریقه و اصل الی ذروره مقامات
 الکمل من ارباب الحقیقه مذکوره للولد الاغر السید احمد السمرقندی فتح الله علیه بواب الحقائق و عرفه

التیغین الدرجات و الدقائق فی حجب تہ احدی و عشرین و تماناتی فی بعض لواحی ہرات
 و سینت عن الآفات اما بحسب حقیقت مشرب اهل توحید وجود بروی غالب بوده و تولا بخاندان
 خواجهگان سلسله نقشبندیہ قدس الله ارواحهم ننموده و پیش از سفر خراسان و عراق و حجاز و ماوراءالنہر
 بصحبت حضرت خواجه علاء الدین عطار قدس سره بسیار میرسیده و از بركات مجلس شریف ایشان بخلقتا
 متحقق نگشته و بعد از مفارقت صوری و ہاجر ت ضروری ہمیشہ برفوت صحبت و خدمت شریف ایشان
 اطہار حسرت و ندامت میکرد چنانچہ در مراسلات و مکاتبات که با ایشان نوشته این مضمون واضح و لایح است

از این کتاب در کتابخانه جامع آستان قدس

و از جمله آن مکاتیب است این کتاب از خط مبارک در پیش احمد حکمت است شهادت و نقل اقتاد و هو
 بنامه و الجامع این دو سجانه و تعالی مشرقیان و مغربیان گیتی را لغز به غزاة ملا و غزاة مصفا آن نور دیده
 مردم عالم که مردم دیده خواص نبی آدم است تیره نظر انوار سجانی و لطیفه میرطاب ابر رحمانی بر تو شعاع خلق
 در دل خشمیم هوای العین صباح المستیتمع سالن العنصر الخطیم المستخرج فضائله من اروتیه الکرمیم
 لغزیه ریاض التحقیق قطرة حیا من التحقیق قطرة حیا من التوفیق غزاة ملا و غزاة مصفا آن نور دیده
 فلک الیاریه در سائر الولاية دایرة نقطه الالباب لقطرة دایرة الاقطاب کیانته قلوب العاشقین علماء الحقین
 والملة والدين حسن الاسلام و السلام بالانصاف بالطاقات رب العالمین مخدوم که زجاجه دل میمان
 بفرود غزیت وجود او نور علی نورست و خطبه بدر مات لسان صدق فی الآخرین بموراد و کالاراد
 مذکور السبب الله لیس المجد والجمال و اسکنه مقاعد الابدال براه معاد سعادت جوادانی و مرجع
 اقبال نامتاهی ارزانی دارد و هو المحیب لمنه دعا و القادر علی القبول و الاعطاء نظم خدای عزوجل
 بر این سعادت را بدو آفتاب بر ایوان آسمان دارد و بصحیفه حتی ارض من نسیم الاشجار به ذوقیته حتی اربع
 من نسیم الاثمار الهی فی غایات العبودیة و مدی نیایات العبودة ازین جنیض بناز بدان در ذرته
 معارج ناز که سند معالی و اعزازت تبلیغ می افتد شمع الایانیم الیمن الیمن من ارض الابدان الی الابدان
 سلامی به عرضه میدارد دیدان آستان که مخم کردی و در دعای و عروه وقتی ز منی و زمانی که فیض اعضا حمل
 استن آسانی است آن دو مان آفتاب امسارت که شمع هدایت سراسر ای جهان در ظلمات ثلث است
 بعیت بقارهم عصمة الدنیا و عزهم بهجت علی منصبه الایام منسل بسکین محویب شکسته تنبانده مخلص و مجب
 تحفص که غریب بخارفاق و حریق نوار اشتیاق است احمد که کینه نغلین داران عقبه است بچهره منی
 زمین آن درگاه که نونه چشمه غنماست می شاید و باستین حزه گوهر بارود امن چهره زرنگار خاک آن سرگوی
 دولت که بهتف باهات اختیاران و مطاف کرامت فیک بختان مت میروید و بلب حسرت حاشیه آن اسباب
 مبارک که پوسه جای طبقه اهل شفاست می پوسد و در قبول عذر و غفارت و تقاعد حدیث انبیا و
 اولیا صلوات الله علیهم و قدس الله روحهم شفیع می آورد که درین مدت تقصیر علی الله و ام
 جوامع همت و مجامع تمت یلان مقصور بوده است که بهر وجه زود تر خویشتم را دران صف لغال جا
 ساخته آید مکن چون محول احوال و مقدر آمال و آجال حجاب موانع و نقاب تغذی و روی کار

از این کتاب در کتابخانه جامع آستان قدس

این بجا ره می کشیده است و در بحر تقدیر و سلسله مشیت در زندان حرمان و بحیران محبوس میباشد
جز صبر و تسلیم روی نبوده است سمیت کسی ز چون در چه دم نمی تواند در ده که نقش بند حادث و رای
چون و چاست به ما کل با تین المرید که به تجری الریاح کما لا تشتی السفن در روز و شب
بادم آتشین اصبیح و آه عنبرین مزاج روح گاه بوار اکل آتشین می بتام گاه صبار الخلفه
عنبرین میداده که این چه عقده است که وقت در کار این شکست افکنند که بعد از آن که آفتاب سعادت
بر سر این مخلص تابفت و سهای عزت سایه رحمت بر سر این مرحوم انداخت در گرفت سائبان
اهل ایح بر ظلمتی بر پی طیفلی بود در زنده نور و بغضیه سرور که مطرح آثار التوارخ و خورشید صبح و شرح
ایصار انظار حقیقت مست الذمی بقصد بالید القاصدون والصادقون و بغیظه لادنون و الاخرون
روزگار و طالع آیات نیات آبی نموده شواهد ایماز و دلایل عجاز نامتناهی مشاهده کرد و بر این سلطه
صبح و انشمه که یا لعین رات و لا اذن محنت و لا خطر علی قلب بشر از حجب غیب و استار لاریب
نظاره کرد نگاه دست نامرادی رقم مبانیست بر لوح آن ملازمت کشید و کار گزاران این خمیه
آبگون که فرشان کما بداعیان کن نیکون انداخت این گدای بر راحله فراق بستند و از آن
مگر عز و اقبال که محل علای کل الحسب است در اکناف آفاق و اطراف اقطار پریشان کردند
سبیت دان گشت لازمی بوسل مقطع به قمار اراض بو اتانی خیالها به سمیت یارب چه بود بود
که عهد وصال بود و دگوشن اسید نسیم شمال بود و آسوده بود دل ز فراق بسوخت جان به
هر دم زده است تازه توید جمال بود گیتی چنان بر بود ز ما محمد آن وصال به گفتمی کرد آسته جان
خیال بود به امید از کون کون و مسکان و مقدر کن نکان آست که یکبار دیگر خاک آن درگاه را
که محل باجو اهل دید مست بزودی در دیده تنیده کشیده آید و اکنون که میدان حیات تنگ شد
و حاوی حیل مقرر تحول خواهد جنبانید به آفتاب جان روی مغرب آید خواهد آورد و مرغ آشی
از دامگاه استسیر و از خوابید کرد و طاب بر ایون عرشی این نفس جاو و ز فرشی را پید رود خواهد نمود
و چنانکه هست و بود و خواهد دست تو در دامن علقه است آنحضرت زده آید و بوسیدن آن پای
که تیج سرور است کار آن سری ساخته آید انشا الله العزیز سمیت سر ششم بدست
من دست آموز به چنان سوی خودم کشی سبر باز م سمیت چنین که من ز فراق

بسر در آمده ام بگریم تو دوست نگیری کجا توان برخاست بز و علیه اعتمادی فی هذه الاجیة و علیه اتوکل و
 به سلطین آری اگر در نماز در اول تحریم و تکبیر دل جانز باشد و در آخر تسلیم جان نافر غیبتها و غفلتها که
 در میان رود آنرا بکرم عیم بخنور بر میگردد و آن طاقت شکسته بسته را در می پذیرد بکرم ازان بیشتر نتوان
 بود و رحمت ازان فزون تر صورت نتواند بست شفقت بر فروماندگان ازان وافر تر تصور نتواند
 کرد و انشاء الله این چند رقم که رفته نیازست و بعرق تشویر و قلم و هشت بر بیاض مجالست نسبت افتاد
 در آن حضرت مجلسی یا بدو فترت قبول این فرومانده را بدست آویزی تو نامزد شود بیست جایست
 سلیمان یوم العرض فرست یاتی بر جل جبر او کان فی فیها بترمنت بلطیف القول و اعتذرت ما ذر
 ان الهدایا علی مقدار مهدیها بیدیه رد کن انکار که پاسه طلی تحفه مورسوی تحت سلیمان آرد
 حالیکه روی نیاز بر آستانه بی نیاز می ماند و زار زار بدرود می نالد باشد که حکم العود
 احمد ازین سوی دری بکشاید و ازان جناب اشارتی آید که عود و اعود و اعود و اعود و اعود و اعود
 مصحح باز آنکه ترا نیاز میدانم داشت بیست شود میر آید درین جهان اینم که باز با تو دس
 نشاء و این بیستیم بگوش دل سخن و دکشای تو شنوم بیستیم جان رخ راحت فرامی تو بنیم بیستیم بیستیم
 در تو نیستم قبول کن بیستیم اگر هم من و گرنیک چون کنم اینم بیستیم آن حضرت و ملازمان آنجناب
 یالیتی کنتم نعم نافوز فوزاً عظیماً علی الخصوص بواجبیک بخت مقبول آن حضرت خواجگافور سلمه الله باجم
 اهل بیت از غلصان و عاقبت قبول فرمایند و آرزو مندی زیاده ازان دانند که تبحر بر بیان
 آن توان کرد بیست و اوجع الایام کاس فراقنا لا یصح الا فاق شهب الذوا سب فی نوة
 محرم سینه اشقی و خشرین و ثمانیة تسوید این ارقام ناتمام بطویل انجامید و سیاق این نیاز نامه
 مستعدی گزشت شد و لیکن عمر دوگان فراق و ماتم رسیدگان اشتیاق را معذور باید داشت
 بیست نه چندان آرزو مندم که وصفش در بیان آید بیست و اگر صد نامه بنویسم سگایت پیش ازان
 آید بیست همواره سده عالیه مقصدار باب سعادت باد بمنه و لینه حضرت الیتان میفرمودند که شیخ
 زید الدین الخوافی علیه الرحمة در بیاد می حال بد رویش احمد سمرقندی اهتمام تمام داشتند
 و خاطر ترویج کار او می گشتند و او را مقصود مسجد جامع هرات با عظمتی نصب کرده و ولاده
 و قربان هفتاده روز در شهر توقف می نمودند و مجلس وی حاضر میشدند و اهل شهر را بوعظ و

ترجیب میفرمودند و در جمعیت مجلس و اهتمام بلیغ داشتند و مردم را امر میکردند که بر دست دی
 بیعت کنند بعد از چند گاه از درویش احمد بغایت رنجیدند و او را تکفیر کردند و مردم را از مجلس او
 تفریق نمودند و منع بلیغ نمودند و تمام خاطر از و باز گرفتند و سبب رنجش خدمت شیخ آن بود که در ویش
 هر سوسه منبر ایات حضرت سید قاسم را قدس سره بسیار میخوانده در آخر مجلس نیز میفرمود و تا خوانندگان
 اشعار حضرت سید میخواندند و هر چند خدمت شیخ او را از آن منع میکرد متقاعد نمی شد و ایشان ازین
 جهت بغایت از درویش رنجیده خاطر شده بوده اند و کار بجای رسیده که در مجلس و اعطاف درویش
 هفت ہشت کس پیش نماہ حضرت ایشان میفرمودند کہ این رنجش خاطر و غضب خدمت شیخ بعد از آن
 بوده است کہ من از ہری بجانب حصار و ہلغور رفتہ بودم بلا زمت حضرت مولانا یعقوب چرخ
 علیہ الرحمہ و در آن سفر سہ ماہ ماندم چون بہری باز آمدم صورت حال درویش و غضب
 خدمت شیخ و کیفیت و عطا و کے برین نہج کہ واقع شدہ بود شنیدم خاطر من بسیار طول شد
 و در آن وقت مرا بدر ویش چندان آشنائی کہ نبود روزی از دروازہ ملک بشہ درمی آمدم درویش
 بر روی پل روان پیش آمد و خود را از اسپ انداخت و گفت بہ نیت صحبت شما از منزل خود
 بر آمدہ ام و میخواہم کہ کچھ شما آیم و در دوی دارم عرضدا شنیدم کہ در آن محل کلید حجرہ را بخدا
 مولانا سعد الدین کاشغری داشتند با خود گفتیم باشد کہ خدمت مولانا پیش آید پس بالفاق
 درویش بجانب حجرہ خویش کہ در مدرسہ غیاثیہ داشتیم روان شدیم و دوی اسپ را بمنزل خود
 فرستاد و در راہ خدمت مولانا سعد الدین پیش آمدند ہم کچھ آیدیم و چون نشستیم پیش از سخن
 درویش آغاز کرد کہ بعد از آن اظہار ملالت شکایت کردہ قصہ را تمام باز گفت کہ مرا چنین و
 چنین ایدار سبندند و در مجلس و عظم من بیچ کس نماندہ و در انشاء سخن نیز بسیار گریست پس گفت
 در کار خود بغایت حیران بودم عزیز می مرا چنین گفت کہ اگر کار تو میکشاید از فلان کس میکشاید
 کفایت این امر خطیر از دست دیگری نمی آید و آن عزیز مرا بشناہر کردہ است اکنون من دست
 نیاز در دامن عنایت دادم حضرت ایشان فرمودند کہ از ہمتناقصہ درویش و گریہ و تضرع وی در
 باطن خود المی عظیم احساس کردم و دل من بروی مسوخت دیدم کہ خاطر بی اختیار بجانب درویش متوجہ
 شد و بالفعل مشغول گشت گفتم باکی نیست شما در مسجد فلان حاضر شوید و عطا گوئید ما را خاطر بر آن آید

که البته مجلس شمار اجماعت و کثرت بیشتر از پیشتر شود در ویش خوشدل برخواست و در آن مسجد که
 اشعارت شده بود و عطا گفتن آغاز کرد بعد از چند روز بر تبه غلو کردند که از آنجا مسجد کشاده تر بایست رفتن
 بسه و چهار مسجد بهین جهت رفته شد بعد از آن اجتماع و خوش غایر تبه رسید که بصورت مسجد جامع هست
 رفتن در مسجد جامع از دوام و هجوم خلق برومی شد که در هر مجلس چند نوبت در ویش میگفت که خدا بیش
 پیام زاد که نزد یکتر نشینید هر چند مردم نزدیک یکدیگر می نشستند آواز در ویش بکنار آن مجلس نمی رسید
 خبر این خواه از دوام بمع خدمت شیخ زین الدین خوانی رسید هر چند در مقابله سعی کردند کاری پیش
 نرفت و هجوم و کثرت مجلس در ویش بیشتر شد و در میان مردم شهرت یافت که جوانی ترکستانی شیخ
 زین خوانی معارضه کرده کار از پیش برد بعد از آن در شهر هری انگشت نامی شدیم مریدان خدمت شیخ
 هر جا مار امیدیدند یا یکدیگر میگفتند که ایشان در ویش احمد را در دگر دند و مجلس او را در وادند میفرمودند
 که اول معارضه که در جوانی کردیم نسبت بخدمت شیخ زین الدین کردیم و از پیش برویم و میفرمودند که
 از خود رسالی باز طریق من برین وجه افتاده است که سچکس منبیره و عناد بر من غالب نیامده است
 هر که با من ستیزه کرد کارش نشد و میفرمودند که میرزا سلطان ابو سعید میگفت که خواب دیدم که جمعی
 از اولیایم را گفتند که خواب عبید بسیار قوت دارد و با او ستیزه و عناد نمیتوان کرد هر طرف که او دست
 و هر چه خاطر او بخوابد همان میشود و فرمودند که راست دیده بود از صفر سن باز میدانم که هر که با من ستیزه
 کرد مغلوب شد و کار او پیش نرفت بلا زمان و خدا مان حضرت خوابه عبدالحق عجب دانی کسی را
 مجال ستیزه نیست البته ایشان غالب اند حضرت ایشان و عطا در ویش احمد را بسیار معتقد بودند
 میفرمودند که مرا خاطر بسیار ماکل بود عطا در ویش احمد بود بسیار سخنان نیک می گفت در مجلس و عطا او
 شیخ ابو حفص سدا و شیخ ابو عثمان حیرمی می بایست و گاهی میفرمودند که بایستی که در مجلس وی شیخ
 ابو القاسم حبیب و شیخ ابو بکر شبلی حاضر بودی تا حقائق رفیع او استماع کردندی روزی در مجلس
 و عطا خود سخنان بلند و قوی میگفت چنین دریافت که بعضی منکران مجلس میگفتند که چه چنین سخنان
 باید گفت که کسی نفهمد فی الحال آغاز کرد و گفت از اینکه تو بیست باشی و سخنان بلند این طائفه را فهم کنی
 از کجا معلوم که همه حاضران مجلس چنین اند شاید که در آن مجلس کسان باشند که این سخن به نسبت ایشان
 میگذرد همه را مثل خودی فهم و بیست نباید دید و هم حضرت ایشان میفرمودند که در ویش احمد سر منبر

زین الدین

سخنان بغایت بلند میگفت و نظامیان بروی زبان طعن و انکار میکشاند و جواب مقتدان از
 جانب او آن بود که این سخنان بی اختیار روی می آید و بقدر استعداد بعضی مجلسیان گفته می شود
 و میرا در آن اختیار و گناهی نیست و هم حضرت ایشان میفرمودند که روزی در مجلس وی حاضر بودم
 از وی سخنی در غایت بلندی و لطافت ظاهر شد وی بآن سخن تفاسیری نمود و آنرا ناشی از استعداد
 خود دانست بر اهل مجلس منت بسیار نهاد و گفت بنم آنکه بواسطه من حقایق غیبیه و معارف حقیقیه
 سبع شمار آفرع میکند و شما قدر آن نمیدانید و از عهد پیشکمر آن بیرون نمی آید و این مضمون را
 مکرر نمود و منت نهادن را از حد گذراند و در آن باب مبالغه را بنهایت رسانید مرا بسیار
 ناخوش آمد گفتم از کجاست که این سخن از حقیقت تو ناشی گشته است چرا حل بران میکنی که مشاهد
 درین مجلس بعضی باشند که استعداد ایشان جذب این معانی از مبده فیاض میکند اگر استعداد ذات
 و قابلیت اهل مجلس نباشد تو هیچ نمیتوانی گفت چه کردی که زبان داشتی سر خود را و رحیب چه کشیدم و انباشت
 میسر را بر گوش خود محکم نهادم و مجلس نفس کردم و گفتم من سخن تو نمی شنوم بنیم که چگونه معارف خواهی
 گفت فی الحال حاضر شد و راه سخن بروی بسته گشت هر چند سعی کرد که سخن تو اندک گفت میسر نشد دانست
 که این حصر از کجاست بر سر میرا آغاز کرد که چه معنی دارد راه سخن بر غیر می بستن و استعان را محروم کردن
 آخر چاره ندید از منبر فرو آمد و من خود را در میان مردم از نظری پوشیدم و هم حضرت ایشان
 میفرمودند که درویش احمد بسیار زود در و غلط خود میگفت که دانشمندی و عالی تحصیل ناز میکند از
 و تحمل ندارد که امام سلام نماز باز و در با خطاب تمام از مسجد بیرون می آید جاهای صوت می پوشند
 بد رخانه علیکه و فیروز شاه میرود مانند سگ باز گفت استغفر الله استغفر الله اگر فردای قیامت
 حق سبحانه پرسد که سگی که هرگز نافرمانی و عصیان در و پوز روی نیامد چرا اطلاق اسم او بر جاست
 نافرمان کردی چو کیم بلکه سگ سگان مثل علیکه و فیروز شاه که قوت سعیت دور ندگی دارم
 این جماعت را این قوت نیست آنچه ایشان بسعیت پیدا ساخته اند و مروری که ایشان
 جمع کرده اند ایشان بران جمع آمده اند و هم ایشان میفرمودند که روزی درویش احمد در و غلط
 خود میفرمودند که بعد از آن چند گاه و غلط خواهم گفت زیرا که و غلط دوام و دو نوع است مردم متوجه
 گفت کی آنکه به نسبت متابعت شریعت تمام از خود رسیده باشند و از آثار و دوام نفس و هیچ نام

روحنت و خفا نفس و جلوه نفع باعث بنا شد محض حقانیت و شفقت بر مردم باعث باشد دوم آنست
که او را با نرت و بخت سبحان کاری بنا شد و فکر تپیا، اسباب آن عالم تراشیده باشد لکن روی وی
همیشه در خلق بود و استیفا و خلوصا عاجله و روحنت و خفا نفس باشد من از قسم اول ششم چه بتایامی
آنها نفس من بسیار است و معتزلم که خواسته های طبیعی من تمام رفع نشده است و از قسم دوم نیز ششم
زیرا که ملاحظه امور اخروی و غم تهیه اسباب آن عالم عرا بسیار است پس چند روز و حفظ انتم چند
روز دیگر نماند گویم

رشته بظلمت مبارک درویش آمد علیه الرحمه دید و شده است که در مجموع نوشته بود و نکست فی القدس
متوجه الی حضرت القدوس سمعت من علی طهره بقول منشی لی قلت کیف اظننت یا رب قال حل و
علا بظلمت ک عن غیری والتوجه بالکلیه فی سمعت من درویشش آبادی فی القله قالیه روحانیا
بکلام روحانی بقول این خود که گوی من ذات شریف نیست ازین عبارت آن فهم کرده است که
یعنی آنچه بعضی گویند که وجود مفید عین وجود مطلق است یعنی وجود مخلوق عین وجود خالق است
چنین نیست تعالی گفته عن ذلک علوا کبریا الحمد لله لا یسا به معلوم شد که وجود خالق منزله است از آنکه
عین وجود موجودات باشد و در همین روز بعد از صلوة و ذکر مشاهد کرده شد که یک نورست بنسبت
و مجموع کائنات همچون ذره ایست و بر تو این نور علم این واقعه آنست که چنان که فرمود از نور
شمس وجود نمود یافته است و با و ظهور گرفته است بعینه نسبت عبودیت موجودات همچنین است
شمس حقیقی ازین روی که بنور شمس حقیقی ظاهر گشته اند و با و قائم اند و این غیر از عروجی و تجریدی
گراست کردند و آن عروج در ذات حق بود سبحانه و تعالی و در آن تجرید و معراج فرقی میان ذات
حق و ذات این غیر آن بود که ذات حق را نهایت نبود و ذات این غیر متناهی بود و ذلک فصل الله
یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم ازین مقام خبر داده است آن بزرگ و در مشاهد نمود که گفته
است لیس یعنی و بینه فرق الا ان تقهت بالعبودیه و شیخ الاسلام خواجده عبدالقادر انصاری را
قدس الله تعالی روح دیده شد در مقام که فرمودند میان ما و تو پر در فرزند می باشد چنانکه در میان ما و
تو توئی بنا شد خدمت درویش احمد در آخرین سخنان این ابیات نوشته بود و بنا شد عار شتم که در دو کون
مقام پر نیست به معنای مغزلم که نشانم پرید نیست و در آخر هر دو جهان صید کرده ام

مگر بر آنکه تیر و مکالمه پریدیمت بی چون آفتاب در رخ هر ذره ظاهریم بی از غایت ظهور عیالیم پریدیمت
 گویم بهر زبان و بهر گوش بشنوم بی وین طرز که گوش و زبانم پریدیمت
 سید شریف جرجانی رحمه الله تعالی

از جمله منظوران و مقبولان حضرت خواجہ علاء الدین عطار بوده اند قدس اللہ تعالی سمره حضرت محمد و خاندان
 در لغات الانس آورده اند که این فقیر از بعضی اعزہ شنیده است که قدوة العباد و المثلین و اسوة الکاملین
 المدقین صاحب التمامین العائقة و التقیقات الراقیة السید الشریف الجرجانی رحمه اللہ که توفیق
 اعز اعطای ملک اصحاب حضرت خواجہ علاء الدین عطار قدس سره یافته بوده است و نیاز و اخلاص کام
 بخادمان و ملازمان داشته بارها میگفته که تا من بصحبت شیخ زین الدین علی کلاک از مشایخ فقیران است
 تر سیدم از رض زهیدم و تا بصحبت حضرت خواجہ علاء الدین عطار نه بیو ششم خدای را نشناختم حضرت
 ایشان فرموده اند که خال من خواجہ ابراهیم علیه الرحمہ میگفتند که در مدرسه ای که پیوری بودم حضرت
 سید شریف نیز آنجائی بودند روزی در سحرگاه پای کفش هلازمت حضرت خواجہ علاء الدین
 عطار قدس سره بگردیدم اولاد صاحب پدایمی آمدند مرا بزنی آوردند بسیاری شستم با خدمت و اجازت
 در آمدن میشد و در سحرگاه ملازمان حضرت خواجہ طهمانی بکلیف میگروه اندیش کوی و مرغ و بعضی تکلفات
 دیگر مولانا بهاء الدین از جانی که از علماء متقی بوده است گاهی در آن مجلس شریف حاضر می شده
 یکبار در سحری این طعام با آورده اند بخاطر دی گذشته که در سحر مردم در ویش را این چه نوع
 کف است و چرا باید که این مقدار کف کیند حضرت خواجہ را بر خمیروی اشرافی شده فرمودند که مولانا
 بهاء الدین طعام خورد اگر چنانچه حلال باشد ضرر نخواهد کرد و حضرت خواجہ علاء الدین قدس سره
 خدمت سید شریف را بصحبت مولانا نظام الدین خاموش علیه الرحمہ امر فرموده بودند و خدمت سید
 فرموده حضرت خواجہ ملازمت حضرت مولانا نظام الدین خاموش علیه الرحمہ بسیار میکرد و حضرت
 ایشان نیز فرمودند که خدمت مولانا نظام الدین خاموش علیه الرحمہ فرمودند که چون خدمت سید
 شریف بصحبت حضرت خواجہ علاء الدین پیوستند و حضرت خواجہ ایشان را قبول فرمودند ایشان
 از حضرت خواجہ التماس نمودند که مرا صحبت با کسی فرمایند از اصحاب خود که بواسطه صحبت وی اہمیت این
 مجلس حاصل کنم و مناسبتی با اہل این نسبت پیدا سازم حضرت خواجہ ایشان را بصحبت ما امر کردند

بدر

و خدمت سید بعد از فراغ و رس می آمدند و پیش مانی نشسته و سکوت می کردند و روزی نشسته بودند و مراقبه کرده ناگاه بچودی و بیطاعتی از ایشان ظاهر شد چنانچه نامه از سر ایشان افتاد و ما بر خاستیم و عماره بر سر ایشان نهادیم چون بحال خود آمدند سبب آن بچودی پرسیدیم گفتند عمر بود که آرزوی آن داشتیم که یک ساعت لوح بر که من از نقوش علی پاک شود و زمانه دل من از اندیشه معلومانت خود خلاص یابد درین ساعت برکت این صحبت آن سنی دست داده از غایت ذوق لذت آن مرا این بچودی روی نمود و از من این بی او بی صادر شد خدمت سید شریف علی رحمه در اوقات مفارقت و محرومی از ملازمت حضرت خواهم علامه زاهدین قدس سره مکاتیب و رقايع بلامر زمان ایشان میفرستاده اند و از ابجد است این دو مکتوب که به هم نین و بر ترک زنده می شود

مکتوب اول حضرت حق سبحانه و تقدس سایه از شاه و پناهی بندگی حضرت قطب الاقطاب محرم حظیره قدس زین الارباب سلطان المقتدین و برهان المدققین و ائمه الاسلام و قوادیه الایثار مرشد الخلائق و موضع الطریق لعل الله علی العالمین و طباء الطلاب و المسترشدين علی الله سبحانه امره و شانه ابر سر کافه انام الی یوم الیقام ممدود و مسموده اراد این فراغت از مقام معلوم مرفوع گردانیده و بین التفات خاطر کاینکینا خالصت آن ورگاه مستغله بود و می باشد رجاء و اتقست که سعادت پایبوس و شرف ملازمت علیه علیه بر احسن احوال میسر گردد و دیگر احوال ظاهر و باطن موجب حمد و ثناست و اعتنای کلی بکرم عزیزان است و تسکین برود که واقعی نسبت ایشان و الحمد لله علی ذلک مخدوم زادگان علی الاطلاق علی الخصوص و الخوص تا و سر الافاق کریم الشمایل و الاطلاق بلج المله و الدین خواججه حسن حسن الله الوالتا باذنه تعالی قبول فرمایند ملازمان سده کلیا و مبارزان میدان بقا و بعد الفرمولانا صلوات الله بنوا و الدین و مولانا کمال الدین ابو سعید با سائر اخوان صفاء و عورات مشتاقانه قابل نایند و السلام علیکم و

رحمة الله و بركاته و نیات

مکتوب دوم قطعه و من عجب انی احسن الیهم به و اسال عن اخبارهم و هم سعی به و شاتم عینی و هم فی سواد باه و یطلبهم قلبی و هم بین اغضلی به شعر اسی صورت نور زلف لطافت آنی به در صورت تو معنی حق تا تنهاهی خاک آستانه پوسیده این بیت را تکرار میکنند که سبب

و لو آن لی فی کل جمعت شعرة فی سائنا ثبت الشکر کنت مقفرا به الطاق و اعطان از بندگی مخدوم
 و مخدوم زاده حسن الله او النابین صحبت مشاهد میرو و نمودن و اعتقاد الطاف خاطر فیاض
 آن حضرت میداند هر لحظه امید و آری در زیادت مستحق سبحانه و تقاضای سایه ارشاد پناهی
 را بر سر کافه انا نام مستدام دار و مخدوم زادگان علی الخصوص خواجہ تلج الملاء و الدین
 خواجہ حسن و ملا زمان غنیه علیه علی الخصوص مولانا صلاح الملت و الدین و مولانا کمال الدین
 ابوسعید سائر الابرار و الاخیار بدعوات مخدوم مولانا و السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

مولانا نظام الدین خاموش رحمہ اللہ تعالیٰ

ایشان افضل و اکمل اصحاب حضرت خواجہ علاء الدین اند و تاخیر ذکر ایشان را سبب بهمان است
 که در ذکر خواجہ بزرگ و خواجہ علاء الدین قدس سرها گذشت خدمت مولانا نظام الدین حضرت
 خواجہ بزرگ را در آوان تحصیل در صحبت یکی از علماء در لواجی بخارا دیده بودیم و بعد از آن صحبت
 حضرت خواجہ علاء الدین پیوسته اند حضرت ایشان میفرمودند که خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمة
 میگفتند که پیش از آنکه بلازمت حضرت خواجہ علاء الدین مشرف شوم و بخدمت ایشان پیوندم مرا
 مجاہدہ در ریاضت بسیار بود و از آثار ریاضت خوارق عادات بسیار مشاہدہ می افتاد چنانکه
 گاهی به بعضی مساجد میرسیدم که مقفل بود و میخواستم که در آیم اشارت تقبل میکردم کنشاده می شد
 و امثال این چیزها بسیار ظاهر میگشت بعد از آنکه استماع افتاد که حضرت خواجہ علاء الدین عطار
 بسم قدر شریف آورده اند و آنچه شده که بلازمت ایشان رسم چون بمنزل ایشان رفتم اول بخدمت
 مولانا ابوسعید ملاقات واقع شد ایشان گفتند مولانا بسیار پاکیزه اید وقت آن
 پاکیزگیها و زهد بالذکر پھر ازین سخن گراہیتی شد و بر خاطر من گران آمد چون پیش حضرت خواجہ در آمد
 ایشان نیز همین عجارت فرمودند که مولانا بسیار پاکیزه اید وقت آن شد که ازین پاکیزگیها و زهد بالذکر
 لیکن مرا از سخن حضرت خواجہ هیچ گراہیتی و نقلی نشد بلکه آن گراہیت که حاصل شده بود مرتفع شد و انتم
 که مقصود ایشان چسبند و توفیق فی سبحانہ بخدمت ایشان پیوستم از بعضی اکابر منقول است که میگفتند

که روزی پیش خدمت مولانا نظام الدین نشسته بودم کمیزی کی میخورد که ملوک ایشان بود از پیش ما بیست گذشت
در خاطر گذشت که آیا حضرت مولانا درین کمیزک بملک همین بیخ تصرفی میکنند یا فی الحال
ایشان فرمودند که دل خود را با این نوع چیزها ملوث نمایی باید ساخت اهل حق در عیادت که بخاطر کس
چیز میکنند حق سبحانه هزار بار بهتر از اهل حق میداند و الله که چهل سال است که مرا احتلام نیفتاده است
بسبب آنکه روزی جماعتی از روحیان بمن فرود آمدند و گفتند که ترا رعایت خود میاید که در احتلام
رفتند زیرا که ترا از ان عمر ترا ج میشو و ازین جهت چهل سال است که رعایت ازین معنی کرده ام و
از فقده سال است که مرا بغسل احتیاج نیفتاده با وجود آنکه متامل بودم
و اگر که شمه از لطافت و صفائی باطن خدمت مولانا علیه الرحمته حضرت ایشان
میفرمودند که خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمته را لطافت بحد کمال بود و از اوصاف و احوال
و اخلاق مردم بسیار زود متاثر می شدند و دعوی بیریگی می کردند و الحق با چنان بود که هیچ چیز از ان خود
نمیدانستند هر چه از اوصاف و احوال واقع شدی میگفتند این نسبت فلان است دان صفت فلان هم
حضرت ایشان می فرمودند که روزی خدمت مولانا میگفتند یک از عیالیه خانوادہ خواجگان قدس الله
ارواحهم که مقرر داشته اند آنست که هر کس می آید ایشان پیش می بیند که بعد از آمدن او چه بخاطر افتاد آنچه
در خاطر آید شد آن وصف و نسبت اوست چون بسبب کمال صفادول ایشان مصفا از ما سو است
آنچه ظاهر می شود شوب با ایشان نیست اگر آنچه ظاهر شد تعلق با ایمان و مسلمانی دارد و از نماز روز و تحصیل
علوم دینی تعبیر با این طریق میفرمایند که نسبت مسلمانی و دیانت و نسبت علمی ظاهر شد و اگر محبت و عشق
ظاهر میگردد میگویند که نسبت جذب ظاهر شد و بهم حضرت ایشان میفرمودند که خدمت مولانا نظام الدین در زمان
در منزل ما همان بودند و ما مقدم شریف ایشان را منتقم دانستیم و دستم بود در خدمت ایشان بودیم یکبار روز
پیش ایشان نشسته بودیم ناگهان فرمودند آه نسبت گرانی ظاهر شد غالباً فلان کس می آید و یکی از اعیان شناس را
نام بردند سبحان الله و لا اله الا الله و لا حول و لا قوة الا بالله گفتن گرفتند بعد از زمانی آن شخص در آمد خدمت
مولانا فرمودند بیاس خوش آمدید نسبت شما پیش از شما آمده بود و بهم حضرت ایشان فرموده اند که خدمت
مولانا نظام الدین نود ساله شده بودند و در آخر حیات کسانے را که در نسبت ایشان نبودند با طرد آن
مردم در پیش ایشان سخن نبود اگر از دور میبیدند میگفتند فلان کس می آید و بانمی می آید و نفس بار او را از آب

خواهد ساخت رسید او را عذر گویند و برگردانید یکبار در صحبت ایشان نشسته بودم که شیخ سراج نام مروی که در شاهی
 می بود از در در آمد و بنشست و خدمت مولانا را که چشم بر او افتاد اثر ریاضیت در بشیره وی احساس کردند
 ایشان را خوش آمدند و شدند و محبت بسیار گفتند و اظهار محبت و مهر و کردند لیکن من این شیخ سراج را
 می شناسم مروی بود نظایرت خویشند و من که اولیا اگر چه بحسب ظاهر ریاضت داشت اما غیر خود کسی نمی شناسد
 بعضی می گفتند که اکابر دین را داشتند تا من نیز میداد خدمت مولانا را که شد میگفتند و من می گفتم که کجا
 معلوم خواهد شد که ناگاه خدمت مولانا مضطرب شده فرمودند که بر خیزید خیزید و بر خیزید تا منم و بر آید
 مجلس نمود و در راندند و ام حضرت ایشان میفرموده اند که روزی خدمت مولانا را در دستم
 شد بسیار اظهار رنج و الم کردند آخر تعجب کرده شد پس ایشان آتش آرد و سبب چه قام
 خورده بوده است و شکم او درد میسوزد و در خدمت ایشان فرمودند که یکبار کسی آمد
 که خدمت مولانا نظام الدین را مرضی عارض شده است و در آن زمان در شانش در منزل
 با همان بودند بتجلیل پیش ایشان رفتم دیدم که آتش گرفته اند و جامه بسیار بر ایشان پوشیده
 و چسب کس خود را بر بالای ایشان انداخته و خدمت مولانا را ترحم عظیم گرفت
 میگریزند و دندان درازان میروند چنانکه در رقب و لرزه می شود و آن ترحم تسکین نمی یابد
 و من باز مشاهده این حال بغایت اندوختن شدم ساعتی نبشتم ناگاه یکی از اصحاب
 ایشان که بخد مت ایشان را اطلاع تمام داشت گندم به آسیا برده بود از در در آمد
 با جامهای تر شده که در هوای سرد در جوئی آسیا افتاده بود و سرهای عظیم خورده
 و بغایت میلزید خدمت مولانا که ویرا دیدند فریاد بر کشیدند که مرا گذارید و بر آید
 گرم سازید که این سرمای اوست که من میخورم صفت حال اوست که در من بر آید
 کرده چون جامهای تراز و برکتند و جامهای دیگر در و پوشانیدند و او گرم
 ساختند فی الحال ترحم ایشان تسکین یافت و بحال خود باز آمدند و برخاستند
 بی تشویش از حضرت ایشان استماع افتاده که میفرمودند روزی پیش خدمت مولانا
 نظام الدین علیه الرحمه نشسته بودیم و ایشان کتابی در دست داشتند ناگاه
 بی موجب گریه عظیم بر ایشان مستوی شد ایشان گفتند آه مرا چه شد مگر باه ایت اقدام

حضرت ایشان گفتند از خدمت مولانا این سخن عجب بود بایستی که ریابند که آن نسبت
 کمی از مبتدیان مجلس بود که بطریق انکسار از ایشان ظاهر شد خدمت خواجہ کلا رحمة اللہ فرزند بزرگوار
 حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس سرہ از والد شریف خود نقل میکند کہ ایشان فرمودند کہ روز
 انکشت پای مبارک مولانا نظام الدین علیہ الرحمۃ آبلہ کرده بود و جراحہ شدہ خادای را گفتند کہ مرہے
 ساز تا برین جراحہ نہم آنکس برہمی آورد و بر انکشت پای ایشان نہاد بعد از ساعتی فرمودند کہ دلغ
 مرا تشویشی کہ مردم را از خوردن بنگ عارض شود پیدا شد کہ باین مرہم چیز بزرگان آینه
 خادم گفت آری فرمودند پس اثر کیفیت اوست کہ در وباع من سرایت کرد دست روانی
 اورا دور انداختند و اشغال این حکایات از خدمت مولانا بسیار منقول است کہ در آن جگہ بطریق

تفصیل موجب تطویل است لا جرم درین مجموع برای اداین مقدار اختصار افتاد
 و کبر بعضی از قوتہای باطن ایشان رحمہ اللہ حضرت مخدوم قدس سرہ در نجات الانس
 آورده اند کہ چہاں مخدومی خواجہ عبید اللہ اوام اللہ تعالی بقا رہم فرمودند کہ خدمت مولانا
 نظام الدین گفتند کہ کمی از اکابر سمرقند کہ نسبت ببا اخلص و محبت و ارادت بسیار داشت
 بیمار شد و بر موت مشرف گشت در زندان و متعلقان وی نیاز مندی بسیار کردند مشغول گروم
 دیدم کہ ویرا اسکان نقاد حیات نیست مگر در ضمن ویرا در ضمن گرفتہ صحت یافت بعد از چنگاہ نسبت
 ببا تہمتی واقع شد کہ متفقہ ببا تہمت و اذلال ماگشت و آن شخص تہمتی است کہ در ان باب بیان نماید
 و آنرا دفع کند اما خوشبختن داری کرد و خود بران نیاد در خاطر ما از وی کوفتہ شد ویرا از ضمن
 اخراج کردیم بپشتاد و ہمد پویشدہ تا آنکہ آن بزرگ از اکابر سمرقند کہ در بارہ خدمت مولانا
 خوشبختن داری کردہ بود خواجہ عصام الدین شیخ الاسلام سمرقند بودہ است و آن تہمت و اذلال
 کہ بخدمت مولانا رسیدہ بواسطہ فرزند ایشان بودہ است کہ بدعوات دغایم خواندن و تسخیر
 جن منسوب بودہ از انجہت بمحظرات اہل حرم بازگشت کردہ و جمعی از اکابر بایب غرض ویرا بکبت بعضی
 از حرم نسبتی میکردہ اند و تہمتی می نہادہ و شئمہ ازان حال بسبع میرزا انغ بیگ رسانیدہ اند فرزند
 خدمت مولانا تا قرار کردہ و اثر شامت آن ثقامت و تہمت بخدمت مولانا نیز سرایت کردہ
 میرزا انغ بیگ را عبرت شدہ و بغضب ہرچہ تا مہتر خدمت مولانا را طلبیدہ تا صمدان

ایشان را سر برهنه در عقب اسب سوار ساخته بوده اند و میفرمایند که بیگ برده ایشان در
 ابلغ میدان جامی نشسته بوده اند و سر پیش افکنده مرا تبه داشته اند که مرز انج بیگ از پیش ایشان
 گشته ایشان بر نخاسته اند بعد از آنکه میفرمایند ایشان را طلیعه و سخنان غناب امیر آغاز کرده
 خدمت مولانا نظام الدین فرموده اند که جواب اینهمه سخنان یک کلمه است میگویم من مسلمانم
 اگر یاد داری خوب دگر نه هر چه خاطرات میخواهد بفرمای میفرمایند از آن سخن متاثر شده فی الحال
 بر خاسته و گفته که دیر بگذارد حضرت ایشان می فرمودند که بعد ازین بے ادبی به میسر زان
 انج بیگ شکست و نشویش بسیار رسیده و در آن زودی بسروى عبد اللطیف میفرمودند و برایش
 و هم حضرت ایشان میفرمودند که خدمت مولانا نظام الدین بسیار بقوت بود و در بعضی شخصی پیش ایشان
 گفته بوده اند شخصی پیش ایشان متاثر و متغیر شده خطبه بر دیوار کشیده اند آن شخص در همان ساعت مرده است
 خدمت مولانا محمد روحی که از کمال اصحاب حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس سره بود نقل کردند که حضرت
 مولانا میفرمودند که روزی پیش خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمه نشسته بودم و مولانا سعد الدین
 یو که از دشمنان مقرر بود و از خلصان خدمت مولانا بود پیش ایشان تنکایت بسیار کرد از طالب علی که نسبت
 بخدومت مولانا ابی ادب و ینعت و تممت و جفاست و امانت بجای می آورده و چندان بگفت که خدمت
 مولانا متغیر ساخت اتفاقاً درین اثنا آن طالب علم خبیث منکر از دور پیداشد مولانا سعد الدین نور و بر آنحضرت
 مولانا نموده که اینک آن خبیث منکر اینست که میگذرد و وی بی ادبانه از پیش ایشان بگذشت خدمت مولانا
 را غضب مستوفی شد چو بک صورت فریاد و آرشیدندان خبیث فی الحال افتاد و بیرونش گشت و خدمت مولانا
 بخانه درآمد مردم بر سر او رفتند تا بپایین که چه حال دارد مرده بود حضرت ایشان میفرمودند که خدمت مولانا
 یکبار در سر بخش آبی نشسته بوده اند و طهارت میکردند و اندوخته آب دهقانی را کشاده بوده است آن
 دهقان تعجیل می آمده است خدمت مولانا را بر سر آن بخش نشسته دیده پیدا شده که آب را ازین شخص
 کشاده شد و سر از عقب ایشان آمده و بی ملاحظه دست بر ایشان زده و ایشان را سر گون در آب
 انداخته چون ایشان در آب افتاده اند سر ایشان در آب فرودفته آن دهقان فی الحال بر کنار
 آب افتاده و مرده و یکبار معتقدی ایشان راست گفته که میخواهم برای شما بلغ سازم بعد از دست
 آمد که باغ نمودار نمی بیند و ایشان را بان باغ آورده یک محوطه بوده است که نصف او را

برای ایشان بارخ ساخته بود و در آن ایتامی کرده و نصف دیگر از بر سر خود ساخته بسیار مرموز
 کرده بود و چون مولانا با بنجار آمده اند نصف باخ که آن شخص تعلق بوده در نظر مولانا بهتر آمده ناگاه از دور
 ایشان آوازی برآمده است که بمیرد این آواز هیچ منقطع نمی شده چند جویرا که کشته اند آن شخص افتاده
 مرده است حضرت ایشان حکایت میکردند که بعد از آنکه حضرت خواجه ملا را ندین قدس سره خدمت شریف
 را قبول کردند و ایشان بوجوب اشارت حضرت خواجه بخدمت مولانا نظام الدین صحبت بسیار
 میداشتند چنانچه پیش ازین گذشت بعضی از ارباب غرض بخدمت خواجه چنان عرض کردند
 که مولانا نظام الدین را داعیه شیخی و بزرگی است و در آن باب سخنان بسیار گفته اند که سبب
 خیار خاطر شریف خواجه شده است و از خدمت مولانا بسیار در بار شده و چون بکرات و مراتب این
 غرض واقع شده و کشتی خاطر ایشان بنایت رسیده مولانا را اطلاعیده اند و خواسته اند که نوعی تفرقی
 کند و در آن وقت ایشان در چنانها و مولانا در سمرقند می بوده اند چون امر حضرت در رسیده مولانا
 بی توقف روان شده اند و خدمت شریف نیز هم راهی ایشان رفته اند خدمت مولانا بر دراز گوش
 سوار بوده اند و خدمت مید شریف بر اشتری ناگاه اشتر سید را در راه جو گرفته است بر وجهی شده که
 امکان سواری نمانده و در راه معطل شده اند خدمت مولانا سید را بر دراز گوش خود نشاندند و خود
 بواسطه آنکه ضعیف ترکیب بوده اند بران اشتر سوار شده اند آن اشتر فی الحال روان شده
 چون سید این خرق عادت از مولانا دیده اند اشتر را بطریق نیاز مندی پیش ایشان کشیده اند و مولانا
 همچنان بر اشتر سوار ایستادند و آمده اند بعضی از اصحاب این صورت را نیز بخدمت خواجه رسانیده اند
 که اینک دلیلی دیگر بر آنکه مولانا را داعیه شیخی و بزرگیست اینست که خود بر اشتر سوار شده و سید را
 بر دراز گوش نشاندند و میرا میر خود ساخته تا که در راه اشتر را بطریق معامله پیش می گذرانیده اند
 مجموع سبب نقل عظیم حضرت خواجه شده چون مولانا رسید بملازمت حضرت خواجه رسیده اند و در مجلس
 شسته اند همه اصحاب میگفتند این آن روز است که هر چه حضرت خواجه بمولانا نظام الدین داده اند
 میگردد اتفاقا آن روز بهو انبغایت گرم بوده است و صحبت امتداد یافته آفتاب رسیده و همه مردم
 بر خاسته اند و حضرت خواجه و مولانا ناهم روز و آفتاب بر بهیات مراقبه و توجه در مقابل یکدیگر نشسته بودند
 و آن مراقبه و در روز از کشیده و تا نیم روز برداشته خدمت مولانا نظام الدین میفرمودند که من در آن

مطلقاً

مراقبه و توجه خود را بمثال کبرتری یافتیم و حضرتش خواجه را چون شاهبازی که در عقب من پرواز میکرد
 بر سر کجا که میگردیدم در دنبال من بودند آخر مضطرب گشتم پناه بر روحانیت حضرت رسالت آوردم صلواتی
 علیه وسلم ناگاه درین اثنا بارگاہ محمدی صلی الله علیه وسلم ظاهر شد و مراد حجره عنایت و کشف طافت
 و حمایت خود گرفتند و من در آن انوار بی نهایت آنحضرت صلی الله علیه وسلم محو شدم حضرت خواجه
 چون اینجا رسیدند ایشان را مجال نصرت نماند از حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم بخدمت
 خواجه خطاب رسید که نظام الدین آن ماست کسی را بوی کاری نیست آن بود که حضرات خواجه سر بر آوردند
 و کیفیت عظیم برخاستند و بنجانه درآمدند از آن غیرت چند روز بیمار شدند و هیچ کس سبب آن بیماری
 را ندانست بعد از آن حضرت خواجه توجه مرزا خواجه محمد علی حکیم ترمذی قدس سره شده اند و خدمت
 مولانا نظام الدین را نیز اشارت کرده اند که همراه باشید خدمت مولانا بموجب فرموده حضرت خواجه
 متوجه مرزا حضرت خواجه محمد شده اند و حضرت خواجه ایشان را مرگی نداده بوده اند که سوار شوند
 با آنکه خدمت مولانا پیر و ضعیف بوده اند همچنان پیاده از عقب حضرت خواجه که به ترمذ روان شده اند
 و بخت بسیار خود را ترمذ رسانیده چون حضرت خواجه بزار رسیده اند مزار را خالی یافته اند بعد از تحس و
 تفرس چنان معلوم کرده اند که روح شریف حضرت خواجه محمد با استقبال مولانا نظام الدین رفته است
 در دهنه را خالی گذاشته حضرت خواجه فرموده اند که حق سبحانه را نسبت بر که عنایت باشد ما چه توانیم کرد
 بعد از آن بخدمت مولانا نظام الدین التفات بسیار کرده اند و آن عبار خاطر تمام مرتفع شده است
 و هم حضرت ایشان حکایت میکنند که خدمت مولانا نظام الدین بولایت شاش آمده بودند در منزل
 ما همان بودند و ما اکثر اوقات در ملازمت و خدمت ایشان بسر می بردیم روزی که در صحبت ایشان
 نشسته بودیم که مولانا زاده فرکت چند پوست بره و باغت کرده برسم نیاز مندی بخدمت ایشان آورد
 بر خود گرفتیم که براس ایشان پوستین و وزانیم چون پیش پوستین دوزان برویم از ایشان معلوم شد که
 جهت گزینان پوست می باید تبارک آن مشغول شدیم و در هوا سردی بود مولانا زاده پیش ایشان
 بطریق طبیعت گفته که خواجه و مقام پوستین اهل می کنند بجز داین سخن در باطن مولانا تخریص
 بنماید و بی عنایت پیدا شده و متاثر شده فرمودند که اهل است باری اهل کسی را از نسبت
 بیرون می آورد بعد از آن آغاز سخن کردند که در زمانه که ما در ترمذ بودیم خواجه عصام الدین را

مرضی قوی عارض شد و شرف بیوت گشت اولاد سے پیش ما آندند نیاز مند سے و التماس بسیار کردند
 که بر سر بالین خواجه رویم رقیتم دیدیم که خواجه رفتنی است در برداشتن بارومی توقف کردم فرزند
 و سے نیاز مندی از حد گذرانیدند و ببالند و ابرام کردم و مارا لجا رسانختند خاطر بر آن گماشتیم و
 خود را اثبات کرده خواجه را در ضمن حیات خود گرفتیم و به نسبت خود در آوریم خواجه صحت یافت
 بعد از چند گاه مارا واقعه عظیم روی نمود که دست و گردن مارا بسته سر برهنه از میان بازار با
 گذرانیده پیش میرالغ بیگ بردند و خواجه عصام الدین در آن زمان شیخ الاسلام سمرقند بود
 آن مقدار توانست که مارا از میرزا در خواهد و در رساندن از خویشتن داری و اجمال وی مارا
 غیرت آمد ویرا از ضمن اخراج کردیم چون از نسبت بر آمد فی الحال افتاد و مرد بعد از تقریر این حکایت
 متوجه بغیر شدن و گفتند که خواجه واقف باشید که شنایز از نسبت بر آمدید بجز داین سخن که گفتند نقلی عظیم
 در خود مشاهده کردیم چنانچه مجلس ایشان و بجله بسیار برخاستم و چون مرد ایشان نمودم متوجه مزار شیخ
 خاند نظور و شیخ عمر باغستانی قدس سرها شدم و نزدیک قبر ایشان نشستم و بحسب باطن عرض
 حال خود کردم و از ایشان مدد خواستم در آن نشستن و توجه چنان معلوم شد که بعد در دعائیت عزیزان
 بر ابطه صوری و منوی آن بار که خدمت مولانا متوجه فقیر ساخته بودند هم برای ایشان افتاد و آن نقل
 از من زائل شدم برخاستم و متوجه خدمت مولانا شدم چون پیش ایشان رسید دیدم که مولانا بر حال
 خود نشسته اند و با مولانا زاده فرکتی و جمیع از اصحاب صحیحته گرم دارند و هیچ تشویشی نیست من
 نیز نشستم و متفکر و متحیر شدم که تحقیق معلوم شده بود که آن بار متوجه مولانا گشت سبب چیست که اثر
 آن ظاهر نشد درین اندیشه بودم که یکبار مولانا فریاد بر آوردند که خرید خیری که باز افتاد و مرا گرفتند
 باز برخاستیم و ایشان بر بستر مرض افتادند و در آن مرض از دنیا رفتند حضرت ایشان در آن
 عارضه خدمت مولانا قاسم را علیه الرحمه که یکی از اعظم اصحاب حضرت ایشان بودند تبعید و بیاراد
 خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمه تعین فرمودند بوده اند خدمت مولانا قاسم علیه الرحمه میفرمودند
 که خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمه درین مرض بسیار میگفتند و می گفتند که خواجه مارا پر یافتند
 و هر چه درین مدت حیات خود پدید کرده بودیم از ما گرفتند و مارا در آخر کار بفلس ساختند با آنکه حضرت
 خواجه علار الدین قدس سره که در نهایت قوت و کمال تصرف بودند هر چند سے نمودند که به نسبت این فقیر

تصرف تو اندک ز تو هستند پوشیده نماید که لفظ نسبت و لفظ بار و و کلیه است که در عبارات و اشارات
خواجگان قدس امدار و اعم بسیار واقع شده است گاهی نسبت گویند و از آن طریق و کیفیت مخصوص
و مهوده این طائفه علیه خواهند و گاهی صفت غالب بلکه نفس کشی اراده کنند و گاهی بار گویند و گزافی
نسبت خواهند چنانکه گویند فلان باری آورد یا فلان ما را در بار ساخت و تفتی که بکس ملاقات کنند
که بطریق ایشان مناسبی داشته باشد از نسبت او متاثر شوند و اگر چه آن کس از اهل سلوک یا اهل
علم و تقوی باشد زیرا که نسبت این عزیزان فوق همه نسبتهاست و هر چه غیر آنست بار خاطر
ایشان است و گاهی لفظ بار گویند و از آن مرضی و عرضی اراده کنند چنانکه گویند فلان بار فلان بر دست
یا فلان بار بر فلان انداخته مرا و ایشان رفع مرض یا جو العرض باشد و تفتی نماید که رفع مرض و جو ال
عرض مخصوص بطبقه خواجگان است قدس امدار و اعم خدمت و الدارین فقیر علیه الرحمه بقبره گفتند
که تو شب جمعه بیست و یکم جمادی الاول سنه سی و ستین و نمانایه متولد شدی و در صباح این جمعه سیری
بزرگوار از خاندان حضرت خواجه محمد با سابقه پس اشد سر به نیت سفر حجاز از مادر از انهر به سبز و ارانند
و چند روز در منزل ما قامت فرمود و مادران صباح جمعه ترا بر روی دست گرفته پیش ایشان برد
تراز اگر گفتند و بانگ ناز در گوش راست تو گفتند و قامت در گوش چپ و پیشانی ترا بوسه
دادند و گفتند این کودک از ماست و بعد از سه روز ترا مرض ام الصبیان عارض شد و آن بیماری
همک است اطفال را ما تر سیدیم و چون آن مرض اشد یافت بار دیگر ترا پیش ایشان آوردیم و مرض
تو عرض کردیم گفتند باکی نیست و بار ترا اگر گفتند در کنار خود نهادند و از فرق تا قدم ترا دست کشیدند
و گفتند ما او کار هست شامل جمع و ارید بعد از آن دیگر از فلان مرض بر تو پیدا نشد چون طالبان
و مستخدمان آن و یار بر حال آن عزیز بقدر اطلاع یافتند صحبت ایشان را معتمد دانسته بخدمت
می نشاندند روزی ایشان از فقیر پرسیدند که فلان جوان از بزرگان زادگان و لقبای این شهر
که باز یادی التفات میدارد و چند روز است که پیدا نیست آیا جهت آن چیست من گفتم یک هفته
شد که بدر و دندان عظیم افتاده است و یک طرف روی و سه درم کرده فرمودند که و سه جوان
قابلیت خیزید تا بیاودت و می رویم در ملازمت ایشان بسر بالین آن سید زاده فرستیم
و دیدیم که زو سه درم بر بستر افتاده است و او غایت و جمع قلب کرده می نالد بعد از پریش

اوزمانی سکوت کردند و چنان معلوم شد که متوجه مرض او گشتند و بعد از ساعتی مریب آوردند آن درد بزرگ
ایشان منتقل شده بود و همان طرف روسه مبارک ایشان ورم کرده با درد دندان و حرارت و
روی ورم کرده برخاستند و آن جوان صحت تمام یافته بشناخته ایشان تادرس را بیرون آمد و ایشان در هفت
بر در دندان بتلا بود و حضرت ایشان میفرمودند که اینجرا از اکابر خاندان خواجگان قدس اللهار و اهل هم مقول
سند که در بار مردم درمی آید یکی از دو صورت میتواند بود یکی آنکه وقتی که آشنای عزیز ارضی و ملائقی با
ابتلایا مصیبتی عارض میشود ایشان طهارت میسازند و نمازی گذارند و تضرع و زاری میکنند و از حضرت
حق سبحانه درینجا آهند که اورا از ان عارضه پاک و مظهر گردانند و صورت دیگر آنست که صاحب مصدر آن
مرض یا مصیبت خود را میداند و بجای وی خود را اثبات می کنند و بعد از طهارت و نیاز تمام تضرع
و زاری میکنند و بصدق و اخلاص توبه و انابت رجوع می نمایند و آن مقدار خاطر مشغول میباشد
و همت بر می گمارد که اورا بتامی ازان ابتلا خلاصی و بنجائی میسر میشود و میفرمودند که در وقتی که
بباری و عزیز بیست اورا بهمت مدد کردن بسیار خوب است مدد بدرد و نوع میباشد یکی
آنکه همت تمامی مصروف باشد که مرض مرتفع شود و دیگر آنکه در وقت مرض تفرقه خاطر بسیار باشد و آسانی
خاطر جمع نمی شود بهمت مدد فرمایند که خواطر متفرقه مرتفع شود و تا آنچه مقصود اصلی است نصب العین گردد

حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس الله سره

و اوایل حال تحصیل علوم شتغال داشته اند و کتب متداوله تحصیل کرده بوده اند و جمعیت صور سه
بیز داشته اند چون داعیه این طریق پیدا کرده اند ترک و تجرد کرده تمام بصحبت مولانا نظام الدین
علیه الرحمه پیوسته اند خدمت خواجه کلان و لد عزیز حضرت مولانا سعد الدین قدس سره میفرمودند که اولاد
میکنند که در سن هفت ده سالگی بودم کمابیش که پدر مرا همراه خود بسفر بزدند و ایشان همیشه بطریق تجارت
مشغولی داشتند و باطراف و جوانب از برای کسب معاش آمد و میزدند و در آن سفر که مرا
برده بوده اند پسری بغایت صاحب جمال هم در سن من همراه بوده مرا بوی علاقه و محبت شده در سن
در خانه کاروان سرای بهم بودیم بیوی هم خواب کردیم چون شیخ نشانده شد و مردم بخواب رفتند
در خاطر من افتاد که دست دیر بگیرم و چشم خود را بران مالم هنوز دست فراز نگذاشته بودم که دیدم
که گوشه خانه نشین شده و مروی با هیبت شعی روشن بدست گرفته ازان شرکات در آمد و بجانب ما

فرو نگریست و نیز بگذاشت و گوشه دیگر از آن خانه شوق شد وی از آن شکاف بیرون رفت و غائب شد
 حال برین بگشت و نشسته شد و آن علاقه نامند و آن حضرت خواججه کلان نقل کردند که والد ما در سن دو و از ده
 سالگی بوده اند که همراه پدر خود بسفر رفته اند روزی بر در کاروان سراسر نشسته بودند و ندیدی
 سوداگران در آن نزدیکی بایکدیگر محاسبه و مناقشه و ماجرایی داشته اند و گفتگوهای ایشان
 دور دراز کشیده و تا وقت استوایر داشته آخر گریه بر والد مستولی شده و بی اختیار گریسته اند
 بنایه که آن جماعت از گفتگوهای خود باز ایستاده متوجه ایشان شده اند و پرسیده اند که شمارا
 چه شد که بے مویجی در گریه شدید فرموده اند که از صبح تا این زمان من حاضریم که شمارا از
 خداست خود هیچ یاد نیامد از بس که مرا بر شمارم آمد بی اختیار گریه بر من افتاد چون ایشان را
 بعد از تحصیل علوم دو ق این طریق پیدا شده بملازمت خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمه
 پیوسته اند و سالها در خدمت و صحبت ایشان بوده اند و بعد از چند سال با جازات ایشان عزیمت
 سفر مبارک جاز کرده بخراسان آمده اند و در هرات بصحبت مشایخ وقت مثل حضرت سید قاسم
 تبریزی و مولانا ابو یزید پورانی و شیخ زین الدین خوانق و شیخ بهاء الدین عمر قدس الله راه احمد
 میر سیده اند و در حق حضرت سید قاسم قدس سره میفرموده اند که ایشان گرداب معانی عالم اند
 درین زمان همه متعلق او لیا پیش ایشان جمع است و در حق مولانا ابو یزید پورانی قدس سره
 میفرموده اند که ویرا خداست هیچ کاریست هر کاری که هست خدای راست بوسه و در حق شیخ بهاء الدین
 عمر قدس سره میفرموده اند آینه دوی مجازی ذات افتاده است غیر ذات هیچ چیز نیست و وی
 نیست و حضرت شیخ زین الدین را کمال تشریح شایسته میگردد اند خدمت مولانا علاء الدین که از
 کبار اصحاب ایشان بودند میگفتند که حضرت مخدوم مولانا ساعد الدین میفرمودند که در مبایعی حال
 که بهرات آمده بودم شبی در واقع چنان دیدم که نمایی بود بزرگ و جمیع اولیای هرات حاضر بودند مرا
 بآن مجمع در آوردند و هر مجموع حاضران مقدم نشانند الا دو تن یکی شیخ ابو عبد الله طایفه و دیگر
 خواججه عبداللہ انصاری استی کلامه و از غیر خدمت مولانا علاء الدین اسماعیل افتاده که حضرت مولانا
 سعد الدین فرمودند که چون از آن واقع باز آدم اثر عوالتی در خود یافتیم بر خاستم و در آن دل
 شب هر طرف میرفتم و برای دفع آن رعوت چاره میجویم ناگاه کردی شدت هر چه تا مستی نشسته

چنان بر پای من زد که تا صبح فریاد میکردم و در آن درد و محنت ازان رحمت خلاص شدم حضرت
 مخدوم قدس سره در نجات الانس آورده اند که خدمت مولانا دانی گفتند که بعد از چند سال که بعصمت
 حضرت مولانا نظام الدین علیه الرحمه مشرف بودم مراد اعیه زیارت حرمین غمزه یقین زادهما الله تعالی
 تشریفاً و تکریماً قوی شد از ایشان اجازت خواستم فرمودند که هر چند من نگرم ترا سال در میان قافل
 حاجیان نمی نهم و پیش ازان واقعه دیده بودم که ازان متوهم بودم و ایشان گفته بودند که بر مرس
 چون میروے آن واقعه را بخندست شیخ زین الدین عرض کن که مرد متشرع هست و بر جاده
 سنت ثابت و مراد ایشان خدمت شیخ زین الدین خوانی بود در همه الله تعالی که در آن
 روز در خراسان در مقام ارشاد و شیوخت متعین بودند چون بحر انسان رسیدم رفتن کج
 همچنان که خدمت مولانا نظام الدین گفته بودند در توقف افتاد و بعد ازان با ماهاے بسیار
 میسر شد و چون بخندست شیخ زین الدین رسیدم و آن واقعه عرض کردم ایشان گفتند که با ما بیعت
 کن و در قید اادت مادر آئی گفتیم عزیز می که این طرفه از ایشان گرفته ام هنوز در قریحات اندشما من آید
 اگر میدانید که در طریقت این طائفه چنین جائزست چنان کم ایشان فرمودند که استخاره کن گفتیم مرا استخاره
 فو واقعه نیست شما استخاره کنید گفتند تو استخاره کن که ما هم استخاره کنیم چون شب رسید استخاره کردم
 دیدم که طبقه خوابگان بزمار نگاه هری که خدمت شیخ آن وقت آنجا بودند در دستار میبندند و دیوارها را
 می فلکند و آثار قهر و غضب در ایشان ظاهر بود و دانستم که این اشارت بیخ است از آنکه بطریق دیگر دایم
 خاطر من فارغ شد بای دراز کردم و با سودگی سر خواب نهادم چون با دراججلس شیخ در آدم بی آنکه من
 واقعه بود با ایشان بگویم گفتند طریق کی است و همه بیکی باز میگردد بهمان طریق خود مشغول باش اگر واقعه
 مشکلی پیش آید با ما بگویی آنقدر که تو انیم مدد کنیم حضرت مخدوم قدس سره در نجات الانس پیش ازیں
 نیارده اند و اشارتی با استخاره شیخ قدس سره نکرده لیکن از بعضی محادیم چنین استماع افتاده که حضرت
 شیخ نیز بنا بر وعده با استخاره آن شب توجه کرده اند درختی بنایت بلند و بزرگ دیده اند که استخاره
 بسیار در خدمت شیخ داعیه کرده اند که یک شاخ بزرگ ازان درخت بشکنند و بعد اسانه
 هر چند سعی کرده اند و زور آوردند میسر نشده است چون صبح بحضرت مولانا ملاقات کرده ام
 فرموده اند که طریق کی است شما بهمان طریق خود مشغول باشید خدمت مولانا شمس الدین مخدوم علیه الرحمه

میگویند که حضرت مولانا ما فرمودند که چون از خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمۃ اجازت سفر حجاز
 طلبیدم گفتند قافله را در بادیه دیدم و تو بایشان نبودی خاموش نشستم و بعد از چند روز باز اجازت
 خواستم گفتند بروه ولیکن از ماه صیبری قبول کن زنهار آن کار کنی که ما کردیم و پیشان شدیم و این تجالت
 را بقیامت خواهم بردهم گاه که از قمر آبی از تو ظاهر شود اعمال آن تو من قمری کنی چنانچه ما کردیم نسبت
 بخواجه عصام الدین و بعضی منکران و نااهلان و این قصه در ذکر مولانا نظام الدین آنجا که بیان
 فوت های باطنی ایشان مذکور شده حضرت مولانا سعد الدین فرمودند که من از ایشان این وصیت
 را قبول کردم و بعد از چند گاه مرا کیفیت دست و او که هرگز چشم بر زمین افتادنی الحال بیوسه شش
 میگذشت و اگر نزدیک من می آمد هلاک می شد و من در مبادی ظهور آن کیفیت در کج خانه نوزیدم و چاره
 شبانه روز بیرون نیادم و هر که از دور پیداشدی و میل احتیاط من میکرد که بدست اشارت
 میکردم و مانع میشدم و نیکند انتم که نزدیک من آید تا و نیکند آن حالت و کیفیت منجلیت
 من و انکار انفاسه قدس الله سره مخفی نماند که یکی از کبار اصحاب ایشان بعضی از کلمات قدسیه
 ایشان را جمع کرده و طریقه ازان در ضمن شانزده شرح ایرادی یابد
 رشمه میفرموده اند که هر کاری را فرض کنند مثل حق سبحانه ازان آسان ترست زیرا که هر چیزی که هست
 اول آنرا می بویند بعد ازان می یابند و حق سبحانه اول می یابند بعد ازان بویند اگر اول نیافتی
 که میل کردی مصرع تا تو نه بینی حال عشق نگیرد کمال یعنی این سخن که حضرت مولانا سعد الدین
 قدس سره فرموده اند آنست که اول حق سبحانه بر باطن بنده بصفت ارادت که آنرا تجلی اراده
 گویند ظهور میکنند و بنده بعد از وجدان آن تجلی مرید و طالب حق سبحانه میشود پس درین صورت یافت
 بر طلب مقدم باشد و مصرع و دیگر آن بیت اینست مصرع شلوی و صفت حال راست بنای شنید
 رشمه میفرموده اند که کسی که رادوست میدارد میخواهد همه کس را دوست دارد اگر چه غیرت
 محبت مقتضی آنست که محبوب را خفه دارد ولیکن از غایت محبت سعی آن دارد که ویرانگری نباشد
 نمیداند که چه عمل اندیشد و تا چه تند بر کند که همه معتقد و طالب او شوند بهر وجهی که هست و بهر صفتی که
 میر میشود و صفت آن خوب میکند تا باشد که طالب او شوند
 رشمه میفرموده اند که هر گاه موی بر تن تو بواسطه عالی متغیر و متاثر شود و از پی آن موی بیاید رفت

رشته میفرموده اند که خواجہ محمد یار ساقدس سرہ فرموده اند کہ حجاب میان بندہ و حق سبحانہ ہمین
انتقاش صورت کونہ است در دل و این انتقاش بسبب صحبتہای پرانگندہ و سیر باودین الوان
و اغشال گوناگون زیادہ می شود و در دل خانہ میکند و بجنّت و مشفقّ تمام نفی می باید کرد و دیگر از
مطالعہ کتب و گفتن و شنیدن سخنان رسمی و کلمات شتی آن نقوش می افزاید و از مشاہدہ صور جملہ
و استماع لغات و سازهای طرب انگیز آن نقوش در حرکت و توجی می آید و چون جملہ مہجرات
بعد و غفلت است از حق سبحانہ و طالب رانفی آن کردن واجب است پس باید کہ از ہر چه خیال را
می افزاید بواجبی اجتناب نماید و بادل صاف توجہ بجناب حق سبحانہ کند سنت الہی برین جاری شدہ
کہ بی محنت و مشقت و ترک لذات و شہوات حسی این معنی دست نیابد ہر آحتی کہ میجویند در آخرت
است دو سہ روزی درین برہای فانی بچ کشیدی دیگر اہل الایدین آسودہی این عالم را چہ نسبتی
بان عالم نیست گویا در میان بیابان بے نہایت ششخاش دانہ افتادہ است +

رشته فصل بہار بودہ و یکی از اصحاب ایشان بعضی رسالہامی نوشته سوزاستہ کہ چون تمام شود سیرہ
کند درین اثنا بلازمت ایشان رفتہ این رباعی مشہور خواندہ اند کہ رباعی بایار بگزارندم رنگندی
بر گل نظری فلگندم ازین بخری بے دلدار بطنہ گفت شہرست بادا بخرسار من لہنجا و تو در گل نگری بے
پس فرمودہ اند کہ اگر گشت میروی و از گشت خطی داری از حق سبحانہ غافل و اگر خطی نداری چرا میروی
در سالہامی نویسی اگر عمل نواہی کردن یک سن بسست کہ بخدا مشغول باشی و اگر عمل نواہی کرد
چرا می نویسی و فرمودہ اند کہ یکی فی ہزار آسانی این سخن در ہمہ جا میرود ہر چه از غیر حق است
سبحانہ فی گفتی و خلاص شدی

رشته میفرمودہ اند کہ خدمت مولانا نظام الدین علیہ الرحمۃ می گفتند کہ سکوت انفع است از کلام زیرا کہ
از ہر سخن حدیث نفس حاصل میشود و فیض الہی ہرگز منقطع نیست مانع دریافت آن فیض حدیث نفس
است در محبت اولیاء اللہ دل خود را از حدیث نفس نگاه میباید داشت زیرا کہ ایشان را گوش
است کہ آن حدیث را بان گوش می شنوند و مشوش وقت ایشان میشود و کسیکہ بطالعہ
کتابی مشغول است اگر یکے از خارج سخن گوید مشوش وقت ادمے شود بلکہ اگر گسے
بر ورق می نشیند تشویش می یابد چہی کہ بر سبیل دوام توجہ و مشغولی بجناب حق سبحانہ میدارند

هر آنکه حدیث نفس مشوش ایشان میشود و نیکو دارد که مشغولی کند کسی که طفله گریان دارد و گریه او مشوش
وقت سست میگردد که پستان در دهان او نه تا خاموس کند کسی باید که پستان ذکر در دهان دل نهد
حاشیه معنوی خوردن گیرد و بزرگ گفتن در آید و از خیالات و حدیث نفس خلاص شود باز بستن بحال بعض
دیگر ذکر گفتن نیز حدیث نفس است

رشته شری و زوی اصحاب را مخاطب ساخته میفرموده اند که ای یاران دایم که حق سبحانه برین عظمت و
بزرگی با شهادت نردیکی است و برین اعتقاد باشید که اگر این معنی حال شمار معلوم نشود لیکن دائم
باید که با ادب باشید و برخلاف ملا چون در خانه تنها باشید یا در از نکلید و در خلاجا شرمند
و سرافکنده و شتم پوشیده نیشید در سر و علانیه و ظاهر و باطن با خدار است باشید چون بفظ این
آداب قیام نماید این معنی شمارا بتدریج معلوم شود باید که همیشه خود را با آداب ظاهر و باطنی
اراسته دارید آداب ظاهر آنست که به او امر و نواهی شرع ایستادگی نماید و دائم بوضو باشید و
استقار و کم گفتن و احتیاج و جمع امور و تبع آثار سلف صالح باشید و آداب باطن بسیار دشوار است
هم آداب باطنی دل را از غلظت اغیار نگاهداشتن است چه خیر و چه شر هر دو برابر است در حجاب
بودن از حق سبحانه

رشته شریف فرموده اند که حق سبحانه پنجم خود را صلوات الله علیه و سلم طریقہ مراقبه تعلیم کرده است آنجا که فرموده
یا کون فی شان و ما تلو منه من قرآن و لا تعملون من عمل الا کما علیکم شهودا و الذلیفون فیہ اصل مسئله
انست که حق سبحانه فرموده است و حضرت رسالت را صلوات الله علیه و سلم تعلیم کرده خلاصه کار
انست که بجناب حق سبحانه مشغول باشید حق سبحانه بر بنده از همه چیز با نزدیک ترست و از نزدیک تر
گفتن هم نزدیک ترست چرا که در حال قرب عبارت نمیکند و قتی که قرب را بعبادت در آورند
بعد میشود قرب نه آنست که گوئی با نزدیک شدم با از و عبارتی توان کرد قرب آنست که تو در
کم شوی خود را و غیره در کم گئی و بیچ ندانی که کجا بودی و از کجا آمدی و مطلقاً از و عبارتی نتوانی کرد
حق سبحانه بزرگی خبر آورد که فلان شیخ از قرب سخن میکند آن بزرگ ویر گفت یون بان شیخ
رسی بگوئی که اینجا که ما ایم قرب بعد است قرب عبارت از نابودن است آنجا عبارت
کجا گفتند

رشته میفرموده اند که در هر کس که بجز آن که در وقت می باید بود حق سبحانه حاضر و ناظر است باید که از حق سبحانه شرم
 دارد و از غضبش نه ورز و حق سبحانه شنج و سوزنش کرده است ماحبل الله لرهل من قلبین فی
 جوفه در ورون یک آدمی و دل نیست که یکی را بدینا مشغول دارد و یکی را بحق سبحانه در ورون آدمی
 بکمال است اگر بدینا مشغول سازد از حق سبحانه بی بهره ماند و اگر متوجه بحق سبحانه گردد از دل او در تمام
 بسوی حق سبحانه کشاده شود و از آن روز نه آفتاب فیض الهی یافتن گیرد و آفتاب که طلوع کرد
 از مشرق تا مغرب هر ذره که هست از نور او بهره میابد و نور او بر همه می تابد اگر خانه بود که آنرا روزنه
 نباشد هر آنکه از آن نور بی بهره ماند پس اگر دل حاضرست حضور او بشاید آن روزنه است از آن
 رگزر نور فیض و بودی خواهد رسید و اگر غافلست آن نور از وی در خواهد گذشت بیست دوست
 بهر نظر دور تو نظر میکند چون تو از و غافل از تو گذر می کند

رشته میفرموده اند که طاعات موجب وصول بجنبست و ادب در طاعت سبب قرب حق سبحانه کمالان
 مشایخ قدس الله ارواحهم بر آنند که در ابتدای باید که باطن خود را صافی گردانند تصفیه تریکیه مشغول
 گردند تا دوام مراقبه دست دهد و آلهام از اعمال صراطی بجای آرد آب در خانه زیاد میکند
 مصرع هر چه گیرد علقی علت شود یکم از شاگرد و مولای نمی باید بود که مدتی باید که تارشته پیوند کردن
 بیاموزد و کارها دیگر خود هنوز بکاست طالب می باید که بجد و جهد تمام سعی کند تا در نفی خواطر استاد شود
 و دانند که چگونه نفی می باید کرد و در ابتدا باید که هیچ چیز مشغول نشود مگر بنفی خواطر آنها که رسا کل
 مطالع میکنند و سخنان از انجمنی چینی از آنها ایشان را هیچ نفعی نیست اینها همه بیکار بهاست
 راه حق سبحانه و کار او رفتی و کردنی است نه گفتنی و شنیدنی اگر کسی پیش پادشاه بغداد نشسته
 باشد و در حضور پادشاه دائم گویند بود و پادشاه مکتوبی بشام فرستاده باشد از آن مکتوب غایبان نظر
 میکند بغایت کسی جمال بی عقل غافل باید که از حضور پادشاه با اختیار خود دور رود از برای خواندن
 آن مکتوب از بغداد بشام وی نهد

رشته میفرموده اند که هر که یکجا همه جا و هر که همه جا هیچ جانه

رشته میفرموده اند که پرهیز از دار و هر که پر خوردا نوع بیمار بهار در وی پدید آید برای دفع بیماری
 دار و نور و تا صحت یا بد چون صحت یافت باز پر خوردن گرفت باز دار و نور و صحت یافت بهترین چند

گرامت اعاده کرد عاقبت آن دارو او را ضرر کلی رساند چنانچه یکباره گناه کرد و انابت نمود باز گناه کرد باز انابت نمود و باز گناه کرد و این انابت که ویران گناه تها می باز نیارود و در وی اثر عظیم نکند مثل گناه دیگر است ازین جهت است که اهل الله پریزگی بر خود گرفته اند و ترک همه کرده و بجز سجانه مشغول گشته تا ناگاه

در عرض غفلت نمیرند

رشته میفرموده اند که حضرت شیخ جمید قدس سره گفته است که استاد من در مراقبه گفته بود که بفرموده است که بدیدم بر سر سوراخ موثقه نشسته و چنان توجه وی گشته که موی بر اعضای وی حرکت نمیکنند متعجب در وی نگریستم ناگاه به سترم ندا کردند که ای دون همت من در مقصود تو از موثقی کمتر نیستم تو در طلب من از گره بگتر مباش از آن روز باز در مراقبه افتادم همیشه دانی که مرا یار چه گفت است امروزه

جز ما بکس در منکر دیده پروزه

رشته میفرموده اند که دائم بیاد حق سبحانه باشید تا غایتی که از خود غائب شوید بی حق سبحانه از همه لطیف ترست هر که الطافت بیشتر مشغولی را بحق سبحانه بیشتر خواهد و موزه و وزان کس که خشن حمام میکشد لطیف تر اند از ایشان خشن گشتی نمی آید باز از ایشان لطیف ترست آن تحمل ندارد که بولاگی و موزه و وزی کند طایان از بزازان لطیف تر اند بزازی نمی تواند کرد باز جاعتی که بجناب حق سبحانه مشغول اند از همه لطیف تر اند ایشان را سر دل آن نیست که بغیر حق سبحانه مشغول شوند اگر بر کوع روند خوش نمی آید که از ان باز آیند و اگر بسجود روند خوش نمی آید که سر از سجده بردارند این طائفه از همه لطیف تر اند تحمل آن ندارند که یک چشم زدن بغیر حق سبحانه مشغول باشند انبیا بر حال ایشان غبطت می برنده از ان جهت که درجات و کمالات ایشان از درجات و کمالات انبیا زیاد است لیکن ایشان را الشرف حالی است که دائم در قرب حضرت حق اند و حضرت حق ایشان را از نظر خلق پوشیده داشته است و بر سبیل دو عالم ایشان را بجا مشغول کرده اند و بادشاه جمیع امور ممالک را یکی از مقربان خود تفویض نمی نماید و او با مبادشاه در ممالک تصرف میکند و دیگر آفتاب به دارست و آب و حضور بادشاه ترتیب میکند و دائم پیش بادشاه است البته اگر مشرف در ممالک است نزد بادشاه مقرب ترست و برگزیده تر و در مرتبه و درجه وی عالی تر و هر آنکه اگر قابلیت وی بیشتر بودی مشرف در ممالک نشدی لیکن آفتاب در این مشرف دارد که دائم در قرب بادشاه است و خدمت

خاصه او میکند و بغیر او مشغول نیست و اگر نه وی کجا و مقفوف در مملکت کجا آنکه مقفوف در ممالک است از
 جهت قرب دوام و خدمت بادشاه است که بر آفتابه دار غبطت می برد و در لشکر دار و در
 رشته در معنی این بیت که حضرت مولوی رومی قدس سره فرموده اند بسیت ای دیده عجایبها را
 بلکه عجب اینست این : معشوق بر عاشق بی وی نه دباوی نی میفرموده اند که اگر کسی هزار سال
 پرواز کند معنی بی وی نه دباوی نی را در نیاید پس چگونه قرب حق سبحانه تعالی را ادراک تواند کرد لیکن
 چون سعی کند و بخدمت مشغول شود حق سبحانه او را بچندان ادراک و یقین کرامت فرماید که این معنی را در یابد
 که حق سبحانه بی وی نبوده است و ادغفلت نموده اهل الله را یقین حاصل میشود که بر هیچ نوع گمان
 و نزدنی مانند در بود و بود و حق سبحانه چنانچه هیچ کس را در بود و بود و خوشی نیست هر چند جامه دار
 بردار و دستم پوشانند و بود و در آنم میکنند و فراموشی سازد و در لشکر نمی افتد

رشته تالیف فرموده اند که چون ذکر نجر از لباس حرف و صوت عربی و فارسی شود و مجرد از هیچ جهات
 آن زمان بمقام شجریت رسد و طالب همه وقت از وی بر تو اند خورد تو که تعالی توفی اکمال حسین ذکر
 چون حسب سب که شجره معرفت از وی میرود و یکم کمال سبحانه مثل کلمه طینه کثیره طینه بچنانکه شجره از حبه سر
 میزند تو حید حرفت که نجر و از لباس حرف و صوت عربی و فارسی و شکل دلون و کین و کم و مجرد از
 هیچ جهات است از مضمون کلمه ظاهر میشود

من خواری عاداته قدس سره خدمت مولانا علاء الدین که از اجابہ اصحاب حضرت مولانا
 سعد الدین بودند و ذکر ایشان خواهد آمد میفرمودند من بیمار بودم حضرت مولانا بیاد من ما آمدند
 بر کنار صغفه نشستند و لحظه مراقبه کردند و سر مبارک پیش افکندند و بر سقف آن صغفه بالای سر مبارک
 ایشان در تکیه بود ناگاه موشی از کنار آن در یکچه قدری خاک پاشید و برگردن و گردیهان ایشان
 ریخت سر بر آدره نهاد بالاگر بپسندد و باز مراقب شدند آن موش قدری دیگر خاک پاشید باز برگریستند بچنین
 سه بار این صورت واقع شد بار چهارم برگریستند و از روی غضب گفتند ای موشک بے ادب
 انگاه بر خاستند و بیرون رفتند و من بر فراش خود نشسته بودم و از آن صورت خجالت بسیار داشتم
 بعد از لحظه دیدم که بران در یکچه گریه پیدا شد و در کمین نشست ناگاه موشی قدری خاک پاشید آن گریه
 در حینت و به پنج خود موش را از آن سوراخ بیرون کشید و بکشت و قدری از آن بخورد و می شرمدم

۱۲۶

در آن روز آن گریه هرزده موش از آن سوراخ بیرون آورد و در هم خایند و بگذاشتند و برفتند
 علامه الدین که وی نیز از جمله مخلصان حضرت مولانا سعد الدین قدس سره بود نقل کرده است که در کان
 جاسه فروشی داشتم روزی فصلی در صورت پیاده روان براتی آورد و خوشنونت و سفاهت آغاز
 کرد و دوران محل مرا براد ای و به برات او قدرت نبود میختر شدم متقارن این حال حضرت مولانا پدید
 شد و چون آن تشنه داز و دیدم دست مبارک بردوش وی نهادند و گفتند بی داور زبان خود را نگاهدار
 چون دست ایشان بدوش وی رسید همچو من گشت و در میان باز را غلطید و مدتی ندید بدان حال
 افتاده بود و ایشان برورد کان من نشسته بودند چون بحال خود آمد به نیاز تمام برخاست و در وقت
 و پای ایشان افتاد و روی بر پشت پای ایشان نهاد و از آن شغل انابت کرد و روی در بین
 طریق آورد و هم وی نقل کرده است که والدۀ فرزندان حامله بود و از حمل او چهار ماه گذشته
 بود در این ایام قصداً صراج آن جنین کرده چنین از پشت وی برفت و او مشرب بر موت شد و حال
 برو گشت با اضطراب تمام نزد ایشان دویدم دیدم که مردم بسیار از علا و صلوات نزد ایشان جمع آمده
 و مجال پیش رفتن و سخن کردن نیست میختر شدم و نداستم که چه چاره کنم چون چشم ایشان بر من افتاد
 بی الحال برخاستند و بجانب منزل روان شدند و جمع از اصحاب و عجب ایشان می آمدند در آن
 اثنا مرا پیش خود خواندند و گفتند آن ظالمه را بگوی که یکبار دیگر در فلان تاریخ این حرکت
 کرده بودی و ترا عفو کرده بودیم این بار نیز عفو کردیم اگر بار دیگر این ظلم از تو صادر شود سزای
 خود بر بینی من نوش دل شده و تبخیر بر گشتم چون بخانه در آمدم دیدم که حال او بصلاح آمده و
 از آن مرض اثری نمانده و قصه را بگو باز گفتم بگریست و بگفت راست فرموده اند در آن تاریخ
 یکبار قصد کرده بودم و از مردن حسرتم پس بخدا عهد کرد که دیگر مثل آن قصده نکند خدمت مولانا
 علامه الدین گفتند که در آن فرصت که در ملازمت حضرت مولانا نامی بودم روزی قاصدی
 از ولایت قوهستان رسید و مکتوب والدین آورد که مرا ببالغۀ و تاکید بلیغ طلبیده بودند تا که
 که خدا سازد از این صورت بنایت ملول شدم که مباد از مشرف ملازمت ایشان محروم شوم
 با خود گفتم چون ایشان برین مضمون مکتوب اطلاع یابند هر آنکه مرا نگاه خواهند داشت
 و نخواهند گذاشت که بقوهستان روم چون پیش ایشان در آمدم هنوز مضمون مکتوب را

عرض کرده بودم که فرمودند چون ببالا غلبیده اندی باید رفت من متحیر شدم و از رفتن چاره
 ندیدم بعد از آنکه بجازمت پدر و مادر رسیدیم همدران هشته مرا که خدا ساختند و هشت سال بجا ماندم
 لیکن در آن مدت همیشه متوجه خدمت ایشان بودم و از باطن شریف ایشان استغاضه مینوادم و در آن
 دیار عالی ظالم بود که در توجه مال و اخراجات بر من تعدی بسیار میکرد و ظلم پیداوار میکرد رسید
 و من بیچاره شدم که دفع ظلم وی بکجه طریق کنم آخر باطن متوجه حضرت مولانا شدم و استغاضه کردم
 شبی ایشان را بخواه دیدم که تیره کمانی بدست دارم ناگاه آن عامل در برابر پیدایش ایشان
 آن تیر را بر کمان نهادند و پر کشیدند و بجانب وی انداختند چون بیدار شدم بانو و گفتم تا چه بلا پیش
 آن بد بخت خواهد آمد روز دیگر نزد وی رسیدم و گفتم حاضر باش که بلای عظیم روی تو بودار و بخت بد
 و استهزاء نمود و سخنان بی ادبانه گفت بعد از سه روز یک نوبت ویرانج دریافت و دیگر بر نخاست
 و هم حضرت مولوی فرمودند که در آن ایام که در ولایت تو هستان بودم کبیا رفتند و پهلوی برداشته
 بودم روزی بر درخت بلند برگی بریدم و در اثنای آن کار نسبت را بطبی در زیدم ناگاه شانه
 که پای بران داشتم بشکست و من از بالای درخت جدا شدم دیدم که حضرت مولانا ما پیدا شدند
 و مرا از پوادری بودند و سالم بر زمین نهادند چنانچه هیچ عضوی آسیب نرسید این معنی را پدوشیده
 میداشتم و چون بجازمت ایشان مشرف شدم خواستم که قصه تلج آن عامل ظالم و افتادن خود را از دست
 بعضی ایشان رسالم پیش از آنکه من سخن آغاز کنم فرمودند که افتادن ظالمان دیگرست و افتادن
 مظلومان دیگر و هم خدمت مولانا میفرمودند که در مبادی احوال چون حضرت مولانا را تعلیم ذکول
 کردند در هر اتم فرمودند که پیش من ذکر می چند بدل بگویی من آغاز کردم و دل را بذر مشغول ساختم
 فرمودند که بچنین مکن و در ذکر دل را حرکت مده بلکه مفهوم ذکر را بر دل عمل کن تا وقتی که دل از
 مفهوم ذکر متاثر شده خود بگردد در آید آن زمان کار لوی باز گذار و در آن محل که ایشان از
 حرکت دل من خبر دادند مرا عقیده نبود که در همه روی زمین کسے ظاهر باشد که از درون مردم و
 احوال دل خلق آگاه باشد که من درین تعجب و تحیر افتادم و از ذکر باز ماندم متعازن این حال فرمودند
 که چه حیران مانده و الله که مراد علی مرید بیست بقال در پس پاچال ایستاده و من این خانه
 دل و پیرا به از وی میدانم بعد از اطلاع برین معنی مرا کینتے تعلیم دست داده دیگر دامن ایشان را

حکم گرفتیم از خدمت مولانا محمد رح که برادر خرد حضرت خدومی مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی قدس سره
السامی بودند منقول سنت که می فرموده اند من در بادی احوال باعمال اکسیری و شغل به آن مشغول
بودم و بسے اوقات شریف صرف آن می نمودم و تجربه بسیار بدست آوردم و نشان باز نزدیک کار
مشاهده کردم اما آنچه حق بود ظاهر می شد و من در شغل و ترک آن تردد خاطر داشتم و ازین جهت بغایت
شکسته بال و پر ایشان حال بودم روزی درین پریشانے و سرگردانے به بازار نوش در آمدم
چون نزدیک بسر چار سو رسیدم و در میان کثرت مردم افتادم ناگاه کسی از عقب من در آمد
و دست در گردن من انداخت باز گریستم دیدم که حضرت مولانا سعد الدین اندایشتادم و نیاز
نمودم ایشان فرمودند که ای داووسیت کیبانی تتر اکتم تعلیم که در اکسیر و در صناعت نیست
و وقاعت گزین که در عالم + کیبانی به از قناعت نیست این قطعه خوانند و روانی برگزینند
بعد از رفتن ایشان ارادت آن شغل تمام از دل من زائل شد و خاطر بهیگی از ان دغدغه خلاص
یافت و یقین دانستم که آن تصرفی بود که بنا بر محض شفقت از ایشان نسبت بنفیر صادر شد
خدمت مولانا علاء الدین میفرمودند که در اوائل حال که ملازمت حضرت مولانا اختیار کردم
و ایشان بزرگ تحصیل علوم رسمی اشارت فرمودند بعضی سبب بار که در فن عربیت و منطق و کلام
و اشتم تمام بگذاشتم اما پیش امیر سید اصیل الدین محدث علیه الرحمه کتابی در حدیث میگذازانند
و نزدیک باخر رسیده بود با خود گفتیم حدیث خواندن مانع نخواهد بود بارے آن کتاب را
تمام کنم صبح شنبه بود که جزو حدیث را برداشتم و از درون شهر مجله پهل کوزه که خدمت
سید انجالی بودند متوجه شدم چون قدم از در و راه ملک بیرون نهادم دیدم که بندگران از
آهن بر پایی من پیدا شدند چنانچه قدم بد نشواری بر میداشتم ازین صورت بغایت متوحش و متحیر
شدم و در مردم می گفتم که آیا چه میگویند دیدم هیچکس باین معنی حاضر نمی شود و بجنبت تمام
از پهل روان گذاشتم درین انظار دیدم که دستار از سر من ربوده شد و سر برهنه بماندم و لحش و تخر
من زیاده شد یک دو قدم دیگر نهادم فرجه از کتف من ربوده شد و همچنین در هر دو سه قدم چیزی
از تن من ربوده می شد تا دستاره فری و میان بند و قبا و پیراهن تمام رفت و من با تازار
ماندم و آن بندگران بر پایی من بودند و نزدیک بسر بازار چو پاپوش دوزان رسیده بودم

بانو و گفتم که اگر یک قدم و یک پیش می نمی از اریز میرود و آن زمان رسوا میشوے فی الحال از اینجا
 برگشتم دیدم پیرین من پیدا شد و پیرین فرود آمد و بهر موضعی که چیزی از من گم شده بود چون قدم من
 با آنجا میرسد آنچه با من بودی آمد چون قدم از آستانه دروازه در ششم نهادم دیدم که آن بندگران
 از پای من برخاست و ناپیدا شدند الفور با دلی از مطالعه نفور بلازمت ایشان ششتم دیدم
 که در مسجد جامع جامی براجقه مشغول اند آهسته آهسته نشستیم ناگاه سربارک بر آوردند و بجانب
 من توجه نمودند و بیسی فرمودند از تبسم ایشان مرا معلوم شد که آن تصرفی بود که از ایشان واقع شده بود
 و هم خدمت مولوی فرمودند که روزی مراقبض عظیم طاری شد و حرن قوی فرد گرفت چنانچه بی طاقت
 شدم برخاستم و بدرسرای حضرت مولانا آدم و منوچهر ایشان گشته بدل آغاز درخواست و زارے
 کردم که عنایتی کنید و مرا ازین اطم داند و پیرون آرید درین حال پیرون آمدند و آثار سبط از
 ایشان ظاهر بود و قسم کنان پیش آمدند و بدست راست گریبان مرا گرفته بفرستند و بعد از آن سرگشت
 شهادت را بر آخره کردن من نهادند فی الحال در باطن من سروری و در دل من نورمی و حضورے
 حاصل شد و انشراح در سینه من پیدا گشت که مدت چهار ماه متصل دل چون گل می شکفت و نفقه میخدی
 و آثار بر بشره من ظاهر بود و بنایه که بهم از خنده فراهم می آمد و خدمت مولوی فرمودند که شبے با جمعی از
 اهل رسم و عادات اتفاق رقص و سماع افتاد چون صبح بلازمت ایشان آدم جمعی از اکابر و اباے
 آنجا حاضر بودند ایشان از روی غضب نظری بجانب من کردند فی الحال دیدم که بارے عظیم بر من افتاد
 پیدا شتم که کوهی بزرگ آوردند و بر کتف من نهادند چنان منحنی شدم که بینی من بر زمین نزدیک رسید
 و نفس من تنگی کرده متعاقب شد و عرق از جبین من چکیدن گرفت و بیم آن بود که رایت حیات من قطع شود
 خدمت مولانا شهاب الدین احمد برجدی علیه الرحمه که از دانشندان بنجر و از کبار اصحاب ایشان بود
 و ذکر او بعد ازین خواهد آمد چون عجز و بیچارگی مراد دید بجانب ایشان بخت من توضع نمود
 و نیاز مندی کرد ایشان بعد از ساعتی متوجه خدمت مولانا شهاب الدین احمد شدند و فرمودند که مرد
 سیرابی شکسته بدان گندگی را بچنان پاک بیازد و می پزد که طباع سلیمه بنیاد دل آن رعیت می نمایند
 نایز در پاک ساختن بعضی نفوس کم از آن سیرابی نیستم این گفتند و کت دست راست را بر کت
 دست چپ نهادند و دست بردست مالیدند فی الحال آن بار از کتف من برخاست

آن گزینی زائل شد خدمت استادی مخدومی حافظ عیاض الدین محمد بن علی رحمه که از اجله علماء زمان و
از ایمان هرات بودند و بنظر حضرت سید قاسم تبریزی قدس سره رسیده بودند و ملازمت شیخ بهاء الدین
عمرو و الدبزرگوار ایشان شیخ نور الدین محمد قدس الله و هما بسیار کرده و نزد سلطان ابوسعید میرزا قرب
تمام داشتند بر تبه که گاهی بالای تخت میرزای نشستند و برای وی شنوی میخواندند میفرمودند که
روزی در مسجد جامع بلازمت حضرت مولانا سعد الدین قدس سره رسیدم و در آن مجلس بی از علم
فقرا حاضر بودند در صفت نعال فرو ترازیم حاضران مردی فقیر قوهستانی نشسته بود و حضرت مولانا
سکوت کرده بودند ناگاه سر بر آوردند و آن مرد قوهستانی را پیش خود خواندند و دستهای را گرفتند
بدست من دادند فرمودند که ویرابو سپردم و در مدد حمایت وی تقصیر کنی من قبول کردم و مرا بکار
از حاضران سر این سپارش معلوم نشد تا بعد از پانزده سال که حضرت مولانا وفات یافته بود در روز
میرزا سلطان ابوسعید شخصی پیدا شد که بهدو همراهم راه تهمت جمودی میگرفت و مهلتی کلی و اله
میگرد و اتفاقاً آن مرد قوهستانی را گرفته بود چون وی مالی و بهاتی نداشت که سبب خلاصی وی
شود کار وی برگشتن قرار گرفته بود تا دیگران تبرستند و کار آن گیرنده پیش رود و بازار وی
گرم تر شود آخر هم بآن انجامید که رسی در گردن وی کرده بدروازه عراق آوردند تا آنجا وی را
از دار آورند درین اثنا من از پیش میرزا برگشته بودم و بمنزل خود میرفتم بدروازه رسیدم و از دو حام خلافت
دیدم پرسیدم که چه میشود گفتند فقیر را تهمت جمودی گرفته اند و میخواهند که بکشند من پیش اندم چون چشم وی بر من
افتاد فریاد کرد که ای حافظ من آن فقیر قوهستانی ام که حضرت مولانا سعد الدین در مسجد جامع مرا بشناسا پیش کرده
و فرمودند که در مدد و حمایت وی تقصیر کنی و شما قبول کردید اکنون وقت مدد و حمایت است چون تیر در وی کز
بشستم فی الحال ویرا خلاص کردم و از همین جا عیان بر تانتم و بلازمت میرزا شنانتم و قصه آن فقیر و سپارش
حضرت مولانا را بعرض رسانیدم میرزا آن تهمت کننده را بجای آن فقیر سیاست فرمود و آن فقیر و سایر مردم
از شروی خلاص یافتند و خدمت حافظ بعد از تقریر این حکایت این دو بیت از شنوی خواندند شنوی از پیش صل
هرچو آید برو + پیرے بیند عین مومو + اگر کیر دید و باقی بود + نرا کند پیش دید خلایق بود + خدمت نوا جبرئیل الدین
کوسو بخدمت مولانا سعد الدین رحما الله صحبت بسیار میداشتند بعضی از اجله اصحاب ایشان چنین گفتند که روزی
خدمت نوا بخدمت مولانا گفته اند که مراد و مشکل عظیم پیش آمده است در خلائق تو جمیع که از حل آن عاجزم و کس نمیدانم

که آن مشکل تواند کشود و از نجات خاطر من در بارست میخوام که سفری اختیار کنم باشد که کسی رایا نکند که این
 بازار خاطر من بردارد و حضرت مولانا فرموده اند که شما فرما صبح به نیت حل آن مشکلات توجه
 این جانب شود شاید که احتیاج بآن نشود که سفر باید کرد خدمت تو ابر روز دیگر آمده اند چون چشم
 بر روی حضرت مولانا افتاده نعره زده اند و بجز گذشته مدتی در آن بخودی مانده اند و بعد از افاق
 و شعور این بیت از تنوی خوانده اند بیت ای جمال تو جو اب هر سوال مشکل ز تو حل شده بی قیل و قال
 پس دغدغه سفر از خاطر مبارک ایشان مرتفع شده است روزی محرمی در خلوتی از خدمت خواهر رسید
 است که شمار آن روز چه شد که مدت بیوش افتادید و بعد از آن ترک سفر کردید فرموده اند که چون
 چشم من برابر وی راست مولانا سعد الدین افتاد یک مشکل من حل شد و چون چشم برابر وی گریه
 ایشان افتاد مشکل دیگر مرتفع شد از لذت و ذوق آن فریاد کردم و بجز افتادم در نجات الانس
 مذکور است که یکی از درویشان که بصحبت ایشان میرسد چنین حکایت کرد که مراد مجلس عظمی که معارف
 درویشان میگذاشت تغییر بسیاری شد فریاد و نعره بسیار میزد م و از آن محبوبی بودم یک روز آنرا بر من
 ایشان رسانیدم گفتند هر گاه که ترا تغییر افتد مرا بخاطر درمی آور در آن وقت که ایشان بسفر حجاز
 رفته بودند مراد یکی از مدرسه که آنجا عزیزی و عظمی گفت آغاز تغییر شدن گرفت با ایشان تو چه کردم
 دیدم که از مدرسه درآمدند و پیش من رسیدند و دست خود را بر دو شهای من نهادند من از نو بپوش
 رفتم و بیوش افتادم آن زمان که بحال بود آدم مجلس عظمی شکسته بود و اهل مجلس رفته بودند و آفتاب
 بمن رسیده بود و آن روز آخرین پنجشنبه بود از ماه رمضان که بعد از آن تا عید دیگر پنجشنبه نبود آنرا
 و خاطر گرفتم که چون ایشان از آنکه بیایند با ایشان عرض کنم چون ایشان از آنکه بشریف آوردند و بخدمت
 ایشان مشرف شدم همی پیش ایشان بودند که نتوانستم که آنرا بعرض ایشان رسانم رو بمن
 کردند و گفتند پنجشنبه بود که بعد از آن تا عید پنجشنبه دیگر نبود وفات حضرت مولانا سعد الدین قدس سره
 نماز پنجمین روز چهارشنبه بوده است هفتم ماه جمادی الاخری سنه ستین و ثمانیا نیز از بعضی ابالی استماع
 افتاده که روز عزیمت حضرت مولانا خدمت خواهر شمس الدین محمد کوسوی قدس سره مجلس نهادند
 و وعظ فرمودند و در اثناء وعظ بر سر منبر این بیت خواندند بیت یک مشت خاک آئینه شد
 بره زگار بنمود و در جاتی و پس خاک توده شد حضرت مولانا سعد الدین را قدس سره

و فرزند بزرگوار بود یکی خواهر محرابه کبر المعروفه بخواجه کلان که توفیق انحراف در سلک اصحاب حضرت ایشان
 یافته بوده اند و بار از بهر است ملازمت آن حضرت بملا و راء التمر شناخته در کرات اولی که راقم
 این حروف منوجه آستانه بوسی حضرت ایشان بود در قریه محل دختران بصحبت خواجه کلان مشرف شد
 و آن نوبت ثانی خواجه بود که ملازمت حضرت ایشان میفرقتند چون فقیر را دیدند متعجب شده پرسیدند
 که کجا میروید و چه داعیه داری فقیر محلی از غده خود عرض کردم بشاقت بسیار نمودند و فرمودند
 باید که از ما جدا نشوی تا بموافقت و مرا فقت بگذریم این راه را قطع کنیم قبول کردم و ایشان احوال
 و انتقال و متعلقان فقیر را نزدیک خود آوردند و در آن سفر شفقت و حرمت و عنایت بسیار میکردند
 چون به بخارا رسیدیم اکثر احوال و انتقال خادمان و متعلقان را آنجا گذاشته بهم در خدمت خواجه
 یا جمعی از اصحاب حضرت ایشان که بر سر مزاج بخارانی بودند متوجه ولایت قرشی شدیم و در نصرت
 سماوت ملازمت حضرت ایشان مستعد گشتیم و در خلال مجالس الثقات بسیار و الطاف
 بیحد و شمار از حضرت ایشان نسبت بخواجه کلان مشاهده می شد و بی نقلها از مصاحبت و خصوصیت
 که بحضرت مولانا سعد الدین قدس سره داشتند اندام جمعی اقتاد روزی در خلوتی خدمت
 خواجه را بطریق نفی و اثبات امر کردند و فرمودند که باین طریق مشغول باشید چون بهر است مرحمت
 کنید هر که برای شما آید ویرانیز باین طریق بنویسید و تعلیم ذکر کنید و الدبزرگوار شما مولانا سعد الدین
 چون بهر است رفته اند سلوک ایشان هنوز تمام نشده بوده است اما در بهر است یاران پیدا کردید
 و ایشان را بر کار داشته و خود نیز مشغولی تمام کرده اند تا کارها پیش رفته است و سلوک ایشان
 نهایت رسیده شما نیز باید که کار را با شنید تا هم با تمام رسید پس این تقوی بخوانند که بهر است حاصل آمد
 که یار جمع باش + همچو بهر است که از حجریاری تراش + و بعد از چند گاه که حضرت ایشان خواجه را اجازت
 مراجعت بخرآسان دادند فقیر را نیز براجعت و ملازمت و الدین امر فرمودند این فقیر بنام
 امر آن حضرت در مرا فقت خواجه باز به بخارا آمد و ایشان آنجا روزی چند مکث فرمودند
 و فقیر با اجازت ایشان زود منتوجه خراسان شد و بعد از یک دو ماه ایشان نیز بهر است آمدند
 و همیشه بحال این کینه ملتفت می بودند و الطاف بسیار می نمودند تا بعد از پانزده سال بفرزند
 برداشتنند و به بندگی قبول فرمودند روزی حضرت محمد و مولانا نور الدین عبد الرحمان بیجا

رحمت و الطاف حضرت خواجه کلان
 در خصوصیت و خصوصیت

بعد از آنکه از شرف
 و تقاضای اجازت
 صلح بخندید و از راه
 او بودی الاخره
 ارج مشرف شد
 وفات یافتند و قبر
 بیعت از ایشان
 والدین بزرگوار
 ایشان است ۱۲

قدس سره تقرباً در صفت خواجگان و پاک طینت ایشان این مصحح خوانند که مصحح خاک او بهتر
 ز نخل دیگران پوزند و دوم حضرت مولانا قدس سره خواجہ محمد اصغر المشہور بخواجه فرد بودند که از
 علوم ظاہری و اخلاق باطنی بہرہ تمام داشتند و ہر دو خواجہ حافظ کلام اللہ بودند و مطلع
 بر دقائق تفسیر و حقائق تاویل و فیات حضرت خواجہ فرد در ولایت زمین داور واقع شد در
 شہر سست و تسع مایہ و بعضی از خدام نقش ایشان را از انجا بہرات بر آوردند و بر تخت مزارد
 عقبہ اللہ شریف خود مدفون اند رحمہما اللہ تعالیٰ الرحمۃ الواسعۃ

مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی قدس سره السامی

لقب اصلی ایشان عموالدین است و لقب مشہور نور الدین ولادت ایشان خوجرد جام بودہ است
 وقت النشاء الثالث و العشرین من شعبان المعظم سنہ سبع عشر و ثمانیۃ چنانچہ در قصیدہ شرح بال بشری
 حال کہ مشتمل است بر جمعی از دقائق حالات ایشان در مدت حیات چنین فرمودہ اند کہ قطعہ بسا
 ہشتاد صد و ہفتادہ ہجرت نبوی + کہ روز کہ بہ شہر سواد قات جلال : اوج قلہ پر داز گاہ
 عز قدم + بدین حقیص ہوا سست کردہ ام پر دیال + پوشیدہ نماند کہ نسبت شریف حضرت مخدوم
 شیخ عالم عامل امام المجددین و ارث علوم الانبیاء و المرسلین امام محمد شیبانی رحمہ اللہ میرسد
 کہ از اعظم مجتہدان است در مذہب امام عظیم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ بودہ است و یکی از
 صاحبین است و ابو محمد بن عبداللہ بن طاؤس بن ہرمز الشیبانی و کان ہرمز ملک بنجد او و اسلم علی یوم
 بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ذکر فی کتاب المصطلح انہ کان بین الامام محمد ابی حنیفہ رحمہ اللہ قرابہ قریبیۃ
 فانه محمد الحسن بن عبداللہ بن طاؤس بن ہرمز و ابو ملک اسلم علی یوم بن الخطاب رضی اللہ عنہ و ابو حلیفہ
 نعمان بن ثابت بن طاؤس ہرمز و اللہ ایشان مولانا نظام الدین احمد شتی و جد ایشان مولانا
 شمس الدین محمد شتی از مشاہیر اہل علم و تقوی بودہ اند منسوب بچلہ و شنت از محرومہ اصغمان کہ
 بواسطہ بعضی ہوادث زمان از وطن مالوف بولایت جام آمدہ اند و بامر قضایا و فتوی مشغول
 نمودہ و ما در پد ایشان از فرزندان امام محمد شیبانی است بیہ مولانا قوام الدین محمد از فرزندان ما
 دران لکہ از ولایت خود بدیارجام آمدہ اند صبیہ خود را در سلک زدواج مولانا شریف الدین حاجی شاہ
 مفتی فقہ است پناہ منظم گردانیدہ و نتیجہ آن از دو اچ ولایت ستورہ است کہ مولانا شمس الدین محمد و شتی

عقبہ اللہ شریف خود مدفون اند رحمہما اللہ تعالیٰ الرحمۃ الواسعۃ
 در کتاب شیبانی عربیہ
 در کتاب کرار است
 در کتاب التوحید بن یون
 در کتاب اوصاف بنی است
 در کتاب حرمین در
 در کتاب فضیلت امام
 در کتاب سست

ویرا ورجاله مناکت خود آورده و از وی مولانا نظام الدین احمد که والد شریف ایشانست منقول
 شده آباء ایشان مادر ولایت جام ساکن می بوده اند در کتاب خطبات و قبایل و عبارات کوشی
 می نوشته اند چون رحمت اقامت کشیده اند لفظ جامی بجای آن رقم میزده اند در آن سال که حضرت مخدومی
 متولد شده اند خاقان مغفور شاه مرغ سلطان انار الله بر هانه بر شیر ممالک عراق و فارس دست یافته بوده است
 ذکر اشتغال حضرت مخدومی به تحصیل علوم و رمهادی حال و رجوع ایشان به اهل
 فضل و کمال چون ایشان در صغر سن همراه والد شریف خود به بکرات آمده اند در مدرسه نظامیه
 اقامت کرده و بدرس مولانا صبیح الصوفی که در علم عربیت ماهر بوده و در آن فن شهرت تمام داشته
 در آمده اند و میل مطالعه مخفیتر بخش کرده چون بآن درس حاضر شده اند شیخ تبرات شیخ مصطیح و مطول
 مشغول بوده اند ایشان با آنکه هنوز بچگی بلوغ شرعی نرسیده بوده اند در خود اعتماد دهم آن یافته اند
 بطلع مطول حاشیه آن پرداخته بعد از آن بدرس مولانا فتح الله علی سیر قندی که از اعظم محققان و زکا
 بوده و از اکتل تلامذه حضرت سید شریف بوجانی رحمة الله در آمده اند میفرموده که وی در طریق مطالعه
 بے مثل بود اما قریب پهل روز از وی مستغنی توانستی شد بعد از آن بدرس مولانا اشهاب الدین محمد
 بجا جری که از افاضل مباحثان زمان خود بوده و از سلسله محمد حضرت مولانا سعد الدین تقی زانی رحمة
 میر سیده اند میفرموده اند که چندگاه بدرس وی میر فتح الله از وی دو سخن شنیدیم که بجاری آمدگی در کتاب
 تلویح که بعضی اعتراضات مولانا زاده خطائی را دفع میکرد در ذوال برای آن اعتراض دوسم
 مقدمه القادر و آنرا باطل ساختیم و مجلس دیگر بعد از طایل وافی صورت بواجبی بیان کرد که فی الجمله
 و حیه داشتند سخن دیگری در فن بیان از مطول تخفیف بوده اند که مناقشه می نموده و اگر چه آن سخن را
 در اهل زیاده و قبی بنوده و تعلق بلفظ و عبارات کتاب میداشتند اما در توجیه وی استقامتی بود و بعد
 از آن در سخن قد بدرس قاضی روم که از محققان عصر بوده میرفته اند در ملاقات اول با عینه واقع شده
 بوده است و تطویل بنامیده بالاخر قاضی سخن ایشان آمده مولانا فتح الله تبریزی که از دانشمندان تبریز بوده
 و پیش میرزا انج بیگ مرتبه صدارت داشته حکایت میکرد که است که در آن مجلس که میرزا قاضی روم را
 در مدرسه نوه در سخنند اجلاس کرده اند اکابر و افاضل همان در آن مجلس حاضر بودند قاضی روم در آن
 مجلس تقریب ذکر مستعدان و خوش طبعان میکرد و در صفت مولانا عبد الرحمن جامی چنین فرمود که تا اینهای

سمرقند است هرگز بودت طبع و قوت تصرف این جوان جامی کس از آب آموید بدین جانب عبور کرده
 مولانا ابویوسف سمرقندی از شاگردان مقرر قاضی روم نقل کرده است که چون حضرت مولانا
 عبدالرحمن جامی سمرقندی آمدند اتفاقاً بشرح مذکوره در فن هیات اشتغال نمودند و تصرفات برصده
 معذوره که قاضی برواشی آن کتاب ثبت کرده بود و سالها قرار یافته هر روز در هر مجلس از آن سخن
 مقرر یک دو سخن بقام حک و اصلاح میرسید و قاضی از آن بنفایت ممنون میشد و در آن اوقات شرح
 مجلس چنانی را که نتیجه افکار وی بود در میان آورد و ایشان در آن تصرفات میکردند که هرگز خاطر
 قاضی نرسید بود روزی در هرات مولانا علی قوشی بهیارت و زم ترکان بتیای عجیب بر میان
 بسته مجلس ششربع ایشان در آمده است و بتقریب شصت بنده بنفایت مشکل از و قائل فن هیات
 اتفاقاً نموده ایشان بدینجهت هر یک را به ابی شانی گفته اند چنانچه مولانا علی ساکن شده و بتقریب نود و ایشان
 بر سبیل مطالبه فرموده اند که مولانا در جنتای شما بهتر ازین چیزیست بنود مولانا علی بعد از آن بنا کرده این
 خود میگفته است از آن روز بازم معلوم شد که نفس قدسی درین عالم موبود و بوده است بعضی
 از محالیم میفرمودند که این قوت بنا بر آنست که مشغول بطریق فوجان قدس اللہ تعالی ارواحم مد
 نقل و مقوی قوت مدر که است و کیفیت و قوت بنام ایشان و غلبه و استیلا بر هم سبحان بلکه
 بر استادان امر مشهور و مقرر بوده است ایام تعطیل ایشان بفرارعت بال و آسودگی حال میگفته
 و طبع دراک ایشان با ایندیشهای دیگری پر و اختراع که بدرس میرفته اند بسیاری بوده که خبر وی از یکی
 بهم سبحان میگفته اند و لحظه مطالعه میفرموده اند چون بدرس میرفتی شده اند بر هم غالب می بوده اند و مولانا
 معین قوی میگفته است که ایشان چون بدرس مولانا فوجان علی روی آمده هر ششبه که از شایخ
 طبع مستعدان در میان می افتاد برید به ایشان از ادفع میکردند و هر روز دو سه ششبه و اردو اعراض
 خاص در آن مجلس از آثار مطالوعه نمود میگذاشتند و میرفتند و ایشان بنا بر بعضی از رسوم علوم که باز
 بسامع بوده است مجلس درس ابالی روزگار و حاضر می شده اند و اگر نه در نقل لامر ایشان را
 تبتله کسی احتیاج نبوده بلکه بر مدرس آن توزه بدرس غالب می بوده اند روزی از استادان مسلمان
 ایشان سخن در میان افتاده بوده است ایشان فرموده اند که ما پیشتر هیچ کدام از استادان اینچنان سستی نگذاشته
 که ایشان را بر ما غلبه و استیلا بوده باشد بلکه همیشه بر هر یک در بحث غالب بوده اند

بسیار

ایجاباً با سرسبیری میکردند و هیچ یک را در ذمه ما حق استادی ثابت نیست و ما بقیقت شاگرد و پرنور بودیم که
 زبان از وی آموختیم چنین معلوم شده است که ایشان صرف و نحو پیش و الود و گد را اینده بوده اند و بعد از آن
 در علوم عقلی و معارف نشینی ایشان را چندان یکسی احتیاج نمی شده است روزی در اوایل حال خدمت
 مولانا شیخ حسین و مولانا داؤد و مولانا حسین که اصحاب المشارکین فی البعث بوده اند اتفاق کرده
 بجهت تحصیل علوم و طیفه بدرخانه بعضی از امرای بزرگ میرزا شاه رخ میرفته اند آئین ایشان را گرفته
 کتبان کتبان همراه برده اند و بدرخانه آن میرزانی انتظار کشیده اند بعد از ملاقات چون بیرون آمدند
 ایشان فرموده اند که موافقت و اتفاق من با شما همین بود دیگر این صورت از من امکان ندارد و
 بعد از آن دیگر هرگز بدرخانه هیچ کس از اهل جاه و ارباب دنیا بازگشت و ترو دیگر ندیدم همیشه در زادگاه
 فقر و فاقه پای است و در دامن صبر و قناعت کشیده اند تا مضمون سخن شیخ نظامی قدس سره در حق ایشان
 بظهور آید که متنوی چون بعد بخواهی از بر تو + بدر کس نرفتم از تو + بلکه راید درم فرستادی
 من شیخ استم تو میدادی + میفرموده اند که ما در ایام شباب هرگز تن بذلت و نواری در مد اویم
 چنانچه اکثر مستعدان و افاضل سمرقند و هرات پیاده در رکاب قاضی روم و مولانا نواز اهره علی
 سمرقندی میرفتند و ما هرگز با ایشان موافقت ننمودیم بلکه هرگز بر عادت ارباب درس بلازمت و خفا
 ایشان نیز رغبت نکردیم و بواسطه آن تنقیض تمام بوصول و طیفه ما راه بیافت

ذکر و وصول حضرت محمدی بصحبت حضرت مولانا سعد الدین قدس سره
 بعد از تحصیل علوم و ترک احتیاط و آمیزش علماء رسوم ایشان را در مبادی حال
 که گرفتاری دل بیکه از مظاهر حسن و جمال بوده است از آن متعلق انحرافی در خاطر دست داده از
 هرات بسر قندرفته اند و آنجا کسب فضائل و کمالات روزی چند مشغول بوده اند آنکه شبی خاطر ایشان
 از مفارقت صوری و مزاحمت داغ دوری و مجوری و محرومی و مشام بوده است حضرت مولانا سعد الدین
 را قدس سره در وقت دید و اندواز ایشان شنیده که فرموده اند رو و او را باری گیر که ناگزیر بر تو
 بود ایشان را ازین واقعه متأثر بلین شده و دغدغه عظیم در خاطر افتاده است زود بجانب خراسان
 شتافتند و شرف صحبت و قبول حضرت مولانا را در یافتند و بانکه فرصت در صحبت شریف حضرت
 ایشان را شوق عظیم و ربودگی قوی دست داده است چنانچه یکی از بزرگان که درین طریق رفیق ایشان بوده است

متیر و متعجب می شده است و میفرموده که طریق تو ابجکان ایشان راز و دود را بود حضرت مولانا سعد الدین
 قدس سره در مسجد جامع هرات هر روز پیش از نماز و بعد از نماز با صاحب محبتش اندو صحبت میداشتند
 و حضرت مخدومی را امر و گد بر آنجا بوده است هر نوبت که میگذشتند حضرت مولانا سعد الدین میفرموده اند
 که این جوان را عجب قابلیت است شیفته وی شده ایم نبدانم کدی را چو فن و حیله صید کنیم روز اول که
 ایشان بصحبت حضرت مولانا رسیده اند گرفتار ایشان شده ایشان فرموده اند که امروز شهاب از سه
 بدام ما افتاد و هم در آن افتاد فرموده اند که حق سبحانه بصحبت این جوان بجای بر ما منت نهاد مولانا
 شهاب الدین محمد جویری بعد از گرفتاری ایشان بصحبت حضرت مولانا سعد الدین قدس سره چنین
 میگفته اند که درین مدت پانصد سال یک مرد صاحب کمال در میان دانشمندان از خاک خراسان
 سر بر میزد خدمت مولانا سعد الدین کاشغری راه وی زدند مولانا عبدالرحیم کاشغری که از دانشمندان
 مقرر هرات بود چنین میگفته که تا خدمت مولانا عبدالرحمن بجای ترک مطالعه نکردند و روی بطریق صوفیه
 نیاروندند ما ایقین شدیم که بهتر از مطالعه تحصیل علوم رسمی کاری دیگر بیابند و فوق مرتبه دانشمندی
 امری دیگری بوده است ایشان در ابتدا اشتغال باین بام حضرت مولانا سعد الدین قدس سره ریاضات
 و مجاهدات شاقه اختیار کرده بوده اند و از خلق بغایت محبت و محتر و متواضع می بوده اند و به تمنای پیسر
 می برده بعد از آنکه میان خلق در آمده اند طریق مجاره و اسلوب سگانه از خاطر ایشان رفته بوده است
 و از الفاظ مانوسه و حشی گشته و تبدیح آن الفاظ بخاطر ایشان می آمده است و در آخر آن اوقات ایشان را
 جاذبه عظیم روی نموده و کیفی قوی دست داده است که بی شعور متوجه جانب کعبه شده اند تا که سوار سید اند
 آنجا ایشان را اقامتی شده و بشعور آمده اند و در غده صحبت مولانا سعد الدین قدس سره و شوق دیدار
 مبارک آن حضرت برایشان غالب شده بی اختیار عنان عربیت از آنجا بر تافته اند و به ملازمت حضرت
 مولانا شافیه ایشان در اثنای ملازمت حضرت مولانا روزی چند در فصل بهار بجانب قصبه اوسیه
 کرده بوده اند حضرت مولانا رفته نوشته و بر اے ایشان فرستاده و سواد آن رفته نیست که از
 خط مبارک آن حضرت نقل نموده بسم الله الرحمن الرحیم - سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته حق تعالی باتوجه
 دارد و بیخود نگذارد و توقع از آن برادر و نور بصیر بر آرد مولانا عبدالرحمن بجای آنکه این فقیر حقیر
 بر ضائع کرده راز گوشه خاطر شریف دور ندرند و اشتیاق غالب اند نبدانم که چه نویسم اینها همه اسم

و از سبب این مقصود دست در عبارت فی آیة شیخ احمد غزالی میگوید که تعریف این طائفه که میگویم از جهت
 احتیاج است مرا با جهت تعطش که مراست و غرت و شرفی که ایشان راست نمیدانم که چه گویم مصرع شمس
 من اینجا تویر گل نگرے: والسلام والتحیة من الفقیر الحقیر سعد الکاشف فی یون این رقمه یا ایشان رسید
 فی الحال مرا بجهت فرموده امرد و دیگر از ملازمت آن حضرت مفارقت نموده حضرت مخدومی میفرموده امرد
 که در ابتدا مشغول باین طریق احوال ظاهر می شد بطریق که حضرت مولانا ای اشارت کرده بودند مشغول
 می نمودیم و نفی میکردیم تا پوشیده می شد بر ظهور احوال و کشف و کمالات اعتمادی نیست هیچ است به از آن
 نیست که فقیری را در صحبت صاحب دولت تاثیر و جذبی دست دهد و زمانه از خود بر هر خدمت
 استادی مولانا رضی الدین عبدالقادر علیه الرحمه و الغفران میگویند که از ایشان پرسیدم که بعضی از این طائفه
 را احوال کشف می شود و بر بعضی دیگر کف می ماند سر درین چه باشد فرمودند که طریق و نوع است سبب
 سلسله تدریس که سالک بهمان راهی کمزول کرده بود نماید و دیگر طریق و غیره خاص است که طریقه توفیق ایگان
 ماست قدس شاد را و اتم و سالک این طریق را قبله توجیه نفس ذات نیست و درین طریق کشف احوال
 ضروری نیست و خدمت مولانا عبدالقادر میفرمودند که ایشان را خاطر بشا به وحدت در کثرت که
 مشابه تفصیلی است مائل تر بود از طریق اجمال میفرمودند که هرگاه خود را در مرتبه اجمالی میگویم مغلوب بشویم
 لیکن حضرت مولانا ای ما از اجمال تفصیل کم می برداختند جانب استغراق ایشان در ان احوال
 بوده و میفرمودند که سر وحدت و معنی توحید چنان غالب شده است که دفع آنرا از خود ممکن نمیدانیم
 درین بار اهیج اختیاری نیست هیچ چیز پیش راه ازین در خاطر نباید آید پیش گرفته است
 ذکر ملاقات حضرت مخدومی با مشایخ کبار از صغیر سن تا نهایت کار محض نامه که غیر
 حضرت مولانا سعد الدین قدس سره از جمله اکابر که ایشان دیده بوده امرد و ملاقات کرده اول حضرت
 خواججه محمد یار ساست قدس سره در کتاب لغات الناس نوشته اند که چون حضرت خواججه بعزم سفر عازم از
 ولایت جام میگذشتند و بقیاس چنان بیناید که در او احوال جمادی الاولی یا اوائل جمادی الاخره
 سنه اثنین و عشرین و ثمانتیه بوده باشد بر این فقیر با جمعی کثیر از نیازمندان و مخلصان بقصد زیارت
 ایشان بیرون آمده بودند و هنوز عمر من پنج سال تمام نشده بود یکی از متعاقبان را گفت که مراد تو
 گرفته پیش محض مخوف با نوار ایشان داشت ایشان اتفات نمودند و یک سیر نبات که مانع

عزایت فرمودند و امروز از آن شصت سال است که هنوز صفای طهری منور ایشان در چشم من است و
 لذت دیدار مبارک ایشان در دل من و همانا که را بطه اخلاص و اعتقاد و ارادت و محبتی که این بزرگوار
 بخاندان نوابگان قدس انذار و احم و اتقا است برکت نظر ایشان بوده باشد و امیدمیدارم که بزین
 بین را بطه در زمره مجبان و مخلصان ایشان محشور شوم بینه و بوده دوم مولانا فخرالدین لورستانی
 بوده رحمه الله تعالی که از کبار مشائخ زمان بوده اند هم در نقحات الانس نوشته اند که بخاطری آید که
 خدمت مولانا فخرالدین لورستانی رحمه الله که در خضر و جام در سرای که تعلق به الدین فقیرمیداشت
 نزول فرموده بودند و من چنان عزو بودم که مرا به پیش زانوی خود نشاندند بود و بانگشت مبارک
 نودناهای مشهور چون عمر و علی بر روی پوائی نوشت و من آنرا میخواندم تبسم می نمود و تعجب می نمود
 آن شفقت و لطف وی در دل من تخم محبت دارادت این طائفه شد و از آن وقت باز هر روز
 نشو و نمای دیگری باید و امیدمیدارم که بر محبت ایشان زلم و در محبت ایشان زلم و در محبت
 ایشان میرم و در زمره مجبان ایشان بر انگیزه شوم اللهم اجیننی مسکینا و اتنی مسکینا و احشرنی فی زمره
 المساکین سوم نوابه برهان الدین ابو نصر یار ساو قدس سره ایشان را اتفاق صحبت بخدمت
 نوابه ابو نصر بسیار افتاده بود ده است در نقحات الانس نوشته اند که روزی در مجلس شریف
 ایشان ذکر حضرت شیخ معی الدین بن العربی قدس سره و مصنفات ایشان میرفت از والد
 بزرگوار خود نقل کردند که ایشان میفرمودند که فصوص جانست و فتوحات دل و این را نیز فرمودند
 که هر که فصوص را بینک میداند و بر ادعیه متابعت حضرت رسول صلی الله علیه و سلم قوی میگردد
 چهارم حضرت شیخ بهار الدین عمر بود قدس الله روحه میفرموده اند که حضرت را استغراق و
 استملاک عظیم بود بسیار بود که در پوائی نگریدند همانا که ملائکه مخلوق از انقاس خلقت را که مقرر
 ایشان بودند ملاحظه میکردند و میفرموده اند که روزی بکلامت حضرت شیخ بده چهاره رفته بودم و
 جمعی نیز از شهر رسیدند و اب ایشان آن بود که هر که از شهری آمد از وی می پرسیدند که خبر چیست
 همان قاعده از هر یک جدا جدا پرسیدند که از شهر چه خبر داری هر کس چیزی گفت آخر از من پرسیدند
 که تو از شهر چه خبر داری گفتم هیچ خبر ندارم فرمودند که در راه چه دیدی گفتم هیچ ندیدم فرمودند که هر
 پیشش فقیر می رود باید که چنین رود که از شهری دانسته باشند و در راه چیزی دیده باشند

نویسنده

نویسنده

پهل این سیت خوانند سیت دلارامی که داری دل درو بند + دگر چشم از همه عالم فرو بند بنیم خواه
شمش الدین محمد که سونی بود قدس الله سره میفرمودند که حضرت خواه و عظم میگفتند و حضرت مولانا
سعد الدین و مولانا شمس الدین محمد اسد و مولانا جمال الدین ابو یزید پورانی و غیر ایشان از عزیزان
وران وقت بودند مجلس ایشان حاضر میشدند و معارف و الطاف ایشان را آتحان میکردند خدمت
مولانا شرف الدین علی یزدی رحمه الله علیه ما را ترغیب میکردند مجلس و عظم ایشان از بعضی عزیزان
استماع افتاده که هر روزی که حضرت مخدومی مجلس حضرت خواه که سوسی قدس سره درمی آمده اند خواه
میفرموده اند که امروز ششمی در مجلس با فر و خنده و حقائق و معارف پیشتر از پیشتر بر زبان ایشان میروند
حضرت مخدومی میفرموده اند که خواه که سوسی علیه الرحمه مصنفات حضرت شیخ نجی الدین را قدس سره
معتقد بودند مسئله تو چید را موافق وی تقریر میکردند و آنرا بر سر سینه و حضور علماء حاضر چنان بیان
میفرمودند که هیچ کس را بران مجال نکار نبود و در اسرار و حقائق قرآن و حدیث نبوی و کلمات مشایخ
بغایت تیز فم بودند با نیک تو سبھی معانی بسیار بر ایشان قائل میشدند که بعد از تامل بسیار بخاطر دیگران
کم رسیدی در اثنای عظم و مجلس سماع ایشان را وجدی عظیم میرسید و میباید میزدند و اثر آن همه
جلسیان سرایت میکرد و خدمت خواه در بعضی اوقات مردمان را در صورت صفات عالیه بر نفوس
ایشان میدیدند روزی میگفتند که اصحاب ما گاه گاهی از صورت انسانی بیرون میروند و ما از او
بان باز میگرددند و یکدیگر کس را نام بردند و میگفتند که هر گاه پیش من می آیند در صورت سگان چهار چشم
می نمایند بسیار بودی که در صحبت ایشان چیزی بخاطر کسی گذشته خواه آنرا اظهار کردندی بروی که
غیر آنکس ندانستی ششم مولانا جمال الدین ابو یزید بود رحمه الله بده پور آن برای خدمت ایشان بسیار
میرفتند و در نجات نوشته اند که یکبار پیلومی وی نماز میگذاردم و بر ایشان مغلوب و ستمناک یادم
که گویی بخود هیچ مشغوری ندانستی در قیام که می ایستاد گاه دست راست را بر بالای دست
می نهاد و گاهی دست چپ بر بالای دست راست داشت ششم مولانا شمس الدین محمد اسد بود رحمه الله
که ایشان بوی صحبت بسیار داشته اند هم در نجات نوشته اند که یکبار در راهی با وی میرفتم بتقریب پن
وی با بخار رسید که گفت مرادین چند روز امری واقع شد که هرگز مرا بخود نگمان آن نمی بود و توقع آن ندا
و بر سبیل اجمال اشارتی بدان کرد بروی که من از آن تحقیق وی بخاتم جمع فم کردم بعضی عارفان

گفته اند که چون خدای تعالی بذات خود در کس تجلی کند این کس جمیع ذوات موجودات و افعال و صفات
ایشان را در اشرف ذوات و صفات و افعال وی سبحانه متلاشی باید و نسبت نفس خود را بموجودات چنان یابد
که گویای مدبر آن موجودات است و این موجودات نسبت با وی اعضا و وی اندو فرود
نیاید چیزی هیچ یک ازین موجودات الا آنکه می بیند که بآن فرود آمده وی بیند ذات خود را
ذات حق و احد و صفت خود را صفت وی و فعل خود را فعل وی بنا بر آنکه مستهملک شده درین
توحید و استهلاک در عین توحید مستلزم آنست که آنچه منسوب باوست بخود منسوب یا بدو به نسبت
ایشان را در توحید مقامی که در ای این مرتبه باشد و چون منجذب شد بصیرت بشاهد جمال که نور عقل
را فارق بود میان اشیا و ممکن و واجب را از هم جدا میکرد پوشیده شد در غلبه نور ذات قدیم و تمیز میان
قدیم و حادث بر خاست از برای آنکه باطل تا چیزی و ناپیدای شود در زبان پیدا شدن حق و
این حالت را در عرف این طائفه جمع گویند هشتم حضرت ایشان بودند میان حضرت محمد و
حضرت ایشان چهار کثرت ملاقات واقع شده است دو کثرت در سفر قندهار کثرت سوم در هرات
که حضرت ایشان در زمان میرزا سلطان ابوسعید از ماوراءالنهر نخر اسان تشریف آورده بوده اند
و مرتبه چهارم در مرو که حضرت ایشان باناس میرزا سلطان ابوسعید به مراد آمده بوده اند و حضرت
مخدوم نیز از هرات بجهت دریافت ملاقات آنحضرت بمرور قندهار مبارک ایشان دیده شده که
نوشته بودم که در نوای مرد خدمت خواججه عبید اللہ مد الله ظلال جلاله ازین کمینہ پرسیدند که سن تو
چند باشد جواب گفته که پنجاه و پنج تخمیناً فرمودند که پس سن ما و از ده سال زیاد باشد و مخفی
نماند که پیش ازان ملاقات و بعد ازان میان حضرت مخدوم و حضرت ایشان مکاتبات و
مراسلات بسیار واقع شده است و کمال آراوت و اخلاص ایشان نسبت بان حضرت از منصف
نظم و شعر ایشان بر خاص و عام اهل عالم ظاهر و پیداور و روشن و هویداست و آن منظومات و اشعار
از ان مشهور ترست که به ایراد آن احتیاج باشد و خلوص عقیدت و محبت آنحضرت نیز نسبت بان
از رتق و مکاتیبی که آن حضرت با ایشان نوشته اند ظاهر و باهرست و از جمله آن رتق و مکاتیب
این دو رتبه است بر بسیل استشهاد و تمین استرشاد از خط مبارک حضرت ایشان نقل کرده
درین مجوعه ایراد می باید رتبه اولی بعد از رتبه نیاز عرضه داشت این بیچاره گرفتار که

در این مقام

گاهی میخواهم که گستاخی کرده از خرابی احوال خود نسبت بلا زمان آستانه اندکی اعلام کنم لیکن می ترسم
 که از خرابی که حال این فقیرست موجب ملالت آن باریان فغان نشود و ذکر آیه خسته و خسته بهر جا که هست
 از روی آن میباشد که نظر خرابی این در مانده نکلند و بطریقه ترجمه که از اخلاق کرامت نسبت مان
 ضعیف مرصع دارد سبب گرفتاری خود جز آن نبیند آنم که بیعت هر که او را از کربان و اندوهش
 سازد و سرش را در خود دهد و السلام و الاکرام رفته شانی عرفه داشت آنکه اشتیاق و آرزو مند
 عقبه بوسی بسیارست هر چند با خود میگیم مصرعه این کار و دولت است کنون تا کار رسد لیکن بواسطه آنکه
 خود در ایران آستان بنید بسیار است امید از الطاف بی نهایت حق سبحانه آنکه این فقیر زبان پر
 و بی همت و قدم را بمحض عنایت تندی روزی گردانند تا هر چه گویند که باشد از مصفیق حبس خودی
 نجات یافته متوجه آستان بوسی توأم شده و السلام حضرت مخدوم سته نوبت بسم قدر رسیده اند
 نوبت اول در زبان میرزا انج بیگ رفته بوده اند و بدین قاضی روم آرد شد میگردد اند چنانچه
 شمر گذشت و نوبت دوم خاص از برای دریافت صحبت حضرت ایشان رفته اند و تا پنج آن رفتن
 چنانچه از خط مبارک ایشان نقل افتاده است در شب شنبه هشتم محرم سینه مسجین و ثمان نایه بوده است
 و نوبت سوم هم بجهت ادراک صحبت حضرت ایشان از بهرات بسم قدر رفته اند و چنان اتفاق افتاده
 بوده است که در وقتی رسیدند که حضرت ایشان بحسب ضرورت از برای مصالحه عمر شیخ میرزا و
 سلطان احمد میرزا که فرزندان سلطان ابوسعید بودند عزیمت ترکستان کرده بوده اند چون سته روز
 از ملاقات و صحبت گذشت است حضرت ایشان بجانب ترکستان متوجه شده اند و حضرت مخدوم
 با سایر اصحاب و اعزّه بجانب قاراب فرستاده اند و بعد از مصالحه سلطانین بولایت فاش آمده اند
 و ایشان را از قاراب طلبیده و در آنجا شکر چند شبانه روز صحبت های شکر قائم بوده است و مجلسها
 عالی منعقدی شده خدمت مولانا ابوسعید ابوی رحمه الله که از اصحاب حضرت ایشان بوده ذکر وی
 در فصل سوم از مقصد سوم این کتاب خواهد آمد و در آن صحبتها حاضر می بوده از کیفیات خصوصیات
 آن مجالس حکایات میفرمود و میگفت که اکثر اوقات میان حضرت ایشان و حضرت مخدوم صحبت سکون
 میگذاشت و گاهای حضرت ایشان سخن میگفتند روزی حضرت مخدوم بحضرت ایشان گفتند ما
 در بعضی از مواضع فتوحات مشکلات است که حل آن بطلاله و تامل میسر نیست حضرت ایشان مرا امر

تا فتوحات مجلس آورد و حضرت مخدوم آن محل را که مشکل تر بود پیدا کرده بعضی رسانیدند و عبادت
 حضرت شیخ را خواندند حضرت ایشان فرمودند که خطبه کتاب را مایند تا مقدمه گویم پس در این بنا و مند و
 تمهید مقدمات کرده بسی سخنان عجیب و غریب گفتند بعد از آن فرمودند که اکنون کتاب رجوع کنیم چون
 کتاب را کشادند و ملاحظه کرده شد مقصود و رعایت و وضوح و ظهور بود و مدت اقامت حضرت
 مخدوم در ملازمت حضرت ایشان در تاشکند پانزده شبانه روز بوده است بعد از آن اجازت خواسته
 از تاشکند متوجه سمقند شده اند و از راه قرشی بحر آسان آمده و تاریخ این سفر چنانچه از خط مبارک
 ایشان نقل افتاد در برین وجه است که بیرون آمدن بسفر سمقند در کثرت سوم روز و شنبه بود غزوه
 ربیع الاول سنه اربع و ثمانین و ثمانمیه و دو و شنبه دیگر را بار دوم نزدیک تخت خاوان رسیده شد و
 پنجشنبه را از آنجا کوچ کرده آمد و سه شنبه را بامداد خود رسیده شد و آدین را از آب امویه عبور افتاد و پنجشنبه
 را البریه شادمان رسیده شد و آنجا حضرت خواججه طائفات افتاد و در روز یکشنبه ایشان بحرستان منوجه
 شدند و مارا بجانب فاراب فرستادند پانزدهم ربیع الآخر از فاراب بجانب شاش توجه واقع شد
 بیست و دوم را ایشان رسیده شد و هشتم جمادی الاولی از شاش بجانب خراسان توجه افتاد و
 پانزدهم را بمرقند رسیده شد و شنبه هجرت و یکم را رحلت واقع شد تا پنجشنبه در شادمان و وقت
 افتاد و دو و شنبه را بقرشی رسیده شد و هلال جمادی الاخر شب پنجشنبه در قرشی دیده شد حضرت مخدوم
 میفرموده اند که ایشان خاطر بار از و دهمی آرند و اگر چیزی بر خاطر مبارک ایشان گران می آمد
 بقوه قاهره دفع آن میکنند و سخنان این طائفه را باین شیوه می گویند که حضرت ایشان می فرمایند از مجلس
 شنیده ایم از بعضی خاندانم چنین استماع افتاده است که حضرت ایشان بسیار طالبان را بملازمت
 حضرت مخدوم سوا میفرمودند و بیست و سیستعدان را در صحبت ایشان تخریص می نموده اند و حرکت اولی
 که را تم این حروف بنا و راه النهر میرفت شبی که بساحل چون رسید بخواب دید که حضرت ایشان ظاهر شدند
 و میفرمایند عجیب چه نیست که دریای از نور در خراسان موج میزند و مردم با تنبلس نور چراغی با در آن
 می آیند چون در قرشی بشارت ملازمت آنحضرت مشرف شدند روزی در آن مبادی فرمودند که در هر
 از مشایخ وقت که را دیده گفتم مولانا عبد الرحمن جامی و مولانا محمد روحی را فرمودند هر که در خراسان ملا
 عبد الرحمن جامی را دیده باشد ویر این روی آب آمدن چه حاجت است بعد از آن فرمودند که شنیده ایم

که خدمت مولانا عبدالرحمن جامی مرید نیکو کرد و مولانا محمد مرید میگردد گفتند آری همچنین است فرمودند از
 کلمات قدسیه حضرت خواجہ بزرگ خواجہ عبدالخالق عجدہ انی است قدس سرہ کہ فرمودہ اند دشمنی را
 بند در یاری کشفی در خلوت را بند در صحبت را کشفی خدمت استاد مولانا رضی الدین عبدالغفور
 علیہ الرحمۃ در تکلمہ حاشیہ نغمان نوشتہ اند کہ حضرت مخدومی کسی را تلقین نیکو کردند با آنکہ حضرت مولانا
 سعد الدین قدس سرہ مجاز بودند و از جانب غیب ما ذون لیکن اگر ناگاہ صادقی پیدا شدی و پراخنیہ ازین
 طریق آگاہی ساختند و منشأ این کمال لطافت ایشان بود میفرمودند کہ تحمل باریجی ندایم اما در آخر حاصل
 ارباب طلب را طالب بودند میفرمودند درینجا کہ طالب یافت نیست طالب بسیارست اما طالب حظ خود و آلد
 را تم این حروف علیہ الرحمۃ تلازمست حضرت مخدوم بسیار میگردد و از ایشان با التفاتی و اشاراتی بشغل
 باطنی این طائفہ علیہ مشرف شدہ بودند میگفتند کہ در ماہ ذی الحجہ سنہ ستین و ثمانیۃ در مشرف مقدس حضرت
 امام ہمام علی رضا علیہ التیمۃ والسلام را در واقعہ دیدم کہ از روضہ قدم بیرون نهادم عزیز می در برابر
 پیدا شد بنایت نورانی باشکوهی تمام جبہ اطراف پاک شستہ پوشیدہ و تحفیفہ بستہ پیش ایشان رفتم و سلام کردم
 و نیاز مندی تمام نمودم جواب دادند و التفات کردہ فرمودند کہ باین شہری آمدہ گفتہ دوستہ روز شد
 کہ آمد ام فرمودند کہ کیا نزول کردہ گفتہ فلان جا گفتند برو احمالی و انقالی کہ داری بیار و در منزل
 من نزول کن کہ برای تو جای بیک مقرر کردہ ایم من از روی تو اضع گفتہ بندہ شمار ملازمت نگردہ ام
 فرمودند کہ مرا سعد الدین کاشغری میگوبند زود باش و خود را بمنزل ما برسان این گفتند و روان شدند
 من بیدار شدم چون روز شد از مردم شہد پرسیدم کہ درین شہر باین نام هیچ عزیز می پیدا شدہ گفتند
 شیخ سعد الدین مشمدی مریدی زاہدست کہ شیخ و مقتدای جمعی است اما کاشغری نیست رفتم و او را دیدم
 نہ آن بود کہ من در خواب دیدہ بودم چو از پیش او بیرون آمدم ناگاہ قافلہ ہری در رسید و در آن
 میان آشنایان بودند بعد از ملاقات ایشان و استفسار از مشائخ ہری چنان معلوم شد کہ حضرت
 مولانا سعد الدین کاشغری قدس سرہ در ہری مقتدای خلق بودہ اند اما در ہمان ایام از دنیا رحلت
 فرمودہ اند بعد از چند گاہ کہ بہری آمدم بر سر مر از حضرت مولانا سعد الدین قدس سرہ بلازمت حضرت
 مخدوم رسیدم و در خلوتی این واقعہ را بر ایشان عرض کردم فرمودند ترا چہ تعویب خاطر رسیدہ است
 گفتہ مرا چنان بجا طر آمدہ کہ من در ہرات وفات یابم و مرا بر تخت مزار ایشان کہ منزل ایشان است

دفع کنند فرمودند چو القمیر برین وجه نیکینی که ایشان ترا بمنزل معنوی خود که عبارت از نسبت است که
ایشان در آن می بوده اند دلالت کرده اند عمل آن واقعه برین نوع کردن بهتر است چون حضرت
مخدوم این تعبیر فرمودند من به نیاز تمام گفتم که حالا ایشان نقل کرده اند و بجای ایشان شما نیز اگر
بطریق اشارت فرمایید غایت بنده نوازی باشد حضرت مخدوم چنانچه عادت ایشان بود استبعاد
نمودند و نمودر از آن معنی دور داشتند لیکن در آن اثنا بطریق کنایت بشکل اشارت فرمودند
چون راقم این اوراق را در ماه شعبان سنه اربع و تسع مایه تحذمت خواجہ کلان ولد بزرگوار
حضرت مولانا سعد الدین قدس سره نسبت مصاہرت واقع شد و به بندگی قبول کردند خدمت
والله علیہ الرحمہ گفتند آن واقعه که من پیش ازین کبک سال دیده بودم این بان تعبیر یافت
ذکر توجه حضرت مخدوم بسفر مبارک حجاز و بیان واقعه که در آن سفر دست داده
بر وجه ایجاز ایشان در اواسط ماه ربیع الاول سنه سبع و سبعین و ثمانیۃ متوجه سفر مبارک
حجاز شده اند و تالیخ رفتن و آمدن ایشان بطریق تفصیل در آخرین فصل از خط شریف ایشان
نقل خواهد افتاد و قتی که نهبی از اسباب آن راه نفل می نمودند جمعی از اعیان خراسان التماس
فسخ آن عزیمت کرده گفتند که هر روز بواسطه التفات شما بے محامات مسلمانان ساخته و پرداخته
می شود و هر می که زمین است شما بر در خانه سلاطین کفایت میشود و بایک حج پیاده برابر است
ایشان بر سبیل تطیب فرمودند از بسکه حج پیاده گذارده ایم کوفته و مانده شدیم بعد ازین
میخواهم که حج سواره هم گذاریم و چون از هرات متوجه شدند بر نیشاپور و سبزوار و بسطام
دو امغان و سمنان و قزوین و حاکم بلدان شاه متوجه نام اخلاص وینا زمندی تمام ظاهر کرد
و سه شبانه روز ایشان را با بل قافله نگاهداشتند و ضیافتی بآنها در شبانه بجای آوردند و در
ملازمت ایشان با جمعی کثیر از متعلقان و نوکران خود طریق ہمارا بے سلوک داشتند و قافلہ
ایشان را از لرستان بسلامت گذرانید و بسمرقند بغداد رسانید و ایشان در اول ماه جمادی الآخر
به بغداد نزول فرمودند و بعد از چند روز بہ بیت زیارت روضۃ مقدسہ امیر المؤمنین حسین
رضی اللہ عنہ از بغداد متوجه و جلہ شد و چون بہ کربلا رسیدند این غزل نظم کردند

از ایشان

کتاب

کردم ز دیده پای سوسے شہد حسین	ہست این سفر بذب عشا فیرض عین
-------------------------------	------------------------------

ندام مرقد سن بسرم گزینند پاس
کعبه بگرد و وضه او می کند طواف
از قاف تا بقاف پرست از کراستش
آنرا که بر عذار بود جد مشکبار
بجامی گد اے حضرت او باش تا نشود
میران ز دیده نیک که در زهد کرم

حقا که بلذر دم از فرق فرقدین
رکب الحج این تر و خون این این
آن به که حمله بوی که ترک شید شبن
از موی مستعار چه حاجت برین
باراحت وصال بدل عذابین
باشد قضای حاجت سائل ادای دین

بعد از آن باز به بغداد آمدند و در آن ایام از غرائب امور آنچه سمت حد در یافت از دوام
روفض بود و اعتراض ایشان بر بعضی ابیات سلسله الذهب و صورت این واقعه بر وجه اجمالی نوشتند
که فتح نام سواد خوانی از سکنه حجام که سالها در حوالی آستانه سعادت فرجام حضرت مخدوم مقام
داشتند و در آن سفر غیر انجام نیز همراه بود و روزی بواسطه بعضی از حواری نضائی میان وی
و یکی از خادمان ایشان گفتگوی شده و بکدورت و نزاع قومی انجامید و وی از غایت
غلظت طبیعت و کثافت جبلت که داشتند ملازمت ایشان را گذاشتند و بر ابله جنسیت و علاقه
مناسبت با جمعی از رؤا فض اختلاط در تهاط و رزید و رخت و بار اقامت بزم منزل او بار ایشان
کشید و نشانی که ایشان در دفتر اول از کتاب سلسله الذهب از بعضی کتب قاضی عضد محمد الله
نقل کرده اند در میان این معنی که اکثر اهل عالم روی عبادت در موهوم و محیل خود و از اول و
آخر آن تمثیل را فرود گذاشته و مبتنی چند که در میان حاصل عقیده آن جاهل بود جدا ساخته بر ایشان
نمود و یکی از رؤا فض نهادن کمال تعصب و ناکید این قصه و تو قیر این فتنه چند بیت دیگر گفته بر آن
افزود و و جمال و غلات رؤا فض از اطراف و جوانب نسبت بر دم قایل ایشان بطریق رمز و اشارت
و ایام کنایت سخنان شور انگیز فتنه آمیز میگفتند تا آنکه روزی یکی از مدارس و سیح بغداد
تعلیم عالی ترتیب کردند و حضرت مخدوم نشستند و قاضی حنفی و شافعی برین و دیسار ایشان
قرار گرفتند و مقصود بیگ برادر زاده حسن بیگ و خلیل بیگ برادر زاده حسن بیگ که از قبیل و
حاکم بغداد بود در مقابل ایشان باطراوت ترا که نشستند و خاص و عام بغداد بر در و بام آن مدرسه
از دوام کرده و کتاب سلسله الذهب را پیش آوردند و مضمون آن حکایت با ملاحظه سابق

و

و

و لای و حضور ایشان صورت هر افضایافت و ایشان بر سبیل انبساط فرمودند که چون در نظم سلسله از
 حضرت امیر و اولاد و بزرگان ایشان را رضی اللہ عنہم آجین استایش کردیم از سبب آن جوانان
 بر اسان بودیم که ناگاه ما را بر فضل نسبت نکلند چه دانستیم که در بعد از بجای رواقض مبتدا نوا هم شد
 و چون اهل مجلس بر مضمون حکایت که مبنی اطلاع یافتند انگشت بگردان گرفته جمله متفق آنکه گفتند که
 بزرگترین است کسی حضرت امیر را بدین خوبی نستوده و در منقبت ایشان و اولاد ایشان چنین مبالغه
 نموده پس افضی القضاة حنفی و شافعی با سائر اکابر حاضر حضرتی بر صحبت این حکایت قلمی کردند بعد از آن
 ایشان در حضور قضات و اعیان از قضی که بر حلقه آن رواقض بود نعمت حیدری نام پرسیدند که از روی
 شریعت بر ما سخن داری یا از روی طریقت گفت از هر دوروی بایشان فرمودند اول حکم شریعت بر شریعت
 از روی دست شارب نمود که بعد از آن عمر نه چیده بچین چون ایشان این سخن فرمودند بجهت از اهل شریعت
 که به او اداری ایشان در آن مجلس حاضر بودند بر بستند و در نعمت حیدری آنچه گفتند و تا رسیدن
 مقراض نیم شارب و بر ابرو که عصا بکار و قطع کردند و نیم دیگر را بمقراض بر میدند و چون شارب
 وی تمام چیده بود ایشان فرمودند که چون دینی نبود سید از روی طریقت مردود و نظر اهل طریق شریعتی
 و کسوت فقر بر تمام شد اکنون بصورت خود را بنظر میر وقت میباید رسائید تا فاقه و تکبیر
 در کار تو کند و بنا بر قاعده طریقیان و بر ادنی با ایستی تا به کربلار و دو آنجا تکبیر از سادات
 قبول کرده باز بر سر مجاوله آید بعد از آن برادر طریقت نعمت حیدری را که بعضی ابیات
 ناصواب گفته بوده و بر ابیات سلسله افزوده و در خشونت و تعصب گوی مسایفت از اقران
 ر بوده پیش آوردند و خطاب و خطاب کردند و آثار قهر و سیاست حکام نسبت بوی بطور
 پیوست تمام در آن مجلس تهیه نگاه بر سر و نهادند و بر ابر در از گوش باز گو نه سوار کردند
 و با سائر اقران و اهلان تبعذیر و تشمیر تمام گردشهر و بازار بغداد گردانیدند و بعد از صدر این
 وقایع و بجای اهل بغداد ایشان این غزل نظم فرمودند نظم کبشای ساقی بلب شط سربوی
 از خاطر کم که درت بعد از بیان بشوے مهم یلب نه از قلع می که هیچ کس از انبای
 این دیار نیز در بلقنت و گوی از نا کسان و فاقه و مرد و طمع مدار از طبع و یو خاصیت آدمی
 بجوی در راه عشق زهد سلامت نمی خردند خوش آنکه باجها و ملامت گرفت نوی عاشق که نقب زد

بهمان خانه وصال + دارد فراغتی ز نیر سگان گوی + بی زنی است و بی صفه و صفت عاشقان + این شیوه
 که طلب ز اسیران رنگ + بوی + بجای مقام راست روان نیست این طریق + بر خیز تا نسیم
 بنجاک مجاز روی + و مدت اقامت ایشان در بغداد چهار ماه بود و بعد از عید رمضان این سال
 متوجه جانب مجاز شدند و روی بمدینه پیغمبر صلی الله علیه و سلم آوردند ترکیب در لغت آنحضرت
 نظم کردند که مطلع اولش این است نظم محل رحلت پنهان ساربان که شوق یار + بیکشد هر دم
 هر دم قطره های خون قطار + و در او اغرض و ال بحکم حرمت بخت قبله عزت و شرف رسیدند و در آن
 مقام مبارک منزل متبرک این غزل فرمودند غزل قد بر امشده مولای له نوحه اجلی : که مشاهده شد از آن
 مشرّفم انوار بجلی : در ویش آن مظهر صافی است که بر صورت اصل : آنشکار است در آن عکس جمال
 ازلی + چشم از پر نور و پیش بخت اینپاشد + بجای آن وارد اگر که رشود معتزلی + زنده عشق
 نمرده است غیر هرگز + لائزالی بود این زندگی و لم یزلی + در جهان نیست متاعی که ندارد بدلی + خاوند
 عشق بود منتبت بی بدلی + و عوّه عشق + تو لا کن ای سیرت تو + بعضی ارباب ل ز پرخردی و غلی + شک بر جامه
 زدن سو و نوار در چندان + چون تو در جامه گرفتار بگند بغلی + چون ترا چاشنی شهد محبت ز رسید + از شکره نخل
 چه حاصل ز لباس علی + بجای از قافله سالار ره عشق ترا + که پرسند که آن کیست علی گوی علی + و بعد از زیارت
 مشهد مقدس و مرقد نور حضرت امیر کرم الله وجهه و رضی الله عنه قصیده عزاد منتبت آنحضرت بسکک
 نظم در آوردند که مطلعش اینست شعر اصحت ز ایرالک یا شحمه النجب + به زنتار مرقد تو نقد جان
 کبف + و سید شرف الدین محمد نقیب در آن وقت سید السادات و نقیب القباذ آن دیار بود
 باولاد و اتحاد و سائر اکابر اقبال و استقبال ایشان فرمودند و شرائط تعظیم و توفیر تقدیم رسانیدند
 و سه شبانه روز ایشان را همان داری بزرگان کردند و خد متهمای شایسته بجای آوردند و چون
 ماه ذی قعدة بود حضرت مخدومی با اهل قافله قدم در باریه نهادند و روی توبه بمدینه پیغمبر صلی الله علیه
 و سلم آوردند و در اثنا آن راه قصیده انشاکرده اند مثل بر اکثر معجزات و مطلع اول آن قصیده
 اینست که بیت با نگر رحیل از قافله بر خاست خیزای ساربان + رقم ننه بر اطل آهنگ رحلت کن
 روان + و مطلع دیگرش اینکس یارب مدینه است این حرم که خاکش آید بوی جهان + یا ساحت
 باغ ارم با غرض و رض الجنان + و بعد از بیست و دو روز بمدینه رسیدند و شرف الط زیارت و ضمه مقدسه آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم بجای آورده متوجه مکه مبارک شدند و بعد از ده روز در احوال ذی الحجه آنجا رسیدند
و مدت اقامت ایشان در حرم پانزده روز بود و بعد از ادای مناسک حج اسلام و شکر الطوآداب
آن تمام باز متوجه مدینه شدند و در اثناء توجه زیارت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم این غزل
فرمودند غزل به کعبه رفتم از آنجا هوای کوی تو کردم بی جمال کعبه تماشا بیا در وی تو کردم بی شکار کعبه
چو دیدم سیاه دست نما + دراز جانب شعریا ه موی تو کردم + چو حلقه در کعبه بصد نیاز گرفتیم + دعای
صلی اللہ علیہ وسلم مشکبوی تو کردم + نهاده خلق حرم سوی کعبه روی ارادت + من از میان همه روس
دل بسوی تو کردم + مرا بسج مقامی بنود غیر تو گامی + طوائف سوی که کردم بگسست و جوی تو کردم +
بوقت عرفات ایستاده خلق و نماز آن بیمن از دعای تو بستم گفت و گوی تو کردم + فتاده ایمن
منی در پی منی و مقاصد + چو جامی از همه فایز من آرزوی تو کردم + و بعد از ملازمت روضه پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم توجه بجانب شام کردند و در دمشق چهل روز اقامت فرمودند و تقاضای محمد جعفری
که افضی القضاة آن دیار بوده و اکمل محدثان روزگار و در حدیث بغایت مستعد عالی دشتند صحبتها
داشتند از وی حدیث استماع فرمودند و سند حدیث گرفتند و تقاضای در مدت اقامت ایشان اینها بوظائف
خدمتگاری و همان داری چنانچه باید و شاید قیام نمود بعد از آن ایشان متوجه حلب شدند و چون حلب
رسیدند سادات و ائمه و قضات آنجا احوال آنها دیدند و ایام بذول داشتند و آن ولایتی روم توجه
ایشان را از خراسان بجانب حجاز شنیده بود و بعضی کسان خاصه خود را همراه خواججه عطاء اللہ کرمانی که
از دیر بازاراده ملازمت ایشان میکرد و با زکات باین آستان سیداشت مصحوب پنج هزار اشرفی منقوش
و صد هزار دیگر موقوفه و حاضر خدمت ایشان کرده زبان مسکنت و نیاز التماس نمود که ایشان چند روزی
پر تو التفات بر ساحت ملکوت روم اندازند و ساکنان آن مرز و بوم را بقدم شریف خود بنوازند و
از جمله اتفاقات حسنه آن بود که ایشان پیش از رسیدن رسولان قیصر بچند روز بحسب اتمام آسمانی
از دمشق متوجه حلب شده بودند و چون آن رسولان بدمشق رسیدند ایشان را ندیدند تا سب
بسیار روز زینده ایشان هنوز در حلب بودند که خبر آمدن مردم قیصر بطلب ایشان از دمشق رسید
بے توقف از حلب رو برآه بترتیب نهادند که بجا آن رسولان از دمشق بطلب آیدند ایشان را بطلب
و ابرام طلب نمایند و چون بجا رسیدند در محال آن احوال راهها بواسطه حرب ضرب لشکرهای روم

دعای

و آذریجان در انقلاب اضطراب بود حاکم آنجا محمد بیگ نام که از اعیان ترانمه بود و با حسن بیگ
قرابت قریبه داشت بنا بر حسن اعتقاد و کمال اخلاص که دیر بخدمت مخدوم بود باسی صد سوار کمل
از اقربا و ابلع خود بقافله ایشان همراهی نمود آن قافله را از کردستان و مواعظ خطرناک سلامت گذرانید
و بولایت تبریز رسید و قاضی حسن و مولانا ابو بکر طهرانی و درویش قائم و شقال که اعظم صدور و اقرب اندام
مجلس حسن بیگ بودند با سایر احرار کبار و اعیان آن و یار استقبال ایشان گردید و با عزت و اکرام تمام
خدمت ایشان را در منازل خوب و مواضع مرغوب فرود آوردند و باعث گشته ایشان را با حسن بیگ
ملاقات فرمودند و حسن بیگ غایت اکرام و احترام بتقدیم رسانید و تحف و هدایای بادشاهانه گذرانید
و بابر ام تمام التماس با ایشان ملازمت و الوده گشته خود را بهمانه ساخته مشوجه خراسان
شدند و چون بهرات رسیدند میرزا سلطان حسین در مرود و در مقدم شریف ایشان که بوی رسید
بعضی از معتقدان خاص را با تحفه های لائق مصحوب مکتوب شتمل بر دو راغلام و نیز برای ایشان
فرستاد و در اول آن مکتوب این بیت نوشته بود که نیست اهلای مقدمک الشه یعنی فانه + فرح لقلب
تر ز بهت الارواح به و مقارن این حال رفوعه امیر نظام الدین علی شیر در رسید شتمل بر این رباعی
که رباعی انصاف به ای فلک مینا نام به تا زین دد که ام خوب تر کرد خرام به نور شسید
بهمان شب تو از جانب صبح به یاماه جهان گرد من از جانب شام به خط شریف حضرت مخدوم
دید ه شده است که بر ظلم کتابی نوشته بودند که اتفاق سفر مبارک از دار السلطنت بهرات حمیت
عن الآفات در شام نهم ربيع الاول سه سبع و سبعین و ثمانمائه واقع شد او اسطجمادی الاخر
به بغداد رسید ه شد منصف شوال کبنا ر و جله اتفاق افتاد و نهم از آنجا قافله روان شده
غزه ذی القعد و از نجف حضرت امیر کرم الله وجهه و رضی الله عنه به بیابان درآمد و بیست و دوم
یا سوم توفیق نزول بدین رسول صلی الله علیه و سلم دست داد ششم ذی الحجه یکم شریفیت ز اوبا
الله تعالی شرفا رسید ه شد یازدهم بجانب شام نیست ارتحال واقع شد بیست و پنجم را
بدین شریف رسید ه شد بیست و نهم رحلت افتاد و راه اسطعشر اخیر محرم به دمشق
نزول واقع شد بعد از نماز جمعه چهارم ربيع الاول از محروسه و مشق مراجعت بخراسان
اتفاق افتاد و دوازده روز را حلب رسید ه شد روز دوشنبه بیستم ربيع الثانی از بلده حلب

شحات

شحات

شحات

بجانب قلعه بیره روانه شدیم بیست و چهارم جمادی الاولی به تبریز رسید و شد و ششم جمادی الآخر
 بجانب خراسان توجه افتاد هلال رجب بیک منزل پیش و زمین ری نموده شد روز جمعه هیزدوم
 شعبان بشهر بهرات نزول واقع شد و کان ذلک فی سینه ثمان و سبعین و ثمانه
 من نقایس انفاسه المسموعه قدس سمره و آن در ضمن بیست رشته ایراد می یابد
 رشته روزی بتقریب میفرمودند که اصالت نزو اهل تحقیق نداشتند که آبا و اجداد کسی ازین
 امر ادوز را بوده باشند یا در سلک فقه و طایفه عظم بود بلکه اصالت عبارات از حسن بقره است که در
 ذات انسان می باشد چون فطرت سلیم و سرشت پاک و آنچه مردم در افراد انسان آنرا
 اصل می پندارند عین بد اصلی است

رشته میفرمودند که مردم بد نفس چون خواهند که عیب کسی بر شمارند اول بد پیاپی که در ذات
 ایشان موجود است بر زبان ایشان جاری می شود آن نفیج ایشان نزو میگردند
 رشته میفرمودند که همه گدایان و سایلان شفقت و مرحمت می باید نمود و لقمه از بد و نیکی بر غنی باید
 داشت نظر در آن می باید کرد که موجد ایشان کبیرت جنیدی و شبلی حاجت نیست تا بوسه احسان
 کنند و هیچ عالی ستمی و پر بیزار گاری بگداست بدرخانه این کسی نخواهد آمد از کجا است که در آن دزد
 و لباس مجبول صاحب دولت نیست و اکثر چنین واقع است که اولیای حق سبحانه ستر حال
 خود بصورت بی سر و پایان میکنند

رشته روزی ایشان از کسی پرسیدند که در چه کاری گفت حضور می دارم و پایی در دامان است
 پیچیده ام و در کعبه بفرانگشتم فرمودند حضور و عاقبت نه آنست که پاسبان و در کرباسه در
 گوشه نشینی عاقبت آنست که از خود باز رسته باشی آن زمان خواه در کج نشینی و خواه در میان

مردم باشش +

رشته میفرمودند که علامت بوالغروی آنست که دائم کسی محزون داند و هتاک بود در کارخانه الهی
 فارغ نشستن خوب نیست کسی را که محزونی داند و بی نیست از وی بوی غفلت می آید و کسیکه محزونی
 داند و بی دارد از وی بوی جمیع حضور می آید نسبت خواجگان ما قدس الله تعالی ارواحهم در
 صورت محزون و اندوه ظاهری شود

رشته میفرمودند که محبت ذاتی آنست که یکی را دوست دارد و آنرا سبب و بهتیه معلوم بناشد و این در میان مردم بسیارست کیسکه در انجذاب حق سبحانه چنین غمگینی پیدا شود آنرا محبت ذاتی گویند و این بهترین انواع محبت است نه آنکه هرگاه که نطق بیند دوست دارد هرگاه که عقیقه بیند

سبب میل شود

رشته میفرمود که پیش ایشان میگفت که فلان در پیش ذکر چه بسیار میگردد خالی از ریائی نمی ناید فرمود که ای فلان فردای قیامت همان ذکر ریائی او را کفایت است از جهان ذکر ریائی او نوری پیدا شود که همه صحرای قیامت را روشن گرداند پس فرمودند که گفته اند ذکر جبر را خاصیت است که ذکر خفیه را نیست زیرا که چون نفس بتعلق مفهوم ذکر تحقق گشت او را تمییز و تمییز لفظ آن ماثور میشود و تا نیا و قوت باطنیه تکلم تا نیا و قوت شامه بسط را با نیا و قوت تمییز با نیا و قوت تمییز نفس قوت عقلی و این حرکتی است دوریه بر وفق حرکت دوریه و دوریه و دوریه و دوریه طلب تحقق بآن حرکت معنوی نسبت باین حرکت که صورت آن حرکت معنویست هر خصوص آن قوت است

رشته روزی شخصی در مجلس شریف ایشان گفت که یکی از اکابر نوشته که حق سبحانه فرموده که انا جلیس من ذکر نه کسی را که این حال باشد چون ذکر چه گوید فرمودند که در حقیقتی که صد کار ناشایست و فعلهای ناخوش صادر میشود این ملاحظه نیست چو نیست که در ذکر جبر این ملاحظه میکنند حق سبحانه بظاهرو باطن محیط همه است ذکر جبر هم خوب است

رشته کسی از ایشان پرسید که سبب چیست که حضرت شما تصوف کم میگویند فرمودند که انکار که یکدیگر رازانه باز می دانیم

رشته میفرمودند که کلمات قدسیه اولیاء الله قدس الله تعالی ارواحهم نقیص از مشکوّه حقیقت حضرت رسالت است صلی الله علیه و سلم بچنانکه تعظیم قرآن و حدیث و اسبب است تعظیم کلام اولیائین لازم با سخنان ایشان با ادب و حرمت زندگانه باید کرد تا کسی از خود بر خوداری یابد

رشته شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشفی قدس الله تعالی اسمه در یکی از مصنفات خود نوشته است که بسم الله ای بالانسان الکامل نرود بعضی از علماء وقت این معنی بنایست صعب نمود که تفسیر آن کلمه باین عبارت چگونه است روزی حضرت مخدوم عرض کرده شد و از آن معنی استگفتان نموده آمد

فرمودند آن عبارت تفسیر لفظ اسم است نه تفسیر افعالته

رسمات
منطبق است

رسمات روزی میفرمودند که امر و زمار در خاطر افتاد و جانی ندیده ایم که منظر عالی الحقیقه صورت منطبق است
 در آئینه نه عین آئینه زیرا که منظر آنست که حکایت کننده باشد از حال ظاهر و اوصاف و احکام و معانی
 در آن منظر ظاهر باشد و هر آئینه را این حالت نیست غرض ایشان ازین سخن چیزی دیگر بود این منظر فرمودند
 رسمات بعضی از عزیزان که بلا زست ایشان رجوع دائم داشتند میفرمودند که روزی در مجلس وعظ
 خواججه شمس الدین محمد کوسوی قدس سره بودیم بر سر منبر فرمودند که مدتی بود که آن سخن لایب شریع
 فشارش قبر را نسبت همه کس از مومن و کافر حق داشته اند و گفته اند فشارش کوهی که خواهد بود
 بجانب است بچپ رود و طرف چپ بر راست آید مشکل بود چه بکس نزد و این صورت عین تمیز
 است پس نزد حق انبیا و اولیا بلکه در حق صالحان و مومنان چگونه تصور توان کرد تا گاه بخاک خستین
 رسید که غرض از بردن و آوردن چپ راست آنست که جسمانی را بر روحانی بر بندد و روحانی را بجهانی
 آرند و چون این توجیه که خواججه فرموده اند بر وجهی اجمال بود روزی از حضرت مخدوم پرسیده شد که
 این سخن چه معنی دارد فرمودند که صوفیه قدس الله ارحمهم بمرنج را تیره میگردد و برنج عبارت از مرتبه که
 واسطه است میان عالم جسمانی و عالم روحانی پس معنی این سخن که روحانی را بجهانی آرند آنست که
 روح را تصور سازند بصورت مثالی یعنی در صورت مقداری که عبارت از کمی و کیفی تواند بود و پدید آید
 و آنکه جسمانی را روحانی سازند مراد از جسم اینجا آن بدن کاین در حیطه قبر نیست چه روح مجرد و اتمام نمود
 گذاشته است بلکه مراد آنست که طائر روح را که اول تعلق با این جسم کثیف داشته است و از آن چلینیت
 او را بجا جسمانی میگفتند بعد از مفارقت از این جسم کثیف در هوا ای انقطاع او را متعلقه دیگر پیدا نشود
 بیغایت لطیف که نسبت بان متعلق او را روحانی گویند و وجه دیگر این سخن را آنست که درین عالم صفات
 روحانی مخفی و مستتر است و صفات جسمانی و صفات جسمانی ظاهر و پدید است پس ششخصی از افراد انسان که درین
 عالم کون فساد است صفات انسانی از وی ظاهر است صفات سبعی شتهوی در وی مخفی چون گفته اند که جمیع معانی
 در آن عالم مصور خواهد شد بروحی که هر دردی صفتی از صفات سبعی مطین بوده باشد آنکس در صورت آن سبع
 ظاهر خواهد شد پس هر آئینه روحانی که آن صفت معنوی مستتر است جسمانی نشود و جسمانی که آن صفت است از
 انسان اکنون ظاهر است روحانی نشود یعنی مخفی و مستتر گردد درین دو وجه که گفته شد

تذیب نحو اهد بود

رشته میفرمودند که در مجلس از ایشان این حدیث پرسید که رسول صلی الله علیه و سلم فرموده است
 که یو جرآن آدم فی نفقه کلها الا لایشیا و ضمنا فی الماء و الطین آدمی در همه نفقات خویش در آخرت مزد و
 ثوابی یابد مگر آن نفقه که در آب و گل صرف کند پس بنا بر این حدیث لازم می آید که ساختن نعل
 خیر از مساجد و بنا بدور باطالت و امثال آن در آخرت هیچ اجری نباشد ایشان فرمودند که ما را درین
 حدیث معنی دیگری خاطر می رسد که مراد آب و گل عالم اجسام بود مقصود آنست که آدمی هر نفقه که کند مزد و ثواب
 مگر آن نفقه که همت و نیت در آن متجاو از عالم اجسام نباشد و خاص از بهر قواید و مخلوق جسمانیت بود از آنکه
 رشته میفرمودند که اگر تحصیل علم اولین آخرین کرده باشد در نفس آن هیچ علمی او را و شکیری نخواهد کرد و همه
 مخلوقات از لوح مذکر که جو خواهد شد مگر آنکه ملکه حضور و آگاهی است پس در نفس خود شکیری
 میکند همین است جوانی غنیمت است چند روزی ریاضتگی می باید گرفت و بخیلی می باید نشست و ملکه عمل
 باید کرد که خاطر از مزاحمت نفی انبات خلاص شود

رشته میفرمودند که در طریق نواجگان قدس الله ارواحهم کم کسی دیده ایم که هر وی یک نوع چاشنی و
 قبولی نموده باشد بدایت این طائفه است و نهایت مثل دیگر هر که این طائفه قبول کرد و نذارد دست
 که دست از وی باز نگردد هر چند بنا بر غلبه احکام نفس بود از کار می افتد باز او را در میان میکشند
 رشته میفرمودند که بعضی مردم چیزهای عجیب بخورند مثل خرد و بنگ از برای آنکه ایشان را کیفیت نوشی حاصل
 شود و کیسه خمر خورده از دانه اسلام بیرون رفته یادوی و سببی گشته که خلق خدای از وی در تشویش اند
 و آنکه بنگ خورده خمری یا گاو شده که غیر شہوت را ندان و چیزی خوردن هیچ نمیداند و این حال
 حضور و کیفیت تمام کرده هیچ کیفیت تو شتر از پیشاری نیست که از حال خود آگاه بود کسی که حضور کیفیت
 ازین چیز با پیدا میکند آن کیفیت هم در نور سر و پیش و نیست و هم درین عالم آنرا در سر و پیش وی ظاهر
 و بی مردم بنگ بتلاک این چیز با اند

رشته میفرمودند که پیری آخرت هوای است بهر وجه که در جوانی میکند و اندر روزگار پیری اقرآن
 بر بشره ایشان ظاهر می شود

رشته میفرمودند که باره که دم از زهد و تقوی میزد و مجلس شعر بین ایشان آمده بود طعام آوردند

و آنجا ننگدان حاضر نمود وی خادمان را گفت ننگدان بیارید ما ابتدا بر ننگ کیم ایشان بر سبیل طبیعت فرمودند که نان ننگ دارد پس بطعام خوردن مشغول شدند درین اثنا کسی را دید که نان را بیک دست بشکست بان کس تعرض کرد و گفت نان بیک دست شکستن مکروه است ایشان فرمودند وقت طعام خوردن در دست و در بان مردم نگر بیستن از آن مکروه تر است وی ساکت شد بعد از زبانی باز پرسید آمد و گفت در وقت طعام خوردن سخن گفتن سنت است ایشان فرمودند که بیگفتن مکروه است بگفتن با آخر مجلس خاموش بود

رشمه رازی کسی از ایشان التماس نمود که مرا تعلیمی فرمایند که بقیه العمر بان مشغول باشم فرمودند که از حضرت مخدوم مامولانا سعد الدین قدس سره همین التماس کرده بود ایشان دست مبارک بر پهلوی چپ نهادند و اشارت بقلب صنوبری کردند و فرمودند که باین مشغول باشید که کار همین است یعنی وقت قلبی را لازم گیرید و متضمن این معنی است آن رباعی که فرموده اند رباعی ای خوابی بگوی اهل دل منزل کن + در پهلوی اهل دل دلی حال کن + خوابی بینی جمال محبوبانل + آئینه تو دل است رو در دل کن

من خوارق عاده قدس سره عنیدی از جمله علما و متقی که در سفر حجاز از هرات همراه ایشان رفته بود وی فرمود که من در بغداد مریض شدم و مرض من امتداد و اشتداد یافت و ایشان مراد بر رسیدند و از آن بهت بغایت ملول بودم تا روزی یکی از یاران تعبیر آمد و گفت اینک ایشان بعبادت تو می آیند از آن بشارت مرا کیفیت و طبیعت من قوی گرفت که سر از بالین برداشتم و بر فراش خود باز نشستم ناگاه ایشان در آمدند و نزدیک نشستند و از احوال من پرسیدند و فرمودند که مرض تو دیگر کشید من این بیت مشهور خواندم بیست گز بر سر بیمار نمود آئی بعبادت + صدر سالان امید تو بیمار توان بود ایشان بر سبیل انبساط فرمودند که بیست گز بر سر بیمار نمودی و سگوات کردند و در آن اثنا عرق بر چهره من نشست ایشان سر بر آوردند و قطرات عرق بر چهره من میزدند فرمودند که نگه کن که تا آنجا که باین عرق شخصی در مرض پیدا نشود من تکیه گرفتم و ایشان برخاستند و کسان من را با جامهای زیادی پوشیدند و عرق بسیار از من روان شد و همان روز تپ مغز است کرد و بعد از سه روز برخاستم و بجلازت ایشان رخم یک از صلیحای مولی که وی نیز در سفر حجاز همراه ایشان بوده است حکایت کرده است که بعد از مراجعت چون بجنب رسیدم که

بزرگه نزول کرد من در کاروان مرا ای فرود آمدم و بیمار شدم وضع من آنچنان مستولی شد که از جفا خود
قطع طبع کردم در فغان از من تا امید شدند که نگاه روزی بود در خانه من پیش کرده بودند ناگاه دیدم
که کسی در راه اندک باز کرد چنانچه گوشه و ستاروی نمود لیکن ندانستم که چه کس بود با خود گفتم هم از یاران
من است که آمده تا از حال من خبری گیرد و گمان آنکه من در خوابم توفیق میکند که مباد امیدار شوم
هر که هست در آید و میدانستم که ایشان را از مرض من آگاهی است اما گمان ندانستم که بر سر بالین بن آید
چون در باز شد دیدم که خانه از فروغ روی ایشان روشن گشت مرا کیفی شد که خواستم بر خیزم و در
خود وقت برخاستن یا ختم و حال آن بود که درین مدت مرا مجال حرکت نبود فرمودند که ساکن باش
بچنان بر حال خود قرار گرفتیم و ایشان آمدند و نزدیک من نشستند و فرمودند که چه حال داری مرا
از خفته که بدیدار ایشان حاصل شده بود این بیت ایشان بخاطر رسید خواندم که بیت
از یاد تو پیوسته جامی بود که اکنون بدیدار تو خوشتر + دست راست مرا اگر فتنه آستین مرا
ما آنجا که آب وضو میرسد در حیدر و بر کنار خود نهادند و چند نوبت دست مبارک خود بر آنجا کشیدند
چنانچه کسی را وضوی نماز دهند و دست من بچنان در کنار ایشان بود که از خود غایب شدند من هم
بر موافقت ایشان چشم خود پوشیدم و متوجه شدم زمان نیک بر آمد چشم میگشادم تا به چشم که ایشان
از آن غیبت باز آمده اندیانی دیدم که هنوز چشم پوشیده اند باز چشم بر هم نهادم چون ساعتی گذشتند
سهر بر آوردند و دست مرا بر سینه من نهادند و فاخته خواندند و فرمودند که اطبا ترا چه شربت فرموده اند
گفتم لب بهی و در آن وقت در حلب ببهی یافته نمی شد گفتند ما ترا شربت بهی فرستیم و بر خاستند
و رپ بهی فرستادند و در همان ساعت و نوبت و خط تمام دریا ختم و مرض من بعد از سه روز تمام زایل شد
که اثری باقی نماند خدمت مولانا رضی الدین عبد القور علیه الرحمه و الغفران میفرمودند که روزی فقیر
بمحرکه ایشان در آمدم همانا که وقت ایشان منقضی آن نبود چون این معنی دریا ختم اندوه عظیم مستولی شد
و ثقل قوی در جمیع اعضا ظاهر گشت چنانچه طاقت نشستن نماند بر خاستم و بیرون آمدم این حالت
منقضی هر ضعیف گشت و بسعوبت انجامید چنانچه اطبا ما پوس گشتند و در روز ختم قلوب و اضطرابی
عظیم دست داد و حال مبدل گشت چنانچه جرم شد بر فتن آرزوی دیدار مبارک ایشان
کردم بهالین فقیر آمدند در وقتی که در هیچ عضو مجال حرکت نبود بتشویقش تمام مرض من حال خود کردم

دانشدعای تلقین شغل نمودم با آنچه اشارت فرمودند مشغول شدم و احصاء صورت ایشان بهم امر ایشان
 کردم و ایشان نیز متوجه شدند بعد از نظر آن کیفیت روی رود و منزل نهاد و بجای خوشی بدل گشت
 و لذت آن حالت کج قوی و اعضاء بسیار چنانچه برخاستم و در زانو نشستم چون ایشان سر مبارک
 بر آوردند مرا نشسته دیدند فرمودند که تشویقی نخواستیم تا آنکه بود و فائده خوانند و روان شدند فقیر تا در
 حجره بمشایعه ایشان رفتم و آن مرض همان روز تمام زایل شد و بجز گشت چون ازین قصه چند سال
 برآمد که از اصحاب حضرت خواججه عبداللہ قدس سره از تصرفات حضرت ایشان حکایات
 میگفت فقیر این قصه را بوی گفتم همانا که وی رفته و با ایشان گفته است دعاء تفصیل آن نموده فرموده اند
 که چون صورت حال و غلبه مرض و پیراشنیدیم تمام شدیم بهالین و آندیم و مشغول گشتیم که
 بار از وی برداریم و دیدیم که مرض از وی برخاست و با متوجه گشت تضرع نمودیم که ما را تحمل
 این بار نیست از ما نیز در گذشت عذیر می از اہالی و ایمان ولایت گیلان چند روز بیمار
 شده بود است و آخر مشرف بر موت گشته چنانچه اولاد و اصحاب و عشائر را ترسان و متعلقان وی
 گریبان بایساک کرده اند و عذرش در افغان بر آورد و در تبرتیم بنحویہ تکفین مشغول شده اند ناگاہ
 درین محل آثار حس و حرکت در وی پیدا شده و اندک اندک از ان سکرات و غمات افانقت
 یافته و در همان روز از فرزندش برخاسته با کمال صحت و عافیت و قمری که بر آن حالت وقت و شہادت
 متعجب و تعجب مانده اند و کسی بر حقیقت آن حال اطلاع نیامده بعد از ان تا چند گاہ با بعضی از عمریان
 و محضه صمان در میان نموده که در ان اشہاد و اضطراب مرض که روح من نزدیک بفارقیت
 رسیده بود حضرت مولانا نور الدین عبدالرحمن جای ظاہر شد و التفاق نمودند که مرض من فی الحال
 زایل شد و بعد ازین واقعه آن عزیز گیلانی مقدار بیست ہزار دینار کیلی را اجناس نفیسہ از صوف
 و کتان و غیر آن بطریق معاملہ گویان نزد ایشان فرستاده و نیاز سندی بیحد و غایت کرده التماس
 طریقت نموده و ایشان رسالہ مختصر مفید در طریق خواجگان قدس اللہ تعالی ارواحم نوشتند و برای
 وی فرستادند و در آخر آن رسالہ چنین نوشته اند کہ گفتن و نوشتن اشغال این سخنان نہ طریقہ
 فقیر بود اما چون از بجانب راحۃ اخلاصی بمشام ذوق رسید باعث تقریر و تحریر این معانی شد
 ریاحیہ با این ہمہ بی عمل و بی کسی نہ در مانده بہارسانی و بوالوسی بہ داویم نشان نہ گنج مقصود و تراز

(۱۵۸)

گر ما ز سیدیم تو شاید برسی پند مثل این واقعه دیگری را از اعراض بلخ واقع شده بوده است و میس
 که آن عزیز را دیده بودند و از وی آن قصه را شنیده حکایت میکردند در راه حجاز عربی که شتران بکرا
 ایشان بکرایه داده بود به افشری خوب که خاصه ایشان بوده است طمع کرده و بهمانه و ابرام تمام از
 ایشان خریده و بهدای خود بهما داده و در زیر بار کشیده و بعد از ده روز در سیاهان شتر فروماند و
 در پای تل ریگی مرده است آن عرب نزد ایشان آمده و آغاز خشونت و بیجانی کرده که شتر شما سیوه
 و معلول بوده که من فروخته اید و در روی ایشان بسی درشت گفته و بی ادبها کرده و ز خود را با ابرام تمام
 گرفته ایشان فرموده اند که درین عرب تغییر شده است غالباً هرگ او نزدیک است چون از آنکه با شتر
 و پهای همان تل دیگر رسیده اند عرب اتاده و مرده و بر آن تل ریگی بر او من کرد و منجی از اصحاب که در
 سفر حجاز همراه ایشان بودند چنین فرمودند که منجی سواد تو آن که در بغداد بر او افض در آمیخت و آن
 کرده فتنه بر آن بخت مرده و در مطره و نظر سادات اثر ایشان شد و حج ناگذا رده از بغداد و جانب بتر
 برگشت هنوز ایشان از مکه مراجعت نکرده بودند که در تبریز وقت شام اسپ خود را بجا آورده بودند
 بعد از ساعتی آمده و دست در تو بر کرده ما معلوم کند که اسپ تمام بخورده یانی فی الحال اسپ در
 فرا کرده و انگشت قهقهه است ویرانند ان گرفته و ازین سخن بر کند و وی از غایت صعوبت و شدت آن
 آن مرده است و جان منجی و بز منجی سپرده حدیث مولانا شمس الدین محمد روحی علیه الرحمه که از کجا رسیده
 حضرت مولانا سعد الدین بود چنین فرمودند که روزی با خدمت مولانا نور الدین عبدالرحمن بجای
 بر کنار رده دمالان نشسته بودیم و فصل طغیان آب ناگاهه خارا پیشی مرده بر روی آب ظاهر شد ایشان
 و ما از روی آب فرا گرفتند و دست مبارک وی میکشیدند و هیچگونه اثر حیات از وی پیدا نبود بعد
 از نطق کمرگت و آمده بر خلاف طبیعت خود میل کنار ایشان نمود و همچنان در کنار ایشان سه بود
 تا وقتیکه متوجه شهر شدیم ایشان و ما از کنار خود بر زمین نهادند و بر خاستند و روان شدند و سه
 سر اسیم و از عقب ایشان روان شد پس راه از پی ما وید تا بجای رسید که از انبوهی و کثرت
 سواران و پیادگان ما از نظر او پوشیده شدیم وی نیز نا پیداشد جوانی صاحب جمال که چند گاه
 متطور نظر ایشان بود حکایت کرده است که روزی در ملازمت حضرت ایشان برسم سیر برده
 سیادشان رفته بودیم و جمعی کثیر از اصحاب و متعلقان همراه بودند چون شب درآمد و وقت خواب رسید

هر کس بگوشه افتاد و ایشان در خانه وسیع یک زاویه اختیار کرده تکیه فرمودند و قسمی بزرگ تا صبح آنگاه سوزیدند
 و من نیز در آن خانه در گوشه خواب رفتم که دورترین جای بود از ایشان چون دوسه ساعتی گذشت
 بے موجهی بیدار شدم خود را بر همت نمودم و تشنه گشتم و بیدم متعجب شدم و با خود گفتم این چه حالت
 است من خود را به وقت خواب دراز کشیده بودم و حال بزمین بیایکت نشسته می بینم چون نیک نظر کردم دیدم
 که خدمت ایشان بجای خود روز از مرا قب نشسته ام من باز تکیه کردم و در خواب شدم زمانه
 گذشت باز بے حجت بیدار شدم و همچنان خود را بر همت روز از نشسته یافتم تیر من زیاد و شد
 و آن شب چند کرات این صورت واقع شد آخر دانستم که بواسطه توجه خاطر شریف ایشان است
 بیرون رفتم و وضو ساختم و آدم و تا صبح پیش ایشان به روز از نشستم عزیز از خلک مان
 ایشان نقل کرده است که مراد داعیه شد که از شهر بصره مرز ارتقل کنم و رخت اقامت با نجاشتم چون
 پیش ایشان آمدم و داعیه خود را عرض کردم فرمودند که بغایت مناسب است زود از شهر برون
 آئی و در زود آمدن اجمال کن که فرصت غنیمت است و حوادث در کلین و بختا به اتمام کردم که خادم
 را طلبیدند و منزل تعیین فرمودند و باره گیر در زود آمدن مبالغه نمودند چون بشهر آدم بنا بر بعضی
 حواری و موافق در آن داعیه فتوری واقع شد و از آن عزیمت گشتم بعد از هفته زود در خانه و من
 افتاد و هزار شاه غمی نقد داشتیم آنرا با هر متاعی که در آن خانه بود پاک برود مرا عریان ساخت روزی
 حضرت مولانا سیف الدین احمد شیخ الاسلام هرات با سایر اصحاب مدرس بصحبت شریف ایشان
 آمده اند و ایشان بعد از تقدیم مراسم ضیافت خوانندگان و سازندگان را فرموده اند تا در آن
 مجلس غزلهما خوانده اند و نقشها پرداخته و سازها نواخته اتفاقاً بعد از آن صحبت به دوسه روز
 حضرت مخدوم بجانب زیارتگاه برسم سیری بیرون رفته اند و آنجا با شیخ شاه که از مشایخ منور
 عین بوده ملاقات کرده اند و کیفیت صحبت شیخ اسلام و خوانندگی و سازندگی آن مجلس پیش از رفتن
 ایشان بشیخ شاه رسیده بوده است در اثناء صحبت شیخ ایشان گفته است که شما متقدم علماء و عالم
 و پیشوای عرب و عجم باشید چگونه است که در مجلس شریف نشانی و اسباب طرب می نوازند و اصول دایره
 و امثال آن می سازند چون شیخ این اعتراض کرده است ایشان سر پیش گوش وی برده اند و سخنی
 در پرده سر و فضا بسیم او رسانیده که مجلس از اهل مجلس بر مضمون آن اطلاع نیافته است

یکبار فریادی از نهاد شیخ برآمده و بیوش افتاده و بعد از زمانی چون بحال خود آمده در نظر ایشان نیازمندی
 بسیار نموده دیگر با مثال آن سخنان زبان نكشوده و آله این فقیر علیه الرحمه میگفتند که روزی بعضی تفاسیر پیش
 داشتیم و در کربه ایتم لعل نخل منهنه النهار نظری و تا به میکردم ناگاه در خاطر افتاد که این آیت را
 بحسب ادب بران معنی حل میتوان کرد که از نهار نور وجود گیرند و از لیل ظلمت عدم خواهند یعنی
 هرگاه که از وجود ایشان مرتفع شود و در ظلمت عدم بمانند بعد از خطور این معنی نیست کردم که این صورت
 را بر حضرت مخدوم عرض کنم روز دیگر حرام ملازمت بسته پیش ایشان رفتم چون
 نشستم فرمودند که شاه ادب مطالعه تفاسیر هیچ وقت آنچنان مے باشد که در بعضی آیات قرآنی
 معنی مناسب مشرب این طائفه بخاطر آید که در کتب قوم بنظر شما نرسیده باشد نظیر کتند من شیخ
 آن مقامات قیام نمودم و ایشان چنین فرمودند و انشمنه ی فاعصل که از کبار نظامه حضرت مخدوم
 بود چنین فرمود که روزی قصد ملازمت ایشان کرده اند از شهر متوجه سفر فرما شدیم در بیرون شهر نزدیک
 لنگر مولانا محیی جوانی بغایت صاحب جمال پیش آمد و بی اختیار یکدو نظر بجانب وی افتاد و مقارن
 این حال شخصی میگذاشت که ندبای رنگین پوشیدنی بردوش داشت گوشه ندی چنان بر چشم راست
 من می آمد که پنداشتم پیری بود که چشم زوند مدت می لنگر نشستم و آب بسیار از چشم چکید
 بعد از آن بلازمت ایشان رفتم و دیدم که با جمعی از عزیزان بر در مجلس نشسته اند من هم نشستم بعد از
 لحظه سمرسارک بر آوردم و فرمودند و پیشی در طواق حرم بود انی صاحب جمال نظر کرده ناگاه
 دستی پیدا شده و بر روی وی چنان طپانچه زده که یک چشم وی آب شده و بر روی وی فرود دیده
 پس هاتنی آواز داد و که نظره بلطین ان زوت فرو ناپک یک نظریک طپانچه اگر زیاد تے کنی ناام زیاد
 کنیم بعد از تقریر این سخن روی بفقیر کرد و فرمودند چشم نگاه مے باید داشت تا دست نگاه دارند
 عزیز می از اهل علم و صلاح که بحضرت مخدوم اخلاص و بازگشت تمام داشت چنین گفت که روزی
 به نیت ملازمت ایشان بهر مزار رفتم و ایشان در درون حرم بودند و عزیز مے از صوفیه آنوقت
 منتظر ایشان نشسته بود و از هر جا سخن میگذاشت در اثناء سخن از حضرت شیخ محی الدین ابن
 العربی قدس سره نقل کرد که ایشان فرموده اند که هر سال در گذشتن مدت دو از ده ماه
 فرصت عموم در یک از ماههای دو از ده گذاردند و هر ماه که باشد به تعیین و

در کتب
 در کتب

تخصیص محسوب است و مخصوص به ماه رمضان نیست فقیر از استماع این نقل بغایت متاثر و ملول گشتم
 زیرا که بحضرت شیخ محمد بن ابی الدین عقیده تمام داشتم و از وی با مثال این سخنان راضی نبودم فی الحال
 از آن مجلس برخاستم و حضرت مخدوم را ملازمت تا کرده بشهر آمدم و آن عزیز ایشان را ملازمت تا کرده
 از عقب من بیرون آمدن روز دیگر بجهت تحقیق این سخن بملازمت ایشان رفتم و پیش از آنکه عرض حال کنم
 ایشان با لقای هر نوع از مقدمات زبان بگشادند تا سؤقی کلام بدان انجامید که فرمودند ما را از طور و طریق
 فقهای زمان خود راضی می باید بود که حضرت شیخ محمد بن ابی الدین قدس سره در کتاب فتوحات مکیه در مذنب بعضی
 فقهای زمان چنین نوشته اند که در فلان وقت شخصی از زمره فقهای مصر بنا بر مصلحت رای سلطان
 وقت بشکل چنین صورتی در باب روزی فرقی فتوی نوشتی کی از فرزندان مولانا جهلال رومی
 قدس سره که شیخی بود و عارف از روم بخراسان آمده بود و چند وقت بملازمت حضرت مخدوم
 بود و ایشان بوی التفات بسیار داشتند و برای وی بر سر هر از علمه منزلی تعیین کرده بودند روزی
 میفرمودند که درین ایام شبی حضرت مخدوم بمنزل ما تشریف آوردند نماز خفتن گزاریم و بخدمت ایشان
 بصحبت نشستیم تا وقت صبح بطریق سکوت و آن شب برین چون یک نفس گذشت سگفت هانا که طریق
 خواجگان قدس السداد و احم چنین است که تا بحال کسی التفات نگنجد و بر چیزی حاصل نمیشود و
 حکایت کرد که شبی برای افتادم به ابغایت تاریک بود و باران می بارید در صین نظر ارا تو به بطرت
 ایشان کردم راه روشن شد و از تشویش ظلمت خلاصی یافتیم

مجلس اول

در تاریخ و وفات حضرت مخدوم و ایام شجره ولایت ایشان

چون خدمت مولوی استاد مولانا رضی الدین عبدالغفور علیه الرحمه و العرفان در محله حاشیه نغمات
 الانس که مشتمل بر ذکر فضائل و شمائل حضرت مخدوم است کیفیت انتقال و ارتحال ایشان را بطریق
 تفصیل آورده اند و آن کتابی است مشهور و مضمون آن براسنہ مذکور لاجرم اینجا بطریق اجمال
 ایرادی یابد بدانکه ابتداء عرض ایشان روز یکشنبه سیزدهم ماه محرم الحرام سنه ثمانه و تسعین و ثمانه
 بود و در صیاح جمعه که روز ششم عرض عرض ایشان بود بعضی ایشان ساقط شد و چون بانگ سنت نماز
 جمعه دادند نفس مبارک ایشان منقطع شد از و ارتقا بدار بقا رحلت فرمودند و فضیلتی وقت و شعراء
 زمان در مرتبه و تاریخ وفات ایشان قصائد و مقطعات و رباعیات بسیار گفتند از انجاست این در قطع

قطعه اولی غوث آفاق حضرت جامی: کان فی مقله الوری نوراً چون عنان تافت از دیار فنا
 کرد و در کعبه بقار در این سال و ماه وفات روزش بود و پنهان بودیم روز ماه عاشورا قطعه ثانی جامی
 که بود بلیل حیات قرار یافت: فی روحه مخلصه ارضها سماها کاک قضا نوشت روان بر در این هشتاد
 تاریخچه ومن دخله کان آمناً یعنی تا آنکه که خدمت خواجہ کلان ولد بزرگوار حضرت مولانا سید الدین
 کاشغری قدس سره دو مصیبه داشتند که یکی بجهت حضرت مخدوم در آمد و دیگری برای او را تم این صورت
 شد و درین معنی گفته شده بود قطعه دو که کب شرف از بیج سعادت و دین طلع کرد و بر آمد بسایه
 در صحت تا از آن یکی بطنیا گشت بیت عارف جام: وزیر خصیص بال صفی شد اوج شرف + و حضرت
 مخدوم رازان صبیبه چهارم سعادت اثر بود آمده است و فرزند نخستین ایشان یکبار روز پیش زنده
 نبود و با مسیحی مسمی شده اما فرزند دوم ایشان خواجہ صافی الدین محمد بوده است دو سه بعد از یکسال
 فوت شده و ایشان از وفات وی بغایت متأثر شده اند چنانچه از مرثیه که برای وی نظم کرده اند در
 دیوان اول مرقوم است معلوم میشود و از اتفاقات عجیبه آنست که لقب و میرا که صفی است بعد از
 وفات وی تخلص این نظیر ساخته بودند لقب این فقیر را که فرزند است تاریخ ولادت وی کرده بودند
 چنانچه درین رباعی که از خط مبارک ایشان نقل افتاد نظم فرموده اند که رباعی فرزند صفی دین محمد
 که همان + شد زنده با و چنانکه تن زنده بجان چون شد بود و او همان فرزندان به شد سال ولادت
 وی از فرعیان + و بعد از نقل وی امیر نظام الدین علی شیر در تاریخ وفات وی این تقریر مشتمل بر چهار
 کلمه را مرتب ساخته پیش حضرت مخدوم فرستاده بوده است که بقای حیات شما یاد او اما فرزند سوم
 ایشان خواجہ ضیاء الدین یوسف بود و تاریخ ولادت وی چنانچه بخط مبارک ایشان دیده شده برین
 وجه است که ولادت فرزند او محمد ضیاء الدین یوسف انبته بنام احسانی الفصح الایم من لیل الاربعا
 التاسع من شهر شوال سنه اتمین و ثمانین و ثمان مائة روزی حضرت مخدوم در عز از یکبار رکوع آب که
 در شمال مسجد قدیم واقع است نشسته بودند یکی از خدام خواجہ ضیاء الدین را بردوش گرفته از خم
 نبرون آورد و نینوا خواجہ در آن وقت پنج ساله بود چون نزدیک رسید گفت باباس خواجہ عبید اللہ را
 ندیده ام ایشان شبیم شدند و فرمودند که تو خواجہ را دیده ای یا بخاطر نمی آید پس گفتند که درین اوقات شبی
 چنان خواب دیدم که حضرت خواجہ عبید اللہ درین موضع حاضر شدند و اشارت برواتی کردند که بر شمال مسجد

فوت خواجہ ضیاء الدین
 یوسف علی الرضوی
 در شوال سنه اتمین و ثمانین و ثمان مائة
 روزی حضرت مخدوم فرستاده بوده است
 بقای حیات شما یاد او اما فرزند سوم
 ایشان خواجہ ضیاء الدین یوسف بود
 و تاریخ ولادت وی چنانچه بخط مبارک
 ایشان دیده شده برین وجه است
 که ولادت فرزند او محمد ضیاء الدین
 یوسف انبته بنام احسانی الفصح الایم
 من لیل الاربعا التاسع من شهر شوال
 سنه اتمین و ثمانین و ثمان مائة
 روزی حضرت مخدوم در عز از یکبار
 رکوع آب که در شمال مسجد قدیم
 واقع است نشسته بودند یکی از
 خدام خواجہ ضیاء الدین را بردوش
 گرفته از خم نبرون آورد و نینوا
 خواجہ در آن وقت پنج ساله بود
 چون نزدیک رسید گفت باباس
 خواجہ عبید اللہ را ندیده ام
 ایشان شبیم شدند و فرمودند
 که تو خواجہ را دیده ای یا بخاطر
 نمی آید پس گفتند که درین
 اوقات شبی چنان خواب دیدم
 که حضرت خواجہ عبید اللہ درین
 موضع حاضر شدند و اشارت
 برواتی کردند که بر شمال مسجد

واقع است و من ضیاء الدین یوسف را بر روی دست گرفته پیش ایشان آوردم و گفتیم امیدوارم که
 نظر عنایتی بجانب این طفل اندازند و در اینصورت التفات و قبول مشرف سازند حضرت خواججه او را
 از روی دست من فرا گرفتند و دهان مبارک بر دهان او نهادند و چیزی بغایت سفید از دهان مبارک
 خود در دهان او ریختند چنانکه دهان او از آن پر شد و چیزی زیاده آمد بعد از آن او را بدست من
 و اوست و من از خواب و آندم و مضمون این واقعه را در ویبیاچه خورشید نامه اسکندری در اثنا و منقبت
 حضرت ایشان نظم کرده اند و اما فرزند چهارم خواججه ظمیر الدین عیسی بود که بعد از ولادت خواججه ضیاء الدین
 یوسف بدت نه سال منوله شد و تاریخ ولادت وی چنانچه از مخط مبارک ایشان نقل شده نیست که ولادت
 فرزند ارجمند ظمیر الدین عیسی وسط وقت الظمه من یوم الخمس خامس محرم سنه احدى و تسعین و ثمانمائه
 انجمه الله بنام حسرت و رزقه الله سعادة الدارین بحمد و آله الطیبین الطاهرین و بعد از چهل روز کمالش
 وفات یافت و ایشان در تاریخ ولادت و وفات وی این دو قطعه نظم کردند قطعه فرزند ظمیر دین به نجف
 ز محرم به در نصیفت نظر شد آرام دل ما به جزو ذلک عیسی نشد از غیب اشارت به جنتیم چون ما مش ز تم
 نامه اسما به مفلوظ ز عیسی پو شمار نماند مکتوب به تاریخ ولادت بود من ذلک عیسی به قطعه اختری
 نور دیده ظمیر دین که فتاده دادن و بردنش بهم نزدیک بود برتق ز آسمان گرم به زادن و
 مردنش بهم نزدیک

مولانا عجب العفوره رحمه الله

لقب ایشان رضی الدین است از شهر لاریو نند و از اعیان آن دیار چنین استماع افتاده که از
 اولاد سید عباد رضی الله عنه بوده اند که از کبار انصار است و در تقبیله خزنج و خدمت مولوی از اهل
 طمانده و اصحاب حضرت مولانا نور الدین مجد الرحمن جامی قدس سره بودند و در همه احسان علوم عقلی و
 نقلی یگانه زمان و فرزند دوران و اکثر مصنفات آنحضرت را پیش ایشان گذرانیده بودند
 و آنحضرت بعد از مقابله شرح قصص الحکم در آخر کتاب مولوی این کلمات قدسیه سمات نوشته بودند
 که تمت مغالبه نبره الکتاب بینی و بین صاحب و هو الماخ الفاضل المولی الکامل ذو الیرای الصائب
 و الفکر الشاقب رضی المایه و الدین عبد العفوره استخلصه الله سبحانه نفسه و یكون له عوضا عن کل شیئی فی اوسط
 شهر جمادی الاول المنتظره فی سلک شهر رسته نه تسعین و ثمانمائه و اما التقریر عبد الرحمن الجامی غنی عن

خدمت مولوی در مملکت حاشیه نجات از حال خود باین عنوانان تعبیر کرده اند که فقیری را و غده شغل بین
 طریق دست داده بوده است و بهلازمت ایشان آمده و استعداد تعلیم کرده ایشان اورا تلقین ذکر
 لا اله الا الله محمد رسول الله کرده اند و مشروط بآن صورت مبارک خود ساخته آن شخص در همان صحبت
 فرموده ایشان مشغول گشته فی الحال در وی اثر مسموده این طائفه ظهور آورده و خود را در فضا
 روشن دیده و بر لذت قوی و شوق عظیم دست داده و نشان یوم بتدل الارض بود اگر گشته
 این حالت را با ایشان عرض کرده فرموده اند که این سر نیست که از یار و دوست نیز احتیاج باید کرد بعد
 بتکرار شغل و کثرت عمل کیفیت چندی در وی تزیاید می شده روزی این شخص از بعضی اشغال که
 سبب فتور این نسبت می شده نزد ایشان شکایت کرده فرموده اند که چاره نیست آن نسبت را
 با شغل از اشغال ظاهری جمع می باید ساخت و صحبت کسی را که این نسبت از وی دریافته لازم
 داشت این ملک دیگر نیست که در بین کس منعکس شده چنان باید کرد که ملک این کس شود و این بدو
 صحبت بسیر کرده فرموده اند که اشغال با حری بحسب ظاهر ضرورت تا این کس از سایر خلق ممتاز
 نشود و نشانه مند نگردد و نشاید که شخصی نزدیک به زرگی رفت و التماس تعلیم طریق کرد فرمود که هیچ پیشه دار
 گفتنی فرمود که برو و پیله دوزی بیاموز که معنی روشن این طائفه صورت شغل نمی باشد فرمودند
 که حصول این حالت و تحقیق این نسبت آتی است زیرا که از مقوله او را که فالغفال است و حقیقت کما
 اعراض و اقبال است اعراض از ماسوی و اقبال بجن سبحانه و این در یک آن ممکن است نفس
 آدمی بمنزله مرآت است که روی بجانب دیگر دارد و برای باید گردانید که رویشان بجانب حق افتد
 عزیز می در صحبت بی از مشایخ صفت زده و بیفتاد چون بر خاست صوفی بر خاست و فرمودند که بعد از آنکه ربط
 قلب بحضرت حق سبحانه حاصل شد و نسبت آگاهی مستحق گشت گاه این نسبت منحل ماسواست این را
 حال گویند و گاه منحل ماسوا نیست و این را علم گویند و علم را در حال مندرج دارد و مسموب از
 حال شمرده این تفاوت بحسب تفاوت استعداد شخص است در صفا و کدورت و فرموده در زمان
 شغل بزرگ چون غیبت مسموده دست دهد از ایوان خط مستقیم فرض باید کرد و چنانکه این معنی و شغل خیال
 با مراد محمد جمعیت است حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم امیر المؤمنین علی را رضی الله عنه فرموده اند که
 راه رایون خط مستقیم فرض باید کرده میفرمودند که طریق نواحی آن بقدس الله تعالی را هم یک زیبایی دارد

که همه جایا هم کس در همه حال ورزش این نسبت میتوان کرد و ورزش این نسبت را اصل بیاید ساخت
و بغیر آن بقدر ضرورت پرداخت این نسبت شریف بنایت لطیف است و در احدی مضبوط و دقتی
معین نیست بخردی امری زائل میگردد و نگاه در وقتی که شخصی مترقب نیست نظا هر پیشود هر گاه در نسبت
فتوری شود در جوع بسبب وی باید کرد و ملاحظه نمود که چه چیز مفضی باین شده بدفع آن مشغول با گذشت
و نمی فرمودند که ملاحظه بسیاری از امور صحیحی هست که مد نسبت و حالت می شود و مقوی جمعیت میگردد
و این امر نیست تا مضبوط و بحسب احوال و اوقات مختلف و متفاوت افتاده است از جمله صحیح صورت
اطلاق است معین است ملاحظه معنی اطلاق را در مشاهده جمال مورث معنی بهیبت و عظمت است و آواز
آب بطریق استداد و اتصال در وقت مراقبه مقوی مراقبه است و ملاحظه جمعیت نخل مردی نخل را
مورث خروج از حول و قوت خود است و ملاحظه چشمان جانوران وحشی و لوحش ایشان مورث
نسبت حیرت است و ملاحظه جنازه مقوی نسبت فناست و آواز گریه از محبوب گم کرده یاد دهر و سیفر نمودند
که یک روز ملازمین حضرت مولانا سعد الدین قدس سره میفرمایم اتفاقاً گذر بردار از گوشه مرده افتاد که
چشمانش باز مانده بود فرمودند که عجب استملکی دارد در آن حد نسبت ایشان بنایت قوی گشت
و سیفر نمودند که روزی قبضه عظیم واقع شد بصبر بیرون رفتیم چون نزدیک بلخ آه بر رسیدیم و اثرها در
نظر آمد در خاطر گشت که همانا اینها بحسب استداد خود از مبداء فیاض فیض میگردد و آن آرام دارند
فی الحال قبض بر طرف شد و نسبت عظیم فرو گرفت و بسیاری در شمهای ما هتاب چون قبضه حادث شدی
ملاحظه سایه و تبعیت وی مرتفع می شد خدمت مولوی میگفتند که روزی پیش ایشان در آمدیم
و از اختلاط مردم شکایت میکردم سیفر نمودند که خلق خدا را از عالم بیرون نمی توان کرد چنان
باید نیست که خلق را برین کس دست تفرق نباشد و در آن ایام بتالیف کتاب نجات الالاس مشغول
بودند فرمودند که یک صفحه یاد و صفحه نوشته می شود و شعور بنوشتن نیست بلکه قلم بطریق عادت جاری
می شود فرمودند که بعضی اکابر گفته اند که حکم با شغل باطنی جمع نمی شود این سخن از ایشان بنایت

غریب است

من فوالفاسه المسموعه و آن در ضمن چهار رشته ایراد می یابد +
رشته بلوزی در تحقیق احوال جن سخن میرفت خدمت مولوی فرمودند که حضرت شیخ علی الدین ابن العزلی

قدس سره در بعضی از رسائل خود آورده اند که اختلاف است در آنکه ابوالحسن ابلیس است یا غیر او و تحقیق
 آنست که وی غیر ابلیس بوده و ابلیس یکی از ایشان است و ابوالحسن غنئی بوده است و هر دو در آن خود
 را بر هم می سوده و فرزند آن از آن تولدی کرده و چون ترکیب وجود ایشان از آتش و هوا است
 که دور کن خفیف است لاجرم در ایشان سخاقتی و خفتی است بجهت تبخیر که روح بان منضم شده باشد و پس
 ایشان بغایت سبک و سرسبز السیر و کثیر الحركت اند و ترکیب ایشان بسیار است و بی بنیاد است
 و آنکه ایضاً و آزاری یا گرانی و باری که از بنی آدم و غیر هم با ایشان میرسد از هم میریزند و هلاک
 میشوند و ازین جهت عمر ایشان کوتاه می باشد و چون جنیان بر کس ظاهر نشوند بصورت مثل زود گیرند
 و از نظری غائب شوند و حضرت شیخ قدس سره فرموده اند که طریقی مجلس ایشان بر وجهی که از نظر
 نتوانند گریخت آنست که نظر بر صورت ایشان دو زند و بهیچ طرف از زمین و آسمان ننگرند و
 تا نظر کسی بر صورت ایشان است بهیچ وجه از نظری غائب نتوانند شد و مثل مجوسی
 بر جای خود بمانند و لهذا کارها و حرکتها کنند و تسویات و تحکیمات نمایند تا باشد که
 ناظر بان توجه کند و نظری از ایشان متصرف گردد و ایشان نتوانند گریخت و حضرت
 شیخ قدس سره فرموده اند که تعلیم مجلس ایشان برین وجه تعریف اند است که مرابان ملهم
 گردانند و فرموده اند که در میان جن علم و دانش کم بود و ادراکات ایشان در امور معنوی بغایت
 قاصد و مخصوصاً در معرفت الله و اکثر ایشان بلید و بی فهم باشند و در احتیاط و صحبت ایشان فائده
 چندانی نبود بلکه صحبت ایشان ضرر کند و صفت که در نهاد آدمی از مصاحبت ایشان حاصل شود
 زیرا که ایشان مرکب از جو و ناری و هوایی اند و جو و ناری در ترکیب ایشان غالب است و از خواص
 نار است که بر سر کشی و فرموده اند که در بیابان ها گرد باد می باشد بعضی از آن اثر مضار به و
 محاربه ایشان است و در میان آن گرد باد ایشان اندک با یکدیگر در جنگ و جدال اند و میان ایشان
 آشوب و فتنه و مجادله و محاربه بسیار می باشد بواسطه همان تکبر و تجر که لازم ذات ایشان است
 و چون یکی از ایشان وفات کند منتقل میشود بر زخم و ویران مکان مراجعت به فتنه و دینوی نباشد
 و مقام وی هم در بر زخم بود تا وقتیکه حشر ابدالاً باقیست و جمعی که از ایشان دوزخی باشند
 و مستحق تندیب در جهنم ایشان را بر مهر بر عقوبت کنند چون از آتش چندان متاثر نباشند

نیشوند و اگر چه از آتش دوزخ می شاید که معذب و معاقب شوند چون آتش بر اکتب از آتش عفری
گرم تر و سوزان تر است

رشته صاحب کتاب حق الیقین در بیان عبادت اضطراری و رحمت عامت ادراک ادراک
که علم است مستلزم عبادت اختیاری و سیر و سلوک و رحمت خاص است در شرح معنی این سخن فرمودند
که ادراک را معرفت گفت بنا بر اصطلاحی و مراد ازین ادراک بسیط است چه حق سبحانه را که بر وجهی آفرید و که
بحسب فطرت و اجد و وجود حق تعالی است در باب فواید شیطانی و نفسانی میفرمودند که حضرت شیخ قدس
سره در فتوحات آورده اند که شیطان دو است یکی شیطان صوری و دیگری شیطان معنوی شیطان
صوری ابلیس است وی گاهی امر حقانی القا کند و در خاطر کسی افکند تا شیطان معنوی که نفس است
در آن تصرف کند و آنرا از امور باطله گرداند و گاه گاه شیطان معنوی کارها کند که شیطان صوری نتواند
کرد مثلاً شیطان صوری القاء سنت حسنه کرده در دل کسی و این از امور حقه است زیرا که در حدیث
واقع است که هر که سنت حسنه پیدا کند که تا قیامت بر آن سنت عمل نماید پیر از ثواب آن بهره
پا شد پس شیطان معنوی در آن ملتی تصرف کرد و برابر آن داشت تا احادیث بنام پیغمبر صلی الله
علیه وسلم وضع کرده و آنرا سنت حسنه نام نهاد تا مردم بآن عمل کنند و پیر او آن اجری بود از ان
حدیث غافل ماند که هر که دروغ پیغمبر صلی الله علیه وسلم بگوید جای او آتش است مثل دیگر هم حضرت شیخ
قدس سره فرموده اند که شیطان صوری مثلاً تلاوت قرآن را با و از بلند دردی القا کرده و این
امر حقانی است پس شیطان معنوی استماع غیر آبان منضم ساخت تا او را الهامی گویند و آنرا بر یاد
سمعه باطل گردانند و امثالین بسیار است

رشته صاحب کتاب حق الیقین در بیان عبادت اضطراری و اختیار می فرموده که آنچه ان که نفس
ادراک که معرفت است موجب عبادت اضطراری و رحمت عام است ادراک ادراک که علم
است مستلزم عبادت اختیاری و سیر و سلوک و رحمت خاص است در شرح معنی این سخن فرمودند
که ادراک را معرفت گفت بنا بر اصطلاحی و مراد ازین ادراک بسیط است چه حق سبحانه را که بر وجهی آفرید و که
بر وجهی آفرید که بحسب فطرت و اجد و وجود حق تعالی است بی شعور بآن و این وجدان بحسب
فطرت او حاصل زیرا که هر چیزی از موجودات که در آن را دریا بد اول و چو در ادراک فطرت بعد از آن

آن چیز را پس وجود بشاید نورست که اول وی مدرک شود با دراک بصر آنگاه ایشان را محسوس چون مدرک
 بحسب فطرت واجد وجود حق تعالی است پس متناظر است آثار وجود و لوازم آن بر وجه اضطرار و
 متناظر انقیاد و تذلی است که ویرانست بود حق تعالی واقع است که اگر خواهد اگر فی متناظر شده و
 قبول وجود خارجی و لوازم آن کرده و نفس این انقیاد و تذلل حقیقت عبادت است که بحسب حال
 او را حاصل است پس عبادتی است و بر اضطراری بحسب حال و این ادراک بسیط موجب ظهور
 رحمت عام است که عبارت از فیض وجود است که نسبت است بر مدرک و سایر موجودات و لقب
 است نفس الرحمن و آدراک ادراک را علم گفت بنا بر اصطلاحی یعنی چون ادراک کرد این معنی را که
 مدرک او و اجده وجود حق تعالی است و متفاد و مستسلم او بحسب واقع و بحسب حال اینها خواست که صفت
 ارادی او مطابق صفت واقعی حال باشد پس عبادت حق سبحانه و قبول او امر و نواهی او بحسب
 ظاهر اختیار کرد و متاظر او مطابق باطن باشد و حال ارادی او موافق حال واقعی گردد و این ادراک
 مرکب است که موجب عروج بر مراتب عالیه و سیر و سلوک و رحمت خاص است که رحمت رحیمی است
 قوله تعالى او ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون درین مقام تطبیق دے درستی می افتد چه باعتبار
 عبادت اضطراری و چه باعتبار عبادت اختیاری و آنگاه برگزیند که سر و عبادت آنست که این
 عبادت اختیاری مطابق شود بآن عبادت اضطراری که مدرک را همیشه بحسب انقیاد و تذلل حاصل
 است و لادرات مطابق شود بحال واقع

رشته در تعذیب جاودانی کفار و اختلاف آنگاه بر در آن میفرمودند که بعضی سوال کرده اند که مقتضای
 عدل و حکمت آنست که گناه و تنهایی را عذاب تنهایی باشد پس همت چیست که کفر تنهایی را عذاب
 نانتنهایی است امام غزالی قدس سره در جواب این سوال فرموده اند که قدر جزای اعمال حق سبحانه
 میداند و ادراک این معنی فون دریافت عقول ناقصه است پس جزای آن که مناس کفر باشد در فتنه
 اخروی جادوانی خواهد بود بر حقیقت و سر جزای اعمال جز من سبحانه را اطلاع نیست و بعضی دیگر
 گفته اند که چون قصد نیست کفار آنست که همیشه بر کفر باشند پس در آن نشاند نیز جزای ایشان
 همیشه باشد اما آنها که بعد از جادوانی قائل نیستند میگویند که کفر چهل سن عارضی و چسبان و طالم
 مزاج و روح نیست بلکه مناسب مزاج روح و ادراکات وی امور حقه است و صفت جمل آخر

مرتفع میشود در چند موضع از کلمات قدس حضرت ایشان که بعضی بخا و لم جمع کرده و غنچه میبود بعد است
 مولوی استاد علی الرمز عرض کرده می شود و جواب می شنود و بعضی از آن نیست که در ضمن شش
 رتبه ایزدی یابد

رتبه حضرت ایشان فرده اند که آنچه از مردم واقع میشود اگر در شریعت آنرا احدی و تغزیری
 مقرر نیست از آن نمی باید رنجید زیرا که آن با قدر او تکلیف و خلق حق سبحانه موجود شده است در معنی
 این سخن فرموده اند اگر چه هر فعلی که از او بر سرش متوجه نشود و نخواهد نشود ازین قبیل است که با قدر او
 تکلیف و خلق حق سبحانه موجود شده است لیکن مراد آنست که درین قسم که مذکور شد نظر بر حقیقت قضاء
 قدر می باید داشت تا جنگ و آشوب نشود و در آن صورت دیگر نظر با حکام شریعت می باید کرد تا
 سلسله امور این عالم بر انتظام خود بنیاید و ابائی بشیر شریف راه نیا برد آن صورت رنجیدن و
 جنگ و آشوب کردن موجب رضای حق سبحانه و نشود می رسول ابوالاست صلی الله علیه و سلم و در
 ضمن آن جنگ و آشوب هزار فائده صورت و معنی مندرج و اہمال و اہمال در آن جز الحاد و زندقه

سپنج نیست

رتبه در شرح این سخن که حضرت ایشان فرموده اند که بدیده قضا و قدر نظری باید کرد و همه کس را تمثیل
 امر تکوینی و بد تا جنگ نشود میفرمودند که یعنی تمثیل آن چیزی که با مر تکوینی حاصل شده باشد و این
 اضافت است بادی ملائنه و امر تکوینی امری واسطه را گویند یعنی در حصول آن امر احتیاج بواسطه
 بسیاره اند از زمان نیست

رتبه در معنی این سخن که حضرت ایشان فرموده اند که اراده وجه باقی مسخر است میفرمودند یعنی اراده
 حصه وجودی که هر موجودی را حاصل است و آئینه و بود مطلق اوست مسخر همان حصه است بآن معنی
 که سالک بر آن حصه غالب می تواند شد و در آئینه جمال مطلق بی تو اند گردانید و فرمودند معنی دیگر نیز
 بخاطری آید که از اراده وجه باقی توجه بوجه خاص گیرند و چون نتیجه این توجه افتاد غیر است و
 اثبات حق سبحانه پس آنجا که حق سبحانه نسبت با وجه اشیا مسخر باشند و در آن حال حق سبحانه
 از باطن صاحب این اراده مسخر این اشیا بود

رتبه در معنی این سخن که حضرت ایشان فرموده اند که در فتوحات مذکور است که سر ظهور عالم

معلوم نیشود و الا بحا هرات کثیره در ریاضات نصیحا لهم میفرمودند که مراد از نصیحا لهم آنست که مرمت
 قصد و همت او ذات حق سبحانه باشد و تا همت موجود نشود و صاحب این همت بجای هرات کثیره و ایاضات
 عظیمه بر خود نگردد بهر طور عالم که از جمله اسرارها مضمه است بروی منکشف نشود و مجرد این همت بی اتحاد
 مجاهده و ریاضات یا مجرد مجاهده و ریاضت بی تحصیل این همت هیچ فائده و نتیجه ندارد
 رشمه سدر معنی این سخن که حضرت ایشان فرموده اند که بعضی عارفان را قدرت آن داده که هر چه خواهند
 خلق کنند فرق میان مخلوق حق و مخلوق عارف آنست که مخلوق عارف باقی است مادام که آنرا در
 صحنی از حضرات اثبات کند میفرمودند که لازم نیست که عارف متوجه مخلوق خود بود و متوجه همه شهادی
 بلکه اگر در حضرت مثال متوجه صورت مثالی وی بود و کافی نیست در ابقای وجود خارجی آن موجود و
 شهادی پس مادام که آن توجه از عارف باقی است آن موجود و شهادی در حضرت مثال با حضرت
 شهادت آن موجود نیز باقی است در حضرت شهادت و هر گاه آن توجه منقطع گردد آن موجود درنی الحال
 معدوم صرف نشود

رشمه سدرین سخن که حضرت ایشان فرموده اند که شیخ بهاء الدین عمر قدس سره چند گاه با بسبی سفید
 سواری شده اند از بعضی محرمان ایشان سبب آن پرسیده شد و گفته اختیار را بسبب سفید گهت
 آنست که بعضی تجلیات صوری چنین مشهور حضرت شیخ شده است میفرمودند که خصوصیت هر صورتی
 به نسبت از باب مکاشفات و مشاهدات بنا بر اختلاف استعداد و اختلاف معانی و تقاضای است که
 در صورت اشیا بر ایشان منکشف می شود و مثلاً موسی را علیه السلام تجلی صوری در لباس درختی که در
 وادی این بود واقع شد و حضرت رسالت را صلوات الله علیه وسلم در صورت جوانی مخطوط روی نمود
 چنانچه بعضی احادیث بآن ناطق شده اند که کلامه پوشیده نماند که حضرت شیخ اعظم محی الدین بن
 العربی قدس سره در بعضی از مؤلفات خود نوشته اند که رأیت ربی علی صورت الفرس و حضرت
 شیخ زکریا الدین علاء الدوله قدس سره در بعضی از مصنفات خود در شرح این سخن فرموده اند
 که سالکان حق را همچنانچه تجلیات صوری می بینند و آن آثار نسبت دارد و به تجلیات
 نوری می بینند و آن بافعال نسبت دارد و به تجلیات معنوی می بینند و آن بصفات
 نسبت دارد و به تجلیات ذوقی می بینند و آن بذات نسبت دارد و در تجلیات صوری

که با نماز نسبت دارد حق تعالی در صورت جمیع امتیاز برنده تجلی میکند از مفردات عنقربات و معادن و
بنامات و حیوانات و افراد انسان و چون در یکی از موالید شما تجلی کند و تفسیر تجلی از آن مرتبه
در مرتبه دیگر که فوق اوست خواهد پیوست در اقیانوس آن مولود تجلی کند بعد از آن بدگر مولود که فوق
اوست ابتدا کند همچنانکه هر گاه تجلی کند از معادن و تفسیر که نبات خواهد پیوست در صورت مرجان که
افق معادن است تجلی کند چه وی اقرب معادن است بمرتبه نبات که در و نشانه از نموهست و هر گاه
که از نباتات حیوان خواهد پیوست در صورت نخل تجلی کند که اقیانوس نبات است و اقرب نباتات است
بمرتبه حیوان که بعضی از خواص حیوانات در وجود که اگر سرش از تنه بردارند خشک شود و مطلق نیز
مخصوص اوست که تا شامی از درخت زبردخت ماده فرزند بار نگیرد و این نیز از خواص حیوانات
است که تا نوزده نه پیوند ماده باز نگیرد و هر گاه که از حیوان یا انسان خواهد پیوست در صورت قریب
تجلی کند که اقیانوس حیوان است و اقرب حیوانات است با انسان از حیثیت شعور و زیرکی و صورت
دیگر فوق اقیانوس انسان باشد در تجلیات صوری غایتش آنکه نهایت تجلی صوری در مرتبه انسان آن بود
که حق سبحانه بصورت صاحب تجلی متجلی شود و سالک راهزله القدم صعب تر ازین نبود که حق سبحانه تجلی
کند هم بصورت او چنانچه سالک در آن تجلی بر خود دیگر کسی نه بیند هر چند نظر کند هم خود را ایستند و کل
موجودات را محافظ خود یا بدو سبحانی با اعظم شانی و انا الحق و لیس فی جنتی سوی المد و اهل فی الدار این
غیر می و امثال آن همه ازین تجلی روی نماید و بیشتر از اهل کشف را که قدم نغزیده درین تجلی صوری
بوده تا چنین جوهر آنها نموده اند و حکما راهزله القدم در تجلی معنوی بوده که روی از متابعت انبیا
علیم السلام گردانیده اند و بگردگان معنوی خود معزور گشته در بادیه خلالت هلاک شده اند و چون
اولیا باین متابعت پیغمبر صلی الله علیه و سلم محفوظ اند اگر در غلطات سکر از ایشان سهوی در وجود آمده
در حال سهوا از آن توبه کرده اند لاجرم حق سبحانه ایشان را از منازل تجلیات صوری و لوری معنوی
عبور داده به تجلیات ذوقی ذاتی رسانیده و از منزل اقدام رها نموده و سر ایشان را بجمع بقدم تجلی
ذات رفیع درجات و اصل گردانیده ذک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم

رشدات مولوی استاد مولانا عبد الغفور رحمة الله علیه و الغفران و سبحان و جود باری تعالی نسبت
معبود وی با شایسته بوده اند که در و ممکن غیر حقیقت اوست و عارض حقیقت او منشأ لا یخبر مصور

در ذوق حقیقی است که این وجود خارجی عارض آن حقیقت شده و منضم بوی گشته و آن حقیقت بواسطه این
ضمیمه مبداء آثار شده پس بحقیقت این وجود عارضی مبداء آثار باشد چه از وجود تمیزبخیزی می کنند که مبداء
آثار باشد و وجود واجب عین حقیقت اوست بخلاف وجود ممکن پس آن حقیقت بخود مبداء آثار
است بی انضمام هیچ شیئی بوی و اختلاف است حکماء صوفیه را که آن وجودی که مبداء آثار موجودات
شده چه وجود است شیخ زکریا الدین علاء الدوله و قلیله از صوفیه و اکثر حکما و متکلمین بر آنند که آن معنی است
از صفات حق سبحانه که افاضه وجود کرده بر موجودات و می است بفضی و وجودی و وجود عام و نفس الرحمن
و غیر آن و حضرت شیخ محی الدین بن العربی و اتباع ایشان و اکثر صوفیه و متکلمین از متقدمین و متأخرین و
قلیله از حکما و متکلمین بر آنند که آن وجودی که مبداء آثار شده هم وجود حق است سبحانه که عین حقیقت
خود است لا غیر پس همه ممکنات موجود و وجود واجب اند یعنی ذات را با شیئا علاقه معینی و واقع است که
آن معیت مجهول الکفایت است و هیچ احدی از ارباب تحقیق از انبیا و حکما بی سر آن معیت و حقیقت
دی نبوده غایتش آنکه جمعی از افراد انسان مطلع شده اند بر سر معیت بقدر استعداد و قابلیت خود و گمانند
که مشابه این علاقه است که بقدر مناسبتی دارند آنکه فی الواقع چنان باشد به نسبت عارض است
بمعرض فقری بعد از وفات خدمت مولانا عبد الغفور علیه الرحمته و العفران بچند روز پیشی ایشان را
بجواب دیده و بخاطرش آمده که از دنیا رحلت کرده اند پیش رفته و سلام کرده و جواب شنیده بعد از آن
پرسیده که مخدوم چون بدار آخرت نقل کردید از سر توحید وجود و نسبت معیت وی باشیا که حضرت
شیخ محی الدین بن العربی در آن سخن گفته اند و غلو کرده شمارا چه معلوم شد فرموده اند که چون باین
عالم آمدم مرا با حضرت شیخ ملاقات واقع شد و از ایشان سمر این مسئله پرسیدم فرمودند سخن همانست
که نوشته ایم باز آن فقیر پرسیده که آیا در عالم آخرت عشق و عاشقی و تعلق خاطر بظواهر جمیده میباشد فرموده اند
که چه میگوئی مذاق و عاشقی آنست که اینجا هست زیرا که حسن عالم اجسام که از ترکیب اجزای
مختلفه حاصل میشود و در تغییر و تبدل میگردد بواسطه ضدیت آن اجزای با یکدیگر و بدان سبب عشق
زائل میشود و تعلق خاطر نمی ماند اما حسنهای این عالم که از جمع بساطت حاصل شده قابل فنا و زوال
نیست و هرگز تغییر و تبدل نمی پذیرد و در میان اجزای آن ضدیت و مخالفت نیست لاجرم همیشه اینجا
عشق و عاشقی برقرار است غایتش آنکه در ابتدای انقطاع روح از بدن بواسطه علاقه انسی که روح

روح را بسند می باشد دوسه روزی نشویشی بجز هر روح راه می یابد اما چون صاف و پاک نشود با ایشان
 بر سر مذاق و عاشقی می آید چون این سخنان فرموده اند آن فقیر گفته که آنچه شما فرموده اید از جمله اسرار آخرت
 است و میگویند اموات مازون نیستند با نشاء اسرار آخرت این بگفته است گفتند که آن سخن سست
 و ای که حوام گویند اصل ندارد که مردم در واقعات بسیار بخیر را صلوات الله علیه وسلم و کبر اء امین
 است را قدس الله را و اهم دیده اند و از ایشان غرائب و عجائب عالم آخرت معلوم کرده و اگر افتاد اسرار
 آخرت جائز نبود قرآن و حدیث بان ناطق نشدی بار دیگر در همان ایام آن فقیر بخواهید که
 خدمت مولوی بهار اند بخاطرش گذشته که آیا درین چه سر است که دوستان حق سبحانه اکثر اوقات
 با فاقات و بیات بتلای باشند فرموده اند که سر امر ارض آنست که ریاضات موجب تنقیه دماغ و
 تصفیه قوای دماغی هست و چون دماغ تنقیه می یابد هر آینه متعلق این قوت دماغی می شود آن نور مطلق
 بسیط که محیط عالم موجودات است و مقصود همه کونانات و ظهور این معنی مخصوص نیست به بعضی بلکه من و تو
 و هر فردی از افراد انسانی را که این تنقیه و دست دزدان نور مطلق بقوت دماغی وی متعلق
 می شود و فاقات خدمت نواب مولوی عبدالغفور علیہ الرحمہ در صباح یکشنبہ پنجم شعبان سنه انسی عشر
 و تسعتمه بود بعد از طلوع آفتاب و بعضی از اکابر زمان در تاریخ و فاقات ایشان این قطع نظم
 کردند قطع چه شد عبدالغفور آن کامل محضر + یقیناً غرقه در بای غفران بدست آمد روزگار دین
 و دانش به فرورفت آفتاب علم و عرفان به چو نوا سپه روز ماه و سال و تیش به کج گیش شبیه

پنجم ز شعبان ۱۱۳۰ هـ

مولانا شهاب الدین بر چندی رحمه الله

از کبار اصحاب حضرت مولانا سعد الدین قدس سره بوده اند و عالم علوم ظاهری و باطنی و از دانشمندان
 مقرر هرات مولد ایشان بر چند است که قصبه ایست از ولایت قاین و نام ایشان احمد بن محمد است
 و ولد ایشان حکایت کرده که شبی در واقعه دیدم که بر کوه طور سینا ایستاده ام ناگاه شیخ الاسلام احمد بن محمد
 قدس سره پیدا شد مد پیش ایشان رفتم و سلام کردم بواب دادند فرمودند که حق سبحانه ترا فرزند صالح
 خواهد داد و باید که او را بنام ما کنی که او از ماست بعد ازین واقعه بانامک فرستند شهاب الدین متولد شد و
 او را احمد نام نهادم و بوی امیدوار شدم گویند از صغیر سن آثار زهد و صلح و تقوی از ایشان ظاهر بود و

چنانچه در آن زمان نماز تجمید و نوافل عبادات از ایشان فوت نمی شده و چون بسن شباب رسیده اند
 رخصت اقامت بمدرسه کشیده اند و به تحصیل علم اشتغال نموده و باندک زمانی گوی مسابقت از
 قرآن رپوده و چند گاه بدرس مولانا نورالله خوارزمی و مولانا شمس الدین محمد جاجرمی و مولانا فواجر
 علی سمرقندی و غیر ایشان از علمای عقیقین و عظام و رفیقین آمدند میکرده اند و در مجموع آن درسه را که
 مستفیدین فائق میبوده اند و در مجلس حضرت فواجر برهان الدین ابوالنصر یار ساقدس سره حاضر
 می شده اند و استماع کتب احادیث مثل مصابیح و مشارق و صحیح بخاری و مسلم می نموده و حضرت فواجر
 بجهت ایشان اجازت روایت حدیث نوشته اند و بعد از تحصیل علوم عقلی و نقلی روی ارادت
 بصحبت مشایخ طریقت آورده اند و ملازمت و خدمت صوفیه اختیار کرده و بخدمت شیخ زین الدین
 خوانی و شیخ بهاء الدین عمر و فواجر شمس الدین محمد کوسوی و غیر ایشان قدس الله ارواحهم میرسیده اند
 و آخر الامر بصحبت حضرت مولانا سعد الدین قدس سره پیوسته اند و از ملازمت این و آن باز رسته
 میفرموده اند که در مبادی حال پیرامن حضرت مولانا بسیار میکشتم و هیچ اثری از نسبت این عزیزان
 در باطن نمودنی یافتم و ازین جهت بغایت طول و محزون بودم تا روزی بعد از نماز جمعه در پیش مقصود
 هرات میان کثرت مردم و ازدحام عوام سیری میکردم ناگاه ایشان را در میان آن کثرت
 دیدم سر راه بر ایشان گرفتم و نیاز مندی تمام کردم فرمودند که وادرتا این علوم رسمی که در سینه
 داری قی نگنی فائده نیست و درین گفتن باطن مرا بخود منجذب گردانیدند و متوجه بیرون مسجد شدند
 و من بی اختیار در عقب ایشان روان شدم و از دور ایشان را نگاه میداشتم تا از مسجد جامع
 بیرون آمدند و روی نیاز از نوبت نهادند و از دروازه فیروز آباد بیرون رفتند و من هم در
 عقب ایشان بیرون رفتم دیدم که پیر دکان پوپ فروشی رفتند و دوپل بیج گزی سطر بصفت عمار
 بخردند و خومی خود را تار کرده بردوش مبارک نهادند و خواستند که پله بروازند من روانی پیش رفتم و
 گفتم اگر رخصت فرمایند من این خدمت بجای آورم فرمودند اگر ناموس نشندی مانع توئی شود پل بگیر
 برواز و ایشان یک پل را برداشتند و من نیز پل دیگر را بضرورت بردوش گرفتم و بانفعال هر چه تا
 از عقب ایشان میرفتم و عرق نشوید میرفتم و گاه بهم خود می پوشیدم و گاه می کشادم و
 ایشان فارغ البال پیش پیش میرفتند و بی تماشای پشت پشت می گفتند تا از دروازه در آمدند

با خود گفتم چه باشد که مجله پای پاره فرور و نند که به نسبت با زار خلوت است ایشان خود بر
 بازار در آمدند و چون نزدیک سر چهار سوق رسیدم بان خود گفتم چه باشد که بیازار خوش در آمدند که
 در بازار ملک از کثرت خلق راه نمی توان رفت خصوصاً که پله دراز بردوش باشد ایشان
 خود روی بیازار ملک نهادند و من از پی ایشان میرفتم بجای غریب و نجالتی عجیب که از پیدار
 و آشنایی بر بودم تا از بازار ملک بگوچرا نند که پهای مسجد میرفت چون پل را بدر خانه ایشان
 رسانیدم و از دوش بر زمین نهادم درین محل همین عنایت و حسن تربیت ایشان مرا کیفیت عظیم
 دست داد و نسبت این عزیزان در افتاد و بعد از آن دامن متابعت و طاعت ایشان
 محکم گفتم هم ایشان فرموده اند که باعث افسردگی من از درس و افتاده آن بود که در آن ایام
 که در مدرسه خواجہ علی خردین بیرون دروازه خوش مدرس بودم روزی بلا زست ایشان رفتم
 و بر در سر ایستادم ناگاه بیرون آمدند با کیفیت عظیم که هرگز ایشان را بان کیفیت ندیده بودم بجا
 و باطن فصح تمام نمودم و بدل التماس گفتاتے کردم فرمودند که از مباهت و مجادله علوم و رسوم
 آدمی سیاه می شود و ازین جهت است که حضرت خواجہ علاء الدین عطار قدس سره فرموده اند طاعت
 را باید که بعد از مباهت علم بیست بار استغفار کند و مقارن این سخن گفتاتے کردند که در دل من چراغ
 روشن شد و باطن مرا منور گردانید بمانند که بر تو آن بر جمیع قوی و بواج من تافت و در مجموع افعال
 و اعضای من سرایت کرد و علاوتی عظیم از آن روی نمود و ایشان درین محل فرمودند که چراغ
 روشن شده از باد های مخالف نگاه می باید داشت تا کشته نشود این گفتند و مرا اجازت داده بکنانه
 در آمدند و من پیاس الفاس مراقبت و محافظت آن چراغ روشن میکردم و در مطالعه و مذاکره علمی
 نیک حاضر وقت می بودم تا روزی مراد روزه درس با یکی از طلبه علم که در مسئله سخنان نامور به کیفیت
 بحثی افتاد و سخن دراز کشید و با عرض اینچامید بعد از فراغ و الزام خصم دیدم که آن نور بظلمت
 مبدل شده است و آن چراغ فرود مرده بنهایت طول و محزون شدم و درس را به نیمه گذاشتم و بدر خانه
 ایشان آمدم در نهایت ملالت و نجالت بعد از غلظت بیرون آمدند و چون نظر مبارک ایشان
 بر من افتاد فرمودند که داور سر این نسبت با غضب را من جمع می شود مگر ندر است که رانند
 غضب طرف باطن را از نور معنی تھی سے سازد من سر در پیش انداختم و بیاطن از ادرسه

و نیاز مندی تمام نمود و آب در چشمم کردم ایشان زخم کرده باز التفات نمودند که همان پیران افرودته شدند
 بعد از آن سر و کار درس و افاده را بر هم زدم و بگلجهت نمودن در ابر حفظ آن نسبت گشتم و هر چه
 مانع ظهور آن بود تمام باز گذاشتم بن شریف ایشان سچاه و پنجبال بوده و در شهر سنه ست و مسجدی است
 و خمین و ثمانه از دینار رفته اند و قبر مبارک ایشان بر تخت مر از حضرت مولانا سعد الدین است قدس سره

مولانا علاء الدین آپر می رحمه الله تعالی

نام ایشان محمد بن المومن است و مولود ایشان آپر است که دهی است از ولایت قزوستان
 از کبار اصحاب حضرت مولانا سعد الدین قدس سره بود و بعد از نقل حضرت مولانا بخد مت
 مولانا نور الدین عبدالرحمن قدس سره باز گشت تمام داشتند و ایشان را مولانا علاء الدین التفات
 بسیار بود روزی تقریب میفرمودند که طینت مولانا الدین و فرزند وی مولانا عیاض الدین از
 خاک پاک سرشته شده است و شیشه خدمت مولوی مکتب داری می بوده و این شعل را پرده کلا
 و قیاب روزگار خود ساخته بودند میفرمودند که در زمان سلطان ابوسعید میرزا حضرت خواججه
 عبید الله قدس سره بهری تشریف آورده بودند اول بار که بلازمت حضرت ایشان رفتن پرسیدند
 که چه کسی و چه کار میکنی گفتیم فقیه ام از خادمان مولانا سعد الدین کاشغری و مکتب داری میکنم فرمودند
 که مکتب داری کی مگویی و تبصیر نام آن مبر که مکتب داری کار بزرگ است و بسی فو العمد و
 محو اند بر آن مترتب است بعد از آن حضرت مولانا ی ماحکایات گفتند و از خصوصیات که میان
 ایشان واقع بوده است چیزی نقل کردند و التفات بسیار نمودند خدمت مولوی می گفتند که در مبادی
 حال در هرات تحصیل علوم انتحال و ششم چون ملازمت حضرت مولانا سعد الدین قدس سره اختیار
 کردم فتوری در مطالعه پیدا شد مترد بودم که آیا تمام ترک تحصیل نمایم یا گاهی مشغولی کنم درین
 اندیشه روزی از شهر بیرون آمدم چون بدر رسیده امیغیر و شاه رسیدیم بمجامعت خانه و
 در آمدم و در اندرون بستم و پشت محراب نشستم و در اندیشه تحصیل و ترک آن اندامم
 ناگاه از گوشه محراب آوازی شنیدم که گوینده گفت ترک خای و بیاسای حال بر من بگفتست
 از آنجا بیرون آمدم و در وی نیایان نهادم تا قبل قطبان رسیدیم در آن گورستان بود
 خم الدین عمر نام ناگاه از دور پیدا شد و با خود میبرد گفتیم پیش وی روم بزمیم که درین باب چه میگوید چون

نزد یک اورسیدم گفت حالی که در مسجد فیروز شاه بودی در نماز گفتی که ترک نمائی و بیاسائی میخیزم و از پیشانی
 بر گشتم و داعیه ترک و تجرید غالب نمید بر همان قدم بلا زست حضرت مولانا سعد الدین قدس سره
 آدم و در آن محل ایشان تنها در مسجد جامع بجائی مراقب نشسته بودند چون پیش ایشان نشستیم
 سر بر آوردند و فرمودند که اطح و افرح مثل مشهورست حال آنکه ترک تحصیل بجای نی باید کرد و بتما
 روی درین نسبت می باید آورد ازین که ایشان فرمودند خاطریم تمام از تردد خلاص یافت و
 یکی همت بر طریق نوجوانان قدس الله و احم اقبال نمودم میگفتند که روزی همراه حضرت مولانا
 سعد الدین قدس سره مجلس و عطا خواهر شمس الدین محمد کوسوی قدس سره رفتیم ایشان فرمودند که در عقب
 من نشین و من گاه گاه در مجلس و عطا و صحبت صانع نعره با میزدیم چون خواججه بنبر بر آمدند و آغاز معارف
 خالق کردند در آن اشخاص را بجای رسید و حالی پدید آمد که وقت نعره زدن بود و خواستم که نعره زدم
 آواز من بر نیامد بار دیگر حالتی شد که نعره می بایست زدن هم آواز بر نیامد همچنین سه بار خواستم که
 ایشان مراقبند که در نزد نگذاشتند که فریاد کنم درین اثنا دیدم که ایشان را غیبتی و فو بولی دست داد
 و استغراق و استهلاکی روی نمود ناگاه مرا حالتی شد که سه نعره پیاسی زدم بعد از آنکه مجلس
 آخر شد و در خاتمه ایشان فرمودند که زود باشند که نعره با تر اور گوشه کند یعنی واردات و احوال
 پیدا شود که در وقت استیلا آن ب اختیار نعره و فریاد بسیار کنی و من در آن ایام بیمار شدم و
 ضعف بر تنه رسید که قوت حرکت نماند یاران من جازم شدند که امشب می میرم و من درین خیال فداوم
 که حضرت مولانا آقا روز فرمودند که زود باشند که نعره با تر اور گوشه کند سخن ایشان حق و صدق است
 و هنوز آن معنی بطور نیامده و حال آن می میرم این چگونه است ناگاه در خواب شدم دیدم که ایشان آمدند
 و فرمودند که بسم الله ربی الله حبیبی الله تو کلمت علی الله اعطت بالله فو حنت امری الی الله ماشاء الله
 لا حول و لا قوة الا بالله چون بیدار شدم این کلمات بر زبان من جاری بود و صباح آن مقدار
 قوت شد که در حضور سائتم و نماز نشسته گزاردم و هم خدمت مولوی گفتند که در آن روز که حضرت
 مولانا سعد الدین قدس سره را بطریق نفی و اثبات فرمودند در آن اثنا گفتند که حضرت حق سبحانه
 را بالذات محیط همه اشیا اعتقاد می باید کرد آیه کریمه و الله کل نفس حیط شاهده این معنی است که علماء
 ظاهر تاویل نکنند ازین سخن که حضرت مولانا فرمودند بسیار ترسیدم بفر است در یافتند فرمودند

در این
 ایام
 بیمار
 شدم

که اهل ظاهر گفته اند که علم حق سبحانه و تعالی باطل است و قد اعطاه کل شیء علی ما ینشئ خود اعتقاد بسیار
ازین چاره نیست باین سخن نوشته وقت شد روز دیگر که بلازمت ایشان رسیدم فرمودند مولانا
علی الدین فائز نیست همچنین اعتقاد می باید کرد که احاطه و محبت ذاتی است متقدّم اهل تحقیق است
انتی کلامه قدس سره پوشیده نماند که احاطه و محبت حق سبحانه با شیء چنانچه بعضی از کبریا و محققین تحقیق
کرده اند برده و جداست ذاتی و صفاتی اما محبت ذاتی بر دو قسم است قسم اول محبت ذاتی است
بمجموع ذرات موجودات که کم و کبوت کرده اند بر پیش عموم کما قال تعالی و الله بكل شیء محیط و هم محبت
ذاتی اختصاصی که آن خاصه خواص مقرران است کما قال الله تعالی لا تحزن ان الله معنا و قال
تعالی ان الله مع الصالحین اما محبت صفاتی معینی است بحسب علم و قدرت و سایر صفات حضرت
الوہیت کما قال الله تعالی و قد اعطاه کل شیء علما و قال الله تعالی ان الله علی کل شیء قدیر و مقصود حضرت
مولانا سعد الدین قدس سره قسم اول است از دو قسم محبت ذاتی و الله اعلم
ذکر ملاقات و مقالات مولوی شیخ عبد الکریم بنی قدس سره پوشیده نماند که مولانا حضرت
شیخ محض موت است که یکی از شهرهای یمن است و ایشان در مهدی حال دادان طلب اکثر
دیار عم و بلاد عرب را سیاحت کرده بوده و بعد از بیست سال در حرم مجاهدت نموده و در
وقت خود شیخ حرم و مرجع طالبان بودند خدمت مولانا علی الدین علیه الرحمه در آن اوقات که مجاور
حرم محترم زاده الله تعالی شرفاً و کرامتاً بوده اند بخدمت شیخ بازگشت بسیار میکردند و منظور نظرات
عنایت ایشان می شده و معارف و لطائف می شنیده و بعضی از آن اینست که ای اودی یا بخدمت
مولوی میفرمودند که روزی شیخ از من پرسیدند که ظلم چیست گفتم وضع شیء در غیر موضع فرمودند که دل
مخالف کردن حق است هر چه غیر حق آنجا نهند ظلم است می گفتند که شیخ از من پرسیدند که ذکر کدام است
گفتم لا اله الا الله فرمودند که ما هذا الذکر هذا عبادة گفتم پس شمار ما یید فرمودند که ذکر آنست که پرانی که
نیتوان دانست و هم شیخ فرمودند که روسی در جهلی باید آورد و نیت نماز چنینی باید کرد که
خدا یاری پرستم که نیدانم الله اکبر خدمت مولوی میگفتند مراد روزی عاتق شد و نشود امری بی کم و
کیت دست داد که از آن هیچ عبارتی تعبیر نیست تو ان کرد تا گاه درین حالت حضرت مولانا س
مولانا سعد الدین قدس سره ظاهر شد و فرمودند که ای داد درین حالت را حکم کرد که منی سخن

شیخ عبدالبکیر که روسته در جبل می باید آورد همین است میگفتند که مراد همین مجاورت حرم بخانه کعبه
 علاقه محبتی محکم شده بود که هیچ جای دیگر قرار و آرام نداشتیم چنانچه روزی در طواف بودم باد لے
 بوزید و استارخانه را حرکت داد و بعضی از دیوار خانه کثوف شد مرا کیفیه روی نمود که نفره زدم
 و سهوش افتادم بعد از افاقت منقل بر خاتم و متوجه حضرت شیخ شدم چون نزدیک ایشان شستم
 و آستم که از گرفتاری خود شکایت کنم پیش از آنکه من آغاز سخن کنم فرمودند یا علم البش لک فی البیت
 من گریان شدم و بحسب باطن بایشان توسل حتم فرمودند یا علم ما ترے فی البیت فهو غیر
 محدود بل فی الجبال و فی الجدار و فی السماء و فی الارض و فی الطیر و فی المبرر موجود و
 مشهود بل کل ذلک هو و هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو اللہ الذی لا اله الا هو و درین
 محل بهر چیزی ازین اشیا که آستین اشارت میکردند نظری کردم آنچه موجب علاقه بخانه شده بود
 از آن شی لایع می شد و در همه اشیا آن معنی مشا هر میکشست و بواسطه تصرف و التفات حضرت شیخ
 نسبت صحیحی بخانه و غیر خانه بر ابر شد و بحسب باطن از قید حجت تلاص یافتم میگفتند که روز سه
 بر شیخ عبد الکویم در آدم جمعی کثیر از سادات و مشایخ حرم علما و فقرا در مجلس ایشان حاضر بودند
 و ایشان در معارف الهی سخن میگفتند ناگاه از میان علما فقیه غلیظا الطبع که منکر اهل اللہ و کلام
 ایشان بود بر سبیل اعتراض در سخنان شیخ دخل کرد و یکی از اعیان مجلس بانگ برود که زد که
 خاموش باش وی گفت اگر نامشروعی یا نامعقولی میگوید مرا منع کنیدی و اگر مشروع و معقول است
 چرا مانع می شوی چون وی این سخن گفت حضرت شیخ روی بفقیر کردند که یا علم فقیه منہ فقیه گفت
 آیاسته و ظلمی میکنم که خلاصی منو اهدی شما سخن میگوئید و من شبه میکنم جواب بے باید گفت اینهمه
 میالنه چیست دیدم که حضرت شیخ در غضب شدند و متوجه گشته فرمودند که بگو بپوشه داری
 وے نواست که سخن گوید ناگاه در روسته افتاد و بهوش گشت شیخ برخاستند و بجلوت
 خود در آمدند و آن مجلس بر شکست و پیمان فقیه در روی افتاد و بود آنروز بزی آوردند
 و ویرا بر آن نهاد و بیرون بردند هنوز از دلایه منزل شیخ قدم بیرون ننهاد و بودند که جان بدار و زد
 دیگر که بلازمست شیخ آدم در خاطر گشت که اولیا اهل کرم اند و این فقیه روی بود باطل و غافل
 از احوال باطنی ایشان چه بودی اگر از وی عفو می کردند بے شیخ فرمودند ای علم شمشیر چیست

میرود

که دور دمی دارد بنامت میروسته آنرا در زمین حکم کرده اند و سرخ را بالا گذاشته تا گاه جاهلی عریان می آید
 و سینه بر نه خود را بر سر آن شمشیری نهد و هر وقت که دارد زور بکند و خود را بهلاک میسازد گناه شمشیر
 چه باشد میگفتند که روزی حضرت شیخ از من پرسیدند که چون پیر از شما در قمری شد چه میگفت گفت میفرمودند
 که من مرد فقیرم و قتی که پیش من می آید خود را در اجست میگیرد و بخدا آگاه می باشد و چون
 بیرون میرود بخدا را فراموش میکنید و دیگر نمی شناسید حضرت شیخ فرمودند که شما در
 تقابل شیخ خود چه میگفتید گفتیم سکوت میکردیم فرمودند که عجب سستی چند بوده آید باستی که در مقابل
 سلفید ما خدا را نمی شناسیم ما ترا نمی شناسیم انتی کلامه قدس سره را تم این حرفت گوید که
 بعضی اکابر گفته اند که پیر در آئینه مرید خود را می بیند آیا مرید در آئینه پیر خدا را می بیند
 از حضرت ایشان در سمرقند استماع افتاده که میفرمودند اکنون که من در حال حیاتم شما خدا این نمی شنوید
 که خواهید شد

من حمایه انفاسه النفسیه الشریفه و آن دو قسم است اول آنچه از حضرت مولانا سعد الدین قدس
 سره نقل میکردیم دوم آنچه خودی گفتند اما قسم اول و از آنچه است این هفت رشمه است
 رشمه میگفتند که حضرت مولانا ما میفرمودند ما نبودیم و خدا بود و ما بناسیم و خدا باشد و اکنون نیز
 ما نیستیم و خداست بگریه که بعد از چهل سال از که خواهید جدا بود و با که مصاحبت اکنون نیز با او
 مصاحب باشید و از هر چه بر سر گویند بپایان خواهد ماند و قطع کنید

میرود

رشمه میگفتند که هم ایشان میفرمودند آنکه پیروی قدس سره فرموده است که در ویشی خاکی است
 بیخته و آسکه بر آن ریخته نه کف پار از آن دردی و نه پشت پار اگر دی نه حقیقت در ویشی است
 بلکه صفت و رسم در ویشی است حقیقت در ویشی با خدای بودن است

رشمه میگفتند که روزی بر در سرای حضرت مولانا ما جمعی از اصحاب بنشینست بودند و تن از ایشان
 بسته کردند یکی گفت ذکر گفتن فضل است و دیگری گفت تلاوت کردن فضل است دین اشنا ایشان
 بیرون آمدند پرسیدند که چه سخن در میان داشتند مباحثه را عرض کردند ایشان فرمودند که با خدا بودن فضل است
 رشمه میگفتند که هم ایشان فرمودند که هر که بخدا حاضر است در بهشت نهد است و هر که از خدا غافل است

در ویشی نقد است

رشته میگویند که روزی یکی از گرانجامان زاهد مجلس حضرت مولانا مادامد عصبای بدست و روانه
 بردوش انگنده نشاندانی و مسواکی و تسبیح از آن در آویخته مرا از دین او منفر عظیم شد هر چند تو در
 علامت کردم سود نداشت چنانی برت فرمود برای فلان سببی نکل از آن منفر از این با این شد منفر از آن است
 رشته میگویند که روزی حضرت مولانا ماسکوت بسیار کرد در بعد از آن سر بر آورد و فرمودند که یاران

حاضر باشید که یار عین بعین است

رشته میگویند که هم ایشان فرمودند که والله که دوست دست شما گرفته و در طلب خود کرد و در پایگاه
 پس این دو بیت خوانند بیت آنکه نه نام بدست است مرا زونه نشان دوست بگیرفته مراد
 عقب نویشت نشان را دست دست من و پانزیر هر جا که رود و پای کوبان ز پیش میروم و دست
 نشان با آقام دوم و از آن جمله است این رشحات میست چهار گانه

رشته میفرمودند که طالب را سه چیز لازم است که از آن گزین نیست اول و ام و نمودم و دوم حقا نسبت سوم
 احتیاط در تقوی

رشته میفرمودند که اگر بر دهنی لا اله الا الله گفته اند که ذکر در مراتب سلوک خود گاهی لامعبود الا الله گوید
 و گاهی لا مقصود الا الله گاهی لا موجد الا الله پیش از شروع در سیرانی الله چون لا اله الا الله گوید باید
 لا معبود الا الله اندیشید و در سیرانی الله لا مقصود الا الله و تا سیرانی الله منتهی نشود و قدم در
 سیرانی الله نهند لا موجد الا الله اندیشیدن کفر است

رشته میفرمودند که هر طالبی که سنت را بر خود فرض نکرده آن نقصان دین اوست بعضی سنتها بر حضرت
 رسول صلی الله علیه و سلم فرض بود و تجدیه نافیه لک اشارت باین سنت از التزام سنن و آداب
 شرعی کما یبغی ناگزیر است و همه سعادت های ظاهری و باطنی بران موقوف

رشته میفرمودند که این فهم یعنی حصول نسبت نه بکاری شود نه بی کار بکاری شود اگر ناقابل است و
 بیکار نمی شود اگر قابل است

رشته میفرمودند که هر طالب بندگی که کاری کند و کسی او را استحسان نماید و آن استحسان نفس او را
 خوش آید ظلمت این خوش آمدن نفس هر طالب را کم از آن نیست که با دوی رقم محرم زمان کند
 رشته میفرمودند که این کار که آدمی را افتاده است هیچ موجودی را نیفتاده از ظاهر و باطنی عبادت

بعضی سنتها بر حضرت رسول صلی الله علیه و سلم فرض بود

عادتی بیچ کار نکشاید میان را در بندگی چیست می باید بستن و در کشتن و در گیسین و نوردن احتیاط طبع
باید کردن

رشته میفرمودند که درین طریق باید که هیچ چیز مخلوط طالب نبودند دنیا نه آخرت نه نفس خودش اگر چنین باشد
علامت آنست که او را برای شناختن خود آفریده اند و اگر نه برای بهشت آفریده اند باید ای دو فرخ
رشته میفرمودند که هر که درین عالم از خود خلاص نشد بعد از خرابی بدن روح او در تحت فلک قمری مامور
هرگز او را خاک غربت پای در گل ماند و این سخن حضرت شیخ محی الدین بن العربی است که فرموده اند هر که
در تحت فلک قمر ماند پس این سخن را بحضرت مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی گفتیم و اظهار طلال
گفتم که این قضیه پیش من بغایت مشکل است که شیخ فرموده اند و حال آنکه اکثر مومنان از خود خلاص
ناشده می گردند حضرت مولانا قدس سره فرمودند هر که نیکه ایمان آورده او رخنه در فلک انداخته

که عاقبت ازان رخنه بیرون خواهد چیست

رشته میفرمودند که مال مسلمان در تسلیم و تقویض است اگر صاحب تسلیم را مثل لمبیس طوق در گردن
نگندند باید که چنان از فعل بی سببانه راضی باشد که مومن از ایمان خود بنبده صادق از قضا س حق
راضی است نه از فعل خود

رشته میفرمودند که چون نکر وی ببرد رسد اگر نبده خود دست او را تفاوت کند و اگر نبده خداست تفاوت
نکند بیست نفع و مزیت که تفاوت میکند بیست گری باشی که او بیست میکند

رشته میفرمودند که اصل مسئله نیست که هر که عاشق شود انگیز نیست این کاربرد حسرام است +
رشته میفرمودند که در طریق تو اچکان قدس سره اندارد و احمد هوش در دم اصل علم است اگر دی
بغفلت گذرد آنرا گناه بزرگ دانند ماعدی که بعضی گفته اند و شعر شیخ عطار قدس سره تا بید این
قول میکند آنجا که میفرماید بیست هر آنکو غافل از حق یک زمانست در اندام کافر است اما نهانست
اگر آن غافل پیوسته بودی بود در سلام بروی بسته بودی

رشته میفرمودند که مولانا ابو یزید پورانی علیه الرحمه میگفتند همچنان که عوام را از مصیبت اجتناب واجب
است خواص را از غفلت احتراز لازم است همچنانکه عوام بخصیص مواظبی شودند خواص بغفلت
معاذب میگرددند بیست یا مکن با بیل بانان دوستی بیایان کن خانه در نور و پیل به کم نشینن با یار

انوار تفاوت نکند

۱۸۲

از روق پیرین میا بکش بر خان مان انگشت نیل د

رشته میفرمودند می که بهم می نشیند هر کدام در طور خود را سخ تر اند دیگر آن را بخود میکشند چه حکم غالب
 راست میگوید تر از او که هر کدام که آن ترست آن دیگر بر او جابر میدارد و بخود میکشند پس هست
 چنان باید که اگر همه اهل عالم باین کس اقتدا کنند همه را بطور خود کشند و رنگ خود در انتهی کلامه
 را تم این حرف مؤید این سخن بخل مبارک حضرت ایشان بر نظر کتابی نوشته دیده بود این کلمات
 قدسیه را که کمال سلطنت و سلطانی آنکه بتصرف خود تمام رعایا و خواص خود را کسوت خود پوشانند
 چنانکه نظر او هر که افتد جز را بر بیند کمال بندگان او در آنکه از خود تنهایی نمی شود و در خود غیر آنچه از
 پادشاه و رایشانست نه ببندد و مانند از نادیدن و دستن نیز نمی شوند از تم فقر هم غلام الا انا
 رشته میفرمودند که نعره زدن علامت غفلت است زیرا که نعره وقتی زود که یعنی حاضر شود و اگر پیش
 حاضر باشد بیج نعره زدن بلکه حضور و آگاهی بوجود فنا و بی شعوری است در آن مقام نعره
 زدن نمی باشد کسی که نعره میزند حکم چوب تر وارد که در میان آتش افتاده تاملی باقی است
 آواز میزند بیست کفن کن و بسوز و بسوز کشتی دیگر را این بیک پوشش و میرکن ز آنکه سبی برافت
 رباعی ز اول که مرا عشق نگارم نو بودی همسایه شب ز ناله من نفنود + گم گشت مرا ناله چو غشقم
 بفرود + چون همه هم بسوخت کم کرد و دود

دوازده

دوازده

دوازده

رشته میفرمودند که خواجبر بزرگ قدس سره در معنی ابکاسیب حبیب الله گفته اند که مراد کسب رضا است
 معنی این سخن آنست بنده باید که کسب کند این معنی را که راضی باشد به هر حق سبحانه کند و حصول این
 معنی بقیقت وقتی میسر شود که بنده متحقق گردد به فنا حقیقه

رشته میفرمودند که عوام خدا را بخلن شناسند و خواص خلق را بخدا چون ازان طرف در سه برود
 و اص کشاده شود ایشان را چیزی معلوم گردد که دانند که همه خلق رو در ان درد دارند
 رشته روزی این حدیث خواندند که افضل ایمان المرء ان یعلم ان الله مع حیث کان و گفتند همین
 علیم کافی است اگر کسی ادراک دارد بیست یار باست هر کجا هستی بنه جای دیگر چه چونی است
 او باش + با تو در زیر یک کلیم است با تو پس برده ای حریت و خود را باش

رشته میفرمودند که روزی درین فکر افتادم که ایمان شهودی یا از احوال ظاهر است یا از احوال باطن

شنیدم از آئینه که گفت نسبت به بنده از احوال باطن است و نسبت بطن از امور ظاهر زیرا که
 بنده درین حال تحقیقت باطن خود میرسد و حق سبحانه با سم و صفت بظاہر بر و تجلی می کند
 رشمه نظره روزی این رباعی خواجہ ابوالوفاء خوارزمی علیه الرحمہ خوانند که رباعی چون بعضی ظهور است
 حق آمد باطل پس منکر باطل نشود جز باطل : در کل وجود هر که جز حق بنده باشد از حقیقت انقراض
 غافل : فرمودند که چهل سال است که بمضمون این رباعی ایمان آورده ایم شبی در آوان
 جوانی بر اعیہ فسادی از خانه بیرون آمدم و در ده ماعیسه بود نهایت شرم و بد نفس که بشارت
 نفس او کس نمیدانم و همه اهل ده از او میترسیدند در آن دل شب دیدم که جانی در کین ایستاده
 چون او را دیدم از فرسیدم و نزدیک آن فساد کردم و در آن محل دانستم که بد نیز درین کارخانه آنچه
 نیک در کار بوده است آن بزرگ از روی تحقیق فرموده است که سبب لاتسکر الباطل فی طورہ
 فانه بعضی ظهور است سستی کلامه + این شعر شیخ ابودین مغربی است قدس سره و بعضی این طرز نیست
 بیت و اعظم منک بمقداره حتی توفی حق اثباته + فالحق قد نظیر فی صورۃ + نیکر با الجاہل فی ذاته +
 رشمه تلخیص فرمودند که اگر میان آن کس که تمیز حلوا در روان تومی نهد و میان آن کس که بیلی بر قفا
 تو میز نذوق کنی علامت نقصان است و توحید +

رشمه تلخیص فرمودند که روزی از حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی قدس سره پرسیدم که در دعوات
 مانورہ آمده که اللهم اشغلنا بک عن سواک چون غیر و سوی نیست پس این دعا چه معنی دارد فرمودند
 که کاف خطاب بشارت نفس ذات است یعنی ما را مشغول ساز بذات از غیر ذات که صفات افعال
 است یعنی ما را بشود ذاتی از تجلیات اسمانی و صفاتی و افعالی خلاص گردان +
 رشمه تلخیص فرمودند که حسین بن منصور که انا الحق گفت تحقیقت تو در میگفت و فرعون که انا ربکم گفت
 صورت تو در میگفت که اگر او نیز تحقیقت تو در ابشاشی آن انا گفتن از روی الهی

رشمه تلخیص فرمودند که شبی امری غلبه کرده بود که روی خود را در رود دیوار و سنگ کلوخ می مالیدم و فریاد
 و بی طاقتی میکردم پس گفتند هر ذره از ذرات وجود خالی است بر رخسار محبوب که حسن او را می فریاد
 بیت هر که اذره بودانش + پیش هر ذره در سجود بود +

من خوارق عاداته خدمت مولانا علامه الدین را الطاف و اشرف تصرف تمام بود در آن نزدیکی

که را تم این حروف از ما و راه الهی آمده بود بخندست ایشان رفته بود دید که دو طالب علم پیش ایشان
نشسته آمد و سبقی از مصابیح میخوانند و ایشان کتاب مصابیح را در دست دارند و در آن می نگرند
غیر از اینان معلوم شد که چشم ایشان بر صورتی کتاب است و دل ایشان مشغول آن مرد دیگر بخاطر رسیدن
چون نوع درس گفتن است که جمعی قرأت کنند و ایشان بآن حاضر نباشند ایشان را بر آن خاطر اشتراکی
شده و متوجه غیر شده تبسم کنان فرمودند هر چند یاران را میگویم که مرا الهیه درس گفتن نیست از من باور
نمیدارند شما بگویند شاید قبول کنند خدمت مولانا بغیاث الدین احمد ولد عزیز ایشان علیه الرحمه که از
علماء متقی بود و شرف ملازمت و قبول حضرت مولانا سعد الدین قدس سره دریافت بود میگفت که
شب تابستانی در محله شمع ریزان بعد از نماز نختن بیام بر آدم که خواب کنم اتفاقاً او اکل ماه بود و کتاب
ماهیابی می یافت و متصل منزل فقیر سمرائی بود که تعلق بخدمت او میداشت و اکثر اوقات خالی می بود
خاصه صباستان ناگاه آواز کسی از آن سر بگوش من آمد چون بجنب نمود و بکتاب آن بام رفتم و فرو
نگریستم مردی وزنی دیدم که رو برو نشسته بودند و باهم سخن میگفتند فی الحال بر شستم و بجامه خواب
خود رفتم چون شب گذشت و نماز باد گذاروم و بلازمت والد خود بمجاه استر بانان رفتم چون پیش ایشان
نشستم فرمودند که بر بام همسایه رفتن و بسرای او نگرستن جائز نیست کس چه کار دارد که آن چه
آواز است که از خانه همسایه می آید بحال خود می باید بود و فضول نمی باید کرد مولانا بغیاث الدین احمد
میگفت که از آن روز باز مرا چنین تمام حاصل شد که این طائفه را درای قوت با صره نظر دیگری میباشد
که در شب تاریک از مواضع بعیده چیزها مشاهده میکنند و بعد مکانی مانع آن نظر نیست و هم دس
میفرمود که روزی در آوان جوانی بلجعه شناگردان بسیر گازر گاه رفته بودیم در میان ایشان بسپری
صاحب جمال بود وقت خواب در پایان پای من تکیه کرد چون چراغ نشانده شد بخاطر من افتاد
که پای بجانب وی دراز کنم و دو سه بار این خاطر مزاحم شد آخر بانود گفتم که پیر از حال تو وقت
است و اکثر اوقات تبو حاضر فردا که مشه خوابی رفت این صورت را بر پیشانی تو خواهد نهاد
پای خود نگاه داشتیم و خواب رفتم صبح که بستر آدم و بلازمت ایشان رسیدم فرمودند که آنرا
تجویر میکنی که مخلوقی تبو حاضر است و شرم میداری و باس دراز میکنی از خالق خود که از لا و ابد
در وطن و دنیا آخرت تبو حاضر است بطریق دل و ملی که شرم واری و بی ادبی کنی سکه از یاران

ایشان نقل کرد که در مبادی احوال که بلازمت ایشان رسیدیم روزی در مکتب خانه نشسته بودیم
 پیش ایشان رفتم دیدم که کاغذکی در دست دارند گاه در جیبی بچند و گاه از جیب میکشاند چون مرادین
 گفتند فلان بیا و این کاغذ را بنشان من دیدم و دست دراز کردم که بتانم ایشان دست پس کشیدند
 من تیر ایستادم باز دست دراز کردند که بگیر چون خواستم که بگیرم باز دست کشیدند و در کت سوم
 آن کاغذ را بدست من دادند چون کاغذ بدست من رسید آتش از وی چون برق خاطفت بیرون آمد
 و بدست من فرود رفت و از ره عروق در غایت سرعت بدوی تا بدل رسید و دل من از آن آتش چنان
 بسوخت که پنداشتم خاکستر شد از ترس آنکه مبادا اهلک شوم کاغذ را از دست بر زمین نهادم ایشان
 بانگی بر من بهیبت زدند که مردار چون برداشتم کیفیتی ظاهر شد که بیوش افتادم و مدت در آن
 بیوشی بماندم و درین حالی کنی بر لبهای من پیدا شده بوده است و اطفال مکتب تا دو سه ماه هر گاه
 پیدا میشدم با هم میگفتند اینک اشتر مست آمد بعد از آن که از آن بیخودی بشوهر آدمم گریه عظیم بر من توی
 شد که موجب آن نداشتیم بیرون آدمم و زار زار میگفتمم و روز دیگر که بلازمت ایشان رسیدیم با خود
 نفتم که نزدیک ایشان نمی بایز شستم مبادا که باز ولت سوختن کم و چون از در مکتب خانه در آدمم
 ایشان مراقب نشسته بودند در صفت نعال شستم ایشان سر بر آورده و زدند گفتند ای فلان گفتیم لیک
 دو دیدم که تیز تر از من می نگرند سیکار باد همان آتش و روکم افتاد و فی الحال باز غلطیدم و مدتی بیخ و افتاده
 بودم چون بخود آدمم این کت گریه مستولی نشد خدمت مولانا در مرض موت خود قریب پنج ماه صاحب
 فرارش بودند این فقیر در اول مرض ایشان برسم عبادت بخدمت رفته چون پیش ایشان نشستم
 فرمودند که ای فلان آب ما را از سر برق باز بستند بعد و پنجاه روز پیش از فوت خود خبر رفتن
 خود دادند بعد از آن ساحتی سکوت کردند پس فرمودند خدای موجود است و مقارن این سخن نعره
 بلند زدند و در آن نعره فقط الله گفتند انگاه فرمودند که سعی در آن کنید که خدای موجود در ابرستید
 نه خدای موهوم را وفات ایشان روز شنبه بود از او اسطه ماه جادی الثانی سنه ثلثین و تسعین
 و شانزدهم و قبر ایشان بر تخت مرز حضرت مولانا سعد الدین است قدس سره در این قطعه در تاریخ وفات
 ایشان گفته شده بود قطعه پیر ایل حق علیه السلام الدین که رفت + روح پاکش بر فراز نه سر بر + خواستم
 تاریخ سال رفتنش + عقل و روانیش گفتا رفت پیر

مولانا شمس الدین محمد رومی رحمه الله

از اجله اصحاب حضرت مولانا سعد الدین قدس سره بودند و سالها طالبان را در جامع هرات
 جمع و دعوت می نمودند مولانا ایشان قریب راج بود که دهی است بر نه فرسنگی هرات از جانب قبله ولادت
 ایشان در شب برات از شعبان سنه عشرين و ثمانه بوده است و والده ایشان را پسری مقبول
 پنجساله و وفات یافته بوده است و از آن هفت یغایت متأثر و محروم خاطر شده آن شب حضرت
 رسالت را صلوات الله علیه و سلم بخواب دیده که فرموده اند غم نخور و دل نپوش دار که حضرت حق سبحانه
 ترا پسری خواهد داد که صاحب ولت و دراز عمر باشد بعد از آن چندگاه خدمت مولانا محمد متولد شده اند
 و والده ایشان و امم ایشان را میگفته که آن فرزند می که مرا بوی بشارت داده اند تو می و ایشان
 در صفحین بانزد و انقطاع مائل بوده اند و از انبای جنس مختلف و محرز و در منزل الله خود بغلوت خانه
 داشته اند که اکثر اوقات آنجا بسر می برده اند و آباد اجراء ایشان تا جرد دختر دار بوده اند و طریق تجارت
 می پیورده اند و هرگز ایشان بطور پدران رغبت نمی نموده اند میفرمودند که مراد امم آرزوی آن می بود
 که حضرت رسالت را صلوات الله علیه و سلم بخواب نیم تاروی بخانه در آمدیم که والده با جمعی ضعف از اقربا
 نشسته اند و کتابی در پیش دارند و میخوانند و من بکلمات معهود در میان ایشان رفتم شنیدم و والده آن
 کتاب دعا می خواند که هر که آنرا شب جمع چند بار بخواند الهیة حضرت پسر را صلوات الله علیه و سلم و خواب بیند
 چون آن شنیدم و غلغله آرزوی من زیاده شد و الفاقا شب جمعه بود با والده گفتم که امشب این
 دعا را بخوانم شاید مقصود حاصل شود ایشان فرمودند برده بخوان که مایه میخوانیم بعد از آنکه بخوان
 خود رفتم مشغول شدم و بان شترانکه نوشته بود قیام نمودم و نیز شنیده بودم که هر که شب جمعه هزار
 بار بران حضرت صلوات فرستد آن حضرت را در خواب بنید آنم کردم تا نیم شب نزدیک شد بعد از آن
 سر نهادم و در خواب شدم دیدم که از در سرای خود در آمدم و والده من بر کنار صفه زمستانی ایستاده
 مرا که دیدم بگوید ای پسر چرا دیر آمدی که من انتظار تومی برم اینک حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم خانه
 آمده اند میاترا پیش آنحضرت برم پس دست من گرفته بجانب صفا ما بستان روان شدند نگاه کردم دیدم
 که آن حضرت بر کنار صفه پشت بجانب قبله نشسته اند و پیرامن آنحضرت جمع کثیر نشسته و جمع دیگر
 ایستاده و حلقه بسته و آن حضرت با طران و جوانب عالم رسایل و مکاتیب میفرستند

و کسی پیش آن حضرت نشسته مکانی که آن حضرت اطمینان می نمودند و می بینید هر اچنان نمود که آن مولانا شرف الدین عثمان زیار نگاه می بود که از علماء ربانی و از اکل متقیان زمان خود بود و چون والدۀ مرا پیش آورد آن مقدار توقف نگردد که آن حضرت از مهمات باز پروراند پیش آمد و گفت یا رسول الله مرا و اعلا داده بودید بفرزند من صاحب دولت دراز نمای آن هست یانی آنحضرت بجانب من فکر می کنند و تبسم کنان فرمودند که آری این آن فرزند است پس روی بولانا شرف الدین عثمان کردند و فرمودند که برای وی مکتوبی نویسم مولانا قلم و کاغذ برداشت و من در آن نظم میکردم سه سطر نوشت و وند بر آن سطر مثل آن گواهی مردم که برتبا لها باشند نامهای بسیار حدیث است و در هم پیچید و در دست من داد و من روان شدم در آن اثنا بنویسید که مضمون این مکتوب را دوستی باز کرد و حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم نامی تا آن حضرت مضمون را تلو گویند باز ششم و پیش آن حضرت صلی الله علیه و سلم آمدم و گفتم یا رسول الله ترا شتم که درین مکتوب چه نوشته شده آن حضرت از دست من نر اگر گفتند و بخوانند و من بیک خواندم آنحضرت هر سه سطر را یاد کردم پس آن حضرت مکتوب را در هم پیچیدند و بدست من دادند و من بخوانتم سخن دیگر پرسم که ناگاه آواز در بر آمد و والدۀ من شعی بدست از در خانه درآمدن از خواب بر خیزم فرمود که ای محمد کجای خواب دیدی گفتم آری ایشان گفتند من دیدم و بیان کردند که خواب دیدم که بر کن رصفه زمستان پشت بر قبله ایستاده ام و حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم باین ملا آمده اند و رصفه تا لبستانی پشت بر قبله نشسته و من انتظار تو می بردم که ناگاه از در آمدی و من دست تو گرفته پیش آن حضرت بردم و از آن حضرت پرسیدم که یا رسول الله آن فرزند موعود هست آن حضرت فرمودند که آری اینست و پیش ایشان کس نشسته بود و کتابتهای کرد آن حضرت ویرا فرمودند تا از برای تو کاغذی نوشت و بدست تو داد و تو بدست آنحضرت دادی و آنحضرت مضمون را بر تو خواند و باز بدست تو دادند و آن واقع را که فقیر دیده بودم و والدۀ تمام باز گفتند بی تفاوتی و هر دو خواب از اول تا آخر موافق و مطابق بود میفرمودند که در ابتدا بوالی که در قریه روض بود و هر ادا عجلین طریق پیدا شد از بعض مردم متفسار کردم که در بهر آن بی بزرگی ظاهر باشند که بخدمت وی روم نام شیخ صدر الدین رواسی بردند و گفتند وی از خلفاء حضرت شیخ زین الدین خانی است

قدس سره که حالا بارشاد ساکان و تعلیم طالبان مشغول است فی الحال یکانب شهر منتهی به شدم و
 از راه بصره از حضرت شیخ رفق شیخ صدرالدین دران وقت آنجائی بود اتفاقاً دران محل باصحاب
 ذکر میگفتند برکنار حلقه ذکر ایشان زمانی ایستادم و غوغای ایشان را مشاهده کردم مراد رینیفا د
 از انجا روی بشهر نهادم در راه حافظ اسمعیل مرا پیش آمد و وی غریزی بود هم از روج که پیش از خدمت
 مولانا محمد بلازم حضرت مولانا سعدالدین قدس سره رسیده بوده اند و شرف قبول ایشان دریافت
 و بعد از نقل ایشان در ملازمت حضرت مخدومی مولانا نورالدین عبدالرحمن قدس سره حج
 گزارده بود و ازین طریق بهره تمام داشت فرمودند که حافظ مرا گفت از کجائی آئی و چه داعیه واری
 قصه باز گفتم گفت بد مسجد جامع رو آنجا عزیز نیست که با جمعی از اصحاب گاهی در دایره مسجد جامع صحبت
 میدارند ایشان نیز بین غالب آنست که صحبت ایشان تر از نوها باشد بر همان قدم روی بدر
 مسجد نهادم اتفاقاً حضرت مولانا با جمعی از عزیزان در الان مسجد نشسته بودند و سکوت
 کرده من بیرون در ایستادم و تکیه بر دیوار کرده در ایشان می نگرستم و سکوت ایشان میدیدم
 و از حلقه ذکر شیخ صدرالدین و غوغای اصحاب اومی اندیشیدم و با خود میگفتم که آن فریاد و اضطراب
 چه بود و این سکوت و آرام چهست ناگاه حضرت مولانا سر بر آوردند و مرا گفتند و او را پیش آئی
 من بچو پیش رفتم مرا بیلوی خود نشانند و فرمودند اگر بنده یا نو کری پیش شاه رخ میرزا ایستاده باش
 دوالم در پیش وی به بانگ بلند میگوید شاه رخ شاه رخ بی بی ادبی و سر و نیست ادب
 آنست که نوکر پیش بادشاه و بنده پیش خواججه ساکت و حاضر باشد و فریاد و غوغا کنند پس این بیت
 خوانند که بیت کار نادان کوه اندیش است + یاد کردن کسیکه در پیش است + بعد از آن در دست
 من نگرستند و ز سیکر در دست ه انگشت من دیدند فرمودند کسیکه دست حاجت پیش می آرد اگر
 دست وی خالی بود نه بهتر است من فی الحال ز میگر از انگشت بیرون کرده ام و ایشان برخواستند
 و مسجد درآمدند بعضی از حاضران مرا اشارت کردند که از بی ایشان در آئی من نیز از عقب ایشان
 رفتم جانی نشستند و مرا پیش خود نشانند و در طریق بیان کردند فرمودند که مسجد جامع خوش جانی
 است هم اینجا اقامت کن و کار را باش من با اشارت ایشان مشغول شدم و والدۀ من نیز
 ازین معنی آگاهی یافت از روج حاجت ایشان آمد و طریقۀ فراگرفت بعد از چندگاه در گنبد مسجد جامع

حج

که پنج وقت نماز گذار و در مسجد گزارده بودم و مراقب شسته ناگاه نوری ظاهر شد مثل چراغی که سقف
 آگنبر را از شعاع آن درست دیدم و آن نور هر زمان زیاده میشد تا برابر اناری بزرگ شد و تمام
 آگنبر از آن روشن گشت مثل روز و مدتی برداشت چون صبح شد مرا از آن صورت خورس و
 پنداری حاصل شده بود و مجلس ایشان در آدم و ششم و بیانب من از روی غضب نگریستند که ترا
 بر باد می بینم باینقدر که کسی نور خود بخود بنید اینچنین مغرور شود من در آن فرصت که ملازمت مولانا
 نظام الدین خاموش علیه الرحمه میکردم شبهای که در کوچههای گشتم ده دوازده مثل نور از زمین و بسیار
 می یافت و هر جا که می رفتم هم راه من می بود و هرگز مرا آن اتفاقی نشد و از آن حسابی نگرفتم بعد ازین
 تند شدند و گفتند بریز و دیگر برین صفت پیش من نداری مرا از مجلس اندودن از پیش ایشان شکسته
 خاطر بیرون آدم و گریبان شدم و از آن حالت استغفار کردم و بسبب کوشش نمودم تا خاطر من از آن
 مغرور پاک شد و همین اتفاقات ایشان آن پندار مرفع گشت و بر والدۀ من نیز فتنه آن نور ظاهر شده
 لیکن از آن نتوانست گذشت و ویران شده آن نور خطی و روحی تمام بود و بدین آن استی
 داشت میفرمودند که در همان ایام که این نور ظاهر شده بود و شش من تو اضع و فروتنی بسیار میکردند
 و نیاز از آن حدی برداد اگر کنم چه قصد داری و بسبب این همه نیاز مندی چیست که پیش من آری گفت
 شبی ما یک در کنج سقای مسجد جامع نشسته بودم ناگاه کسی از در ستاخر آمد در آن دل شب تاریک
 و سقای روشن شد چون نظر کردم تو بودی و با تو هیچ شمی و چراغی نبود چون بیرون رفتی باز سقای تاریک
 شد و قسم که راست میگویم میفرمودند که چون بلازمت حضرت مولانا بیستم اضطرابی قوی پیدا شد
 نسبت خوابگاهان قدس الله ارواحهم در بنی افتاد و در مسجد جامع شبها سر بر زمین میزد و زار زار
 میکردم و روزها بصره بیرون میرفتم و فریاد و زاری و نقرع میکردم و قریب هفت هشت ماه
 احوال من برین منوال گذشت روزی ایشان مرا گریان و بریان دیدند فرمودند که داو بسیار
 اگر سید و زاری کنیدی و خود را چنان سازیدی که محل رحم شوی که این گریه و زاری اثرهای عظیم دارد
 ماینزد و جانی چنین گریه با داشتهیم و در اثنای این سخن اتفاقی فرمودند که فی الجمله اثری از نسبت این
 عمریزان ظاهر شد بعد از آن شبی در مسجد جامع در پس سبیل پاریه مراقب شسته بودم نزدیک نیم شب شد و مرا
 خواب گرفت بر خاتم تا دفع خواب کنم ناگاه دیدم که ایشان در پسین شست من این شسته این من غافل بوده ام

و وقت نشده ام که کی ششربعین آورد و در آن مفضل گشتم و قصد کردم که در عقب ایشان ششربعین
ایشان سسر بر آورند و فرمودند که فلان چو ابر بختی گشتم مرا خواب گرفت و ششم که در آن گشتم و سخن گفتن کفری کرد و در کار طریقه
عزیزان بنام در افتاد خدمت مولانا شهاب الدین برنجندی رحمه الله میفرموده اند که روزی علی اصبغ
بلازم حضرت مولانا سعد الدین قدس سره رسیدم فرمودند که امشب ساریان بسری راتعی دست
داد و بستنی در افتاد که ملائکه هفت آسمان بران رشک بردند خدمت مولوی فرموده اند که چنین معلوم شد که پسر
ساریان مولانا محمد روی بود و پدر او شیخان خاوند میباشند خدمت مولانا محمد میفرمودند که حضرت مولانا
مارا قوی و قدرتی بود که هر گاه میخواستند نسبت نواجگان میپوشانیدند و بکیفیت نیلست و پیچودی میرسانیدند
روزی در ملازمت ایشان بر مسجدی رسیدیم بانگ نماز شنام دادند و در آیدیم و نماز گذاریم اتفاقاً در آن
مسجد ختی تمام می شد و حافظان و خوانندگان آمده بودند و شمعها روشن کرده بودند و مردم بسیار جمع شده ایشان
بجز نطق کردند و در گوشه ردی بقبله نشستند و من در عقب ایشان دو روز نشستم و تسبیح ایشان
بودم ناگاه سر بر آوردند و بازنگریدند مرا اشارت کردند که به ملوی من کی از جا برخیزم پس بگو ایشان آمد که نشستم
هنوز بمیان قیام نمودم که گفتی نمودند مرا اتمام از من زبانه در چنانچه ندانم که بچه کیفیت نشستم و آن نسبت سجده
متیلا یافت و قتی حال فرخندم که مودن تکبیر نماز نخستن گفت و در آن فرصت اصلا از تلاوت قرآن در
خوابیدن اشعار و مشغله مردم خبر نداشتم میفرمودند که در مبادی حال وقتی در سقایه مسجد جامع بودم
و کتاب ثنوی در دست داشتم ناگاه حضرت مولانا بقایه درآمدند و فرمودند که آن چه کتاب است
که در دست داری گفتم ثنوی است فرمودند که از خواندن ثنوی کاری میکشای پس بکنید که معانی آن از
دل شما شود میفرمودند که وقتی ایشان حجره من درآمدند و محفی بر کنار طاق دیدند فرمودند که آن چه کتاب
است گفتم که مصحف است فرمودند که اینها علامت بریکار نیست یعنی بنبیدی باید که در بدایت سلوک العزیز
معنی و انبیا مشغول تلاوت قرآن کارشوسطان است و نماز گذاردن کار عتسیان اهل بدایت است مهم مهات
نفسی و انبیا است میفرمودند که در اشعار ملازمت حضرت مولانا مشغولهای قوی میداشتم و سعی بلین خود را
بر نسبت عزیزان می گشتم شبها که تا دم صبح می شستم می آلی آن نمی بود که ازین نوبران او کردم و اگر مقدار جزو
یا دام بگنهار در زیر زانو افتاده بودی هرگز پروای آن نمی کردم و فرصت آن نمی بود که دور اندازیم
میفرمودند که در ابتدای مشغولی با روزی در سخن مسجد جامع مریخ ششربعین بودم و مرا قید داشتند

ناگاه آوازی شنیدم که قلابی گفت ای بی ادب بندگان پیش بادشاهان بخین نشینیدم بخود از بجای
 درستم و بدوزانوچنان نشستم که محکم بر پشت بخته خورد و بسیار در در کرد و از آن وقت چهل سال است که
 دیگر نشستن بطریق مربع اتفاق اینقدر آهسته است اگر چه اکنون هر نوع که نشینم تفاوت نمیکند بر آن وجه نموده
 شده است بطریق مربع نشستن خوش نمی آید میفرمودند که حضرت مولانا را ما بدیدیم شیخ بهاء الدین هم بخجارد
 میفرمودند بر درازگوشی سوار بود و در من در ملازمت ایشان پیاده میفرتم و مرکب میبراندم و بگناه طعانی
 اتفاق افتاده بود و تشنگی غالب شده و مجال آب خوردن نمی شد آخر ایشان مرا گفتند که فلان نشسته
 هستی گفتیم آری فرمودند که نازش بر آمده ایم من خود در تشنگی باری یابم که نه از من است بر و آب شور که
 تشنگی تست که در من اثر کرده است رفتم و آب خوردم بعد از آن بر در شیخ در آمدیم و من کفش و عصای
 ایشان گرفتم و از خود و نشستم و شیخ سخنان میگفتند و چون من دور تر بودم و نمی شنودم بان خود گفتیم که بیکار
 بنشینم بی تا شیخ توجهی نکند پس بحسب باطن خود را بر شیخ راست گرفتم و چون دل من در محاذی
 دل ایشان راست ایستاد معاشیخ روی من کرده فریادی زدند که بی چه کار میکنی پس نشستی نمودند
 و حضرت مولانا نیز تقسیم کردند و با وجود آنکه یک لحظه پیش آن توجه و واقع نشد اثری عظیم بر آن مترتب گشت و
 کیفیت قوی ظاهر شد و تا چهار پنج روز لظظ اثری قوی که موجب روح عظیم بود چون باران متواتر گشت
 می شد بعد از آن از حضرت مولانا پرسیدیم که فقیری از روی اخلاص توجهی میکند چه بزرگان تاب
 نمی آید فرمودند بنابر آنکه ایشان را بجانب حق سجانه اتصال تمام برسدیل دوام حاصل است
 درین توجه که طالبان میکنند حاصلی میان ایشان و حق سبحانه پیدا میشود و بقدر آن حجاب دست می آید
 فریاد ایشان از است میفرمودند که روزی هم در مبادی حال در صحن مسجد جامع نزدیک صنفه شترتے
 روی در قلمه نشسته بودم و تشنگی داشتم ناگاه دیدم که در پیش تخت مقربان شخصی ظاهر شد بغایت سیاه
 و باریک و دراز لبنا که سر او نزدیک بصفن مقصوره می رسید سری بغایت خرد داشت مثل بوزهندی
 و دانهی کشاده و پروندان سفید و گردنی دراز و تنی خرد و پاهای باریک و دراز دیدم که از انجا
 خندان خندان متوجهم شد و آهسته آهسته بجانب من آمدن گرفت و گزود راست می شد و حرکات
 میکرد و من بان خود گفتیم دیو کی است میخواند که ترا از نسبت عزیزان باز دارد و تشنگی ترا بر هم زند من خود را
 بر طریق و ختم و بجز مشغول شدم هر چند وی حرکات کرد و کارها آورد که من از وقت خود بفرتم میسر نشد

وی هر چند بیشتر آمدن پیشتر بشکل خود پیچیدم تا بغایت نزدیک برسید و دید که من از کار خود بیخبر بودم
 نیز کرد و هر که درون من سوار شد و پایهای چون دوالی بر کمر من پیچید و من همچنان بر کار خود متوکل بودم
 و هیچ اضطراب و تشنگی نمودم بعد از زمانی پایها ز کمر من جدا گردید چون دو دوسه با بالارفتن ناپدید
 گردید هرگز مثل آن صورتی مرا تشویش نداد میفرمودند که هم در مبادی حال شوی در مسجد جامع بخنثت
 مقرران تکیه داشتیم و در آسمان نظر میکردم ناگاه دیدیم که هر ستاره که بر آسمان است متوجه زمین شده و همچو
 زاله فرو آمدن گرفت و جلوه روی بمن آوردند و چنان بمن نزدیک شدند که گمان بر دادم که اگر دست
 دراز کنم ستاره رسد از مشاهد این حال کیفیتی عظیم روی نمود و پیچیدی تمام دست داد تا قریب
 صبح آن کیفیت برداشت میفرمودند که هم در مبادی حال روزی پیش والدۀ خود نوشته بودم و دیدم که
 و باروی بغایت قوی متوجه من شده و چشمم که مرا پیچود خواهد ساخت بوالده گفتم که از حال من با خبر باشید
 بشمارید که از من چند ناز فوت میشود این گفتم و مرا این کیفیت فرو گرفت و از نفس غایت ساختن و
 من پیچود افتادم چون چشمم کشادم والدۀ را بر سر بالین خود گریان دیدم گفتم چرا میگریی گفتند چون از کم
 که سه شبانه روز است که تو چون مرده افتاده که هر چند شور باد آب در دوان تو میگردم بگلبه س که تو
 فرو نرفت و من دل از حیات تو برکنده بودم حساب کردیم پانزده فریضه از من فوت شده بود هر چه
 و قصاکروم میفرمودند که در مبادی حال روزی در مسجد جامع سنت مشین گذارده بودم و مشغول
 داشتم ناگاه کیفیت پیچودی مستولی شد و مدتی برداشت و در هر دو سه روز یکبار آن پیچودی روی
 مینمود و تا چنان شد که هر روز دست میداد و بان مرتبه رسید که هر روز دوسه بار میباید و زمان بان
 روی در ترزاید داشت تا حدی که متواتر و متعاقب شد و چند گاه حال این بود که غیبت و پیچودی
 بر شعور و آگاهی غلبه مینموده خوش خوش کم شدن گرفت از فتور آن ترسیدم و حضرت مولانا عرض
 کردم که غیبت و پیچودی روی بزوال آورده و من از ان براسانم فرمودند که ترس که بسیار گاه
 غیبت از صنعت باطن بود حالا اندک قوتی شده آن کیفیت معوده زائل گشته و این زمان سحر
 حکم همان شیعیوری دارد و آن حال بود این زمان مقام شد انتی کلامه قدس پویشده نامد که حال
 باصطلاح صوفیه قدس الله ارواحهم عبارت از وارد نیست که نازل شود بر دل محسن مومنان است که
 صاحب حال را در آمدن در فتن آن اختیاری نباشد مثل عین سرور نفس و غلبه از شرک کمال آن است که البته

که و ال یا بد و از غضب آن ملل کن دارد کرد و چون حال ساکنین ملک نبود و ثابت کرد و از مقام
و مقام با اصطلاح این طائفه عبارتست از مرتبه از مراتب و منازل که در تحت قدم سالک در آید
و محل اقامت و استقامت او گردد و زوال نیابد پس حال که تعلق بفرق دارد و تحت تصرف
سالک نیاید بلکه وجود سالک محل تصرف او باشد و مقام که نسبت بخت دارد محل تصرف ملک سالک
بود و از جهت است که صوفیه قدس الله ارواحهم گویند احوال از قبیل مواهب و مقامات از قبیل
مکاسب میفرمودند که در بادی حال با حضرت مولانا پیوسته در مسجد جامع هرات می بودم و شغولی
تمام دوشتم شبها در مسجد کشتم و از راز میگزیدم و سر خود و پیل پایهای مسجد میزدم از فقدان این نسبت
چنانچه در روز بریشانی و سرن و درها چون جو ز و با دام پیدا شده بود و از مسجد هرگز بیرون
نمی رفتم الا بضرورت وضو و طهارت یکبار چهل روز در بندان شده بود و مردم در آن ایام
بمسجد جامع بیامی آمدند هرگز از کسی نرسیدم که این کثرت مردم در غیر جمعه چه است تا بعد از آنکه
این بلیه گذشته بود شنیدم که کسی با کسی میگفت که وقت در بندان چنین چنین شدن پرسیدم که کدام
در بندان گفت مگر تو درین شهر نبوده من هیچ تکلم فرمودم در آن مبادی که تکلف مسجد جامع بودم
سه شبانه روز بر من گذشته که هیچ طعامی نرسید بی طاقت شدم برخاستم که مطلب توی بیرون آیم
پای چپ از آستانه مسجد پیش نهادم و هنوز پای راست بر نشسته بودم که الهامی بدلم رسید که
ما را به نانی فروختی پای چپ کشیدم و چنانچه چنان سخن بروی خود زدم که اثر آن ضرب یکبارفته
بر روی من مانده بود آنگاه به پیشان مسجد رفتم و در گوشه نشستم و پای وردامن سجیدم و بانفس گفتم
اگر بمبری بطلب قوت بیرون زوم درین حال روی عظیم و کستی توی فرو گرفت پشانه که سیل
طعام ناز ناگاه روی نزد من آمد که هرگز او را ندیده بودم و یکباره قند سفید زیاده برده سیرش
من نهاد و سخن ناگفته برگشت و بر رفت و مرا قند آوردن او چنان خوش نیامد که بگشتم او را محو و مشغول
با ساختن میفرمودند که در اثنای مشغولی با ملازمت حضرت مولانا را بگو آن صاحب جمال تعلق
حافظ افتاد و در ابط محبت توی شد مرتبه که انگلی دل را خیال او فرو گرفت و بجز او هیچ علاقه نماند
انگار بجائی رسید که بشیخ ظاهر او نیز میل و توجه نماید و بهمان نفس حرقت و محبت آرام بود و در آن
ایام بکلی ترک ملازمت ایشان کردم که شرم پیدا شدم که برین صفت پیش ایشان نشینم و در محبت

در روز جمعه در آستانه مسجد جامع بیامی

در روز جمعه

بجای رسید که هرگاه ایشان را از دور میدیدیم میگریختیم و در گوشه میخیزیم که بغایت خجل و شرمسار بودیم
 در عشق و محبت آن جوان بیصبر و قرار اتفاقاً بعد از چند گاه در گوشه میگذشتیم تا گاه ایشان را دیدیم
 که از مقابل پدید آمدند و هیچ مغری و گریزگاهی نبود در کمال لطف و باز ایستادیم و سر خجالت پیش
 افکندیم و حرف تشویر بر زمین نشستم ایشان پیش آمدند و دست مبارک بر سینه من نهادند و
 این بیت را از منوی خوانند که همیشه ناگزیر از منم امی حلقه گیر یک نفس غافل مباش از ناگزیر
 و درین محل بحسب باطن التفاتی کردند که بتامی عشق و محبت آن جوان از لایق و مسمی شده و رابطه
 محبت او منقطع گشت و علاقه حسی با ایشان انتقال یافت میفرمودند که جوانی تا شکندی بود مجرب و
 محتاط و از ملازمان حضرت مولانا می آید و این بجز آنی علاقه جفته شده بود و میله مفرط باطن او
 استیلا یافته بعد نوازی و محنت چیزی زیر پا تحفه دیگر پیدا ساختی و بر سر راه آن جوان انداختی و
 در کمین نشستستی که دیگری بر ندارد و تا وقتی که آن جوان بر سیدی و برداشتی و او خود را در آن محل
 اصلاً بچنان ننمودی و چنان نکردی که او بران صورت اطلاع یابد من از آن قصه واقف شدم و او را
 گفتم محنت بسیار چه پیدا میکنی و بر سر راهی افکنی باری چنان میکنی که او مرتزبه بیند تا رخ تو ضایع
 نشود چون من گفتم آب در دیده بگرد آید و آهی از دل برکشید و گفت نیخوام که بار منی از جانب
 من بردل نازک او نشیند خدمت مولوی میفرمودند که از معامله آن یار تا شکندی معلوم شد که محبت
 او محبت ذاتی بود میفرمودند که روزی حضرت مولانا امر الفتنه بیچ میدانی که غلانی چه حال دارد و اشارت
 بطالب علمی غریب کردند که از ولایت و تحصیل علوم بهرات آمده بود و ملازم ایشان شده و ترک تحصیل
 نموده و در مدرسه مولانا جلال الدین قاینی علیه الرحمه مجرّه داشتند و در کمال ترک و تجرید بود و با صفا
 ایشان کم احتلاط میکرد و اکثر اوقات ساکت و محزون بود با ایشان گفتم حال وی را معلوم نیست
 اینقدر میدانم که شغله دائمی دارد فرمودند که از وی تحقیق حال وی بکن دازدی تا چیزی معلوم کنی
 ترک وی نه گیری من بفرموده ایشان بجز وی رفتم و گفتم شما چه حال دارید که بیار آن ایشان هیچ
 آمیز نشن میکنند و او هم در گوشه تنها نشسته آید و در خروج و دخول بر یاران فرو بسته آید گفتن
 مرد فقیر و غریبم و در خود اهمیت احتلاط اصحاب نمی بینم لاجرم مزاجم وقت ایشان نمی شوم من برام
 کردم که البته شمارا حالی هست که آن مانع شماست از صحبت و بمن اظهار می باید کردی گفت

این چه مبالغه است که میکنید گفتیم من باین امر ما مورم از نزد ایشان و نا حال خود نگویید ترک این مبالغه
 نخواهم کرد چون دانست که ابرام لمن از جای دیگر است آهی کشید و گفت ای فلان مرا حال عجیب تحسب
 واقع است و شمه ازان نیست که چون نماز خفتن بجاعت میگزارم و بجزه می آیم مظهر مراقب می نشینم
 و بطریق معهوده خود مشغول میشوم ساعتی که بگذرد و فوری بی نهایت بر من غالب میشود و بهات سینه مرا
 فرو میگردد و من در ظهور آن فرار از خود غایب می شوم و تا وقت صبح در آن غیبت و پیچیدی می مانم
 و روز به روز در خوشی و روح آمم اینست حال شبانه روزی من چون مرا طریق وی معلوم شد از غیرت
 و رشک وی بسوی من چنانچه بی اختیار آب از چشم روان شده آن سخن عظیم در باطن من کار کرد و از پیش
 بیرون آمدم و دیگر حضرت مولانا از من پرسیدند که چه معلوم کردی همانا مقصود ایشان آن بود که مرا معلوم
 شود که کجین مردم در گرد ایشان می باشند و همچنین مشغول میگردانند خدمت خواججه کلان و دل بزرگوار
 حضرت مولانا سعد الدین قدس سره فرمودند که با من حضرت والد گاه گاه برای آن طالب علم فرود می
 می بروم دهی در هر سه چهار روز یکبار افطار میکرد و وقت که دست بطعام دراز کردی بدان می دانست
 که قتیله است خواهی قطب الدین حصاری از منظران بود این طائفه اعتقاد تمام داشتند از حال آن
 طالب علم واقف شدند غلامی را تعیین کرده که هر روز از توان خواججه یک کاسه طعام نذیر و یک قرص نان
 سیده برای وی ببرد سه برده روز اول که طعام برده غلام را پیش خود نشانده و آن طعام را به نام بقالان
 خوانده غلام کاسه خالی بجان آورده و خواججه را گفته که آن طایفه آن طعام شمارا عجب از روی رغبت بخورد
 و شمارا دعای خیر کرد خواهی خوش دل شده و غلام هر روز کاسه طعام می برده و بفرموده آن طالب علم
 میخورد و اینست را اختتام کرده تا مدت یک سال این قضیه ظاهر شد و خواججه غلام را ملت کرد و دیگر طعام
 ببرد سه نفر شاد خدمت مولانا محمد میفرمودند که روزی والد فقیر پیش حضرت مولانا نشسته بودند و درین خدمت
 ایستاده بودم ناگاه والد فرمودند که محمد فلان کار کن ایشان ویرا گفتند ای فلان این آن محمد نیست
 که تو دیده آنگاه فرمودند که والد حضرت خواججه بهاء الدین قدس سره بیمار شده بوده است حضرت خدمت
 خواججه و در ویش را بخدمت و تمهیدی مقرر کرده اند و والد حضرت خواججه بآن در ویشان درستی و
 بر نونی میکرد حضرت خواججه ازان حال واقف شده برخاسته آمد و بیابان والد آمده اند فرموده اند
 که ای پسر این در ویشان که بصیبت مای آیند برای فدای آیند طالب خداے اند بر ما حرمت داری

و حضرت مکاری ایشان واجب و لازم است با ایشان چه اسنت روی و در سنت خوبی می کنید و اله ایشان
گفته که اسی بهاء الدین مرا پند میدهی و حال آنکه من پدر قوم حضرت خواججه فرموده اند که آری شما
پدر من اید بصورت و لیکن من پدر شما لم یعنی شما را بصورت تربیت کرده اید و من شما را یعنی تربیت
میکنم و اله حضرت خواججه خاموش گشته و ترک آن دشتی دید خوبی کرده چون حضرت مولانا این سخن
فرموده اند و اله فقیر قوی متاثر شدند و دیگر هرگز مرا کاری نمیفرموده اند و همیشه تعظیم و تقدیم می نمودند
و هر چند من فزونی و نیاز مندی میکردم ایشان در رعایت حرمت و ادب می افزودند و کارهای بجا می سپرد
که شیخ راهی قدم پیش من نمی نهادند و مرا در پیش می فرستادند و اگر با میگردم چندان بسالغ می نمودند
که عاجز می شدم و دیگر مجال مخالفت نمی ماندی فرمودند که روزی در مرض موت حضرت مولانا می
شیخ منظر کوکبی که بزرگی بود از سلسله خلویه بایک مرید بیادات ایشان آمد و بعد از خطه گفت اگر
اجازت فرمائید بطریق خود ذکر می چند میگیم ایشان فرمودند شیکو باشد پس آن شیخ با مرید خود چند
ذکر می بطریق جهر بگفتند و زمانه سکوت کردند و مراقب شدند بعد از آن شیخ بیسر بر آورد و از ایشان
پرسید که شما سید بوده اید ایشان فرمودند آری گفت چونست که درین مدت عمر سیادت و سواد خود را
ظاهر نکردید و حال آنکه انعام این نسبت را نیست ایشان فرمودند که چون والد ما و فاطمه بیانات
از ایشان شجره و نسبت نامد بماند ما را شرم آمد که از آن و کانی بر سازیم و آنرا هر طرف بگویم و بگویم
نمایم رفیقیم و آنرا دشگاف دیواری نهادیم و شتی گل بر آن زدیم و با خود قرار دادیم که هر که از ما
نسبت ما پرسد پوشیده نداریم و چون درین مدت عمر میگیس از ما پرسید شیخ گفته امروز که پرسیدند
اجفا نکردیم و آنچه واقع بود گفتیم پس از شیخ پرسیدند که سبب استفسار شما از سیادت ما چه بود
گفت درین مراقبه جهان مشاهده کردم که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم ظاهر شدند و فرمودند
که فرزند ما سعد الدین دوتن را از مریدان خود بارسایند و بر تبه ولایت و اصل گروا ایند ایشان
منتبم شدند و فرمودند میباید که آنحضرت بشیر گفته باشند می شیخ گفت گوش شیخ ما اندک گرانی
دارد آنحضرت سی و دوتن فرمودند و شیخ دوتن شنیدند ایشان آن مرید را گفتند راست
انست که تو میگوئی دویر اکتسبین کردند بران تیز گوش و تیز باوشی پس فرمودند که بعینت حق سبحان
سی و دوتن از اصحاب من بدرجه ولایت رسیده اند خدمت مولانا محمد گفتند درین محل که حضرت مولانا

این سخن فرمودند بخاطر من گذشت که آیاسن داخل آن سبی و دو تن استم یانی ایشان بر خاطر من شرف
شده و بجانب من نظر کرده تبسم نمودند اما بلا و نم هیچ نفرمودند

و ذکر صحبت ایشان شیخ عبد الکبیر منی قدس سره و شیخ سخنان که از شیخ شنیده ۱۵ آمد

و قتی که خدمت مولانا محمد علیہ الرحمہ در مکه مبارک زاد با ائمه شرفا ذکر احوال و پروده اید حضرت شیخ را ملاقات
بسیار کرده اند و فرمودند که شیخ بغایت عالی مشرب و بزرگوار بودند و در زمان خود قبله مشایخ حرم از
بسیار مردم تفت در آن دیار اجتماع افتاد که چون ایشان از جانب من بکه آمدند مدت یک سال مشغول
بشیخ طعام و شراب بخوردند و میناشتا میدند و از طواف حرم بیزار میدند و در آن مدت یک سال
از پای رنشتند مگر در قعود نشسته میفرمودند چون بار اول صحبت حضرت شیخ رسیدم اکابر بسیار در آن
مجلس حاضر بودند من در آستانه نشستم بعد از طعمه سر بر آورده و در بجانب من نظر کردند آنگاه پرسیدند
که من به بعضی که مرا می شناسند گفتند که از سلسله نقشبندی است ایشان فرمودند طبع طبع هم مخلصان
هم الصدیقیون و شیخ در تعریف مردم بغایت تخیل بودند گاهی که از چندین و شبلی نقلی در افتادے
که مناسب مشرب ایشان بنودی می گفتند که غلان سرد گفته است یا فلان بار دگفته میگفتند روزی
حضرت شیخ فرمودند که مرا پدری بود که بر روی آب میرفت و قدم بر بلوای نهاد لیکن بوی از تو چند
مداشت روزی در مجلسی که بے از اکابر علما و عرفا و فقرا حاضر بود و من نیز بیستم فرمودند که حق سبحانه
عالم الغیب نیست اکثر حاضران از آن سخن بر خود بلزیدند و بعضی بچندند هر چه بحسب ظاهر مخلصان نفس
می نمود حضرت شیخ در یافتند که آن سخن در وصله دانش بعضی معنی گنجد از قصد خود تنزل نمودند و فرمودند
آنجا که حق است همه شهادت است و بروی هیچ چیز پوشیده نیست تا عینیت توان گفت چون غیبیت عدم
باشد علم بعد و میناشد پس عالم الغیب که در قرآن واقع است نسبت با باشدند نسبت بحق سبحانه
را تم این جردون روز دیگر در خلوتی از خدمت مولانا محمد علیہ الرحمہ پرسید که وی شفا فرمودید که شیخ در آن
سخن از قصد خود تنزل نمودند اگر تنزل نمودی آن سخن بر چه معنی محمول بودی فرمودند که در مرتبه ذات بخت
و هویت صرف جمیع نسبت و اوصاف ساقط است و چون در آن مرتبه اصناف نسبت علمیت
نیاشد پس در آن مرتبه عالم الغیب نگویند فرمودند که حضرت شیخ حیوانی نمی خوردند و از خوردن گوشت
پرهیز میکردند می گفتند مرا عجب می آید از مردم که چیزی را که دوستم دارد و ایشان نمی نگرند کار بر گوی می می نهند

و ویرا میکنند و گوشت ویرا بر آتش میگردانند و میخورند ازین سخن حضرت شیخ که ایشان نقل کردند بوی
 آنی آید که شیخ در آن متحقق بقام ابدال بوده باشند چه این صفت مخصوص طبقه ابدال است که شیخ
 را گفتند و نیاز ازند و حیوانی نخورند بواسطه آنکه شهود سر بران حیات حقیقی در دنیا برایشان در آن مقام
 غالب است میفرمودند که حضرت شیخ صائم الدهر بودند ایشان را خریطه بود که در آن مقداری سویت
 داشتند و کاسه پوینی چون وقت افطار شدی آن کاسه پوین را از آن خریطه بیرون می آوردند و قدری
 آب زمزم در آن میریزند و لبه انگشت ازان خریطه یکبار مقدار کمی سویت بیرون می آورند و بآن
 آبی آمیخته می آشامیدند و تا شب دیگر غذا و شربت ایشان همین بود میفرمودند که چون از ملازمت
 حضرت شیخ بصر آمد شنیدیم که بعضی از کبار مشایخ مصر بخواب دیده اند که یکی از اعظم اولیای این عالم
 بعد از ان قطب زمان و خوشتر و روزگار میگرد و در مدت دو سال در مرتبه خوشتر شکن می باشند پس
 وفات می یابد و در آن چند روز خبر آمد که هر دو چشم شیخ عبد الکبیر پوشیده شد و بعد از ان دو
 سال دیگر در قید حیات بودند آنگاه در که مبارک نقل کردند که مبارک ایشان آنجا مشهور است

بزار و تبرک به

سخن فواکد انفاسه المسموعه و آن در ضمن یازده شرح مذکور می شود:

در شرح میفرمودند که از حافظ کاشغری رحمه الله تعالی که ملازمت مجلس حضرت خواجهد پار ساقدس سر
 بسیار کرده بود شنیدیم که گفت روزی در مبادی احوال پیش حضرت خواجهد نشسته بودم و ایشان
 سکوت کرده بودند و آن سکوت امتداد تمام یافت آخر گفتم ای خواجهد سخی فرماید که ازان فائده
 گیرم و بهره برم فرمودند که هر که از خاموشی مابره نمی یابد از سخن مابیز بهره نخواهد یافت

در شرح میفرمودند که از حافظ نقل کردند که گفت روزی حضرت خواجهد این بیت خواندند و بیعت بهر صفت که میسر شود
 کن جمدی نه که خویش را بر سر کوی آن نگار گشتی نه و لفظ گشتی را بفتح کاف خوانند و باز مصرع دوم را
 تکرار فرمودند که خویش را بر سر کوی آن نگار گشتی نه و این بار لفظ گشتی را بضم کاف خوانند و در
 شرح میفرمودند که روزی خواجهد شمس الدین محمد کوسوی قدس سره میگفتند که باز صفت می باید بود و یک
 پر و او کرد اگر میدی پیش افتاد خوش و الاقرار گرفت و ما میگوئیم بلکه های صفت می باید بود آن یک
 پر و از هم نکلند و بفرسوده استخوانی قناعت نماید

باز

باز

رشد میفرمودند که مردم از غایت کسالت میگویند که فردا کاری کنیم می اندیشند که امروز فردای وی روز شنبه
 درین روز چه کاری میسازند که فردا خواهند کرد و معنون این سخن که فرمودند درین قطعه نظم کرده شد قطعه
 مکن در کار باز نهار تقصیر نه که در تاخیر آنهاست جانسوزی بفرود افکنی امروز کارت پز کند بهای طبع چلند
 آموزه قیاس امروز گیر از حال فردا نه که هست امروز تو فردای می آوزی

رشد میفرمودند که خدمت مولانای ماسیگفتند که در سمرقند دم گرفت بحصار رفتم آنجا نیز ملول شدم زیرا که در آن
 سفر بیست و بی از خود باز نیافتم روز در راه می رفتم شش ماه پیش آمد و این بیت بر من خواند که سپید
 با عاشقان نشین و همه عاشق گزین پناهر که نیست عاشق هرگز مشوقین پس آن شخص گفت ای
 جوان این بیت از من یادگیر و بضمون آن کار کن تا سفر تو بیو ده بنوده باشد گفتم الحمد للہ که
 درین سفر غنی گویا رفتم این بیت یاد گرفتم و برگشتم میفرمودند هر که یابین بیت عامل بود سعادت
 رسد که هرگز او را شقاوت در نیاید

رشد میفرمودند که روزی مولانا محی الدین و اعطاء رسن نو سالگی پیش حضرت مولانا آمده بود و در پیازند
 بسیار میگفت حتی در آن روز که حق تعالی امر تو جی راست بجانب خود کر است فرماید ما در آن مجلس بیاطن بود
 اعتراض کردیم که پیری صوفی بعد از آن دو سال بزاری و نیاز تو چه راست میطلبند اکنون که پیر شده ایم
 ما را معلوم میشود که حق بجانب آن پیر غیر بوده است زیرا که تو چه راست است که قبله سالک آن بخت
 باشد و از تو چه یا سماه صفات خلاص باشد و این غایت غایت صعب دشوار است

رشد در آخر عمر میفرمودند که کسی سال باشد که قدرت بر عظمت نمانده است اگر خواهی که زمانی خود را غافل
 گردانم بر آن قادر هستم بعد از آن این بیت از غزل خسرو خواندند که سمیت بجان تو که فراموش بینی نفسی
 اگر چه می شدی اکنون نه شوکے چکنم

رشد هر روزی در معنی خلوت در ایمن و بیاطن باقیه بظاہر باطن بودن ستمان فرمودند بعد از آن این بیت
 خواندند سمیت قصاب ده اگر چه که نار ایشنت زارینم میچکم در ده دهم بر تاراه ایم
 رشد میفرمودند که مثل من مثل مرغابی است که بر روی بحر است اگر می آید سر با آب فرو می برد و اگر میخواهد
 بر روی بچ میرود درین سخن بیان تحقیق بتمام جمع این کرده اند که جمع کردن نشود حق و خلق است
 مایک دیگر

رشته روزی میفرمودند که حضرت شیخ محی الدین بن العربی قدس سره گفته اند که بعضی او یار ابعد از ریاضت بسیار سر ظهور عالم کشف می شود من دوش این معنی از حضرت حق سبحانه در خواستم امری ظاهر شد که قوت بشریت من طاقت اجمال آن نداشت نزدیک آن رسید که دو وعده منصری من از هم فروریزد و متلاشی گردد و روح از بدن مفارقت کند باز مناجات و زاری کردم تا حق سبحانه آن معنی را بپوشید و هنوز اثری از آن باقی نماند و این گفت و گو معی امروز من کلمتی یا تحیر آی من است و

و کلمات محموده آن روز بیشتر من می گفتند

رشته روزی میگفتند اگر مرا بگذارد هرگز لب نه کشایم حق تعالی من بحسب ضرورت است پس این دو بیت خوانند که بیت عاشقان را چه روی با تو خیر آنگه لب بدوزند و در تو می نگرند نه بر روی تو مقیم نتوان بود و حلقه گمیزند و میگذرند

من خوارق عاده قدس سره بعضی مردم عزیز از تقریر روح که خدمت مولانا سابقه قدیم و اخصاص تمام داشته حکایت کرده اند که والد ایشان را سار بانی بود بغایت غلیظ الطبع که شتران ایشان را تعلیمی نمود و خدمت مولانا در آن وقت خرد سال بودند روزی بر شتری سوار شده بوده اند و به طرفت میرانده اند آن ساربان شغلی داشته است و حاضر نبوده چون برسد شتران آمده دیده است که ایشان بر یک شتر سوار اند و به جانب میرانند و نشاطی دارند آغاز خوشنویس و سفاهت کرده است شتران بعضی خوابانیده و ایشان را از بالای رحل بر زمین انداخته چنانچه بعضی از اعصاب ایشان را که فتنه ساخته ایشان گریان بخانه آمده اند الهه ایشان که بران صورت اطلاع یافته اند ساربان را در شت گفته علامت کرده اند چون شنب شده است خدمت ایشان بران طالع و کلال در خواب رفته اند آن ساربان بطریق محمود خود نزدیک شتران خواب کرده چون پاسی از شب گذشته است همان شتر که ایشان ویرا سواری کرده بوده اند از خوابگاه خود برخاسته است و بر سر ساربان آمده و در زیر سینه خود گرفته آغاز مالیدن کرده ساربان بیدار شده و نعره صعب زده است چنانچه مردمی که در آن محالی و نواحی بوده اند بیدار گشته بر سر وی دویده اند چون بران سوال دیده اند اضطراب کرده و بهر سر و روی آن شتر تشنگی اند و هر چند سعی کرده اند اصلا او را انگذشته است و همچنان در زیر سینه می مالیده تا بخاک برابر ساخته و مشتاده این صورت موجب مزید عقیده و نوحه

والدین و اقربا و احباب شده است نسبت مولانا خدمت مولانا جوانی بود بنا که بسیار خوش طبع بود و اهلیت
نام داشت اما بنسبهای غلیظه و ادمان غمزه بینا شده بود و در عمارت مدرسه و خانقاه سلطان حسین
میرزا با برنامی قیام می نمود روزی بر پشت دروازه که میان خانقاه و مدرسه است نوازه بسته
بوده اند و وی بر بالای آن نشسته و پاسبان فر و او کینه بکارینائی مشغول بود و مردمان پیاده و سواره
از زیر آن نوازه میگذشتند اتفاقاً آن روز خدمت مولانا از مدرسه خدمت مولانا مساعد الدین قدس سره
سوار گشته بودند و گذر ایشان از زیر آن نوازه بود چون نزدیک رسیدند آن جوان بنا بر حسن ظنی که
با ایشان داشت رعایت ادب کرده هر دو پای خود را بر کشید و تعظیم ایشان برخواست و نیاز مندی بسیار نمود
و ایشان را در آن محلین ادب از وی نیک پسند خاطر افتاد بجا بوی وی توجهی نمودند و اسعان نظری
فرمودند گوئی آن نظری بود که ویرا امید نمود چون ایشان از زیر آن نوازه گذشتند ویرا بر آن بالا
خطاقتی و اضطرابی عظیم پیدا شدند بنابه که اغیبتا با دست و پای پر کج و گل خود را از آن نوازه بریزند
و در پی ایشان روان شد و عقب عقب تا در مسجد جامع بیاید چون ایشان بمنزل خود درآمدند وی
بستقاید در مسجد رفت و دست و پای شسته و غسلی بر آورد و چون از ستقایه بیرون آمد ایشان نیز منقار
این حال از منزل خود برد آمدند و بوی التفات بسیار کردند و مسجد جامع تنها درآمدند و وی از پی ایشان
رفت و همان زمان در اطرین گفتند و بی و اثبات مشغول ساختند و از جمله مقبولان شد و سبکبار ترک
صحبت و اختلاط یاران قدیم خود کرد و صحبت را مخفی ساخت بر ملازمت و خدمت ایشان و اصحاب
ایشان و دوستان و یاران قدیم او در کار او تعجب و تحیر بودند که آیا او را چه افتاد که سبکبار از چنان
پریشانی و ادمان غمزه که داشت بجنب و متنفر شد و ابواب معاشرت احباب را بکل مسدود ساخت
و بعد از آن تا در قید حیات بود هرگز کسی از وی ترک ادبی مشاهده نمود بعد از سه سال از ابتداء
انابت و بازگشت و قات یافت یکی از طلبه علم که ترک تحصیل بجای آورده بود و روی بهلا از دست ایشان
آورده حکایت کرد که روزی ایشان در مسجد جامع نشسته بودند و جمعی اصحاب گرد ایشان حلقه بسته
هر یک بجز امری که بآن مامور بودند و من نیز بر موافقت ایشان حتمی پوشیده بودم و فی خاطر می
می نمودم ناگاه درین اثنا بخاطرم گذشت که شعیده ام که خواجگان این سلسله قدس الله تعالی
ارواحهم گاه گاه خاطر بر کسی می گمارد و در باطن می قهرن میکنند و هرگز مثل این امری از ایشان

مشاهده یافتند آن خود نیست که ایشان را وقت تصرف نباشد پس مقرر است که در استعداده
 ماقهور می و فتور نیست که قابلیت قبول تصرف ایشان نداریم چون این خاطر مکرر شد و از شغل وطنی
 باز داشت ناگاه دیدم که دل من بزرگ و لطیفین گرفت و تغییری عظیم در باطن من پیدا شد
 بر آوردم دیدم ایشان تیز تر و در من می نگرند حال بر من گشت و قلقت و اضطراب در باطن من
 پیدا شد سر بر آوردم دیدم ایشان نیز در من تیز تر می نگرند حال بر من گشت و قلقت و اضطراب
 در باطن من زیاده شد از مشاهده صورت ایشان و آن نوع نگر نیستن که خلاف محمود بود و کیفیت عجیب
 و در من حالی شد که بی اختیار نغمه زدم و بجز دادم و مدت در آن بچودی بماندم و چون بشعور
 آمدم ایشان را با اصحاب همراقب دیدم و کیفیت قوی در باطن خود باز یافتیم که هرگز مثل آن نیافته بودم
 و قریب ده روز اثر آزاد نمود مشاهده میکردم و از آن لذتی عظیم بمن میرسید در مبادی حال که
 راقم این حروف در مسجد جامع هرات هر روز بلازمت ایشان میرسید روزی از عقب ایشان
 نماز میگذاردم دیدم که ایشان در وقت قیام بر پای راست محل کرده اند و پای چپ را آسایش
 میدهند در خاطر افتاد که یکی از آداب قیام در نماز آنست که بر دو پای قائم ایستند بی آنکه میل نمایند
 زمین و بسیار کنند مگر آنکه نامنی شرعی باشد از اوجاع و آلام که بر هر دو پا ایستادن متعذر بود و حال آنکه در باب
 ایشان اثر عارضه ظاهر نیست ترک ادب این از ایشان بچگونه است و این خاطر غلبه کرد چون از نماز
 فراغ شدیم بصحبت نشستند و لطف سکوت کردند بعد از آن فقیر را مخاطب ساخته فرمودند که روزی در ایام
 صفر سن پدر مرا بر زیارت حضرت شیخ بهاء الدین عمر قدس سره بردند و حضرت شیخ در آن اوقات
 ساکن زیارتگاه بودند و اتفاقاً فصل زمستان بود و هوا در غایت سردی و آبهای بسته مرا بر مری
 نشانده بوده اند و پایهای مرا پوشیده چون از شهر بیرون آمدم پای چپ من برهنه شد
 و من از غایت حیا در عایت ادب هیچ نگفتم و دم نمی زدم و بجز قدرت آن نداشتم که پای خود را
 بپوشم و با وی شگفتی حسبت و پای من سرمانی بسخن می یافت تا بزیارتگاه رسیدیم چنان پای
 من از کار رفته بود که چون مرا از مکتب فرو گرفتند بیسه فرصت گذاشت تا اندک حسی و حرکتی در
 پای من پیدا شد از آن روز باز نقصان بوی راه یافته است که در نماز بران پانی تو انم ایستاد
 شب این فقیر بجز آب چنان دیدم که در محفل مسجد جامع هرات ایستاده ام ناگاه خدمت مولانا پیدا شد

و فقیر با استقبال ایشان پیش رفتم دیدم که هر دو چشم مبارک ایشان پوشیده است از مشاهده این صورت
 بغایت متامل و متوحش شدم با دوا که بجز از متامل ایشان رفتم متامل و متامل بودم که این خواب را بعرض
 ایشان بگویم و آیا آنرا چه تعبیر باشد آخر خاطر بر آن قرار دادم که هیچ نگویم و منتظر نشینم تو ایچ بود
 که ایشان سخنی گویند که این مشکل حل شود زبانی نیک صحبت بسکوت گذشت و این دغدغه از خاطر حوشت
 بعد از انتظار بسیار آغاز سخن کردند و روی بفقیر آورده فرمودند که انسان را دو چشم است یکی
 ناظر بعالم ملک و دیگری ناظر بعالم ملکوت پس اگر کسی در واقع بیند که شخصی را چشم راست ناپینا
 چشم چپ روشن است تعبیرش آنست که نظر او از عالم ملکوت پوشیده است و توجه او بعالم
 ملک است و این حال اهل محراب و مرتبه عوام است اگر در واقع بیند که چشم چپ آن شخص ناپینا است
 چشم راست او روشن است تعبیرش آنست که نظر او از عالم ملک پوشیده است و توجه او بعالم ملکوت
 است و این واقع حال اهل کشف و مرتبه خواص است و اگر بیند که هر دو چشم شخصی ازین طائفه ناپینا
 است تعبیرش آنست که نظر او از ملک و ملکوت و عالم ناسوت تمام پوشیده است و ناظر
 بعالم جبروت و لاهوت است و این حال انحصار خواص است انتهی کلامه قدس سره پوشیده نماید که در
 اصطلاح صوفیه قدس الله ارواح عالم ملک که آنرا عالم خلق نیز گویند عبارات از مرتبه شهادت است
 یعنی عالم اجسام و جسمانیات آن از مرتبه دایره فلک الافلاک است تا مرکز که خاک و این عالمی
 است که وجودی موقوف بر مدت و ماد است و عالم ملکوت که آنرا عالم امر نیز گویند عبارات از عالم
 ارواح در دعائیات و ملائکه است و آن عالمی است که وجودی موقوف نسبت بر مدتی و ماقبل بلکه
 بر امر حق سبحانه بی واسطه و بسی موجود شده است و شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشفی در مصطلحات
 خود آورده که این عالم را از ان جهت عالم امر گویند که مجرد امر کن موجود شده است و حضرت شیخ بزرگ
 شیخ نجی الدین قدس سره فرموده اند که این عالم را عالم امر از ان جهت گویند که در وی همه امر محض
 است و هیچ نمی نیست زیرا که استعداد اهل این عالم که ملائکه اند بر وجهی است که مسمی بخلقت را در ایشان
 راه نیست تا نبی را بران مرتب بایشند و عالم جبروت عبارات از عالم اسما و صفات الهی است و عالم لاهوت
 عبارات از مرتبه ذات است بی اعتبار اسما و صفات و عالم ناسوت عبارات از عالم اجسام و جسمانیات
 است و این لفظ لاهوت و ناسوت که در مقابل یکدیگر است از جمله عبارات انصاری و اصطلاحات

اصطلاحات

و اصطلاحات ایشان است که گاهی صوفیه آنرا بر مرتبه عیب و تمهیدات اطلاق میکنند و الله اعلم
 و کیفیت انتقال و ارتحال ایشان از دار فانیه و ارتقا و وفات ایشان پیش
 در وقت پانزده روز شنبه شانزدهم ماه رمضان سنه اربع و تسعمایه واقع شد در اوائل شعبان این
 سال باعث شد مدتی جمعی بتقدیم رسانیدند که راقم این صروف را نسبت مصاهره بخدمت نوحه
 کلان ولد بزرگوار حضرت مولانا سعدالدین قدس سره دست او نمود و مجلس عقیده نیز باتفاق خدمت مولانا
 استادی یعنی الدین عبدالغفور علیه الرحمه و الفزان حاضر شدند و حضور ایشان عقد منتقد گشت و بعد ازین صورت
 قریب یکمیل و زکامیش مرخص شدند و ابتدا عرض ایشان روز شنبه نهم ماه رمضان بود در آخر و زجمع پانزدهم
 این ماه پیش ایشان در آمدم انفات بسیار نمودند و فرمودند که اکنون نویسک و اولاد حضرت مولانا قدس سره
 در آمدی دیگر کسی را بر تو دست نیست بعد از آن تو در ظل حمایت و عنایت ایشان امیدوار باشی دل
 خوش دار که کار با هر دست و نوازش و استعسان بسیار کردند و درین اثناء بعضی از صحاب ایشان
 پرسیدند که خدام شما بعد از شما یکجا بازگشت کنند فرمودند بهر جا که عقیده بیشتر دارند گفتند اگر هم برگرد شما
 گردند چگونه باشند فرمودند در نیست بعد ازین این عبارات گفتند آنها که مشعین اند ایشان از حالی
 بحالی و از صفتی بصفته نقل میکنند فقیر ارادان مجلس از آن عبارات این معنی بخاطر افتاد که یعنی آنها که
 مشعین اند در مرتبه ولایت و ارشاد از دنیا که باخوت میروند بکلم آن اولیاء الله لایموتون و لکن
 یتقلون من دار الی دار از حالی بحالی و از صفتی بصفته نقل میکنند و این انتقال در حال موجب
 انقطاع و انفصال افاضه و افادۀ ایشان نیست بلکه تا بپود بشریت مقید اند میثاوند بود که در
 افاضه ایشان بواسطه عوارض بشری گاه گاه فتوری واقع شود لیکن وقتی که از آن قید بتباسی
 خلاص یابند و قدم در عالم بزرخ نهند هر آنکه افاضه و افادۀ ایشان اتم و اکمل خواهد بود همچنانکه
 سلطان ولد فرزند بزرگوار مولانا جلال الدین رومی قدس سره همدار حین وفات مریدان را گفت اگر
 روح من از بدن من مفارقت میکند غم نخورید و نا امید مباشید که تا شمشیر از نیام بر نیاید بیج کاری
 نتواند کرد بعد از آنکه خدمت مولانا آن سخن گفتند کسی از ایشان طریق مراقبه را پرسید فرمودند
 طریق مراقبه ماکه می در زیم ناوار است و بغایت مستحسن اما حفظ آن دشوار است شما را بطریق نفی
 و اثبات مشغول میاید و بچیزی که اعتقاد کرده آید که حق است می باید پیوستن و پیوسته آن حقیقت را

از خود طلبیدن پس فرمودند که اکنون باری در دل یا الله الله است فقیر این سخن ایشان را خدمت
 مولانا عبدالغفور علیہ الرحمہ عرض کردم فرمودند که اگر پیش ازین این سخن می شنیدم پیش ازین ملازمت
 ایشان می نمودم و بر فوت صحبت ایشان تاسف خوردم و چون صبح شنبه شانزدهم شد خاک پاک
 طلبیدند و تمیم کردند و با اشارت نماز گذاردند و وقت طلوع آفتاب بود که انفاس نفسیه ایشان متواتر
 و متعاقب شد و تا وقت چاشت برداشتند و درین اثنا شعور تمام داشتند و چنان فهم می شد که خود را
 بجد تمام بر نسبت خواجگان قدس الله ارواحهم گماشته بودند و از انفاس شریفه ایشان کلمه مبارک الله
 می شد و درین اثنا یکی از صلحا و زهاد که باین طریقہ مناسبه چندانند داشتند نزدیک ایشان نشسته بود
 بلند گفت لا اله الا الله لا اله الا الله ایشان بدست مبارک اشارت بدان او کردند که لا اله الا الله
 گوی خدمت مولانا عبدالغفور علیہ الرحمہ و الغفران حاضر بودند ویرا گفتند کلمه الله گوی و بی بلند گفت
 الله الله ایشان بباروے مبارک خود اشارت کردند که همین کلمه گوے یعنی این نه مقام نفی
 در اثبات است بلکه مقام اثبات صرف است بچنین الله گویان نفس مبارک ایشان منقطع شد
 و روز یکشنبه هفدهم ماه نقض ایشان را بنجایان بردند و خاص و عام شهر و ناحیت هر سه در
 صومالی عیدگاه برایشان نماز گذاردند و بر تخت مزار در عقب مرقدم نور حضرت مولانا سعد الدین
 قدس سره دفن کردند و بعد از چهار ماه صورتی واقع شد که بعضی اصحاب ایشان ابرام کردند
 و ایشان را از انجا بجوالی مزار فائز الانوار حضرت شیخ الاسلام خواج عبداللہ الانصاری
 قدس سره بکارزگاه بردند و در خطبہ که خدمت مولانا براه خود ساخته بودند دفن کردند و
 بعضی اکابر در تاریخ وفات ایشان این قطعه فرمودند قطعه شیخ روحی که بود استحقاق
 زبده عارفان روی زمین بود کرد پرواز از نشین خاک به روح پاکش باوج طیبین به مرشد
 عصر بود و تارخیش به زاتفاقات و هر گشت همین به تمام گشت مقاله که مشتعل بود بر ذکر طبقه
 خواجگان سلسله شریفه نقش بندید قدس الله ارواحهم العلیه و بعد ازین در مقاصد ثلاثه و
 خاتمه و عده که مشتعل است بر ذکر آباء و اجداد گرام و اولاد و اصحاب عظام حضرت ایشان
 و احوال و اطوار و شائک و فضائل و معارف و لطائف و کرامات و خوارق عادات و انتقال و
 ارتحال آن حضرت شروع می افتد و پوشیده نماند که از جمله حکایات و امثال و حقائق و دقائق که

و اینها

و اینها

در خلال احوال از حضرت ایشان بے واسطه و در مقصد دوم ایراد خواهد یافت اندک از ان قبیل است که حضرت امیر عبدالماول و خدمت مولانا محمد قاضی رحمة الله تعالی در سموعات خود آورده اند چون فقیر نیز از حضرت ایشان سخنان را بے واسطه شنیده بود و انداخت که آنرا از نو گزارد و درین مجموعہ شریفینا رد لاجرم آن چند نقل مسموح را هم بعبارتی که آن عزیزان آورده بوده اند ایراد نمود تا بکلمه ان الله یامرکم ان تؤدوا الامانات الی الیها بے شکایه چنانچه از عمده ادای امانت بیرون آندہ باشند و بالله التوفیق و سیدہ از تہ المتحقیق

مقصد اول در ذکر آبا و اجداد و اقربای حضرت ایشان و تاریخ ولادت آنحضرت و احوال ایام صبا و ششم از شمائل و اخلاق و اطوار حضرت ایشان و ابتدا سفر و دیدن مشایخ زمان چه در ماوراء النهر و چه در خراسان مشتمل بر سه فصل اول در ذکر آبا و اجداد و اقربای حضرت ایشان فصل دوم در ذکر تاریخ ولادت حضرت ایشان و احوال ایام صبا و ششم از شمائل و اخلاق و اطوار آن حضرت فصل سوم در بیان ابتدا سفر حضرت ایشان و دیدن مشایخ زمان

فصل اول در ذکر آبا و اجداد و اقربای حضرت ایشان مخفی نماند که اگر آبا و اجداد و اقربای پدری و مادری حضرت ایشان از باب علم و عرفان و اصحاب ذوق و وجدان بوده اند و درین اوراق بعضی احوال ایشان و اصحاب و خلفای ایشان بسبب مذکور میشود

خواجہ محمد التامی رحمہ اللہ

جد اعلاء پدری حضرت ایشان بوده اند و در اصل از بنفاد اند و گویند از نو از زم و از جمله اصحاب شیخ عالم عامل امام ربانی ابو بکر محمد بن اسمعیل فقال شاشی علیہ الرحمۃ بوده اند که از اعظم علمای شافیه اند در مقامات شیخ ابو بکر فقال مذکورست که ایشان سنین عمر خود را ستہ قسم ساخته بوده اند یک سال بغزای کفار میرفته اند بجانب روم و یک سال بی حج اسلام تو به میکرده اند و یک سال در ولایت خودی بوده اند و با فادۃ علوم شریفین و طریقت مشغولی می نمودند و رسالے که بزیارت حرمین شریفین زادها الله تعالی شرفاً و کرامتہ رفتہ بودہ اند بعد از مر اجبت چون ببنفاد رسیدہ اند خواجہ التامی که از اعیان و ثامداران بنفاد بوده اند بصحبت حضرت شیخ رفتہ اند

در احوال

و نقد ارادت ایشان در آمده اند و ترک وطن ما و رفتن خود کرده اند با جمال و انقال و عیال و اطفال خود
 به راه شیخ بولایت شاش رفتند و بقیه المیرانجا آقا سنان خود و آنها عزیزان در خدمت و ملازمت
 شیخ بوده اند حضرت ایشان در مبادی حال که در و نایت شاش می بوده اند بزیارت قبر شیخ مدامت
 می نموده اند و میفرموده اند که حضرت شیخ بحسب روحانیت بنا برین مدد و معاون اند منقول است
 که روزی اسمعیل انا که ذکر وی در سلسله خواجرا احمد یسوی قدس سره ایراد یافته از پیش قبر شیخ
 میگذشته است از بعض مردم آنجا پرسیده که از وفات شیخ چند سال گذشته گفته اند بسی وقت است
 و تاریخی یاد کرده اند اسمعیل انا گفته که گاه پوده بکاری نمی آید فی الحال مقارن این مقال از هوا برگ
 کاهی ذوا شده و در چشم وی افتاده هر چند سعی کرده اند بیرون نیامده و در چشم وی میخنده تا کار بجائی رسید
 که آن چشم ضایع شده است

شیخ عمر باغستانی رحمه الله

از ده باغستان بوده اند که از کوه پاپهای تاشکند است و شیخ حد اعلا مادی حضرت ایشان اند
 و نسبت شیخ بشان زده و اسط به عبد اللہ بن عمر خطاب میرسد رضی الله تعالی عنهما از کبار اصحاب
 قطب اولهین شیخ مجذوب محبوب شیخ حسن بلغاری بوده اند و شیخ حسن مرید شیخ شمس الدین محمد رازی
 است و وی مرید شیخ حسین مقادوی مرید شیخ ابوالنجیب بهر و ع و وی مرید شیخ احمد غزالی
 و وی مرید شیخ ابوبکر نساج و وی مرید شیخ ابوالقاسم کرگانی قدس الله ارواحهم و نسبت شیخ
 ابوالقاسم تا حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم در اول این کتاب ایراد یافته و شیخ حسن در
 اصل از آنجا ان بوده که قصیده ایست معروف در آذربایجان و پدر وی خواجرا عمر نام از اعیان تجار
 بوده و شیخ حسن در سن بیست و سه سالگی بدست کفار در دشت قچاق افتاده و دیرا با سیری
 برده اند و هفت سال در میان ایشان بوده است و در سن سی سالگی مجذوبه قوی مشرف
 شده است و توبه و امانت نموده و در اطراف و جوانب عالم سیر کرده و بسی اولیا و مشایخ بزرگ را
 دریافته است و مدت نه سال در بلغار پوده و سه سال در بخارا و بیست و هفت سال در کرمان
 و یک سال در مراغه بتریز و سن مشرف وی چنانچه از کلمات قدسیه وی معلوم میشود و دو سه سال بوده است
 زیرا که فرموده است که من در سی سالگی مجذوبه آمی مشرف شدم و من قطبی ام که بر قلب حضرت

محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم واقع شده ام و مراد این پنج تنگی نیست و همچنانکه سنین قرآن
 حضرت شصت و سه سال بوده است سال هجرت نیز از ابتدا بخند تا آخر حیات شصت و سه سال تمام
 خواهد بود و وفات وی در شب دوشنبه بیست و دوم ماه ربیع الاول سنه ثمان و تسعين و ستانه بوده
 است و قبر مبارک وی در مرقاب تبریز است و در آن مدت سه سال که حضرت شیخ حسن و نجاری بود
 خدمت شیخ عمر باغستانی در صحبت و ملازمت ایشان بوده اند و کسب کمالات می فرموده اند حضرت ایشان می فرمودند
 که چون بگذرمت مولانا یعقوب چرخ علیه الرحمه رسیدم احوال من پرسیدند و فرمودند که از کجائی گفتیم از تو کجا
 شناس گفتند بحضرت شیخ عمر باغستانی تسبیحی داری مرا خوش نیامد که در اول امر قرابت خود شیخ انما کرم
 اخفا کردم و گفتیم پدران من مرید معتقدان خانوادہ اند خدمت مولانا فرمودند که حضرت خواجہ بزرگ
 خواجہ بہاء الدین قدس سرہ طریقہ ایشان را معتقد بودند و می پسندیدند و می فرمودند کہ در طریقہ ایشان چند
 باسقامت جمع است پس خدمت مولانا یعقوب گفتند کہ این نیک تعریفی است زیرا کہ بعد از ظهور حذیہ
 و استیلا آن کہ عبارت از نسبت زوقیہ است انتقامت و شریعت دشوار است اکثر از ان قبیل است
 کہ اہل جذبہ را استقامت نیباشند اما تو با جمع می توانی کرد پس حضرت خواجہ شیخ عمر را یکی وقت تعریف کرد و
 رشحہ حضرت ایشان می فرمودند کہ شیخ عمر فرزند بزرگ و ار خود خاندان ظهور را میگفتند اند کہ ظهور ملامتہ صوفی

این مشوآن بشو مسلمان شو:

رشحہ می فرمودند کہ کسی از راه دور پیش حضرت شیخ عمر قدس سرہ آمدہ بود کہ طریقہ گیر و فرمودہ اند کہ در آن
 موضع کہ تو بودی مسجد بود گفتہ کہ بود پرسیدہ اند کہ احکام مسلمانی میدانی گفتہ کہ میدانم گفتہ اند پس
 آمدن اینجائی فائزہ بودہ است احکام عبادت معلوم و جای عبادت معلوم باز گرد و مشغول باش
 رشحہ می فرمودند کہ شیخ عمر فرمودہ اند کہ دل مرید را از غیر خالی میکنم و ناظر بجانب احدیت میگردد انیم اینہمہ
 میکنم اما نہ مایکنیم

شیخ خاندان ظهور رحمہ اللہ

ایشان فرزند بزرگوار حضرت شیخ عمر اند و عالم بوده اند بعلوم ظاہری و باطنی و در قتل تربیت و عبادت
 و الہ بشریہ خود بدرجات عالیہ اہل ولایت رسیدہ اند و با وجود آن از صحبت بعضی مشائخ ترک فراموش
 کثیر و کسب کرده اند حضرت ایشان از عم خود خواجہ محمد علیہ الرحمہ نقل فرمودہ اند کہ ایشان گفتند

شیخ خاوندطور تبرکستان رفته اند و بانگوز شیخ که از کبار خاندان انالیسوی بوده صحبت داشته
 و از وی فواید گرفته اند چون در منزل وی نزول کرده اند شیخ بخود بسیار طبع شده است و او ضعیف
 بوده است مسلطه خدمت‌های که تعلق بزنان می‌دارد از آنش بچتن و نان ساختن اولیک کرده تنگور شیخ
 بنفس خود در مقام آتش نچین شده بهیزم تر بوده است و آتش روشن می‌شده شیخ سر خود
 نزدیک آتشندان و خاکستر برده و اہتمام کرده که آتش فروخته شود و ضعیف شیخ آمده دلگدی
 بر سر شیخ زده بر وجهی که روی و محاسن وی بجا کستر آلوده شده شیخ بر بجای آن ضعیف صبر کرده و هیچ
 نگفته بعد از طبع و فراغت از طعام خوردن جمع واقعات و مشکلات شیخ خاوندطور را بکلمات بیان
 کرده و همه را حل فرموده و شیخ محمد خلوی نام شخص ملازم شیخ ظهور بوده که طریق او پیش ایشان بسپرد
 نبوده و بسیار در مقام وقوعی بوده اند اما او ابرام میکرده و از صحبت ایشان نیز فتنه است و در
 سفر تبرکستان نیز همراه بوده است بعد از چند روز که شیخ خاوندطور بانگوز شیخ صحبتها داشته و اتفاقاً
 و اتفاقاً کرده در او آخر کار تنگور شیخ ایشان را گفته که این فرد خلوی مناسب صحبت شما نیست
 و گفته که من فردا وقت وداع او را بدیدم و خواهم دادش تمام تنه او را از آن بدیدم معلوم خواهد کرد
 روز دیگر که شیخ خاوندطور در مقام رفتن شده اند تنگور شیخ بزرگی یعنی ونی بزرگ بی زره شیخ محمد خلوی
 داده اند و وی در قبول آن تردید میکرده شیخ خاوندطور فرموده که بزرگی شیخ بزرگ است بی حکمتی
 نخواهد بود قبول کنید بعد از امر ایشان قبول کرده و شیخ خاوندطور بجانب بخارا متوجه شده اند
 بجای رسیده اند که سرود راه بوده است یکی بجانب خوارزم میرفته و یکی بطرف بخارا شیخ خاوندطور
 او را گفته ما را پیش ازین باشما صحبت نیست شما باید که بجانب خوارزم روید و در آنجا راجع روان
 ساخته اند و خود بجانب بخارا متوجه شده اند و او را گفته اند که بدیدم تنگور شیخ اشارت است
 بآنکه پیش تو صحاب محترم آن قصه جمع خواهد شد همچنانکه با و از تراک اطفال و کیزگان بی عقلمان جمع می‌شوند
 و آنچنان بوده است که چون وی بخوارزم رفته بعضی زجهال و عوام الناس وی جمع آمده اند
 مرید وی شده از بعضی از آن سلسله قدس تقدار و اہم استماع افتاده که چون تنگور شیخ در خلوت
 عمل و قانع واقع مشکلات شیخ خاوندطور کرده اند ایشان گفته اند این شکل دیگر ما را نیز عمل کنید که
 ایامه آسمونی علوم و ہنر آن تحمل بود که بر شما منگو خود نمودید و در ابران بی ادبی تیغ زبیر نمودید

شیخ گفته اند ما را ظهور این علوم و احوال بواسطه صبر و تحمل بر سختی جهل
 رشته حضرت ایشان نیز موهوبه اند که شیخ خاوند ظهور را در طریق صوفیه معتقد است و یکی از سادات
 خود نوشته اند که توحید یگانه گردانیدن بن است از شمول برای عبادت و یگانه گردانیدن دل از نظرات
 بر اسرار عبودیت و الهی و احد است و توحید محال که قلیل بسیمت ما و احد اول احد من و احدیه
 اول من و احد ه جا حده:

رشته هم شیخ فرموده اند که توحید در شریعت حق را یکی گفتن و یکی دانستن است اما در طریقت بعد کردن
 دل است از غیر حق سبحانه:

رشته هم شیخ فرموده اند که رو دل از دشمن بردار و دست را طلبیدین چه حاجت است و ایشان را
 اشعار معارف شعار بسیار است و حضرت ایشان گاه گاه در آثار ادای معارف و نظایف چیزه
 از ان میخوانند و از ان جمله است این ابیات ابیات نگاهبان و وحشیم است چشم دلدار رسیده
 نگاه دار نظر از رخ و گریاری بیابا که چشمش بچشم تو نگردد و درون چشم تو بند خیال اغیار رسیده
 کجا است در همه عالم جهان سر اندازی بکه عاشقی نمانش او اکندرازی بای بیخبران عشق مورزید
 که غیب است با الی بکالی که پس برده غیب است شیرزاد بنیه عشق قوی در کار خود که گوهر لیت من
 بیاتما زور بازو بنگردید:

خواجده داؤد در حمد الله تعالی

فرزند شیخ خاوند ظهور بوده است و والده حضرت ایشان صلیه خواجده داؤد از جانب آباء کرام خود
 سید بوده است و والده شیخ خاوند ظهور نیز از طبقه سادات بوده و خواجده داؤد علیه الرحم صاحب
 آیات و کرامات و خوارق عادات بوده است مقول است که در ان فرمست که حضرت خواجده محمد پارسا
 قدس سره از ولایت اندجان متوجه سمرقند بوده اند یکی از مخصوصان خود را از راه شناسش پیش خواجده داؤد
 فرستاده اند بجهت استخاره سفر محجاز و وقتی که آن قاصد بازمی گشته خود خواجده داؤد ویرا پوینتن رو بای اده اند
 و برای حضرت خواجده محمد پارسا بر تیشته فرستاده اتفاقاً در زبان هوا بیاست گرم بوده است بخاطر آن قاصد
 گذشته که این چه وقت انعام پوینتن است با بخاطر آورده که کارهای اولیاء الله بے حکمت نیست و
 چون بر تیشته را بنظر حضرت خواجده آورده فرموده اند که ماین را بیک نگاه دارید که در ضمن این سری

خواهد بود گویند چون حضرت خواجہ را در مدینه حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم وفات رسیده آنگه
 بجهت بزرگدن ایشان حاضر نبوده بآن تبر تیشہ قبر مبارک ایشان کنده اند و بآن قاصد کہ پیشین
 داده بودہ اند اتفاق بیجان افتادہ بودہ کہ راہ سرمای عظیم شدہ کہ اگر آن پیشین نمی بودہ آن قاصد
 ہلاک می شدہ آن روز حکمت پوشیدن و اذن بروی ظاہر شدہ حضرت سید عبد الاول قدس سرہ در
 مسعودات خود نوشته اند کہ در عشر اخروی القعدہ سنہ ثمان و ثمانین و ثمانا چہ حضرت ایشان در تاشکند
 ہزار حضرت شیخ خواوند بطور بودند پرسیدہ شد کہ از نقل حضرت شیخ چند سال شدہ است فرمودند کہ ہشت
 شصت و پنج سال است کہ خواجہ داؤد نقل فرمودہ اند ایشان در نقل حضرت شیخ ہفت سالہ
 بودہ اند و ہشتاد و پنج سال بودہ چنانچہ درین سال سنہ ثمان و ثمانین و ثمانا تہ
 صد و بیست و ہفت سال بودہ باشد :

باب اول بریز رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

از کبار اصحاب حضرت شیخ عمر باغستانی است و صاحب جہد عظیم بودہ از وی پرسیدہ اند کہ
 شمار آبریزہو امیگویند فرمودہ است کہ چون حق سبحانہ روز نازل گل آدمی سرشت من بران گل آب
 میریزم ازان روز باز مرا آبریز لقب کرد و وی در بادی جذبات و غلبات آن گاہی کہ بر سر راہی
 می نشستہ است همچون اطفال ازنی و بوریاد و خاشاک تیری و کانی می ساختہ و تیری ازان لطفت
 ہر کہ می انداختہ فی الحال می افتادہ است و جان می دادہ گویند ویرا گادی بودہ است کہ گاہی
 چیزی بروی بار میگردد و برسم معاملہ پیش شیخ عمر باغستانی تنہا روان میگردد و میان ایشان چند
 فرسنگ مسافت بودہ ہر کہ در آن راہ گرو آن گامگیشتہ فی الحال ویرا و دشکم عظیم عارض می شدہ کہ
 مجال تصرف نبودہ آن گاہ تنہا میرفتہ وی آمدہ بی آنکہ کسی ویرا براند

شیخ برہان الدین آبریز رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

از اولاد و افتخار بابای آبریز بودہ است و وی نیز جہد بہ قوی داشتہ است و مرید باب ماچین
 است کہ بزرگی بودہ است از ماچین کہ بولایت شاش آمدہ و در تاشکند ساکن شدہ حضرت ایشان
 فرمودہ اند کہ نویسنہ اول کہ حضرت سید قاسم تبریزی قدس سرہ یہ سمرقند آمدہ بودہ اند شیخ برہان الدین
 بدیدن ایشان رزق است اتفاقاً حضرت سید مرعیشی شمشادہ بودہ اند و اصحاب جمع بودہ اند شیخ برہان الدین ر

این نوع نشستن از ایشان خوش نیامده است گفته است که شما شیخ اید وقتی که مرج تشنید میدان
 شما خواهند شنید از شما این نوع نشستن مناسب نیست دوران باب مبالغه کرده اصحاب حضرت سیدوی
 در مقام نشستن شده اند وی مبالغه خود را گفته است تا وقتیکه حضرت سید را به دوزانو در آورده و
 بعد از ساعتی حضرت سید بپهارت خانه در آمده اند از هر طرف اصحاب چون میرنمودم و محافظان سعدیان
 و غیر ایشان شیخ برهان آغاز ترمز کرده اند و سخنان مشکل تو حید از وی پرسیده وی گفته من اینها نمیدانم
 این مقدار میدانم که باغبان حضرت سید سه روز دیگری میرود و بعد از آن حضرت سید را مرض فیلج عارض
 میشود و از آن مجلس برخاسته و بیرون آمده و چون حضرت سید از ظهارخانه بیرون آمده اند پرسیده اند
 که این عزیز کجا شد اصحاب قصه را باز گفته اند و حضرت سید ایشان را بران ترمز ملاست کرده اند و
 چون سه روز ازین صحبت گذشته باغبان مرده و هوامد ان چند روز بغایت گرم بوده حضرت سید
 برای دفع گرما به بخدانی در آمده اند و خواب کرده بعد از آن که بیدار شده اند فی الفور ایشان را
 طبع عارض شده باین سبب حضرت سید نسبت بشیخ برهان در مقام نیاز مندی و حسن عقیده شده اند
 در هر سه روز چند سیر بنا ت کرمانی و چند پیری سفید بر ای شیخ برهان میفرستاده اند حضرت ایشان
 میفرمودند که کرم دوم که حضرت سید بهم فرستاده بوده اند من شیخ برهان را پیش ایشان بروم
 اول نشانه گفتیم ایشان را ملاقات و ملازمت شما می بوده است از ساکنان محله با کفشیزانه
 و نام ایشان شیخ برهان الدین است حضرت سید شناختند و باز با و مصافحه کرده اند و گریستند و
 بعد از آن فرمودند که من از قاضی زاده روم بسیار استفسار احوال شما میکردم و ایشان هیچ جواب
 ننوشتند و من از احوال شما هیچ خبر نیافتم بودم الحمد للهِ که شمارا در قید حیات یافتیم حضرت ایشان
 میفرمودند که حضرت سید از شیخ برهان لقی نورده بوده اند و میفرمودند از شیخ برهان الدین شنیدیم که میگفت
 در آداب طعام خوردن نوشته اند که زنهار بر سر سفره گریخ کوبی کنی یعنی باید که استخوان مغزدار را
 بگفت بر طبق دبر نان زنی:

سید

شیخ ابوسعید آبریز رحمه الله تعالی

نیز از اصفا و باب آبریز است و شیخ برهان الدین جد مادری وی بوده است وی شیخ ابوسعید است
 مشهور بوده در محله کفشیزانه مشهور بزرگ و محبوب و مستقیم الاحوال بود حضرت ایشان و را بسیار

معتقد بود و مدوی بجزرت ایشان در کمال خلاص و ارادات بود و ملازمت آنحضرت بسیار می نمود خدمت
 مولانا محمد قاضی که از جمله خادمان و مقبولان حضرت ایشان اند و در مقصد سوم مذکور خواهد شد در
 کتاب سلسله العارفین که اکثر آن مشتمل است بر ذکر شمائل و مناقب آن حضرت چنین نوشته اند که یکبار روز
 سمرقند و پای عظیم شد و حضرت ایشان بکوی بدشت عباس رفتند و بر لب بوی عباس چند روز نشستند
 و در آن حوالی همه زراعت شیخ ابوسعید بود و نزدیک رسیدن شده بود و شیخ دائم بصحبت حضرت ایشان
 آمدند میکرد و هرگز نظر بجانب زراعت خود نینداختند و از متعلقان خود هیچ کس را نکند داشت که بطرف
 زراعت رود و بضبط و جمع آن اهتمام نماید هر چند حضرت ایشان فرمودند که مشغول با مزرعت باشید و
 آمدن ما را مانع آن شغل مسازید میسر نشود اصلا بزراعت ملتفت نگشت عاقبت جمعی از یاران بفرموده
 حضرت ایشان علمای شیخ را درویدند و گویند و بر ای شیخ فرستادند حضرت ایشان میفرمودند که شیخ
 ابوسعید منتهی و تو انگری نیست که از قوت این حصول او را افتادتی نگند اما از آنجا که کمال ادب و
 حرمت داشت او بود اینچنین کرد و هم در آن کتاب نوشته اند که در وقت فوت شیخ ابوسعید حضرت
 ایشان فرمودند که در فوت خواجه علاء الدین غجدوانی علیه الرحمه خواجه ابونصر یار ساقدس سره و خطا گفته اند
 و فرموده که خواجه علاء الدین در همسایگی ما بودند و مادر حمایت عنایت و برکت و محبت ایشان بودیم
 این زمان ایشان بجوار رحمت آتی رفتند اکنون محل ترس است شیخ ابوسعید نیز در همسایگی ما بودند
 و از جمله مستغفرین بودند و ما دوام که در میان جمعی استغفار باشد بلا عذاب منافع است استغفار آن
 نیست که کسی بزبان استغفر الله گوید بلکه می باید که همه اعمال و اقوال وی موجب مغفرت باشد و این
 عزیز که از میان ما رفت ازین قبیل بود و جراه الله عنا خیر اوفات شیخ ابوسعید شیخان در شهور سنه اربع و تسعین

و ثنائیه بود و قبری در محله کشید در محوطه حضرت ایشان است

شیخ بخشش رحمه الله تعالى

از درویشان و منتبان خانوادۀ شیخ عمر باغستانی بوده است و صاحب جذبات و احوال پسندیده
 حضرت ایشان میفرمودند که نوبت اول که از سمرقند عزیمت هرات کردم خدمت مولانا سعد الدین کاشغری
 قدس الله تعالی اروا هم همسره نیز استند که من از ایشان جدا شوم عزیز می بود در سمرقند از خانوادۀ
 خواجگان قدس الله اروا هم و اصحاب شیخ بخشش علیه الرحمه مروی آبادان و ویرا این معنی

بجای

از

در

در افتاده بود که درین عالم چگونگی باید باشد و چه کاری باید کرد خدمت مولانا سعاد الدین و پیرانشانست
 پیش من فرستادند وی در بازار مرادپیش آمد و گفت زنهار بهری نروید که خدمت مولانا سعاد الدین
 از رفتن شما بنایت ملول و متالم اند و در آن باب بمانند بسیار نمودن در جواب گفتم که دغدغه آن
 ولایت بسیار قوی است و نزیمت مصمم شده و امکان پاشیدن نمانده گفت چون میر و دیگر یک صفت
 من قبول کنید که از آن کشائینها یا سید مغزینی کلان میر و دید و مطلبی قوی دارید بر شما باد که توجه بخانواده
 شیخ عمر باغستانی را لازم نمود دیگر پدر از آن غافل نباشید که من شیخ بخشش را که از طبقه آن خانواد
 است دیده ام و نسبت از ایشان فرا گرفته ام ایشان با کمال جذب و استقامت در شریعت داشتند
 و این مقامی بس عالی است و از جمله نوادر است و منی باشد این مرتبه مگر آتویار او بعد از آن این
 رباعی بر من خواندند و من یاد گرفتم رباعی عشق آمد و شد چونم اندر رگ و پوست پتاساخت
 مراستی و پراساخت ز دوست با اجراء وجود همگی دوست گرفت پتاسی است ز من بر من و باقی

همه دوست

مولانا تاج الدین در غنی رحمه الله

از اجداد بزرگوار حضرت ایشان امد و والده حضرت ایشان از نیرهای خدمت مولانا تاج الدین
 است و ایشان از اکابر زمان خود بوده امد و عالم بعلوم ظاهری و باطنی و کمال تقوی و دین و فقه و
 احوال جائمه و کرامات ظاهره معون بوده اند

رشته حضرت خواجه محمد یار ساقی الله سره در تفسیر سوره یسین در او اکل آن در حاشیه نوشته اند که مولانا
 تاج الدین در غنی رحمه الله در باب تلاوت قرآن فرموده اند که حق تلاوت بصورت قلب خواندن است
 باخشیت و اینبار در او امر و انما از سنای و اعتبار از تخصص امثال و سرور و فرح بلو عده و عز
 و بکاز و عیسر

مولانا محمد پشناغری رحمه الله

از تفریه پشناغری بوده اند که دیهی بزرگ است از ولایت سمرقند میان شرق و شمال و از آنجا تا شهر دواز
 فرسنگ است خدمت مولانا از بزرگان وقت خود بوده امد و عالم بعلوم ظاهره و علوم این طائفه
 بحقیقت اویسی بوده اند و بواسطه ورزش شریعت و متابعت سنت ابواب علوم باطنی

در غنی

تاج الدین

در غنی

برایشان مفتوح شده بود است و احوال و مقامات عالیه از باب ولایت میرگشته و ایشان از اقربای
 خدمت مولانا حاج الدین در غمی اند و حضرت خواجه محمد یار ساقدس سره ایشان را دیده بوده اند
 حضرت ایشان میفرمودند که بخداست مولانا محمد پیشاغوی مرا خوشی هست بواسطه حضرت مولانا حاج الدین

در غمی رحمہ اللہ

خواجه ابراهیم شاشی رحمہ اللہ

خال حضرت ایشان بوده اند عالم و عارف و فاضل و کامل بوده اند و از اذواق و مواجید این طائفه
 نصیب تمام داشته اند در مبادی حال بحضرت سید شریف جو جانی علیه الرحمہ در سمرقند مصاحبی بوده
 در مدرسه لکی تیمور و از ایشان استفاده علوم متداوله میگردد و با اتفاق ایشان ملازمت
 حضرت خواجه علماء الدین عطار قدس سره می نموده اند و در آن مجلس عالی استفاضه این نسبت
 شریفه میفرموده اند حضرت ایشان می فرمودند که خال من خواجه ابراهیم علیه الرحمہ بر سر تعلیم من
 این نسبت نوشته بوده اند که بیست پیدا است حال مردم را آنچه چنان که هست نه خرم کسی که فاش کند
 پرنمان که هست نه میفرمودند که روزی خال من کیفیت داشت که در گورستان چاکر دیزه میگذشت
 و بر و دل این بیست میخواند می گوئی که بیست فراق دوست اگر اندک است اندک نیست آردن
 دیده اگر نیم دوست بسیار است نه میفرمودند که از خال خود یاد دارم این رباعی را که میخواندند بر آسم
 مانده ز خود فانی مطلق نشود نه از حد نبرد اد محقق نشود نه تو حید حلول نیست نابودن تست نه عارن
 بگذان آدمی حق نشود نه

خواجه عماد الملک رحمہ اللہ

خواجه عماد الملک شیخی بوده اند فاضل و کامل و حاجی الحرمین و منبسط الحال که همیشه حضرت ایشان
 در عقد ایشان بوده میفرمودند که خواجه عماد الملک پدیدن پدر کلان من بتا نشکند آمده بودند و شب
 اینجای را با شنیدند شب از غایت گذاشته بود و خدمتکاران همه رفته بودند و سر خواب نهاده من و
 یک پسر پیش ایشان مانده بودیم و من بسیار غمخوار بودم از من متوقع نبود که این مقدار تو غم نشست
 ایشان از نشستن من تعجب می نمودند و با هم حکایت می گفتند و من استماع میکردم از آنجا که خواجه عماد الملک
 این سخن فرمودند که از مجموع احوال و مواجید استقامت بهتر و محبوب تر است چنان که

در مبادی حال

گفته اند بیست یاریم ملک استقامت ده و بیست استقامت ز صد که است به مولانا مسافر عزیز بی بد و ده
از سلسله مشایخ ترک و حضرت ایشان در مبادی اسفار و احوال بادی مصاحب و دانشمند و فیروزند
که در احوال مسافرت یک زمستان با مولانا مسافر در شاهرخیه بجزیره بودیم وقتی مولانا مسافر بود لایست
شماش آمده بود فرمود که در آن فرصت که در فرکت بودیم خواجہ عماد الملک نزد ما آمدند و التماس
کردند که ایشان را طریقه گوئیم ما گفتیم اول شما وجود معنوی پیدا کنید بعد از آن ما طریقه گوئیم و سلسله
شمار اہمیت و ادیم خدمت خواجہ عماد الملک بعد از ستر و زیج گفتند ما نیز بیج گفتیم حضرت ایشان
فرمودند کہ من مولانا مسافر را گفتیم عجب بوده است کہ خدمت عماد الملک گفتند اند کہ ما را وجود معنوی
حاصل است مولانا مسافر گفتند وجود معنوی چیست من دانستم کہ وجود معنوی کہ مولانا مسافر میگوید
وجود معنوی مصطلح نیست گفتیم وجود معنوی آنست کہ طالب وجود معنویت مولانا مسافر تعجب کرد و گفت
می بیند کہ بواسطہ صحبت با لطافت و تہنیه امثال این سخنان شمار آنچه نہ حاصل شدہ است حضرت
ایشان فرمودند مولانا مسافر نمیدانست کہ ما آنرا پیش از صحبت و مصاحبہ و ملاقات و سہ
میدانستیم انتہی کلامہ قدس سرہ پوشیدہ نماند کہ وجود معنوی با مصطلح صوفیہ قدس اللہ ارہ اہم عبارت
از ولادت ثانیہ است کہ بیرون آمدن سالک است از مشیر طبیعت و احکام وی چنانچہ حضرت عیسی
علیہ السلام فرمود کہ من بلج ملکوت اسموات من لم یولد فی زمین یعنی در دنیا یا ملک آسمانها کسی را
متولد نشود و بار و بار کہ بود وجود معنوی باین معنی کہ مذکور شد مشرف شدہ باشد ہر آئینہ ویرا حاجت
بآن نخواہد بود کہ از کسی طریقه التماس کند پس وجود معنوی درین محل عمول بران باشد کہ طالب باین وجود
مناقی است و آنکہ وی طالب وجود شدہ بسبب آنست کہ از تو این وجود اثری بر وی نماند پس
بہا زینوان گفت کہ ویرا این وجود معنوی حاصل است واللہ اعلم پریمی عزیز ادبی امام حضرت
ایشان در آن ایام از تاشکند آمدہ بودند پیش ایشان این حکایت گذشت فرمودند کہ آنرا الامر
مولانا مسافر خواجہ عماد الملک را طریقه گفتند و خدمت خواجہ از مریدان مولانا بود و بعد از بعضی تجاویز
این سلسلہ امتناع افتادہ کہ فرمودند در بخارا پیری دیدیم از خلفا مولانا مسافر کہ میگفتند خدمت
مولانا و تطہیر لباس و سایر آداب شریعت و طریقت احتیاط بلوغ و اہتمام داشتند
پیش ایشان نشستہ بودیم کہ صباغی دہ آفت از برای ایشان رنگ کرد و آورد و ایشان جب از

اورا گفتند این آفتت بار با زیر آب اندازد بسیار بال تا پا که نشود که در خاطر من ترودمی آید صباغ
گفت ای مخدوم رنگ و طراوت اینها ضایع میشود و در رخ و محنت من باطل میگردد ایشان مهالنه کرده
آن مرد بیچاره شده بر خاست و آفتت بار را برد و خدمت مولانا مراقب شد مدد در خاطر من اعتراضی
افتاد که فقری یک دو هفته زحمت کشید آفتتبار را رنگ خوب کرده و بخدمت آورده و هیچ نجاستی نایابکی
ظاهر نی بینمه مبالغه بود که خدمت مولانا کرد و تا آخر نفی آن خاطر کرده من نیز مراقب شدم و چشم
پوشیدم در آن اثنا غیبی واقع شد دیدم که برای میروم و مولانا در پیش من میروند ناگاه که برای می
بنایت بلند پیش آمد و راهی دار و بسیار بار یک و تار یک و ناهموار و خدمت مولانا را دیدم که بران
راه آسانی با ما میروند و همچو مرغ تیز پر پرواز گنان میگذرند و من بخت و مشقت بسیار چون وضعی باشکسته
افتخار و خیزان بالا میروم و در هر گامی که میروم بهم آنست که بستم و پاره پاره شوم ناگاه حاضر شدم و مفارقت
این حال خدمت مولانا نیز از مراقبه سر بر آوردند و فرمودند ای فلان ما اگر در تطهیر و نظهر لباس سائر بود
احتیاط بلنج کنیم بر امثال آن کوه بلند در راه تنگ و تار و پشمک و دیدی آسان بالا نمیشویم رفتند

خواجہ شہاب الدین شاشی رحمہ اللہ

بعد پوری حضرت ایشان اند و صاحب آیات و کرامات و احوال و مواجید بوده اند و با مجاہدین
و مجاہذیب صحبت بسیار میداشته اند و اکثر اوقات بر زراعت و گاہی بر تجارت مشغول بوده اند و غلب
چنان بوده است که در سفرهای خود ہمراہ مقیم نمیشده اند و تنها سفر میکردند اند اگر گاہی قطع طریقت
سمرہ را بر ایشان میگرفتند ایشان باواز بلند مجذوبان را یکیک نام می ده اند و بدو میخوانند فی الحال بجماعت
حاضر می شده اند و دفع دزدان میکردند و ایشان را سلامت میگذرانیدند و ایشان را دو پسر بوده است
یکی خواجہ محمد و دیگری خواجہ محمود که والد بزرگوار حضرت ایشانند منقول است کہ چون خواجہ شہاب الدین را وقت
رسیده است بفرزند بزرگوار خود خواجہ محمد گفتند کہ فرزندان خود را بسیار تا ایشان را و دعای تم خواجہ محمد را دو پسر بوده است
خواجہ اسحاق و خواجہ سعید هر دو را آورده است خواجہ شہاب الدین ایشان را از خدمت اند و فرموده کہ محمد فرزندان تو بمی
پریشانی و سرگردانی خواهند کشید خاصه خود و سبب گردانی خواجہ اسحاق وی خواهد شد و بعضی اوصاف نامرئی ایشان گفته اند
بعد از آن خواجہ محمود و اللہ حضرت ایشان را کہ برادر خود خواجہ محمد بوده گفته اند تو نیز فرزندان خود را بسیار حضرت ایشان را
خل بجا بین خود بوده اند ایشان را در خود قہر پیچیده آورده اند چون نظر خواجہ شہاب الدین بر ایشان

بزرگوار

افتاده اضطراب کرده اند که مرا خیر ایند ایشان را شیر اینده انما ایشان حضرت را بر کنار خود ننهادند
 و روی خود را بر تمام اعضای ایشان مالیده گریه بسیار کرده اند و فرمودند آن فرزند می که من مصلحت
 انبیت در بیخ که در ایام ظهور روی نخواهم بود و تصرفات ویران عالم نخواهم دید و بد باشد که این
 مفسر عالم گیر شود و شریعت را ترویج کند و طریقت را رونق دهد سلاطین این روزگار سر بر خط
 فرمان او نهند و تن با مردمنی او در دهند و کارهای که از وی در وجود آید پیش از وی از مشایخ
 کبار نیز نیامده باشد و هر چه از مبداء تا منتها بر حضرت ایشان گذشته است همه را یگان یگان بر سبیل جمال
 ظاهر کرده اند و یکبار دیگر روی خود را بر همه اعضای ایشان مالیده اند پس بخواه محمود داده اند و ایشان را
 وصیت کرده اند که این فرزند مرا نیک نگاه داری و تربیت دهی چنانچه باید و شاید بجای آری بعد از آن روی
 بخواه محمد کرده فرمودند که بخاطرت نیاید که پسر فرزندان مرا چندان ننواخت و بفرزند محمود بسیار رود
 چه توان کرد فرزندان ترا آن نوع ساخته اند و فرزند محمود را این نوع ذلک تقدیر العزیز الحکیم العظیم

من چه کنم
 خواجہ محمد شاشی رحمہ اللہ

این لفظا را بر آن کسبت با خود نظر کنی و عبارات از قول نبی است از حدیث
 در آن لفظا را بر آن کسبت با خود نظر کنی و عبارات از قول نبی است از حدیث

بر اور پوری خواجہ شہاب الدین بوده اند حضرت ایشان میفرمودند که خواجہ محمد برادر خواجہ شہاب الدین
 نیز از اذواق طور و لایبت بهره تمام بوده است خواجہ شہاب الدین که میفرموده اند ما ام برادر خود
 مداد احسنی را که از احکام آن دیار بوده قبول نکرده بودند میان ما و ایشان کسی واسطه نبود مقاصد
 دیگر را بی نامہ و قاصد معلوم میکردیم و چون خبر وی قبول کردند و بوی اختلاط نمودند تشبیهی آن خفاط
 این معنی از ما مفقود شد و بواسطه احتیاج افتاد و بکتابت قاصد محتاج شدیم

خواجہ محمود شاشی رحمہ اللہ تعالی

ایشان فرزند خود خواجہ شہاب الدین بوده اند و والد بزرگوار حضرت ایشانند و از مذاق این طائفه
 نسرینی تمام و خطی و افراشته اند و حضرت ایشان با استدعا خدمت و در رساله بغایت نافع در طریقه
 احکام قدس شد و او اہم تالیف کرده اند چنانچه مشہور است و در اول آن فرموده اند کہ سبب تالیف
 این مختصر آن بود کہ خدمت والد این فقیر زقمہ اللہ و لنا اہل ما فیہ بنا بر حسن ظنی کہ ایشان را باین فقیر
 و امر فرمودند باینکہ باید کہ برای چیزی نویسی از سخنان اہل اللہ کہ عمل بان سبب بقامات علیہ حصول اہل علم مستفید

که خارج از طور نظر و استدلال است کرد و کما قال البقی صلی اللہ علیہ وسلم من عمل بما علم ورفی اللہ علم ما لم یعلم و
 امتثال امر ایشان مر این فقیر را واجب نمود چو که ادب با حضرت را بوبیت مقتضای اینست زیرا که وصول
 اثر بوبیت حق سبحانه باین فقیر اولاً بواسطه ایشانست و قال بعضم فی تحقیقہ از ادب حضرت را بوبیت
 آنست که مظاهری که قبول اثر بوبیت کرده اند تعظیم ایشان از حیثیت نظریت واجب دانند زیرا که این
 تعظیم نیز بحکم والیه ترجیح الامور عاید بآن حضرت است لایح منقول است که خدمت خواجہ محمود را
 علیہ الرحمہ پیش از آنکه حضرت ایشان از صلب ایشان برحم و والدہ نقل کنند جذبہ قوی وارد شده
 بوده است که چند گاه بمجاہدات دریا ضاقت شاقه اشتغال داشته اند و بتقلیل طعام و سکونت بردوام
 و ترک احتلاط خواص و عوام قیام نموده اند و آن جذبہ مدت چهار ماه برداشته است درین
 اثنا حضرت ایشان از صلب خواجہ محمود برحم و والدہ نقل کرده اند و بعد از آن جذبہ خوابه
 تسکین یافته

فصل دوم در ذکر تاریخ ولادت حضرت ایشان و احوال ایام صبا و ششم از شمائل
 و اخلاق و اطوار آن حضرت پوشیده نماند که ولادت حضرت ایشان در ماه رمضان سنہ است
 و ثمانتہ بوده بعضی عزیزان که حضرت ایشان قربت قریب داشتند و از بنی انعام آن حضرت بودند میفرمودند
 که بعد از ولایت حضرت ایشان تا والدہ ایشان از نفاس پاک نشده اند و غسل نکرده اند آن حضرت
 ایشان ایشان نگرفته اند و چهل روز شیر ایشان نمکیده حضرت ایشان میفرمودند که من یکساله بوده ام
 میخواستند که سرم را تراشند سوری ساخته بوده اند که ناگاه خبر فوت امیر تیمور در افتاده و مردم
 در ہم زده شده اند چنانچه آشما که می بختند اند فرصت نشده است که آنرا بخورند و دیگرها خالص
 گروه اند و بگوهر آمده و در آن زمان آباء گرام حضرت ایشان در باغستان می بوده اند
 حضرت ایشان را از زمان صبا و صغر سن باز آنرا رشد و بسبب سعادت و انوار قبول و عنایت
 حق سبحانه در حین بسین روشن و پیدا و ظاهر و بویا بوده است تا غایتی که هر که انظر بحال مبارک
 ایشان می افتاد بے اختیار ایشان را نشنا می گفتند و دعا میکردند بعبادت ستاره خطر ترا خوانده
 و ننگ گفته بفرشته روی ترا دیده و دعا کرده ب حضرت ایشان را از سه چارساگی باز نسبت آگاهی
 بر با حق وانه حاصل بوده است می فرموده که در طفولیت بکتاب آمد شد میگردم دل من بفرقت

همه وقت بحق سبحانها حاضر و آگاه می بوده و در آن وقت مرا عقیده و چنان بود که همه مردم عالم نمود و بزرگ
 ترین و بجا آمدن یکبار در آن اوقات فصل زمستان بود در صحرائی پای من بد لائی فرود رفت و کفش از پای
 من جدا شد و در گل با من و بود و بنایت سرد بود و تا بر آوردن کفش از گل غفلت عارض شد و از نسبت
 گاهی باز ماندم فی الحال خود را علامت کردم و یک متاثر شدم چنانچه گریه بر من مستولی شد در آن
 نزدیکی غلام دهقانی گاومیه اند با خود گفتم که این غلام دهقان با وجود تشنگی گاواندن و زمین
 تشنگان فتن از نسبت آگاهی بجانب حق سبحانه غافل نیست تو باین مقدار مشغولی غافل شدی و گمان
 من در آن سن آن بود که همه کس را در همه حال این نسبت حاصل است میفرمودند که تا من بجد بیخ
 شریک ترسیدم ندانستم که مردم را غفلت می باشد خدمت مولانا جعفر علیه الرحمه که از کبار اصحاب
 حضرت ایشان بودند و ذکر ایشان در مقصد سوم خواهد آمد میگفتند که آن حضرت میفرمودند که من در او
 سال بودم نمیدانستم که کسی از حق سبحانه غافل می باشد گمان می بردم که حق سبحانه همه خلق را درین وجه آفریده
 است که از وی غافل نمی باشند از آن معلوم شد که آن عنایتی که بوده است از حق سبحانه غفلت بعضی
 و بر یافت و اجتهاد بسیار بعضی را این مرتبه میسر شده است و بعضی را نمی شده از خدمت خود
 اسحاق که پسر عم حضرت ایشان بوده است منقول است که میفرموده که ما و سایر اطفال در صغر سن
 هر چند میخواستیم که حضرت ایشان را در بعضی افعال و لایحه که متفق بودیم که است مشغول سازیم هرگز میسر
 نشد در اول خود را چنان می نمودند که مگر مشغول خواهند شد چون وقت آن می رسید فراری نمودند
 همیشه در ایشان معنی عصمت مشاهده می افتاد حضرت ایشان میفرمودند که در صغر سن بر در من از
 شیخ ابوبکر قفال شناسنی حضرت عیسی علیه السلام را بخواب دیدم که ایستاده از من خود را در قدم مبارک
 ایشان انداختم ایشان سر مرا از خاک برداشتند و فرمودند که خوار که ما را ترتیب خواهم کرد تعبیر این
 خواب نوعی بخاطر من آمد این خواب را پیش بعضی از یاران خود گفتم ایشان تعبیر بطیب کردند یعنی ترا
 از علم طلب نصیب خواهد شد و باین راضی نبودم در خواب ایشان گفتم که تعبیر شامری من نیست من بوجه
 دیگر تعبیر کرده ام و آن آنست که حضرت عیسی علیه السلام مظهر ایمان است از او یا هر که بصفت جدا
 ظاهری شود میگویند او درین زمان عیسی المسمی است و چون ایشان ترتیب این فقیر بر خود گرفتند
 درین فقیر صفت ایمان و قلوب بینه حاصل خواهد شد میفرمودند که بعد از اندک مدتی بوجه حسب این تعبیر

حق سبحان و تعالیٰ مشرف گردانید که این معنی بگوشه رویوست و بسی مردم از تنگنای محفلت بفضای
 حضور و شهنور رسیدند میفرمودند که در مبادی حال خواب دیدم که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم با جمعی
 انبوه از اصحاب و غیرهم در پای کوهی بغایت بلند ایستاده اند ناگاه بفقیر اشارت کردند که بنیامر برود
 باین کوه بالا بر من آن حضرت را برگردان گرفته بالا بروم و بقلعه آن کوه رسانیدم آن حضرت صلی الله
 علیه و سلم استخوان فرمودند و گفتند من دانستم که ترا قوت این هست و این کار از تو می آید لیکن خواستم که
 دیگران نیز بدانند میفرمودند در مبادی حال حضرت خواجه بزرگ خواجه بهاء الدین راقدس ^{سید} سره
 شبی خواب دیدم که آمدند و در باطن من تصرف کردند چنانچه پاهای من سست شد بعد از آن روان شدند
 و من بروی که تو انستم خود را بحضرت خواجه رسانیدم روی باز پس کردند و فرمودند که مبارک باد و
 میفرمودند که بعد ازین واقعه خدمت خواجه محمد پارسا راقدس سره خواب دیدم و ایشان نیز خواستند
 که در من تصرف کنند اما نشو انستند میفرمودند که پیری بود بسیار دل پرور گاه افغ بیگ مرزا که مردم را
 گاهی از برای سیاست می انداخت و چو بهامیز در روزی به تاشکند پیغام فرستاد که شیخ زاد با در مرزا
 جمع شوند که بیدین ایشان می آیم همه جمع شدند هفت تن بودند من از همه خود تر بودم چون آن بسیار
 با هر کدام که مصافحه و معاذنه کرده آن کس را کیفیتی شد که از پای و راقدا و بغلطید چون با من مصافحه کرد مرا نیز
 کیفیتی شد اما بسکدستی کردم و بروی چسبیدم و غلطیدم و بر این چپتی و چابکی از من بغایت خوش آمد
 و متعجب شد و با آنکه من خردترین همه بودم و مرا بر همه تقدیم کرد در سخن روی بمن آورد درین اثنا بر خاطر
 گشنت که با وجود تصرف و استیلا بر باطنها این چه کار است که ایشان اختیار کرده اند و بر این آن خاطر
 انشراقی شد فرمود که من مرید خواجه حسن عطار بودم و مدتی در ملازمت ایشان بسر بردم و بسبب باطن اشتغال
 دانستم و هیچ گونه فتنی نمی شد آخورد در دل خود را بخواجه عرض کردم فرمودند که ترا بر درگاه سلاطین
 خدمت اختیار می باید کرد که مد تو بر روزگار مظلومان تواند رسید پس مرا باین شغل اشارت فرمودند و بامیر ^{سید}
 که از امرای میرزای افغ بیگ بود سفارش تو کنند و مرا وصیت کردند که همیشه در کفایت مهات ملین و
 امداد فقر و مساکین سعی بلیغ نمائی و اگر مسلمانی را همی بین آید که از کفایت آن عاجز باشتی باید که در غم
 آن شوی و خود را ملول و لیدی و بر ملالت خواب کنی امید است که این معامله مفضی بفضی شود بعد از آن
 من بفرموده حضرت خواجه مشغول شدم در آن اثنا مرافعتی دست او و عقد باکشتاد حضرت ایشان میفرمودند

که در آن احوال حال چنان میازمندی بر باطن من مستولی بود که هر کس از آزاد و بنده و سفید و سیاه
و صغیر و کبیر پیش آمدی سر بر پای او می نهادم و تبریح و ابتهمال تمام نمیت و التفات خاطر از وی در پیش تو
میفرمودند که در احوال پدرم از راعت در گلشن بود یکبار غله بدست نرک صحرائی پیش من فرستاده بود
که آنرا در جای کف من بصبط غله مشغول شدم و آن ترک بواجبهای خود را گرفت و رفت و وقتی واقف
شدم که زفته بود در باطن من اضطرابی عظیم پیدا شد که از وی تندی و ریزه مگردی و نیاز می پیش تیا و رو
اندو می عجب ازین تقصیر در خود دریا فتم خله را همچنان گذاشتم و در عقب وی بجمعیل تمام رفتم و پیرا در بنه را
شهر یافتیم به نیاز و تضرع تمام سر راه بروی گرفتیم و از وی درخواستیم که گوشه خاطر می بین دار و نظر
در کار من باشد که برکت تو حق سبحانه بر من رحم نماید و گره بسته من بکشاید آن نرک صحرائی متعجب تیره شده
گفت غایب شما بقول مشایخ نرک عمل می نمایند که گفته اند هر کیم کورسانگ خضر سل هر تون کورسانگ
فخر سل و گرنه من نرکی ام صحرائی بنفایت به حاصل که روی خود و ابصر و رت می شویم ازین معنی که شما طالب
آید مرا چه خبر از کثرت نیاز من در آن ترک افروزی و کیفیتی پیدا شد و دست بدعا برداشتم و مراد ما چند کرد
من بسے کشادها از دعا روی در باطن خود مشاهده کردم میفرمودند که در نوروی و امانت من بسیار قوی بود
تنها از خانه بیرون نمی توانستم آمدن می امری عارض دل من شد و زور آورد و قوت کرد کار بجای رسید
که صبر و قرار نماند و اختیار از دست رفت بی اختیار و بی طاقت از خانه تنها بیرون آمدم ذوق آن
شد که بجزارشیح ابو بکر فقال شاشی روم بزار در آدم و ساعتی پیشتر شیش نشستم هیچ خوف نشد از آنجا
دغدغه طواف مزار شیح خاوند ظهور شد آنجا نیز رفتم و هیچ نترسیدم و از آنجا بزار خواجوا بر ابراهیم کیمیا گرفتیم
و از آنجا بزار شیح زین الدین دعا و عارفان رفتم و هیچ خوفی و ترسی در خود نیافتم دیگر بدرد جان نیست
عزیزان در آن نوروی در هیچ مزاری و موعنی همیب نترسیدم میفرمودند که در مبادی حال که محل غلبات
احوال بود و شهاب اگر مزارات تا فکندی گشتم و آن مزارا عابسی از یکدیگر دور است گاه بودی که در یک شب
همه را گشتم و در آن زمان بس بلوغ شرعی رسیده بودم متعلقان را تو هم شده که بسا و اهل نامرضی مشغول شوم
شخصه را که پان فقیه همیشه بود و اخوات رضاعی در میان ما ثابت بود از عقب من فرستاده بوده اند
تا احوال من شخص و تبس ناپیشی در مزار شیح خاوند ظهور در مقابل قبر ایشان نشستم بودم این شخص آمده
پیش من رسیده دست در من زد و پهلوی زد گفتیم ترا چه می شود گفت چیزهای عجیب در نظری آید و در یکسنت

که هلاک شوم اورا بخانه رسانیدم پیش مردم مارفته و گفته از وی اندیشه مکنید و دل جمع دارید که ویرا کار
دیگر پیش آمده است و چنین گفتند تا آنکه او مرد مردانه بان مزار نتواند و در آمدن وی تنها رفته است
و در مقابل قبر شیخ خاوند ظهور نشسته بعد از آن مردم ما دانستند که ما را ابتدائی که واقع است میفرمودند
که در بدایت حال سحری در مزار شیخ ابو بکر قفال شناسی که جای بغایت مهیب بود تا که است چنانچه در
روز کسی آنجا تنهای ترسیده نشسته بودم و در تاشکند کی جبری بود که با ما در مقام عناد و انکار تمام بود و در
فرستی می جسد و ترسید بود که با ما آزاری و ایدائی رسانند و بی درین سحر و کین ما بوده است چون
ما آنجا ششم و هفتم و نهم در پیش افکنده زمانی بایشدم ناگاه از کمین گاه دوان و دوان و نعره زنان و عریده
کسان برای ترساییدن و هراس دادن ما بر سر ما و دید ما را خود مجال آن نبود که از نعره و صدای وی ترسیم
یا بوی و بوی از آن حرکات بدل ما راه یابد همچنان سرور پیش افکنده برقرار و حال خود بودیم و قطعاً پروای
وی نکردیم وی چون آن حال مشاهده نمود بغایت انفعال زده شده و از افعال خود جلیل گشته پیش ما
گریان گریان روی در افتاد و زمین پوشیدن گرفت و یکی از یاران و مجربان شد و میفرمودند که شبی دیگر
در مزار شیخ زین الدین کوی عارفان نشسته بودم و آن مزار لیست که از شتر بر یک کنار است و در آن
حوالی و فو اهی مردم کمتری باشند و در تاشکند کی دیوانه بود بلند بالا و قوی میکل که روز روشن در میان
بازار مردم از وی بی هراسیدند و در آن ایام کسی را کشته بود ناگاه درین دل شب درین گوشهستان
پیدا شد و شتر بر سر آورد و غوغا برداشتند که از اینجا بر نیزه پیرون رون اصلابوی التفات نکردم
و از نسبت خود گشتم و از تو جهی که دیشتم بازینا دم و وی همچنان ابرام و میالعه می نمود ناگاه و دید
شناخامی و درختان که در سر مزار بود شکستن گرفت دو سه بزرگ بر هم بسته آورد و بسجده سر مزار در آمد
و آنجا چو غمی سوخت پیرون آورد و غرضش آنکه آتش در آن چو بهما زند و بر سر من افکند درین کار بود
که بادی بوزید و آن چراغ ببرد و آتش غضب وی بر افروخت و غوغاه آتش در گرفت و چون وی
طیان کرد چون رعدی عریذ و گرد من می دوید و پا خود چیزها میگفت و من مطلقاً بوی التفات نیکردم و
پسج ترود و ترزل بخاطر خود راه می دادم تا روز معاطه وی با من این بود چون صبح شد باز از آنجا
در آمد و باز شخصی را یکشت مردم هجوم کردند و ویرا قتل رسانیدند میفرمودند آنکه مردم بیگو بیند که
در مزارات ما را چیزها پیش می آید هرگز نسبت بمن واقع نشد غیر آنکه شب پیش او ان مزار حضرت

بجای

بجای

شیخ خاندانم که شسته بودم ناگاه از بالای ایوان چیزی سیاه بر زمین افتاد و می نعلطید اندک نشویشته
 در خاطر من پیدا شد بر خاستم و رفتم یکبار دیگر بشی نشسته بودم از تنگ سروهای که در پیش ایوانست
 آواز سرفه آمد بر خاستم و پیش کشتم دیگر چیزی واقع نشد این همه که برگردم از ارات می کشتم میفرمودند
 که منت بان خواجه عبدالحق روح الله در و نه که در بازار با میر و ندیده آواز با بگوش ایشان ذکر می آید
 غیر ذکر هیچ نمی شنود در ببادی حال ذکر چنان غالب شده بود که از باد و بهر آواز که بگوش می آمد ذکر شنوده
 می شد یکی از مردم تا شنید که او را محمد جاهانگیری گفتند دل و جای داشت سودی ساخته بود و فرستاد
 و از سمرقند خوانده و سازنده و خودی و جنگی بان ولایت آورده در ششی فوغوغا و عظیم داشت بصورت
 موافقت کسی نزدیک آن منزل رفته بودم همه آوازهای مردم و نغمهای عود و چنگ ایشان مرا آواز
 ذکر نمود و غیر ذکر هیچ نمی شنودم دوران وقت درین بهره سالگی بودم

نوشته
 تاریخ

ذکر فقیر و مجروح حضرت ایشان در ببادی حال میفرمودند که در زمان میرزا شایخ در بهری
 بودم و در ابر فلسه قدرت نبود دستاری داشتم که ما چها از وی آد کخته بود هر بار که یک ماه چه راه بند کردم
 یکدی وی دیگر فرومی آویخت روزی در بازار ملک می گذشتم که ای از من سوال کرد و من هیچ ندانستم
 که بوی دهم دستار از سر خود برگرفتم و پیش آتش پزی انداختم و گفتم این دستار پاک است بعد از دیگر
 شستن بشوین در دیگر مالیدن آنرا تا کجا بهار و این گدارا چیزی نه ده آتش پز گدارا خشنود
 ساخت و دستار را بادب تمام پیش آوردم قبول نکردم و گفتم میفرمودند که بسیار مردم را خد متها
 می کردیم ما را نه اسپسی بود و نه مرکبی در یک سال قبالی نمی پوشیدیم که پنهایی وی بیرون می آمد و در
 مدت سه سال یک پوشین می پوشیدیم و در هر سه سال یک موزه تا بستان میفرمودند که در اول
 مسافرت یک زمستان با مولانا مسافر در شاه خچه بودیم خانه داشتیم که در آن بر کوه بود زمین خانه
 از کوه بسیار نسبت بود و در وقت باران آب ولای در می آمد سحر با مسجد میرفتم و آنجا نماز میکردم و در
 زمستان جامهای من بسیار تنگ بود و نصف اسفل بدن من هیچ گرم نمی شد میفرمودند که اسباب جمعیت
 را همیا کرده ایم کسی می باید که کار کند اگر اسباب جمعیت را سبب تفرقه و بطالت سازد غنچه پس عظیم
 خواهد بود هرگز ما را در غرمتها که طلب این کار رفته بودیم و او بر لب آب گرم بر اے طهارت
 ب تشویش بدست نیاید از صحبت شیخ بهاء الدین عمر بخت و غم و طهارت ساختن گاهی بشهر میرفتم

بخاطر میگذشتند که چه شدی اگر شیخ آن مقدار کردندی که آب گرمی در پختند با برای طهارت فقرا این
 جای میرشد می طبر نبود ما خود جیره و شمع و آب طهارت و جای طهارت و حمام و ما محتاج خوردن پوشیدن
 همه برای اصحاب مهیا کرده ایم پیش از هجوم مشاغل فرصت بغایت غنیمت است میفرمودند که پنج سال
 در هر می بودیم گاه بود که هر هفته دو بار سینه بارخانه شیخ بهاء الدین عمر می فرم درین مدت آنجا دو بار چربی
 خورده ایم و سبب آن بود که برادر میر فروزش شاه میر محمود شاه بجان شیخ آمده بود ظاهر اگر سفندی آتش می افروخته
 بودند ما و مولانا سعد الدین در پیرون نشسته بودیم پیش ما طعام آوردند و یکبار دیگر خدمت شیخ
 بسبب افطار کردن و دندانهای ایشان سالم بود سبب بسیار تناول فرمودند در آن ایام دندانهای
 من دررد میکرد آمد کی سبب برسم موافقت فرودم میفرمودند که ما و مولانا سعد الدین روزی بخدمت
 شیخ رفته بودیم در آن روز هو بغایت صاف بود خدمت شیخ میخواستند که بسط کنند ما را گفتند که
 که پیش مولانا جلال الدین رودیکه برای شما طعامی سازد و این مولانا جلال الدین برادر طریقت
 ایشان بود و شیخ دستولی مزار خواجیه سمره بود و حال آنکه من هیچ وقت طعام متولی نخورده ام
 بنا بر فرموده شیخ رفتیم مولانا جلال الدین در آن صبحی بزرگ که در پیش مزار واقع است ماهی گرفته بود
 بیست منتقال بوده باشد آنرا کباب ساخت و پیش ما آورد و بعد از آن مدتی مدید بکراقمه
 مشغول شدیم مولانا سعد الدین اشارت کردم که پیرون آیم بر خاستیم و پیرون آیم میفرمودند که آشت
 فرج تریزی مردی بود که در زمان میرزا شاه رخ صاحب عیار و مهر صرافان و زرگران بود و بخانواده
 خواجگان قدس الله در احم ارادت بسیار داشتند و از حضرت خواجیه پارسا قدس سره
 به تعلیمی و اتقانی خاص مشرف شده بودند در هر می طعام کسی نمیخورد و می این معنی را دانسته بود در
 غره ماه رمضان سه گندی خورده بود و حیل ساخته که اگر شب در خانه وی افطار نگیرد دم زن بروی طلاق
 می شد بحسب ضرورت شهبای رمضان آنجایی بایست رسید از وی بسی خدمتها و تنفقها دیدیم و ما را
 در آن زمان استعداد آنکه ویران خدمت مکافات کنیم نبود بعد از آن که مکنش شد وی وفات یافت بود
 اما پس ویران شد و هزار دینار کیکی رعایت کردیم و غیر از آن خدمات دیگر بجای نیز آوردیم
 حضرت ایشان از ابتدا عمر تا انتها هرگز بدیه و تحفه کسی قبول نکردند مولانا احمد کاریز
 علیه الرحمه مردی عزیز بود و از حضرت مولانا سعد الدین قدس سره به تعلیمی مشرف شده بود

و متوفی تمام داشت بعد از وفات حضرت مولانا سعد الدین قدس سره برای حضرت ایشان از بستم بره
سفيد پوست خود جامه دار بار یک رشته بود و چکر ساخته و در همه کار آن غایت احتیاط طریقی داشته بود
و از کار نیز بر رسم تحفه بستر نذر فرستاده و اتماس کرده که حضرت ایشان آنرا بپوشند چون نظر مبارک
ایشان رسایند نذر فرمودند که این جامه را میتوان پوشید و از آن بوی صدق می آید لیکن ما همه
عمر خود چیزی از هیچکس قبول نکرده ام خدمت مولانا را ما عذر خواهی کنید بکس آن
چکین را با چند بند کاغذ بر رسم هدیه بر اسامی مولانا تا احمد باریز باز فرستاد و در روزی حضرت
ایشان در صحرائی که چند فرسنگ از شهر دور بود میگذشتند و جمعی کثیر از اصحاب و خدام سوار
و پیاده در پای محله ایشان میرفتند و هوا بغایت گرم بود ناگهان از دور سیاه خانه چند نمود
و از آنجا سرتن متوجه این جانب شدند و با ایشان چیزی بود به تعبیر بسیار راه حضرت ایشان
می آمدند تا در جهاده سر راه گرفتند متر آن سیاه خانه بود یک بزغاله فریبگردن کس نهادند
و یک کاسه پودین بغایت بزرگ پر جفوات بدست دیگری داده در میان راه پیش محله ایشان نهادند
بر زمین نهاد و خادمان اسب و محضر را نگاه داشتند پس وی از روی نیاز سندی گفت تو هم این
بزغاله ایست حلال که نذر ملازمان شما کرده ام و این کاسه جفوات پاک است که آورده ام تا خادمان شما
خورند حضرت ایشان فرمودند که من نذر و هدیه کسی نمیگیرم بزغاله خود را بر من خود بر اما جفوات تو میگیرم
بها میدهم گفت جفوات را درین صحرا بهمانی باشد و قدری نمار و فرمودند که من چیزه کسی نفست
نمیگیرم پس خادمی را گفتند تا یک شاهرنی بوی داد و آنگاه جفوات را پیش طلبیدند و چشیدند پس همه
یاران و پیاده و سواره ازان خوردند و روان شدند

و در آن روز

ذکر غنا و تمول حضرت ایشان در نهایت کمال حضرت ایشان میفرمودند که در بیاد می حال
که در بهری بودم بلازمت حضرت سید قاسم تبریزی قدس سره بسیار می رسیدم و ایشان کاسه آتش
نیم خورد و خود میدادند و میفرمودند ای شیخ زاده ترکستان همچنان که این ناخوشان ما قیام باشد اند
زود باشد که دینیای تو قیاب تو شود در آن وقت که حضرت سید این سخن میفرمودند مرا هیچ دینیای نبود
و در کمال ترک و تجرید بودم حضرت ایشان درس مهیت دو و سه سالگی بوده اند که خال ایشان
خواجرا بر اسم علیه الرحمه ایشان را از تا شنکند که وطن الوان ایشان است به نسبت تحصیل علم به سمرقند

آورده اند و ایشان را غلبه شغل باطنی از تحصیل علوم ظاهری مانع شده بنابر آن میل صحبت و ملاقات عزیزان
 این سلسله شجره ثقیفه قدس شد تعالی اردا هم کرده اند در وی بطلب این کار آورده چنانچه در فصل سوم ازین
 مقصد ایراد خواید یافت مدت دو سال در مادر امرالنسیر امین اکابر این خانوادگی گشته اند در بست
 و چهار سالگی متوجه شهر هرات شده اند و پنج سال در هرات با مشغول وقت صحبت داشته اند در ربیعت و
 نه سالگی بوطن مالدون باز گشته اند آنجا بنیاد زراعت کرده و با کسی شریک شده اند و بالتفاتی و سه
 یک زوج از حواله روان کرده و بعد از آن حضرت حق سبحانه در زراعت ایشان برکت بسیار ظاهر
 گردانید پوشیده نماند که مال و منال و ضیاع و غنار و گله و دره و مواش و اسباب و املاک حضرت ایشان از
 حدود اندازه افزون بود و از حیطه حساب و دائره شمار بیرون در گشت دوم که راقم این بخت آستان بوسیله
 حضرت ایشان مشرف شد از بعضی سرکار داران ایشان می شنیدم که مرز عمای آن حضرت از هزار و سی صد
 در گذشته اشک و در آن اوقات مشاهده افتاد که چندین مرز عمه دیگر خریده شده و حضرت محذومی مولانا
 نورالدین عبدالرحمن الجامی قدس الله سره السامی در کتاب یوسف و زلیخا باین معنی در اثنا منقبت
 حضرت ایشان اشارت کرده اند آنجا که فرموده اند سیرت هزارش مرز در زیر گشت است که زاد
 رفتن راه هجرت است به و آن فرزند که راقم این حروف متوجه آستان بوسی بود بقرشی رسید دیشی
 در منزل یکی از سرکار داران حضرت ایشان بود وی میگفت که من صاحب نسق جو بیار قرشی ام که مرز
 است از جمله هزار و سی صد مرز حضرت ایشان فقیر رسید که برین جو بیار چند زوج از حواله زراعت می شود
 لغت هر سال بجهت جوی پر داختن بعد دهر زوبه یک مرد بیرون میرود سه هزار مرجم میشود و روزی
 حضرت ایشان بنقریه فرمودند که من هر سال از مرز عمای خاصه سمز مند هشتاد هزار مرز من غله بنگ می
 عشر محصول خود بدیوان سلطان احمد میرزا اب میگویم فرمودند که حق تعالی در اموال من برکتی نهاده
 است که هر غرضی را که خرازان صاحب قوت هزارین غله خور می کنند در وقت کشیدن هزار و چهار صد هزار پان گله
 در آید یکی از طرازان که بعضی بنار غلات حضرت ایشان تعلق بوی میداشت میفرمود که شریح غله گاهی از دخل
 زیاد می شده در آن سال می گزیم هنوز در اینار خانه غله بسیار باقی می بود و مشاهده این حال سبب مزید
 آید میگشت بخت ایشان یکبار این معنی را از حضرت ایشان شنیدم که مال ما برای فقرای است پنجمین مال خا همیست
 در شکر روزی حضرت ایشان در معنی آیت کریمه او اعطینا کالکوثر می فرمودند که محققان در تفسیر این آیه چنین

در منزل یکی از سرکار داران حضرت ایشان بود وی میگفت که من صاحب نسق جو بیار قرشی ام که مرز است از جمله هزار و سی صد مرز حضرت ایشان فقیر رسید که برین جو بیار چند زوج از حواله زراعت می شود لغت هر سال بجهت جوی پر داختن بعد دهر زوبه یک مرد بیرون میرود سه هزار مرجم میشود و روزی حضرت ایشان بنقریه فرمودند که من هر سال از مرز عمای خاصه سمز مند هشتاد هزار مرز من غله بنگ می عشر محصول خود بدیوان سلطان احمد میرزا اب میگویم فرمودند که حق تعالی در اموال من برکتی نهاده است که هر غرضی را که خرازان صاحب قوت هزارین غله خور می کنند در وقت کشیدن هزار و چهار صد هزار پان گله در آید یکی از طرازان که بعضی بنار غلات حضرت ایشان تعلق بوی میداشت میفرمود که شریح غله گاهی از دخل زیاد می شده در آن سال می گزیم هنوز در اینار خانه غله بسیار باقی می بود و مشاهده این حال سبب مزید آید میگشت بخت ایشان یکبار این معنی را از حضرت ایشان شنیدم که مال ما برای فقرای است پنجمین مال خا همیست در شکر روزی حضرت ایشان در معنی آیت کریمه او اعطینا کالکوثر می فرمودند که محققان در تفسیر این آیه چنین

چنین گفته اند که دادیم ترا که تویی یعنی شهود احدیت در کثرت پس کسیکه این مشهد مقام اوست هر آنکه هر ذره
از ذرات کائنات اورا آئینه اینست که در آن جمال و جوی باقی مشاهده میکند اینچنین کسی را که سکه با سوسه
سبب مزید شود و تجلی وجود باشد اسباب نیوی چگونگی جمال مقصود گردد و جو بے اور اچگونگی صورت
بند و حضرت مخدومی قدس سره در کتاب تحف الاحرار و مناقب حضرت ایشان اشارت باین معنی کرده اند
آنجا که فرموده اند سبب زدیجهان نوبت شاهنشاهی که کوکبه فقر عبید اللسی : آنکه زحمیت فقر آنکه است
نواجذ احرار عبید اللسی است : پیروی زمین کش ز سر دهن است : در نظرش چون روی یک نمون
است : بیک روی ناخن چو بدست آید : من کی مرده فقر شکست آید : نه : لجه بحر احدیت دلش :
صورت کثرت حدف ساحلش : پیوسته در آن لجه : تا تو باب : بقره نه نوی فلک یک حساب :
ذکر خدمت و شفقت حضرت ایشان نسبت بکافه انام از خواص و عوام :
حضرت ایشان از ابتدا در حال تا انتهای مراتب کمال بر خدمت و شفقت آشنا و بیگانه و اعانت و برتقا
دوست و دشمن حریص و مولع بوده اند و در مجالس و محافل بر همه کس در خدمت سبقت ینموده اند
میفرمودند و وقتیکه در سفر قدم در راه می نهادند لانا قطب الدین صدری بودم دو سه بیمار را که مرض خصیه داشتند
تهد و بیماری میگردم بسبب شدت مرض بی شعور بودند جامه و بستر ایشان شنسنی می شدند آنها را
می شستم و دفع و رفع اذی از ایشان میگردم و این واقعه زود و زودی شد و مرا بواسطه بیماری
و لوازم آن خصیه شد در شب که نپ محرق دادم سه چار سبوی آب آوردم و جامها و بسترهای بیمار آن شستم
میفرمودند که وقتی در بهری بودم سحر باجمام پیر بهری میفرمتم و مردم را خادمی میگردم گاه بودی که پانزده
و شانزده کس را خدمت کردی و درین خدمت امتیاز میگردم میان یک و دو سفید و سیاه و آزاد و بنده نگاه
چنان بود که در گرم خانه حمام پنج شش کس را خادمی میگردم و بعد از خدمت مردم میگردم تا کسی را
دغدغه اجرت نشود و اگر شود مرا بنیاد بر در آخر حیات میفرمودند از بس که در حمام با بچین خدمتها میگردم آن
حرارت حمام کو فنی بطلیمت رسیده است ازین جهت حالا بجمام رغبت نمی شود بجمام کم تشریف می برند و
این جهت میگفتند میفرمودند که در طریقة نحو اچگان قدس اللہ تعالی ارواحم سمیت و خاطر مهر و دست
آنان می باشد که تقضای وقت پیست ذکر و مراقبه وقتی است که در آن وقت خدمت نمائند که زائل
و احوال مسلمانان رسد خدمتیکه سبب قبول ولی است بر ذکر و مراقبه مقدم است بعضی گمان برده اند که

بنو اقل عبادت از خدمت اولی است ثمره خدمت و محنت و تکلیف در دلهاست جبلت القلوب علی حسب
 من احسن الیهما سبب نیست هرگز نفرات نواقل با ترو ثمره و تیبوه که محبت مومنین است برابر نخواهد بود
 میفرمودند آنکه حضرت خواججه باء الدین و متابعان ایشان قدس اللہ تعالیٰ ارواحهم باسانی خدمت کسی قبول
 نمیکنند از جهت آنست که خدمت و تواضع از جمله احسان است و حسب محسن ضروری و بقدر محبت علاقه
 واقع چون ایشان بهیچ مشغول از بعضی خلق و نمی خواهند که ایشان را هیچگونه علاقه باشد بغير ورت
 سعی و اهتمام دارند که تا آنکه خدمت کنند نه قبول خدمت و از کسی خدمت قبول میکنند که در
 استعداد آن می یابند که روزی روز از طریق و طور ایشان بهره مند شود و علاقه وی از عالم بسبب
 قبول و التفات خاطر ایشان کمتر گردد و عالمی از جمعیت باطن او تصور و منور نشود و میفرمودند که من
 این طریق را از کتب صوفیه نگرفته ام بلکه از خدمت مردم گرفته ام نه آنکه مرا آموخته باشند اما خدمت
 را خاصیت اینست میفرمودند هر کسی را اندری در آورده اند مرا از در خدمت در آورده اند
 از محبت است که خدمت مرضی و محضار و محبوب من است هر که امید واری دارم ویرا خدمت می فرمایم
 و این بهیچ نخواهند که بهیچ هم ترا بکنند و بگریا کنند آن سفنگاه را به ازین مرد بان خواه پاپس
 فرمودند من هم چنین بخواهم که خدمت ترا بکنم و بگریا کند

ذکر مراعات ادب و خدمت حضرت ایشان نسبت به عامه خلق حضرت

ایشان همیشه در خلوا و ملا بکمال ادب ظاهر و باطن متصف بودند و در صحبت و خلوت آداب ظاهری
 و باطنی را رعایت می نمودند و راتم این مورد در آن اوقات همیشه سمات که ملازم آستانه ولایت ایشان
 بود و شب و روز بر ملازمت و خدمت مداومت می نمودند چهار ماه در کربلا و اولی مدت هشت ماه
 در کربلا شامیه هرگز ندیدیم که حضرت ایشان خمیازه کشیده باشند و یا بپسند و غیر آن یعنی دآبی از دهان مبارک
 بیرون آورده باشند یا بینی افشانده و هرگز ندیدیم که در ملا و خلوات از اوقات شب و روز
 مرتب نشسته باشند خدمت مولانا ابوسعید اوسبی علیه الرحمه که از جمله ملازمان آن آستان بود و مدت
 سی و پنج سال سر بر آن آستان سوختن میفرمود که در آن مدت که ملازمت و خدمت حضرت ایشان
 قیام می نمودم در هیچ صحبتی و خلوتی هرگز ندیدیم که ایشان پوست حوانه انگور و پوست سیب و امرود
 و آبی و امثال آن از دهان مبارک بیرون آورده باشند و هرگز ندیدیم که بینی افشانده باشند

و یا بنی از دبان بیرون افکنده بآنکه گاهی ز کام و نزله میداشتند و هرگز چوپی که موجب کراهت و نفرت
 طباع باشد از آن حضرت مشاهد و نیفتاد و از هیچ عضو ایشان حرکتی نامقبول صادر نشد همیشه در خلواطلا
 بیکمال ادب و حسن معاشرت متخلق بودند جناب نقابت مآب سید عبدالقادر مشهومی مد ظله العالی
 در زمان سلطان ابوسعید میرزا بسر گذر فرشته بوده اند بصحبت حضرت ایشان رسیده میفرمودند که شمی
 میرمز پدر عوین در محله کفگیر بلارست ایشان آمده و اعیبه کرده که آن شب در صحبت ایشان اینجا
 کند و فقیر در آن مجلس حاضر بود چون نماز خفتن گذاروند ایشان فرمودند که میرمزید میمان باست
 و میخواهد که ما دی اشب اجیا کنیم و مراعات جانب همان لازمست ما با بعضی یاران خواستیم نشست
 شما خواهد بود و بد خواب کنید و اگر خاطر شما کشد سحر آید من گفتم اگر اجازت فرمائید فقیر نیز باشم فرمودند اگر
 در خود تو نشستنی می یابید مانعی نیست فقیر با سگس و دیگر اصحاب ایشان در آن مجلس نشستیم و من
 از اول شب تا دم صبح مترقب احوال ایشان بودم بهمان وضع و روزی که در اول شب نشستند صلا
 و قطعاً ازین زاویران زاوگشتند و مطلقاً از هیچ عضو ایشان حرکتی صادر نشد تا وقتیکه نماز تمهید
 برخاستند و چون از نماز فارغ شدند باز بهمان نوع نشستند بریک قرار از روی تکلیف و وقار تا وقت طلوع
 فجر بی آنکه اثر نفاس و پنیکی از ایشان ظاهر شود و فقیر با وجود قوت جوانی در هر یک دو ساعت
 ازین بایران پامی نشستم و ازین زاویران زاومی گشتم و تکلف خواب را از خود دور میکردم و
 میرمزید نیز هر گز از التفات ایشان که حرکت میکرد و با وجود آنکه مرد مرطوبی بود مقدمات خواب نیز از او
 ظاهر نمی شد ایشان همچنین مراقب می بودند تا صبح و میدیدند از آن نسبت نماز با مداو برخاستند و نماز
 صبح را بوضو نماز خفتن گذاروند و مشاهد این حالت موجب تعجب و تعجب فقیر میشد و سبب میرمزید حسن اعتقاد
 و اخلاص فقیر گشت نسبت بحضرت ایشان

ذکر اختیار و شفقت و مرحمت حضرت ایشان نسبت باصحاب و سائر درویشان
 کرم و لطف حضرت ایشان را حد و نهایت نبود همیشه محبت و شفقت خود اختیار میکردند و فراغت و راحت
 خدام و اصحاب را بر نفس خود اختیار می نمودند خدمت میرعبید الاول علیه الرحمه در مسووعات خود نوشته اند
 که گزنی در او اکل بهای جمعی از ملازمان و خادمان در ملازمت حضرت ایشان بولایت کشش می رفتند
 روز یکا و شد و شب بضرورت در میان کوه توقف نمودند خدمت امیر خیمه نصب گردید بعد از آن

بسیار
 در
 آن
 شب
 در
 آن
 مجلس
 نشستیم

ناز شام باریان گرفت حضرت حضرت ایشان فرمودند که مرا در طهارت این خمیه ترود و است من اینجائی باشم
 اصحاب آنجا باشند و درین باب الطاف نموده مبالغه فرمودند و همان یک خمیه پیش هم راه نمود و بوجه امر ایشان
 فقراد اصحاب در آن خمیه باشند و آن شب تار و ز باران میرنجبت و سیلها روان شد چون صبح شد
 و ناز با داد گذاروند بر بعضی عنایت کرد و چنین فرمودند که ما شرم داشتیم که در خمیه باشیم و اصحاب در بار
 باشند و آنچه در باب خمیه فرمودند سستی بوده است تا یاران بی ترود باشند بعضی از اصحاب نقل کرد
 که گرتی در فصل ماستان که بود ابغایت گرم بود حضرت ایشان بجانب حراره که بر آورد گویند
 آنچه فرمودند و بجهت از فقراد اصحاب در ملازمت بود در امران آن موضع یک الاچوق داشتند آن
 بر ای حضرت ایشان که بر پای کردند اصحاب را حجاب می شد که با ایشان کجا نشینند و غیر از آن سایه نبود
 چون بود آغاز گرم شدن بیکه حضرت ایشان اسپ می طلبیدند وی فرمودند می خواهیم بعضی اشد کار بار
 بنیم و سواری شدند و صبح امیر فتقد و در آفتاب می گشتند چون بود ابغایت گرم می شد در سایه چو بار
 آب کند با که تمام بدن ایشان را سایه نبود همین سربارک ایشان در سایه می بود استراحت می نمود
 تا بود با اعتماد می آمد بعد از آن بالاچوق در می آمدند چند روز که آنجا بودند معامله این بود که بالآخره
 معلوم کردند که حضرت ایشان از جنت فراغت و راست اصحاب آن سواری دور آفتاب گشتند

را اختیار کرده اند

فصل سوم در بیان ابتداء سفر حضرت ایشان و دیدن مشتایح زمان میفرمودند
 که حال من خوابه ابراهیم علیه الرحمه بسیار خاطر مشغول داشتند که من تحصیل کنم مرا از آنجا ننگند بجهت این مصلحت
 بسرقت آوردند و اهتمام بسیار کردند لیکن هر بار که برای خواندن رود آورده اند عرضی عارض شد که مانع
 تحصیل گشت آخر الامر نسبت قوی شد بمجال خود گفتم که مرا حالنی است که تحصیل نمیتوانم کرد و شما نمیکند از
 که زیاده مبالغه نمایند و هم است بعد ازین هلاک شوم خال من ازین سخن بنیاید متاثر شدند و فرمودند
 که من حال ترا عا غایت نمیدانم بعد ازین ترا گفتم بهر طریق که خاطر من بخواهد مشغول باشی تو بپوش
 دیگر قصد تحصیل کرده بودم در چشم عارض شد و چهل و پنج روز برداشت آخر ترک نمودم میفرمودند
 که مجموع تحصیل ما از صبح نخو یک دو ورق پیشش نیست خردست خوابه فضل الله ابو اللتی که
 اکابر علماء سمرقند بوده اند میفرموده اند که ما کمال باطن حضرت ایشان را نمیدانیم اما اینقدر رسیدند

در بیان
 در بیان
 در بیان

که ایشان بحسب ظاهر از علوم رسوم چیزی بقایت کم خوانده اند و کم روزی باشد که در تفسیر تافسی شبهه پیش ما
 نیاید که بعد از آن عاجز نیائیم خدمت مولانا علی طوسی که مولانا علی عمران مشهورند و از عظام علماء زمان
 بودند حضرت ایشان عقیده بسیار داشته اند مجلس آن حضرت بسیاری آمده اند اما بقایت کم سخن میکردند و اند
 روزی حضرت ایشان فرموده اند که پیش شما سخن گفتن ما بقایت بی شرمی است باید که شما گویند ما شنویم
 خدمت مولانا فرموده اند بجائی که از مبداء فیاض سخن بی واسطه رسد سخن گفتن ما اینجا بی شرمی است حضرت
 ایشان میفرمودند که من از برای خدمت مولانا نظام الدین خاموش علیہ الرحمہ بصره قند آمده بودم پادشاه
 کسی پیش ایشان فرستاد و بود که من دختر برادر خود را برای وی نگاه داشته ام اگر حال منی آید و این نسبت
 قبول نمیکند برادر از من میرنجده و در این باب حاج بسیار کرده بوده خدمت مولانا نظام الدین
 بسیار کرده اند و در آن فرمودند ما نمیدانیم اگر در ماندگی و اضطراب بمرتب باشد که نتواند بیج جان خود را قرار
 دادن و بیج کار و بیج چیز آرام نداشته باشد آن زمان معذورا است بقریب ترک تحصیل موالی این
 حکایت را نگه داشت میفرمودند حضرت ایشان در بادی حال که از دانشکده سفر کرده اند و در سفر قند و بخارا و غیر
 آن بسیاری از کبار اصحاب حضرت خواججه بهاء الدین اصحاب ایشان و کثیری را از اهل طایفه خواجگان
 قدس الله ارواحهم دیده بوده اند و صحبتها داشته چنانچه پیش ازین بتفاریق و رد که سلسله خواجگان قدس الله
 ارواحهم ایراد یافته است و هم در سفر قند پیش از آنکه بخراسان آیند بصحبت و ملازمت حضرت سیدنا هم
 تبریزی قدس سره مشرف شده و چون بخراسان تشریف آورده اند بار دیگر بخدمت سید قدس سره و صحبت
 دیگر از کبار مشایخ بهر اوقات ملاقات میفرموده اند و بصحبت ایشان مداومت می نموده اند چنانچه بعد ازین
 مذکور خواهد شد حضرت ایشان در سن بیست و دو سالگی تقریباً از دانشکده بصره قند آمده بودند و چند گاه آنجا
 اقامت نموده و در آن اوقات با تفاق حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس سره ملازمت مولانا نظام الدین
 علیہ الرحمہ میکردند و بصحبت ایشان بسیار میرسیده و تبریزی از کبار اصحاب حضرت ایشان میفرموده اند
 که از بزرگی شنیدم که گفت روزی در سفر قند بصحبت مولانا نظام الدین رسیدم و پیش ایشان نشستم
 ناگاه دیدم که جوانی در آمد بقایت نورانی و با همیبت و همایت عظیم و زمانه نشست بعد از آن
 که پیروان آمد از خدمت مولانا پرسیدم که این جوان چه کسی بود فرمودند دسے خواججه عبید الله
 است زود باشد که سلاطین عالم قتلای وی شوند و مولانا در پیش خود سر علی از خدمت مولانا عبید الله

سرمای که از جمله قدبای اصحاب حضرت ایشان است و در سرپل ساکن می بوده که موضع مشهور است در
 سمرقند چنین نقل کرده که وی فرمود که من خود سال بودم و پدرم از مخلصان و معتقدان خدمت مولانا
 نظام الدین بود و اکثر اوقات خدمت مولانا در منزل مای بودند و پدرم بکلازمت و خدمت ایشان
 قیام می نمود و اغلب احوال ایشان مراقب بودند اتفاقاً روزی مراقب بوده اند و سر در پیش افکنده
 و پدرم نزدیک ایشان بجاری و خدمتی مشغول بوده ناگهان مولانا سر بر آورده اند و فریادی بلند کرده و
 پدرم دست ازان کار باز داشته سبب آن فریاد از ایشان پرسیده فرموده اند که از جانب شرقی
 شخصی پیداشد خواه عیب الله نام و تمام روی زمین را گرفت و بخت شیخ بزرگی و ما نام حضرت ایشان را
 از خدمت مولانا نظام الدین شنیدیم و یاد گرفتیم و منتظر مقدم شریف ایشان می بودیم و با سایه ایشان
 عشقنازی با میکردیم تا آن دولت سلطان ابو سعید میرزا شد و حضرت ایشان را از تاشکند که چنانچه
 سمرقند آورد و اول کسی که بشرف صحبت و ملازمت ایشان شتافت از سمرقند ما بودیم و بسعد دست
 خدمت مستعد شتیم حضرت ایشان در مبادی حال بعد از چند گاه که در سمرقند بوده اند از آنجا میل بخار
 فرموده اند و در راه بده شیخ سراج الدین پرمسی رسیده اند و یک هفته آنجا شیخ صحبت داشته اند و از آنجا
 به بخار رفته اند و مولانا حسام الدین بن مولانا محمد الدین شاشی را دیده اند و بخواجه علاء الدین محمد وانی
 صحبتها داشته اند چنانچه در مقاله کتاب در ذکر خواجگان قدس الله ارواحهم مذکور شده بعد ازان
 عزیمت خراسان کرده اند و از راه مرو بهرات آمده مدت چهار سال پیوسته آنجا بوده اند و در آن
 مدت به صحبت سید قاسم تبریزی و شیخ بهار الدین عمر قدس سرها بسیار میرفته اند و صحبت حضرت مولانا
 شیخ زین الدین خوانی قدس سره ایجا نامیر سیده اند و بعد از چهار سال زهرات به نیت صحبت حضرت
 مولانا یعقوب چرخنی قدس سره از راه بلخ و شیرخان متوجه ولایت حصار شده اند و در بلخ بصحبت مولانا حسام
 پارسا رسیده اند چنانچه در ذکر مولانا گذشته و از آنجا چنانچه بیان رفته اند به نیت زیارت قبر حضرت خواجسه
 علاء الدین عطار قدس الله سره بعد ازان به بلخ آمده اند و خدمت مولانا یعقوب را آنجا دریافته اند دست سعیت
 بدیشان داده از ایشان طریق گرفته چنانچه بعد ازان مذکور خواهد شد در آن سفر مدت سه ماه مانده بوده اند باز بهرات
 مراجعت کرده یک سال دیگر کما پیش آنجا بوده اند و بر صحبت اکابر وقت مدامت فرموده و بعد از آنکه پنج سال مد
 بهرات اقامت کرده اند عزیمت مراجعت بطول مالون کرده اند و در تاشکند مقیم شده با امر زراعت قیام نموده اند

و بخت و بهت اقدام فرموده میفرمودند که تا سن بیست و نه سالگی در شهرهای مردم بودیم بدست
 پنج سال پیش از او با ازهری بتاشکند آیدم و واقعه و باورشهور رسنه اربعین و ثمانیایه بوده است و بعد از آن
 بتاشکند رفته اند خدمت مولانا نظام الدین رحمه الله آنها بوده اند باز با ایشان صحبتها داشته اند و میان
 ایشان امر عجیبه واقع شده چنانچه شکره از آن در ذکر مولانا نظام الدین گذشته است
 و در صحبت حضرت ایشان در سفر قند و خراسان حضرت سید قاسم تبریزی قدس الله
 تعالی سره میفرمودند که من همه عمر خود کسی کمان نیز از حضرت سید قاسم تبریزی قدس سره ندیدم
 بصحبت هر کس از مشایخ زمان که در آدم نسبتی ظاهر میشست و کیفیتی حاصل میشد که آخر گذشتنی
 بود اما در صحبت سید قاسم نسبتی ظاهری شد که آخر الامر آزادی با است گرفت میفرمودند هر گاه
 پیش سید قاسم درمی آمدم چنان مشاهد میفند که جمله کائنات برگردد ایشان میگردد و در ایشان فرو
 میرود و گم میشود میفرمود که سید قاسم در مبادی حال در حوالی بادر دبا حضرت خواجه بزرگ خواجه
 بهاء الدین قدس سره ملاقات کرده بوده اند و صحبت داشته و بعد از آن خود را بر طریقه و نسبت
 ایشان میداشته اند بعضی اوقات در مجالس صحبت چنان معلوم می شد که حضرت سید قاسم خود را بر طریق
 و اجکان قدس الله را در محم میدارند میفرمودند که سید را در بانی بود که کسی را بی اجازت و تخصص
 پیش حضرت سید نمیکند داشتند که در آید خدمت سید آن در بان گفته بودند که هر گاه این جوان
 ترکستانی آید مانع و نشوی تا بیاید و گفت که من هر روز بدر خانه سید میرسیم لیکن با وجود
 دستوری هر روز و هر سه روز یکبار پیش ایشان درمی آیدم کسان ایشان تعجب میکردند
 که شهادتوری یافته ای چه هر روز در نمی آید و دیگران را خود اجازت نیست و الا هرگز از پیش ایشان
 بر نمی خاستند کسی را خوش نمی آمد که از پیش ایشان برنیزد لیکن ایشان مردم راز و اجازت
 میدادند اما هرگز مرانه خیر اینند میفرمودند که یکبار در مبادی ملازمت از من پرسیدند که با او چه
 نام داری و عادت ایشان آن بود که مردم را با او میگفتند گفت علی الله فرمودند که باید که تحقیق اسم
 خود کنی انتهی کلامه قدس سره خدمت مولانا محمد قاضی علیه الرحمه در شرح این سخن چنین نوشته اند که
 باید که تحقیق اسم خود کنی یعنی گمان مین بجای آری که بندی حق سبحانه بر وجه اکمل کنی و آنچه را تم این بود
 و در معنی این سخن خاطر مبرسد آنست که تحقیق اسم خود کنی یعنی آن آبی که در بی تست مبداء فیض تو است

اینجا از کمال مباحث
 قدس سره در ملاقات
 مخصوصه
 اینک عبد بودن
 و کمال است
 در مقام کمال مباح
 نمودن بیان از برای آری
 بعینه بیان پیش بنام
 کمال است و اعلا
 این معنی است

و بحقیقت حقیقت تو مظهر آن اسم است در ب تو که آخر الامر باز گشت و رجوع تو با و خواهد بود او دست و مشتق شدن بان اسم آنست که حقیقت سالک آئینه شود که آن اسم در وی با لوازم خود تمام تجلی کند و از مظهر وی بر وجه کمال ظاهر گردد و وی در ظهور آثار و احکام آن تجلی مستغرق و مستملک شود و حضرت ایشان به فرمودند که همیشه نظرسید قاسم قدس سره بر عاقبت اموری بود و شیخ بهاء الدین عمر این نظر داشتند یکبار پیش حضرت شیخ در آمد اتفاقاً جمیع فقیران از ظلمه او خواهی میکردند و پیش ایشان گفتند و شنود بسیار بود شیخ بجانب من نظر کردند و فرمودند که شب گچا بوده آید من مقصود ایشان فهم کردم یعنی مناسبه کسب کرده آید که در چنین محل آمد حضرت ایشان میفرمودند که اگر شیخ نظر بر عاقبت و استعدادی داشتند چنین می گفتند از مولانا فتح الله تبریزی علیه الرحمه منقولست که گفته من در ملازمت حضرت سید قاسم قدس سره بسیار بودم و بمسائل تصوف شغف تمام داشتم تا غایتی که بسیار شبها در تنقل یک مسئله از وقایع این طائفه روزی آوردم که خواب نمی آمد یکبار در صحبت حضرت سید قاسم نشسته بودم که حضرت ایشان در آمدند سید قاسم تعلق کردند و اقبال تمام نمودند معارف غریب و وقایع عجیب فرمودند و هر بار که حضرت ایشان پیش حضرت سیدی آمدند سیدی اختیار آغاز حکایات و اسرار خاصه میکردند و حقایق عجیب و لطائف غریبه از ایشان سر می زد که در اوقات دیگر مثل آن اتفاق نمی افتاد و روزی بعد از آن که حضرت ایشان از مجلس برخاستند حضرت سید متوجه فقیر شده فرمودند که مولانا فتح الله سخنان این طائفه علیه اگر چه بنیابت خوش است اما بجزر گفت و شنید کاری کفایت نمی شود اگر میخواهی که سعادت قیسی که نمایمتگنای از باب همت است دست درو امن این جوان ترکستانی زن که اگر چه زبان است از وی بسی کار در حساب است زود باشد که جهان بنور ولایت او روشن شود و در نهایت مرده بهوای نفس افسرده از برکت صحبت شریفش زنده گردد و در امور المویب اشارت حضرت سید قاسم همیشه از روی ملازمت حضرت ایشان می بود تا زمان سلطان ابو سعید میرزا که حضرت ایشان از دنیا شکره بفرمودند آمد من اکثر اوقات در خدمت و ملازمت حضرت ایشان می بودم و آنچه حضرت سید اشارت کرده بودند زیاد از آن مشتاقه می نمودم ازین محقق شد که نظر حضرت سید بر عاقبت امور و استعداد مردم بود و موید این معنی است آن سخن که پیش ازین در ذکر عقاید و قول حضرت ایشان گذشت که حضرت سید فرمودند که چنان که این ناخوشان با قیاس شده اند زود باشد که دنیای تو قیاب شود و حضرت

ایشان میفرمودند که در صحبت حضرت سید قاسم هیچ ناخوشی نبود جز مریدی چند و آنچه مردم نسبت بایشان میگفتند یکی از دو چیز بود یا آنکه مطلع شده بودند بلیقوا و قدر و الوسته بودند که ایشان برین وجه اند که چنین ناخوشان گرد ایشان خواهند بود چاره بنود از نگا داشت آن مردم یا آنکه همچنان که بر سر دیوار بان عیوه در رخاری میزند تا مانع باشد از درآمدن دزدان و جانوران ایشان نیز بر سر این خود نشین مردم راه داده بودند از جهت ستر حال و صدیانت حقیقت خود از نظر اعیان میفرمودند که پیش حضرت سید نشسته بودم که پیر کیل نام شخصی بود از مریدان ایشان که معارف و تحقیق بلند این مردم را بی تخاصی بر ملائیه دلیر میگفت دوران مبالغ بود از در درآمد چون پیش بر حضرت سید افتاد نگش تغییر شد و هر لحظه بونی میگشت از بسکه تعظیم و توقیر سید در باطن او قوی بود در هر قدم که پیشتر می آمد یکبار سر خود در زمین نمی نهاد و حضرت سید هر بار میفرمودند بله در ایشان بله در ایشان همان طریق که مشغول ایشان بران باشید و جهد کنید تا در او ساطع نمایند پیر کیل باز همان طریق که پیش آمده بود عقب عقب در معرفت تا بیرون آمد بعد از برآمدن او حضرت سید فرمودند حکیم در استعدادی غیر ازین طور چه دیگر گفتارش ندارد و کمال همان چیز فرمودم زیرا که کمال هر چیز بهتر از نقصان او است میفرمودند که حضرت سید قاسم فرمودند یا بویج سیدانی که درین زمان چه احتیاق و معارف که ظاهرست شود بواسطه آنکه بنای کار بر تصفیه باطن است و بنای تصفیه بر لقمه حلال چون درین زمان لقمه حلال کم است لاجرم باطن صاف نمائند که اسرار و معارف الهی از وی ظاهر شود و باین تقریب فرمودند تا زمانیکه دست من بکار معرفت طاقت پذیر بخیم و قوت خود در ازان می ساقم و چون بواسطه فلج دست من میکار شد گناخانه از آبا و اجداد من میراث مانده بود آنرا فروختم مایه تجارتی حسنتم و این زمان قوت من از آنست ازان میخورم احتیاط حضرت سید و رنجور دنی چنین بود اما مردم نوع دیگر عقیده کرده بودند و غیر واقع بود مردم ازان میدان که برگرد و ایشان می گشتند استدلال کرده بودند و آن خود قیاب ایشان بود میفرمودند که حضرت سید بسیار عالی همت بودند ملازمان و کسان ایشان بطریق که مشغول بودند آنچه پیدای می شدند بموجب گرم و مروت مصروف می شد حقیقت و تر حسم ایشان بسیار بود اگر شنیدند کسی که بجائی طالب علمی و کسی بجای است بسیار تمام می شدند ملازمان بیادات او می فرستادند و بمقدار خرجی قهد و تققد می نمودند حضرت ایشان میفرمودند که مراد بفرقند حصیه شده بود اندک که بهتر

شده بودم و ایام تقاضاست بگو و در باره سر مولانا قطب الدین حیدری بودم تا گاه خدمت مولانا
 سعد الدین کاشغری آمدند و گفت بشارت شمارا که حضرت سید قاسم شریف آورند و مرا آنقدر
 قوت بزد که فی الحال پکار است ایشان تو اتم رفت گفتم شمار وید که حال اوقات آن نیست که بخدمت
 ایشان تو اتم رسید بعد از چند روز فی الجمله در خود قوی یافتیم شنیدم که حضرت سید بکام در خانقاه شیخ
 ابوالیث آمده اند آنجا رفتم بعد از ساعتی حضرت سید از جام بر آمدند و بر تخت روان نشدند و آن تخت را به کس
 بر می داشتند آنها فایکس غایب بود یک پای را من گرفتیم با عظیم بر من افتاد و چنانچه ختم شدم نزدیک بود
 که بینی من بر زمین رسد و تخت روان از دست من بقیقت اندیشه خوبی را در خود جای دادم آن اندیشه
 مورد جمعیت و حضور تمام شد و قوت عظیم در خود باز یافتیم که تا در بدره امیر شاه ملک تخت روان
 را بروم بعد از آن مریدان حضرت سیدم گفتند این زمان در سنگ آدمیان و آمدی که حامل ارادت
 شدی اتنی کلامه قدس سره این سخن را تقریب آن فرمودند که میگفتند خود را با نیشهای خوب مسرور
 نیاید کرد این چنین بجزاظر می رسد که خود را با نیشهای خوب مسرور کرد ایند که آن باشد که دانند که او در
 نفس الاحتمالی است مشوا که مظهر اسماء صفات و مصدر افعال حق تعالی شده است و هر صفت و فعل که
 از ظاهر است بحقیقت از جای دیگر است پس باید که همیشه بنده خود را با این اندیشه مسرور و در پیمت
 شادی جا وید کن از دوست تو مهندانه کنی همچو گل در پوست تو چه میفرمودند که خدمت سید قاسم
 گفتند که از جنس مولای دو کس دیدم که ایشان را مذاق صوفیه بود یکی مولانا جانی روی دیگر مولانا ناصر جانی
 حضرت سید قاسم قدس سره در مباحثی حال کرد مجازیب و چنانین بسیاری گفته اند فرمودند که در روم
 بودم از مردم حال مجذوبان می پرسیدم گفتند در فلان موضع مجذوبی قوی حال است آنجا رفتم و ویرا
 دیدم نشناختم مولانا جانی بود که در تبریز با هم تحصیل میکردیم تبرکی بادی گفتم که مولانا جانی مینی وایز مستین
 گفت وایز دم مولانا سید حسن گفتم ترا چه حال افتاد گفت من نیز مثل تو سرگشته بودم همیشه هر چیز مرا
 بهر طرف می کشید تا گاه چیزی نبود و مرا از همه دور بود پس بزبان ترکی روی گفت و نیک اندوم و نیک اندوم
 یا یعنی پیا سو دم پیا سو دم حضرت ایشان میفرمودند که هر بار که حضرت سید این حکایت میگفتند آب از
 چشم ایشان غرور میخیزد معلوم می شد که سخن مجذوب در باطن ایشان تاثیر عظیم کرده بوده است میفرمودند
 که حضرت سید فرمودند که در شهر سمرقند واریخ زوی بود بدین روی رفتم در خاطر گذشت که آیا

باب محمود طوسی بهتر باشد باین مجذوب فی الحال متوجه من شد و گفت چندان میزنم و چندان میبزم که با
 عمو در آب بروا که راقم این حرف علیه الرحمه چنین میگفتند که از لایض اعزّه شغبتد ام که چون
 حضرت سید قاسم قدس سره باین مجذوب بنزداری که بمیرد دیوانه مشهور است و قبر وی در آن دیار
 معروف است ملاقات کرده اند و در آن خاطر گذرانیده که ایاهوی بهتر باشد یا با محمود وی آن
 سخن که از حضرت ایشان نقل کرده مشهور زبان رانده بعد از آن گفته که با محمود از ترکش من یک
 تیر است حضرت سید از سبزوار پیش باب محمود بطوس رفته اند و سخن میرد دیوانه را بنحاط آورده که گفت
 باب محمود از ترکش من یک تیر است باب محمود و سر از استین بخذ بیرون کرده و گفته بی پروبی بکن حضرت
 ایشان میفرمودند که شبی در خواب دیدم که در میان شاهراهی بزرگ ایستاده ام و ازین شاهراه
 راه با یک بهر طرف رفته است ناگاه دیدم که خدمت شیخ زین الدین خوانی علیه الرحمه بر سر یک
 راه ایستاده اند اگر فتند و گفتند قال النبى علیه السلام السماع اهل الال الله پس اشارت کردند
 که بیاتنا ازین راه ترابده خود برم و مرا خاطر نمی کشید که از آن شاهراه براه دیگر روم ناگاه دیدم که حضرت سید
 قاسم قدس سره بر پای میفریوار از آن شاهراه آمدند و گفتند این شاهراه شهری کشید بیاتنا ترابش برم بعد از آن
 مراد دین خود ساختند و بآن شاهراه در آمدند بعضی میخادیم میگفتند که اشارت باین معنی است آنچه
 حضرت سید در بعضی اشعار معارف اشعار خود فرموده اند نسبت من از آن شهر کلام نه از آن راه که
 تویی با همه خلق جهان دار مداری دارم .

ذکر صحبت حضرت ایشان بخدمت شیخ بهاء الدین عمر قدس الله سره
 حضرت ایشان میفرمودند که مرا از مشایخ خراسان اطوار شیخ بهاء الدین عمر قدس سره بسیار خوش آمد
 بود اکثر اوقات نشسته بودند هر که بدیدن ایشان می آمد مناسب خاطر و طبع او زندگانی می کردند و خود
 را هیچ نوعی ممتاز نمیگردانیدند این مقدار بود که احوالنا چله اختیار میکردند بنا بر آنکه طریق مشایخ ایشان
 بوده میفرمودند که در مدت پنج سال که در هری بودم گاه بود که در هفته دو سه نوبت بصحبت شیخ میرسیم
 مرا از صحبت شیخ زیاده فائده نبود این مقدار که نسبت خود را بصحبت شیخ روشن تر می یافتم حضرت میر
 عبد الاول علیه الرحمه در سموعات خود نوشته اند که حضرت ایشان فرمودند وقتی که در هری بودم در وقت
 دیدم که از منزلی میگذرم که تعلق بخدمت شیخ زین الدین خوانی داد و در میان و محال ایشان خردالالت

میگفتند که اینجا باشد اینجا خاطر من نماند زباشدم از آنجا گذشتم بجای رسیدم که بسیار نزهت و خوبی داشت
چنین معلوم شد که منزل شیخ بهاء الدین عمر است دیدم که موضعی بر آب است در غایت صفا و میداست
بسیار سلج و حضرت شیخ بر کنار عرض نشسته اند میخواهند که نماز جمع گذارند آنجا نماز بسیار خوب نمودن
حاضر شدم میل ملاقات شیخ بهاء الدین عمر نیز شد و پیش ایشان بسیار میفرم و فرمودند که بسیار از
کلانان اصحاب حضرت تواجبه بزرگ خواججه بهاء الدین راقدس سره دیده بودم طایفه شیخ زین الدین پیش
من چنان نمودند که شیخ بهاء الدین عمر بسیار خوب می نمود همه روز نشسته بودند هر کس که می آمد
او حکایتی میگفتند ایماناً چله می نشستند اتقی کلامه قدس سره میفرمودند وقتی که بمنزل شیخ بهاء الدین
عمر میرفتم اول بسره منزل شیخ زین الدین می رسیدم خود را از همه نسبتها تمی می ساختم و عثمان خود را می
گذاشتم میل رفتن بجانه شیخ زین الدین نمی شد گشش خاطر بخانه شیخ بهاء الدین عمر می شد میفرمودند
که روزی بخانه شیخ زین الدین رفته بودم ایشان را استغراقی بود مولانا محمود و حصاری که خود را
از خلفا و شیخ میداشت با جمعی از اصحاب حاضر شدند و چنان معلوم شد که کتابی که تصنیفها کرده شیخ
است میخواهند که پیش شیخ بخوانند یا بی بر زمین میزنند و می سرقیدند حرکات ناخوش میکردند که
باشد که شیخ از مرافقه باز آیند که وقت بوقت میگذاشتند و شیخ حاضر نمی شدند آخر گفتند باینمانی شود
اولی آنست که باطن شیخ مشغول شویم تا بحال خود آیند پس نشستند و خاطر ما را شیخ گماشتند شیخ حاضر
شدند و فرمودند برای سبق خواندن آمده اید بیاید پس شیخ و اصحاب نشستند و با دفاوه و استفاده
مشغول شدند حضرت ایشان میفرمودند که مر این بی ابوی از مولانا محمود و سایر اصحاب شیخ بنمایند تا خود
آید که عزیزی را از زبان حال هست سبق خواندن باز باید آوردن و فرمودند که میان خاطر کسی گماشتند
و دیرالت کردن گزنی زن بیخ فرقی نیست ازین جهت بجانه شیخ زین الدین کتر میفرم میفرمودند که روزی که
خدمت شیخ زین الدین مولانا محمود و حصاری و درویش عبدالرحیم روی را اجازت ارشاد میکردند و بوالا
خودشان میفرستادند من در آن مجلس حاضر بودم بعضی خادیم از حضرت ایشان نقل کردند که فرمودند روزی
پیش شیخ بهاء الدین عمر در آمد چنانچه عادت ایشان بود پرسیدند که در شهر چه خبر است گفتم دو خبر فرمودند
گدام است گفتم شیخ زین الدین و اصحاب ایشان میگویند همه از دست و سید قاسم و اتباع ایشان میگویند
که هر کس که شایسته میگوید شیخ فرمودند که شیخ زین الدین راست میگویند و در لیتا دند بلیل نقل بتقویت قول شیخ زین الدین

و اسباب ایشان چون گوش فرود آستیم همه دلائل ایشان مقوی سخن سید قاسم و اتباع ایشان بود گفتیم این دلائل باری
 تقویت قول سید قاسمیان میکنند شیخ باز بدلائل قوی تر زبان بکشاندیم در تقویت قول سید قاسم و اتباع ایشان
 درین وقت بخاطر من افتاد که بحسب باطن معتقد قول سید قاسمیان می باید بود اما بحسب ظاهر خود را بر عقائد
 شیخ زین الدینان فرامی بای نمود حضرت ایشان میفرمودند که خدمت شیخ بهار الدین عمر را بسیاری مالیدیم
 ایشان پس میگفتند من ترک نمیکردم ایشان را استغراقی بود مثل آنکه کسی خواب رود و پیکه زندگانه گاه
 حاضر می شدند میگفتند مگر رسم ولایت شما نیست من میگفتم آری شیخ میگفتند چه خوش جانی آنجا
 رود کسی میگفتند موند که خدمت شیخ بهار الدین عمر بسیار میرفتیم مرا می گفتند بسیار شیخ زاده گفت مرا بال من
 گفت مبارک ایشان را بسیاری مالیدیم و گاهی موزه از پای ایشان میکشیدم هرگز بیج بوی مرا خوشتر
 از بوی یاس است به ایشان نیاید

از آنجا

ذکر ملاقات حضرت ایشان بخدمت مولانا یعقوب چرخمی قدس سره

حضرت ایشان میفرمودند که اول بار که به بهری میرفتیم بچهل دختران رسیدم باز رگانی بسیار بی جمال بر در رباط
 نشسته بود چنین فهم کردم که بطریق خواجگان قدس سره افتاد در احکم مشغول است پرسیدم که این طریقه از کدام
 عزیز بشمار سیده است چنانچه طریقه مردم بازار و تجاری باشند فی الحال ظاهر کرده گفت عزیز نیست در المفقو
 از خلفا حضرت خواج بهار الدین نقشند قدس سره که ایشان را مولانا یعقوب چرخمی میگویند این نسبت از
 ایشان بن رسیده است و بیان فضائل و شائلی ایشان کرده در آن بسی مغالطه نمود خواستم که از همان جا
 مراجعت کنم بعد از آن ملازمت مولانا یعقوب شاکتم بهری رفتیم و آنجا مدت چهار سال مکث افتاد و خدمت
 شیخ بهار الدین عمر در گاه داشت اهتمام داشتند بعد از چهار سال بجانب بلغووردان شدم چون بولایت
 چغانیان رسیده شد بجهت ضعف و بیماری که عارض شده بود مدت بلایت روزتپ سرما کشیده بودم
 تو آنستم که زود از آنجا بیرون آیم بعضی مردم در ذمّه چغانیان فحشیت خدمت مولانا یعقوب بسیار کردند
 و درین مدت بیماری بسبب شنیدن سخنان پریشان قوی عظیم در داعیه ملاقات با ایشان واقع شد آخر
 الامر با خود گفتم این مقدار مسافت بعیده قطع کرده نیک نباشد که با ایشان ملاقات نکنی چون رفتم
 و ایشان را دیدم بسیار التفات نمودند و از بهر باب سخنان فرمودند و چون روز دیگر بلازمت ایشان
 رسیدم بسیار غضب کردند و بختونست و در شتی پیش آمدند بحسب اطراف آنکه غضب ایشان بسبب

بسیار

استماع آن غیبت بود و فتوری که سبب آن شده بود اگر چه تصریح نکردند لیکن سهل باشد که کسی آمدن کسی را
پیش از دو ماه تریبند حضرت ایشان فرمودند که مرا یقین بیوست که سبب غضب ایشان استماع غیبت
و آن فتور بود در ملازمت بعد از آن ساعتی باز بطریق لطف پیش آمدند و التفات و عنایت بسیار
فرمودند و کیفیت ملاقات خود را حضرت خواجه بهار الدین قدس سره بیان فرمودند و بعد از بیان کیفیت
ملاقات حضرت خواجه دست دراز کردند که بیا بیعت کن طبیعت من برگرفتن دست ایشان قبالت
مگر در آن جهت که بر پیشانی مبارک ایشان بیاضی بود و مشابه مرضی که موجب نفرت طبیعت می شود
ایشان کراهت طبیعت مراد یافتند و دست خود را تعجیل کشیدند و بطریق خلع و لیس تبدیل صورت خود
نموده بصورتی ظاهر شدند که اختیار از دست رفت نزدیک شد که بنودانه بخدمت مولانا چشم ایشان باز
دست خود را دراز کردند و فرمودند که حضرت خواجه بهار الدین قدس سره دست من گرفته بودند و فرمودند
که دست تو دست ماست هر که دست تو گرفت دست ما گرفت دست خواجه بهار الدین میگویی بدی تو
دست مولانا یعقوب را اگر قسم بعد از تقسیم طریقه خوارجان قدس اندر او احم بر وجه نفی و اثبات که آنرا تو
مطوری گویند خدمت مولانا یعقوب فرمودند که آنچه از حضرت خواجه بزرگ قدس سره بار سیده است
نیست اگر شما بطریق جذبه طالبان را تربیت کنید اختیار شمار است گویند که بعضی اصحاب از خدمت
مولانا یعقوب پرسیدند که طالبی را که این زمان طریقه گفتند چگونه بود که فرمودید که اختیار شمار است
اگر جذبه تربیت کنید خدمت مولانا فرمودند که طالبان چنین می باید که پیش مرشد آید مجموع امور میا
کرده بود همین موقوف اجازت بود در اوقات هر چه گویند هست حضرت مولانا نور الدین عبدالرحمن
قدس سره در تفحات الانس نوشته اند که چنین استماع افتاده است که خدمت مولانا یعقوب میفرموده اند
که طالبی که بصحبت عزیزی می آید چون خواجه عبید اللهدی باید آمد چراغ میا ساخته بود و روغن و قند
آماده کرده همین گوگردی باد می بابت داشت حضرت ایشان میفرمودند که خدمت مولانا یعقوب
علیه الرحمه انصاف میدادند میفرمودند که چون از خدمت مولانا یعقوب علیه الرحمه اجازت خواستم
طریقهای خوارجان را قدس اندر او احم تمام بیان کردند و چون بطریق را بطه رسید فرمودند گرفت
این طریقه دشت کنی و مستعدان برسانی تو

مقصود دوم در ذکر بعضی از حقائق و معارف و دقائق و لطائف و حکایات

و امثال که در خلال احوال از حضرت ایشان بی واسطه استماع افتاده مشتمل بر سه فصل
فصل اول در ذکر معارف و لطائف در معنی آیات و احادیث و کلام ادبیا میفرمودند **فصل**
دوم در ذکر حقائق و دقائق و حکایاتی که از مشایخ تقدسین و متاخرین قدس الله ارواحهم نقل میگردند
فصل سوم در سخنان خاصه که از هر باب بر زبان مبارک حضرت ایشان میگذشت و مخاطباتی
 که از آن حضرت باین نهایت در صحبت ماوری گشت

فصل اول در ذکر معارف و لطائفی که در معنی آیات و احادیث و کلام ادبیا میفرمودند اما آنچه در معنی
 بعضی آیات میفرمودند در ضمن شان زده رشمه ایراد سه یابد
 رشمه در آیت الحمد لله رب العالمین میفرمودند که حمد را بدایتی است و نهایتی بدایت آنست که در مقابله
 نعمتی که بنده داده اند حمد میگوید از برای آنکه میداند که حمد نعمت را زیاد میگرداند نه نهایت حمد آن نیست که
 حق سبحانه و تعالی را قوی داده که بآن قوت قیام بحق عبودیت می نماید از نماز و روزه و حج و زکوة و مثال
 آن در مقابله آن چنین نعمتی که سبب قرب و رضای حق سبحانه گشته است حمد میگوید بلکه نهایت
 حمد آن است که بنده داند که حامد از منظر او غیر حق سبحانه نبوده است کمال بنده جز در آن نیست که داند
 که او معدومی است که او را نه ذات است و نه صفت و نه فعل یا این اندیشه خود را مسرور گرداند که او را
 منظر صفات خود گردانیده اند

رشمه در آیه و قلیل من عبادی الشکور میفرمودند که شکر بحقیقت آنست که در نعمت مشاهده منعم کند و
 فرمودند که امام غزالی قدس سره فرموده است که اگر از نعمت متلذذ شود و متانی شکر نیست اگر لذت ازین
 جهت باشد که سبب وصول می شود

رشمه در معنی آیت فاعرض عن تولی عن ذکرنا میفرمودند که این آیت متداول دو معنی است یکی آنکه
 از ظواهر آیت مفهوم میشود که اعراض کن از طائفه که از ذکر ما اعراض کرده اند که اهل جود و خفالت اند
 دیگری آنکه طائفه هستند که از کمال استغراق و استسلاک در شهودند که در صفت ذکر از ایشان مرتفع
 شده است اگر فرضا ایشان را بزرگ تکلیف کنند ذکر ایشان را مانع از شهودند که مستغرق شده بآن معنی که
 ایشان را بزرگ گفتن تکلیف نفرمایند

رشمه در معنی آیت و کونوا مع الصادقین میفرمودند که کینونت مع الصادقین را دو معنی است

کینونتی بحسب صورت است و آن آنست که مجاست و مصاحبت را باهل صدق لازم وقت خود گیرد
 تا بسبب دوام صحبت ایشان باطن وی از انوار صفات و اخلاق ایشان منور شود و کینونت
 بحسب معنی آنست که از رگبذری باطن طریق را بطور زدن نسبت بطنه که استحقاق واسطه داشته باشد
 و صحبت را حاضر نکند آنکه همیشه بچشم ناظر باشد بلکه چنان سازد که صحبت دائمی شود از صورت سیاهی
 عبور کند تا همیشه واسطه در نظر باشد چون این معنی را بر سبیل دوام رعایت کند سردی را با تیر ایشان نماند
 و اتحاد حاصل شود بدین واسطه آنچه مقصود اصلی است حاصل حقیقت وی شود

رشته در معنی همین آیت میفرمودند که آنچه ازین امر واجب الاتقان مفهوم می شود آنست که می باید
 که دل مرتبط یکی از صادقان باشد صادقان آن طائفه اند که هر چه می بایض است از پیش بصیرت ایشان
 برخاسته است روح صدوق آن نیزه را گویند که آنچه نیزه را باید از راستی و بند داشته باشد آنچه حقیقت
 انسانی را باید که آن تجلی باشد تا بدرجه کمال خود رسیده باشد غیر توجه راست بجناب حق سبحانه بر سبیل

دوام ایجاب نیست

رشته در معنی همین آیت میفرمودند که بلیت با عاشقان نشین و همه عاشقی کردن به با هر که نیست
 عاشق با او مشوقین به پیش استاد که او نحوی بود به جان شاگردش از و نحوی شود به باز استاد
 که او نحوی بود به جان شاگردش از و نحوی شود به آدمی را از ان جهت که استعداد تاثیر تمام بنشینان
 حاصل است امور باین امر شده است کلام عمل با کشته که از حق سبحانه ببرکت صحبت این طائفه واقع شود

مقاومت تواند کرد جذبه من جذبات حق تو از می عمل ثقلین موید ان نیست به

رشته در کلام لا اله الا الله میفرمودند که بعضی اکابر ذکر لاله الا الله را ذکر عام گفته اند و ذکر الله را ذکر
 خاص و ذکر هو را ذکر خاص الخاص و حال آنکه ذکر لاله الا الله را ذکر خاص الخاص می توانند زیرا که تجلیات
 حق را سبحانه نهایت نیست و در آن صورت هرگز مگر از متصور نی پس در هر آنی نفس صفت
 میکند و اثبات صفتی پس ابد لا بدین از نفی و اثبات خلاص نباشد

رشته میفرمودند که معنی لا اله الا الله پیش بعضی که الله اسم ذات است من حیث هی آن تواند بود که
 لا اله نیست الله که عبارت از مرتبه الوهیت است یعنی ذات مع الصفات الا الله مگر ذات بحت
 معر عن کل ان معنی را بر از خود دوری باید داشت زیرا که در زمان غلوه دل انهار مشهود در خدات

مقدس بیچ نیست و این به نسبت بتدیان خواجه عبدالحق قوس سره میسر است فهم من قسم
مصراع تا یک دو کردم اگر در ده کس است و در همین معنی میفرمودند که بتدیان طریقه خواجه بابا الیه

قدس سره در اول قدم چاشنی از غیبت هویت حاصل است

رشته در معنی کریمه قل الله ثم در هم میفرمودند که فردا آنست که بقیس ذات متوجه باش به صفات
رشته در معنی آیت یا ایها الذین آمنوا میفرمودند که اشارت است بکفر عقود معنی ایمان کنش ازین
طالقه عبارتست از عقد قلب بحق سبحانه امر کرده است که مگر از این عقد کنید یعنی سعی تمسک که بمانید

که این وصف از آن شانست

رشته در معنی آیت کریمه فنفم ظالم نفسه و منهم مقصد و منهم سابق باخیرات میفرمودند که می شاید نفهم ظالم
نفسه اشارت باشد بطالقه که بر نفس خود ظلم کرده اند آن معنی که از هر چه مراد است از لذات شهوات
ویرا محروم گردانیده اند در جمیع احوال مخالفت ویرا لازم داشته اند تا مستعد قبول هویت گردد

نظر برین تحقیق این کرده از مقصدان در پیش باشند مقصدان از سابقان بخیرات

رشته در معنی آیت سوار علیهم آملو ثم امل ثمذر بهم لایوشنون میفرمودند که شاید اشارت بطالقه باشد
از بنی آدم که بر قلب همین واقع شده اند که طالقه اند از ملائکه که ایشان را از غایت استغراق
در شهواتی بیچ آگاهی نیست بآنکه غیر ذات حق سبحانه موجودی هست و چون آن طالقه از بیچ

چیز آگاه نباشند ضرورت بیچ چیز ایمان نداشته باشند لاجرم لایوشنون و صف آن بزرگواران آمد
رشته در معنی آیت لمن الملك الیوم الله الواحد القهار میفرمودند شاید از ملک دل سالک خود
یعنی چون حق سبحانه بر دل بقهر احدیت تجلی کند در آن دل از غیر خود نشان نگذارد پس بدان دل

صدای لمن الملك الیوم در اندازد و چون در آن مملکت غیر خود نبیند هم خود جواب دهد که الله واحد
القهار صدای سبحانی با اعظم شانی و انا الحق دلی فی الدارین غیری و امثال آن ازین مقام است
رشته در معنی آیت یا ایها الناس اتمم الققرار الی الله میفرمودند که آدمیان محتاج حق اند سبحانه چون

حق تعالی بعلم قدیم خود میدانست که آدمی بحسب مقتضای بشریت بتان و آب و اسباب دنیوی
محتاج خواهد بود لاجرم جمال قیومیت را از منظر اشیاء ظاهر گردانید تا آدمی بهر چه محتاج شود فی الحقیقه
حق باشد سبحانه از وجه قیومیت و تعالی شان

نویسند

رشته در روزی بعضی از حاضران مجلس ریاست و ملائمت میکردند و سخنان میفرمودند در آن اثنا فرمودند
بر در کوی چاه گردید کاری کنید که کسی از شافع گیرد بهر وجه که تواند خود را کم کنید سعی نماید که شهود احدیت
در کثرت حاصل شود بعضی معنی را اعطیناک الکوثر را چنین تفسیر کرده اند که دادیم ترا کوثری یعنی شهود

احدیت در کثرت

رشته حدیث کل یوم هونی شان سخنان میفرمودند و در آن اثنا بتقریب گفتند فرمودند که تقار
بعد الفنا را در معنی است یکے آنکه بعد از آن که سالک متحقق شد بشهود ذات و در آن رسو تمام
یافت و از استغراق و غیبت بشعور و حضور بازگشت مظهر تجلیات اسماء فعلی میشود آثار اسماء کونیه را
در خود باز میاید و میان هر یک از آن اسماء امتیاز میکند و از هر اسمی خطی خاص فرامیگیرد و
معنی دیگر آنکه در هر آنی و جزوی لایحصری از اجزای زمان در خود اثر می از آثار اسماء ذاتیه که آثار
در خارج ظاهر نمی باشد بازمیاید و آثار فائز این آثار تنوعه و متلوه را در باطن خود در سه یا در
و باعتبار اختلاف آثار امتیاز میکند میان هر یک از قهر زمانی از زمانه و این بغایت نادر در عالم
است و اکل افراد انسانیه را از باب ولایت فاصله یعنی بر سبیل ندرت حاصل می شود و آیت
کل یوم هونی شان همین این معنی است یعنی هر دم ازین باغ بر میسرسد به تازہ تر از تازہ تر
میسرسد به آنا آنچه در معانی بعضی احادیث میگفتند در ضمن هشت رشته ایرادی یابد به
رشته در معنی حدیث القضاة کثر لایقنی میفرمودند که قناعت نزد ما آنست که چون کسی نان جو
تا بیخته یابد آرزوی نان جو بیخته نکند آنرا نیز آنگه در خورد که دست و پای نه بنبد از برای نماز گزاردن
و میفرمودند بروحی می باید بود که همیشه میسر شود در خوردن و پوشیدن قناعت یابد کرد بچیزی که
از آن یابید و بنا شد پس دست مبارک خود را کشاند و فرمودند هر گاه کسی گرسنه شود یک روی
دست کزنج یا آرد در کفایت است هر که چنین کرد بیاسود و میفرمودند اگر کسی در میان افتد مثلاً
که در آن نه آب بود نه آبدانی و از بیخ ممر امید طعام نباشد و در برابر اسب طعام بیخ دهنده نشود و
در باطن در نیز بیخ تضرع بودی توان گفت که این مرد را قناعت بحقیقت حاصل شده است
رشته در خبر التکبر مع التکر صدقه میفرمودند که تکبر و فروع است مذموم و محمود تکبر مذموم تقلم است
بوقتی خدای و تقسیم حقارت در ایشان نگریستن و خود را از ایشان زیاده و به وین و تکبر محمود

نویسند

عدم التفات است بادون حق سبحانه و تعظیم بر غیر حق سبحانه بان معنی که هر چه غیر حق است سبحانه در نظر و محقر و بی مقدار شود و علاقه التفات دی ازان منقطع گردد این تکبیر اصل است موصول بر ذوقنا
 ر شحه میفرمودند که در حدیث دارد شده که شیبینی سوره بود بنا بر آنست که در سوره بود امر باستقامت
 واقع است کما قال سبحانه فاستقم كما امرت و استقامت امریست بغایت صعب زیرا که استقامت
 استقرار است و در حد وسط در مجموع افعال و اقوال و اخلاق و احوال پروری که تجاوز از آنچه ضرورت است
 در مجموع افعال صادر نشود و از طرفین افراط و تفریط مصون و محفوظا هر باشد ازینجا است که گفته اند
 که کار استقامت دارد و ظهور کرامات و خوارق عادات را اعتباری نیست

ر شحه در بعضی حدیث الیوم تسد کل فرجة الحدیث میفرمودند مسجدی که حضرت رسول صلی الله علیه و سلم
 در آن نمازی گذاردند چندین در داشت آنحضرت صلی الله علیه و سلم در مرض اخیر فرمودند که آن
 فرجه را بستند و آن در که بخانه صدیق اکبر بود رضی الله عنه باز گذاشتند پس فرمودند الیوم تسد
 کل فرجة الا فرجة ابی بکر امر و بسته شده تنگناها مگر تنگانی ابی بکر از باب تحقیق درین باب سخن دارند
 و آن آنست که حضرت صدیق را رضی الله عنه کمال نسبت جی بحضرت رسول صلی الله علیه و سلم
 ثابت بود آن حضرت صلی الله علیه و سلم درین حدیث اشارت بان کردند که همه نسبتها و طریقها در
 جنت نسبت جی مساوی است و آنچه موصول بمقصود است جز این نسبت جی نیست و را الطریقات
 ازین نسبت جی است بصاحب دولتی که اعتقاد و اسطغی را لائق باشد و طریقه خو اچگان نهم احوال
 که بحضرت صدیق اکبر منسوب است از حیثیت این نسبت جی است و طریقه این عزیزان بحقیقت
 نگاه داشت این نسبت جی است وقتی دیگر در بیان تحصیل این نسبت جی این آیات خوانند که
 مشکوٰی بین در یک سوی پوست باز کن به و ز شگافش فرجه آغاز کن به عشقباری آن و یک کون است

که جمال دوست دیده روشن است

ر شحه میفرمودند که بعضی از کبریا طریقت خو اچگان قدس الله ارواحهم در معنی حدیثی مع الله وقت
 گفته اند ای وقت مستمر شامل جمیع اوقات یعنی هر حضرت نبی را صلی الله علیه و سلم بحق سبحانه اتصالی
 و ارتباطی حاصل بود بر سبیل دوام که در آن هیچ چیز گنجائی نداشت اما در قوت مدد که سسی بالقلب است
 همه چیز را گنجائی بود از مصالح دنیا و محاربه اعداء و معاشرت از واج ظاهرات و غیر آن و بعضی

مشکوٰی

گفته اندلی مع الله وقت ای وقت عزیز نادر و میفرمودند که خدمت خواجہ علاء الدین محمد دانی علیہ الرحمہ
 میل بقول ثانی میکردند و میگفتند که کاطان را سبیل ندرت این حال واقع می شود + + +
 ر شحہ میفرمودند که حدیث شب معراج واقع است که چون جبس ریل از ہمراہی حضرت صلے الله
 علیہ وسلم باز ماند فرمود که لودنوت انملہ لاحترقت اہل تحقیق در معنی آن گفته اند اگر نزدیک او م
 بقدر سر انگشتی از مقام خود که شہود ذات مع الصفات است ہر آنکہ کہ میسوزم یعنی من نمازم
 چیز دیگر بشوم یعنی صفت می سوزد ذات می ماند

ر شحہ در حدیث او بنی ربی فاحسن تاویبی فرمودند ای بان اعطانی الخبثۃ الخبثۃ یجمع خصائص
 النفوس المرضیۃ و الخصال الحمیدۃ التي یقتضی ما یلائم حضرة المحبوب در سطوت سلطنت محبت که
 قطب دائرہ توحید است چه چیز باشد از آنچه ملائم در صفی حضرت محبوب نیست کہ مقهور و مرتفع
 نگردد و چه چیز ماند از خصائل حمیدہ و اخلاق مرضیہ کہ حاصل نشود بعد از حصول محبت محب بنا بر جمیع
 دقایق مرادات حضرت محبوب مطلع شدہ خود را جز در مرضی و ملایبات حضرت محبوب صرف نمیکند
 بلایت استاد تو عشق است چو آنجا برسی + او خود بزبان حال گوید کہ چه کن + + +
 ر شحہ میفرمودند کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی الله عنہ فرمودند کہ لو کشف الظنار لما از دوت یقینند
 معنی کہ ملائم استعمال حرف او است آن کلمہ ایست کہ معنی وی امتناع ثانیست از برای تمام اول
 بیچ کس را بنیاط نیامده و آن آنست کہ یقین ہمیشہ در تزیاید است زیرا کہ کشف غطا ہرگز ممکن نیست
 و این پیش ارباب تحقیق مقرر شدہ است کہ ذات من حیث ہی ہرگز ظاہر نمی شود مگر از پردہ صفات
 چون این حقیقت ہمیشہ در جواب مکون و استتار باشد کشف غطا ہرگز ممکن نباشد پس یقین
 لایزال در تزیاید باشد اما آنچه در معانی بعضی از کلمات اولیا میگفتند ہم در ضمن ہشت ر شحہ

ایراشے یا بد +

ر شحہ در معنی این سخن کہ اصحوا مع الله فان لم تطیعوا فاصحوا مع من یحب مع الله میفرمودند
 کہ مراد بصحبت اینجا حضور و آگاہی است لازم صحبت است زیرا کہ مصاحبین لازم است کہ
 بیکدیگر ماضی و آگاہ باشند چنین وارد شدہ است در توجہ ایجاد می بہ نسبت انسان کہ خلق تہ بیدی
 بالا و صفات المقابله یعنی از جمیع اوصاف در وی چیز است و از جمله اوصاف است حضور ذاتی

چه حق سبحانه از او بگذرد حاضر است پس آنچه ظاهر است از حضور آگاهی در اسرار انسانی از ایشان نیست بلکه بر تو نیست از آفتاب حضور ذاتی که بر دیوار نظام بر تافته و آنرا منور گردانند که سال آدمی جز در آن نیست که تحقیق حال خود کرده داند که آنچه او را حاصل است از حضور و غیبه از آن او نیست بلکه از آن حق است سبحانه و دیر در آن هیچ تحقیقی نیست آنچه پیری قدس سره فرموده است که تحقیق تخصیص مصوبک اشعارت باین معنی است

در شرح معنی این سخن که بعضی محققان فرموده اند که لو اقبلس صدیق انی الله العتبت الله سنة ثم اعرض عنه خطیته با قافه منه اکثر مانده میفرمودند که تحقیق این سخن آنست که این طائفه بزرگوار بمقامی میرسند که در هر یک نفس کسب کمالات ما تقدم می کنند و حکایت مشهور که بعضی از این طائفه را ندکوار است که ایشان را پیش خلیفه غازی کردند و گفتند که ایشان ز زندق اند خلق را انسلال می کنند اگر آن شود که ایشان را بقتل رسانیده آید نسلت تلاش می شود اجری عظیم بر آن مترتب خواهد شد و چون ایشان را بدار خلافت حاضر گردانند خلیفه بقتل ایشان فرمان داد سیاف خواست که یکی از ایشان را بکشد دیگرے پیش آمد و درخواست کرد که اول مرا بکش سیاف قصدی کرد آن دیگرے پیش آمد و همین درخواست کرد سیاف تخیر فرمود و گفت شامعجب کسانید که بقتل خود چنین مشتاقید بر یکدیگر مبارک و مسابقت می نماید گفتند ما اهل ایثاریم و بمقامی رسیدیم ایم که در هر نفسی کسب کمالات سابقه کنیم پس هر یک حیات خود را ایثار آن دیگرے می نمایم تا بدین مقدار فرصت یا ران دیگر نفسی چند برآرد و کسب کمالات کنند این سخن خلیفه رسید تنبه شد تحقیق حال ایشان فرمود و بعد از اطلاع بر کمالات ایشان گفت اگر این طائفه زندق اند پس در عالم صدیق نیست آنگاه ایشان را عذر خواهی کرده با عز از تمام باز گردانید حضرت ایشان میفرمودند که این را تشبیه است و آن آنست که شفعه صدیق را سرمایه دارد و آن تجارت میکند مدتی سعی کرد تا هزار دینار شد درین زمان آنچه حاصل اوست ازین پایه صد هزار دینار و سود تجارت هر آنکه بیشتر است از آنچه حاصل او بوده در زمان بیشتر صد دینار پس اگر دوسه درین زمان از کسب و تجارت باز گرفته باقات او زیاده خواهد بود از مال ما

سلفه و آن بیان آنکه در هر نفسی کسب کمالات سابقه کنیم

در شرح معنی این سخن که بعضی محققان فرموده اند که لو اقبلس صدیق انی الله العتبت الله سنة ثم اعرض عنه خطیته با قافه منه اکثر مانده میفرمودند که تحقیق این سخن آنست که این طائفه بزرگوار بمقامی میرسند که در هر یک نفس کسب کمالات ما تقدم می کنند و حکایت مشهور که بعضی از این طائفه را ندکوار است که ایشان را پیش خلیفه غازی کردند و گفتند که ایشان ز زندق اند خلق را انسلال می کنند اگر آن شود که ایشان را بقتل رسانیده آید نسلت تلاش می شود اجری عظیم بر آن مترتب خواهد شد و چون ایشان را بدار خلافت حاضر گردانند خلیفه بقتل ایشان فرمان داد سیاف خواست که یکی از ایشان را بکشد دیگرے پیش آمد و درخواست کرد که اول مرا بکش سیاف قصدی کرد آن دیگرے پیش آمد و همین درخواست کرد سیاف تخیر فرمود و گفت شامعجب کسانید که بقتل خود چنین مشتاقید بر یکدیگر مبارک و مسابقت می نماید گفتند ما اهل ایثاریم و بمقامی رسیدیم ایم که در هر نفسی کسب کمالات سابقه کنیم پس هر یک حیات خود را ایثار آن دیگرے می نمایم تا بدین مقدار فرصت یا ران دیگر نفسی چند برآرد و کسب کمالات کنند این سخن خلیفه رسید تنبه شد تحقیق حال ایشان فرمود و بعد از اطلاع بر کمالات ایشان گفت اگر این طائفه زندق اند پس در عالم صدیق نیست آنگاه ایشان را عذر خواهی کرده با عز از تمام باز گردانید حضرت ایشان میفرمودند که این را تشبیه است و آن آنست که شفعه صدیق را سرمایه دارد و آن تجارت میکند مدتی سعی کرد تا هزار دینار شد درین زمان آنچه حاصل اوست ازین پایه صد هزار دینار و سود تجارت هر آنکه بیشتر است از آنچه حاصل او بوده در زمان بیشتر صد دینار پس اگر دوسه درین زمان از کسب و تجارت باز گرفته باقات او زیاده خواهد بود از مال ما

که دیگر تبارک مان قوت شده نهند نمیتوانند شد

رشدی در معنی آن سخن که بعضی عرفا گفته اند که ارباب احوال تیر و ن سخن الاحوال میفرمودند که استغراق
استملاک نیز موجب ترقی نیست زیرا که تحقیق پیوسته است و معلوم شده که ترقی باز بسته بدوام
عمل است و زمان استغراق و استملاک بحقیقت زمان باز ماندن از عمل است بلکه استغراق و
استملاک از احکام آن موطن است که بطریق استعجال درین موطن ظاهر شده است اگر در موطن دنیا ظاهر
نشد در موطن عقبی بطریق اکمل ظاهر می شد پس بنابرین تحقیق است که ارباب احوال معتبر کرده اند از احوال
رشدی میفرمودند که حضرت خواجه محمد باقر اقدس سره نوشته اند که حقیقتی الذکر عبارت عن تجسلیه سبجانه
لذاته بذاته فی عین العبد من حیث اسم التکلم و فرمودند این مقام بی آنکه مدت ما طالب ذکر گوید تا دل
او را دوام آگاهی حاصل شود میسر نیست بعد از آن اگر جمله دیگر بیاورد و این نسبت را از خود سلب
کند غیاتی است از حق سبحانه پس این بیت خوانند **بیت** یک جمله مستانه مروانه بگردیم نه
از علم گذشتیم و بمعلوم رسیدیم

رشدی در معنی این سخن که بعضی اکابر گفته اند سبحانه من لم یعمل للخلق سبیلا الا بالعجز عن معرفته
میفرمودند که عجز از معرفت آنست که معلوم گردد که لایعرف الله الا الله یعنی معرفت مقصود
ترکیب انسانی نیست آنچه در ترکیب انسان ظاهر است از معرفت از آن انسان نیست بلکه انسان
آئینه شده است که در وی صورت معرفت حق سبحانه عکس انداخته است این سخن عجزی منافی معرفت
انسان نیست چنانچه بعضی گمان برده اند که عجز از معرفت جمل است و این باطل است

رشدی میفرمودند که شیخ ابو بکر واسطی قدس سره گفته است ان کنت قایما بغیرک فانت فان بلا جمع
ولا تفرقه جمع اینجا کنایت است از دید توفیق در عمل و تفرقه عبارت از ادای وظایف عبودیت و ضعف
خود میفرمودند هر که مضمون این سخن را دریافت و ذوق قدرت او شد خلاص یافت و از تفرقه اغیار

باز است

رشدی میفرمودند که اکابر در معنی جمع و جمع و جمع این گفته اند الجمع ماله علیه و مالک علیه جمع الجمع ان
جمع ماله و مالک علیه و فرمودند پس مرتبه جمع الجمع است این بیت که حضرت مولوی قدس سره در منظوم
فرموده اند **بیت** ای کم اند جهان بیچ پیچ بند چون العشا او خود در او هیچ هیچ بند

فصل دوم در ذکر حقائق و دقائق و حکایاتی که از شاخ تقدس و متاخرین قدس استوار و امام شریف

و آن در ضمن پنجاه و دو رساله ایرادی باید

در ششم میفرمودند که اهل ارادت بغایت کم اند باین تقریب گفتند که شخصی پیش یکی اکابر فرستاد که اگر
میریدی صادق نشان داند برای ما فرستد آن بزرگ در جواب فرستاد که اینجا میرید کمتر است اما
هر چند شیخ میخواهد بر اے شما بفرستیم

در ششم میفرمودند که مولانا رکن الدین خوانی علیه الرحمه بسی فضائل و کمالات داشت و از دانشمندان
تبحر بود و باین طائفه ارادت صادق داشت وی میگفت که من از پنج کار خود امید دارم که در دستم لازم است
کاری که بغایت امیدوارم و آن آنست که روزی در صحرای خدمت شیخ زین الدین علیه کلال کلز
شاخ بزرگ شیراز بود بطهارت مشغول بودند و من کلوخ استجاء ایشان را بر رخسارهای خود بودم
تا بدان استجاء کردند

در ششم هم از وی نقل کردند که میگفت اگر صورت درویشی را بر دیوار نقش کند از پای آن دیوار آب
می باید گذشت

در ششم میفرمودند که چون شبلی را ارادت این طریق پیدا شد و پدر وی در آن فرصت حاکم و اسطبل بود
بر دست محمد خیر که از شاخ وقت بود انابت آورد و توبه کرد محمد خیر ویرایش جنید فرستاد صاحب
کشف الجمود گفته است که این فرستادن نه از آن جهت بود که وی از تربیت شبلی عاجز بود پس کن
اب جنید نگاه داشت و شبلی نیز از خویشیان جنید بود جنید هفت سال ویرا کسب فرموده و گفت وجه آنرا
بر و نظام که در ایام حکومت از تو صادر شده است باز می ده بعد از آن هفت سال دیگر ویرا بخدمت شاه
و طهارت خانه باز داشت تا کلوخ استجاء آب طهارت اصحاب میامی ساخت بعد از چهارده سال
ویرا طریقه گفت و بر ریاضت امر فرمود

در ششم میفرمودند که سهل بن عبدالقاسم قدس سره مدت مدید ریاضات شاقه کشید و بدوام
و اگر اشتغال نمود و مرتبه که روزی خون از دماغ وی روان شد هر قطره که بر زمین چکید نقش اند بر آمد
بعد از آن که بخوبی مشغولها کرده بود پیروی ویرا بساید داشت فرمود

در ششم دو کت از حضرت ایشان استماع افتاده که میفرمودند سخن نجوا حضرت علی الخاق است قدس سره

در بیان دعوت آموزی

که در شیخ بند و باری راکشانی در خلوت را و در صحبت راکشانی و در کثرت دوم این ابیات از منظوم خوانند
که ابیات حرد آموزی طریقتی فعلی است به علم آموزی طریقتی قولی است به فقه سرخوایی
آن بصیحت قائم است بهانی زبان کاری آید نه دست

رشته میفرمودند که بعضی اکابر دین رضوان الله علیه جمعین گفته اند بعد از نماز دیگر ساعتی است باید که
در آن ساعت به بهترین اعمال مشغول باشند بعضی گفته اند بهترین اعمال در آن ساعت محاسبه است
که اوقات ساعات شب و روز را حساب کنند که چند از آن بطاعت صرف شده و چند بمعصیت آنچه بطاعت
صرف شده است بر آن شکر گویند و آنچه بمعصیت گذشته از آن استغفار کنند بعضی دیگر گفته اند بهترین
اعمال آنست که خود را بصحبت کسی رسانند که در صحبت وی از هر چه غیر حق است بجانان لول شوند
بجناب حق بجانان مائل و منجذب اهل تحقیق گفته اند بهترین اعمال آنست که بواسطه اشتغال بان
از غیر حق بجانان لول شوند بقی بجانان مائل

رشته درین مثنوی که صحبت اعلیٰ موجب فتور نسبت می شود میفرمودند که روزی فتوری بوقت شیخ ابو یزید
قدس سر و راه یافت نسو بود بچو نمید که در مجلس با بیگانه پیدا شده است که این فتور بسبب اوست بعد از
جست و جوی بلخ گفتند بیگانه نیست فرمودند که در عصافانه طلبید طلبیدند عصای بیگانه یافتند و در
انداختند در آن حال واحد وقت خود شدند و آن تفرقه بجمیعت مبدل گشت و فرمودند که خواجه احمد
یسوی را نیز قدس سره روزی در نسبت فتوری شده است فرمودند که بیگانه درین صحبت است
که بواسطه وی سر رشته نسبت گم شده است بعد از تقص بسیار و صرف تعالی کفش بیگانه یافتند
بیرون افکندند فی الحال جمیعت و صفائی وقت روی نمود و آن تفرقه و کدورت رفع شد بعضی محققان
فرمودند که یکی اصحاب جامه بیگانه پوشیده بود و در سحر که وقت انقیاد صحبت بود مجلس حضرت ایشان درآمد
بعد از خطبه آن حضرت فرمودند که درین مجلس بوی بیگانه می یابم پس آن عزیز را گفتند این بو سه از تو
می آید مگر لباس بیگانه پوشیده آن عزیز برخاست و از مجلس بیرون آمد و آن جامه را از بر کشید
و دور انداخت و باز آمدند

رشته میفرمودند که تا اثر جمادات اذ اعمال و اخلاق مردم پیش از باب تحقیق امری مقرر است و
حضرت شیخ محی الدین بن العربی قدس سره درین باب تحقیقات بسیار کرده اند و این تا اثر جمادات

خوانند

تا غایتی است که اگر شخصی افضل عبادات را که نماز است در موضعی ادا کند که آن موضع از اعمال و اخلاق ناپسندیده جماعتی متاثر شده باشد باوجمال این عمل برابر آن عمل فزودی نیست که در موضعی ادا کند که متاثر از جمعیت ارباب جمعیت شده باشد ازینجا است که در رکعت نماز حرام مکه برابر است با هفتاد رکعت غیر آن
 در شیخ میفرمودند که طالب این نسبت را عمل کردن باین رباعی که بحضرت عزیزان منسوب است از لوازم است که رباعی با هر کشتی و شد جمع ولت بود و زودتر رسید زحمت آب و گلست مبداء صحبت

وی اگر تیرا بکنی بهر کند روح عزیزان بکلت

در شیخ میفرمودند که شیخ ابو طالب کی قدس سره فرموده اند که بعد کن که ترا هیچ باستی غیبی سحر حق سبحانه نماند چون چنین شندی کار تو تمام شد دیگر اگر هیچ ظاهر نشود از احوال و مواجید و کرامات عنتم نیست
 در شیخ میفرمودند تو حیدورین روزگار آن شده است که مردم بازارها میروند و در پسران ساده رود می نگرند که مشاهده حسن و جمال حق سبحانه می کنیم نمود با قدرین مشاهده پس فرمودند که حضرت سید قاسم تبریزی قدس سره بدین ولایت آمده بودند جمعی از مریدان ایشان در بازارهای گشتند و پسران امرود پیدا میکردند و بایشان تسلی می ورزیدند و می گفتند ما در صورتی مشاهده حسن و جمال حق سبحانه می کنیم
 گاهی حضرت سید میفرمودند این خوکان با کجا رفته اند ازین سخن چنان معلوم شد که آن طسائقه و نظریه بیهوش حضرت سید بصورت خوک می نمودند

در شیخ میفرمودند که مثل طریقت قدس الله تعالی ارواحهم در اصطلاحات خود لفظ شاه و مفتون باشد آورده اند بعضی آنرا معنی ظاهر پوچ گفته اند که مراد از شاه در شاه صورت است و از مفتون باشد آن طائفه را که رابطه عشق و محبت و نسبت بنظر جمیله نگاه میدارند پس فرمودند این نسبتی است بغایت ندوم و محیط و نفس را در آن دخل است کی از کار فرموده است گرفتیم که نفس را در مشاهده بصوری هیچ دخلی و خطی نماند آخر حظ روحانی خود باقی است و آنرا انکار نمی توان کرد و همچنان که سالک را از لذات نفسانی که حجب ظلمانی است گذشتن واجب است از حظ و طر و عانی که حجب نورانی است هم گذشتن لازم است

در شیخ میفرمودند که اکابر طریقت قدس الله تعالی ارواحهم گفته اند هر چند محبت و دشنام که از کسی نسبت تو واقع شود باید که بحقیقت دانی که توانی و اگر ترا خوک و سگ اشغال آن گویند یقین کنی که در تو از آن صفتها

حصه هست چو که آدمی شود با معده است و پنجا که صفات کلی دارد از صفات سبعی و بهی نیز خالی نیست
 یکی از اکابر پیش سید الطایفه جنید قدس سره نشسته بود شبی در آمد آن بزرگ در پیش جنید بسیار
 ستایش کرد و بعد از آنکه سخن وی تمام شد جنید فرمود که اینمه تعریف این خوک را کردی آن بزرگ بگفت
 منقل شده بود که بواسطه تعریف وی شیخ مرثلی را خوک خواندند ما در باطن و ظاهر شبلی از آن سخن همگونه
 اثر گرفتند پس بدانشد و هیچ تغییری پوی راه نیافت

در شیخ میفرمودند در ویسته آنست که پیر هری قدس سره فرموده است که خاکی بخت و آبی بر آن ریخته
 نه پشت پای را از آن گردی و نه کف پای را در وی و خلاصه در وی آنست که از همه کس با کشته
 بر هیچ کس باز نهند نه بحسب عورت و نه بحسب پیشه

در شیخ میفرمودند که بر بلاهای حق سبحانه چاره بکشد تا اگر می باید بود زیرا که حق سبحانه بر بلاهای صعب تر از
 بیکر بسیار است فرمودند که خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمه میگفتند که دو برادر تو امان بودند که
 بیک شکم آمده بودند و پشت ایشان بر یکدیگر چسبیده بود چون بزرگ شدند دم زبان شکر آبی
 جاری داشتند کسی از ایشان پرسید که با وجود چنین بلائی که شمار اذیقه است چه جای شکر گذار است
 ایشان گفتند ما میدانیم که حق سبحانه را بلاها ازین صعب تر بسیار است برین بلا شکر میگویم مسدا که
 بلائی ازین عظیم تر بتلا شویم ناگاه یکی از ایشان برد آن دیگری گفت اینک بلائی صعب تر پیدا شد
 اکنون اگر این مرده را از من قطع میکنند من تیزی میبرم و اگر قطع نمی کنند مرده کشتی باید کرد تا وقتیکه
 بدن وی فسرده شود و بریزد

در شیخ میفرمودند که شیخ ابو یزید قدس سره گفته است که سی سال با حق سبحانه سخن گفتم و از حق سبحانه
 سخن شنیدم و خلق پیدا شدند که با ایشان میگویم و از ایشان می شنوم معنی این سخن آنست که آنچه از منظر
 از ظاهر است نه از منظر است

در شیخ میفرمودند که حضرت خواججه بهاء الدین قدس سره میفرموده اند من دو کس دیدم در مکه مبارک
 زاد با الله تعالی شرفا و کرامتیکی بغایت بلند همت و دیگری بغایت پست همت آن بود که در کوه
 دیدم شخصی را که دمت در حلقه در فانه زده بود در چنان جای شریف و چیشان و قی غزوی از حق
 سبحانه غیب حق سبحانه چیز میخواست و بلند همت آنکه در بازار منی جوانی دیدم که پنجاه هزار دینار

کما بیش سودا خرید و فروخت کرده که در آن فرصت یک خطبه و نش از حق سبحانه غافل نشد از غیرت آن
 جوان خون از دهن من بر آمد

رشته میفرمودند که شیخ ابویزید قدس سره در راهی میرفت که ترشده پیش وی باز آمد وی دامن
 در حیدر سگ بزبان فصیح با وی سخن آمد و گفت اگر دامن تو بر من خوروی بآبی پاک می شستند این دامن
 از من در حیدری و خود را پاک تر از من دیدی بکدام آب شسته خواهد شد

رشته شخصی در مجلس حضرت ایشان چون اهل مراقبه کردن کج کرده بود و خود را مراقب و مشغول فراموش
 ایشان با وی تمذ شده فرمودند کسی در صحبت مولانا نظام الدین علیه الرحمه سر پیش انداخته بود فرمودند
 سر بالا کن می بینم که از تو دو دو میخیزد ترا مراقبه چه نسبت است سالها ترا کلوغ استنجا میامی باید ساحت
 و نجاست از مبرزها دور باید انداخت تا شایسته آن شوی که ازین طریق با تو سخن تو ان گفت مراقبه

هنوز کجاست

رشته وقتی که حضرت ایشان فقیر را اجازت مراجعت بخراسان میدادند فرمودند که چون من از
 خدمت خواججه ملا الدین محمد وانی علیه الرحمه جدا می شدم گفتند با خود قرار ده که تا فلان موضع از نسبت
 خود غافل نشوم و چون آنجا رسیدی باز موضع دیگر را نشان کن و تا آنجا خود را بر نسبت راست گیر و چنین
 موضع به موضع و منزل به منزل و زرش این نسبت میکن تا وقتیکه ملکه حاصل شود

رشته میفرمودند که از سید الطائفه جنید قدس سره متقول هستم که فرمودند مرید صادق آنست که
 سالی قریب بیست سال کاتب شمال چیزی نیابد که نویسد معنی این سخن نه آنست که مرید معصومی بود که درین
 مدت هیچگونه جرمیه از وی صادر نشود بلکه این بان معنی آنست که پیش از آنکه کاتب شمال چیزی نویسد
 بتدارک آن مشغول شود و آنرا از خود دفع کند و هیچی از وجوه

رشته میفرمودند که حضرت خواججه عبدالخالق محمد وانی قدس سره فرموده اند که گرانی از خلق بر می باید داشت
 و آن نمی شود الا به کسب حلال دست بکار دل بیار و در طریق خواجگان قدس اندر او اهم امری مقرر است
 که شعله میفرمودند که خواججه علی حکیم ترمذی قدس سره فرموده اند که زندگی دل را در جرات است زندگی
 دل حاصل نمی شود جز با تقصا و تقصا و ام ذکر است در نوم و یقظه ذکر در نوم آنست که در خواب بیند
 که ذکر میگوید این ذکر را که در خواب گویند حضرت شیخ محی الدین بن العربی و بعضی دیگر از مشایخ طریقت

قدس اندر او اهم موجب ترقی می گویند زیرا که ترقی منوط بعملی است که ناشی از علم باشد آنچه در جواب بیده می شود
که بزرگ مشغولست ازین قبیل است

رشته میفرمودند که حضرت خواجه محراب ساقی سر فرموده اند که مدامت بر ذکر بجای می رسد که حقیقت
ذکر با وجود دل یکی میشوند معنی این سخن تو اندو که آن باشد که چون حقیقت ذکر امر است منزله از حرف
و صوت و جوهر دل که عبارتست از لطیفه مد که وی نیز منزله است از شایعه کم و کیفیت پس بواسطه
کمال شغل این لطیفه آن امر منزله از حرف و صوت میان ایشان اتحاد می شود و صفت یکی دیگر گانگی
روی نماید در آن حال ذکر بواسطه استیلا مذکور باقی تفرقه و تمیز تواند کرد میان دل و حقیقت ذکر
چه دل او را بنماید که ارتباط بر وجهی شده که غیر مذکور در اندیشه او گنجانند

رشته میفرمودند که روزی بخدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمة رفتم و ایشان با جمعی از مومنان
عسلی در میان داشتند و من خاموش بودم تا فارغ شدند مولانا روی بفقیر کرده فرمودند سکوت
و آرام بیا حدیث و کلام و باز فرمودند تمیم اگر این مرد از قید هستی خود باز رسته است هر چه کند نماند
و اگر بخود گرفتار است هر چه کند بوی تاوانست حضرت ایشان فرمودند که از خدمت مولانا نظام الدین

سخنی بهتر ازین نشنیده ایم

رشته میفرمودند که خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمة میگفتند که شریعت و طریقت و حقیقت را در
همه خیر بیان می توان کرد مثلاً دروغ گفتن که نهی آن واقع است اگر کسی آنرا بسمعی و محاسبه
که بطریق استقامت باشد از زبان دور گرداند که با اختیار از زبان صادر نشود این شریعت است
لیکن با وجود این تواند بود که در باطن داعیه و دروغ گفتن باقی باشد سعی و محاسبه در آنکه از باطن
داعیه و دروغ گفتن دور شود این طریق است و چنان شدن که با اختیار و بی اختیار از دروغ گفتن
نیاید نه از دل و نه از زبان این حقیقت است حضرت ایشان این حقیقت را از خدمت مولانا ابیاسیا
نقل میکردند و اشخاص میفرمودند

رشته میفرمودند حضرت خواجه بهاء الدین قدس سره فرموده اند که در بدایت جذب مرا گفتند درین راه
چون میسر آید گفتیم بدین شرط که هر چه من گویم و خواهم آن شود خطاب رسید که هر چه گوییم و خواهیم
آن میشود گفتیم من طاقت این مدارم مدت پانزده شبان روز مرا بمن باز گذاشتند احوال من

در جواب بیده می شود
در بیان اشخات

بیده

و اب شد و تمام خشک شد چون به جزنا امیدی کشید خطاب رسید که بظاهر چه تو میخواهی همچنان باش
حضرت ایشان فرمودند که در مقامات حضرت خواججه همین قدر نوشته اند تا آخر است بعد از آنما یعقوب چرگی
ایاز کرد از حضرت خواججه نقل کردند که چون خطاب رسید که بظاهر چه تو میخواهی همچنان باش گویم اختیار
طریقه کردم که البته موصل باشد

در ششم روزی حضرت ایشان با جمعی از اصحاب تند شده فرمودند که شما بار این طریق نمیتوانید کشید
این طریق بجایت دقیق است از مراد خود گذشته و بر مراد دیگری ایستادن کاری بس بزرگ
ست از شما این کاری آید اگر من گویم که حال را وید و خوبانی کنید و بت پرستی درنی کمال تمام کفر بزرگ
یکشاید این کاره کار شماست شما کجا و این طریق کجا پس فرمودند که در همان خانه حضرت خواججه بهالذین
در سه سه دو کس از سوالی که در خدمت ایشان می بودند بحث ایان میکردند قیل و قال ایشان دور
را از کشید حضرت خواججه آن گفت و گوی را می شنیدند آخر پیش آن دو عزیز آمدند و فرمودند که
از صحبت ما را میخواهید شمار از ایان می باید گذشت ایشان بنهایت مضطرب گشتند حتی در آن
اضطراب می بودند تا آخر یعنی آن سخن بر ایشان ظاهر شد

در ششم روزی حضرت ایشان یکی را مخاطب ساخته فرمودند که اگر در صحبت خواججه بهاء الدین قدس
را نسبتی حاصل شده باشد بعد از آن صحبت بزرگ دیگر رفتی و از وی نیز همان نسبت را باز یابی
بسیخی خواججه بهاء الدین را گذاری یا نه پس فرمودند که از هر جای دیگر که آن نسبت را باز یابی باید که
زاهم از حضرت خواججه بهاء الدین را فرمودند که کی از میدان قطب الدین حیدر خا نقاہ شیخ
باب الدین مهر روی قدس سره افتاد بنفایت گرسنه بود روی بجانب ده پیر خود کرد و گفت
بناشد قطب الدین حیدر شیخ شهاب الدین از حال وی آگاه شدند خادم را فرمودند تا طعامی پیش
سے بروند چون در پیشی از طعام فارغ شد باز روی بجانب ده پیر خود کرد و گفت فیستات قطب الدین
بود که ناراحت جان فرو گذاشتی چون خادم نزد شیخ رفت از وی پرسیدند که چون یانفتی آن درویش
تشنه اسل کسی است طعام شما خورد و در فکر قطب الدین حیدر میگویی شیخ فرمودند که مرید من است از او
باید آموخت که هر جا نماند باید از هر کس شیخ خود میداند چه بنظر او چه باطن
خود باین تقریب که سفر مو دند چون مرید صادق شیخی اکل از شیخ خود بیاید ویر اجازت است

از کمال بر رویا کمل پیوند و فرمودند شیخ که ابو عثمان حیرتی قدس سره گفته است که مرا از بسادی حال
 در خاطر می بود که از واجید و ادوات این طائفه بهره مند شوم اتفاقاً مجلس وعظ شیخ یحیی ابن معاذ را
 رسیدم دل من آنجا پدید ملازم وی شدم بعد از آن صحبت شاه شجاع که مانی افتادم چون
 پیش وی در آمدم مرا از مجلس خود بیرون کرد و فرمود که دی رجا پرور دست از وی کاری نمی آید
 با خود گفتم سر من است و این آستانه بعد از مدتی مراد صحبت خود جا داد و چند گاه در ملازمت وی
 بودم درین اثنا وزیر اعزیت زیارت شیخ ابو حفص خدا قدس سره شد من نیز در ملازمت وی رفتم چون
 بصحبت شیخ ابو حفص افتادم مرا اتهام از من بر آورد اما شاه شجاع نمی توانستم گفت که اینجا می باشم چون
 وقت رفتن شد شیخ ابو حفص شاه را گفته ما را با این جوان بچگونگی خوش است و یز اینجا گذار مرا گذاشت
 در خدمت و کار من در صحبت و خدمت شیخ ابو حفص تمام شد

بسم الله

در ^{۲۳۲} شب میفرمودند که کی از اکابر دین بدر مسجد رسید شیطان را دید که سر ایستاده از آن مسجد بیرون دید آن
 بزرگ نظر کرد و روی دید که در مسجد نماز میکند از دور مرد دیگر نیز دید که دی تکیه کرده در خواب است از وی
 پرسید که ای جوان درین مسجد چه کار آمده بودی گفت میخواستم که بوسه نماز را برین مصلی فاسد گردانم
 اما اهلیت و حمايت آن عفته مرا نگذاشت از وی ترسیدم و بیرون دیدم

در ^{۲۳۳} شب میفرمودند که سید قاسم قدس سره گفته که روزی در مجلس مولانا زین الدین ابو میکرتا بیابا و
 نشسته بودم و مردی که مرید یکی از شیخ وقت بود در آن مجلس حاضر بود خدمت مولانا از وی پرسیدند که
 شیخ خود را بیشتر دوست میداری یا امام اعظم ابو حنیفه را آن مرد گفت که شیخ خود را خدمت مولانا
 از آن سخن بسیار در غضب شدند بمرتبگی که آن مرد را سنگ خوانند و بر خاستند و نجانه در آمدند و من
 بهما سخنانشته بودم بعد از لحظه خدمت مولانا بیرون آمدند و مرا گفتند آن مرد غضب کردیم و در رو
 ی درشت گفتم بیاتار ویم و عذر خواهی وی کنیم بجهای خدمت مولانا روان شدم آن مرد در راه
 پیش آمد و گفت من به عذر خواهی می آمدم و میخواستم که خدمت شما عرض کنم که چندین سال است
 که بر مذہب امام اعظم بودم و هیچ یک از صفات ناموش من کم نشد و بچند روز که در ملازمت این
 عزیز بودم از همه ناموش شما بر گوشه شده ام اگر اینچنین کس را از امام اعظم دوست تر دارم
 چه مانع است اگر در کتاب با نوشته اند که این دوستی مذموم است و منی کرده اند از آن بر گردم

خدمت مولانا در اعزاز خوانای بسیار کردند و استحضار فرمودند

رشمه میفرمودند که برای خدمت مولانا سعد الدین کاشغری قدس سره بلازمت شیخ بهاء الدین عمر
 بنفتم در آثار اراء خدمت مولانا سعد الدین میگفتند قطعی میخوانیم که در باطن با صرفی کند و ارا خلاص
 گرداند امثال این سخنان میگذاشت چون بلازمت شیخ رسیدیم و نشستیم شیخ به سعد الدین گفتند که
 صرف قلب چه می کند تصرف این طائفه پیش ازان نیست که بعضی محب و موانع که عارض استعدا
 سی شده است بواسطه تاثیر صحبت ایشان مرتفع میشود و آن استعداد از رفیع موانع قبول موهبتی
 می کنند سالک الا استعداد خود امری که مقصود است بازمی یابد حضرت ایشان فرمودند که حضرت
 شیخ بهاء الدین عمر مرد خدمت مولانا سعد الدین مع تیانند مقصود ایشان چیز دیگر بود در طریق خواجگان
 قدس اندر او هم تصرفی می باشد برین وجه که بدل متوجه باطن باطنی میشوند و از گذران توجه باطن
 بدل ایشان ارتباطی و اتصال حاصل میشود و بواسطه آن ارتباط و اتصال تجاری میان دل ایشان
 و باطن آن غالب واقع میشود که بطریق انعکاس از دل ایشان بر توی بر باطن و می می تابد و این
 مضمون است که ناشی از استعداد ایشان است که بطریق انعکاس در آئینه استعداد آن طالب ظاهر شده
 چنانچه امری را از استعداد خود نمی بایه طلبید لیکن اگر این ارتباط متصل شود آنچه بطریق انعکاس حاصل
 شده بود صفت و دام پذیر و خدمت مولانا سعد الدین انچنین امری می طلبیدند که از خارج استعداد
 نمود حاصل کنندند آنکه آنچه در استعداد ایشانست ظاهر شود

رشمه را قلم این حروف گوید یعنی از محققان چنین گفته اند که هر یک از این نامیه که موجود خارجی است
 نظیر اسمی خاص شدند تخصیص لایکه که مرص ایشان همان اسم بود که مظهر آن شدند و حضور و ولادت ایشان
 زان اسم بود و هر گز ازان اسم تجاوز نکردند با هم دیگر و آیه که میباید و اما من الا اله مقام معلوم یعنی ازین پس است
 بخلاف انسان که چون او تیرگی ظلمونی و جهولی داشت از خصوصیت و شخصیت و یقین انسانیت خود
 بر زبان شد و توجه تام بچیزی و برای خصوصیت و تعیین خود کرد و ازان جهت حاصل با حقیقت آمد
 دریا بنده امری منهایت شد خارج از دایره استعداد بشری و تعیین انسانی

رشمه میفرمودند که صاحب بحر الحقائق شیخ نجم الدین لایه علیه الرحمه فرموده است در ریاضای کس
 قدر صحبت او لیان دانست و شواهد دانست

۳۳ شیخ میفرمودند که شیخ ابوالقاسم گرگانی قدس سره گفته اند با کسی نشین که هکلی تواند شود یا هکلی او شودی
یا هر دو در حق سجانه کم شوند و نه توانی و نه او

۳۳ شیخ میفرمودند که در مجلس حضرت ایشان بجا گذارنده است که چه باشد که آن حضرت در باطن من تصریح
کنند حضرت ایشان بر باطن او مشرف شده فرموده اند که کمال تصرف وقتی واقع خواهد شد که من تو
شویم یا تو من شوی پس آن سخن پیر پیری را قدس سره بزرگان مبارک را اندک که عجب الله در سر بود
ببیا بانه رفت بطلب آب زنگانی ناگاه فرار سید بجز تانی آنجا یافت چشمه آب زنگانی چندان
بجز در که نرسد نماند و نه خر قاسمی به

۳۴ شیخ میفرمودند که از شیخ ابوسعید بن ابی الخیر قدس سره منقول است که فرموده اند مقصد تن از مشایخ
طریقت قدس اعداد و احکم در باهیت تصوف سخن گفته اند تا مترین و بهترین همه اقوال طبیعت
که تصوف صرف الوقت با هوایه به

۳۵ شیخ میفرمودند که شیخ ابوالسودر حمزه الشافعی صاحب خود را می گفته است که پیش من با گوشت قید
نیاید با گوشت جدید آید حضرت شیخ محی الدین بن العربی قدس سره فرمود که مقصود شیخ ابوالسودر
الزین سخن صحت امور سخن بود در اصحاب خود را یعنی با اسرار و حقائق مردم پیش من نیاید بلکه پیری
آید که آن خاصه شما باشد و از پیشگاه دل شمار زده باشد

۳۶ شیخ میفرمودند که سید الطائفة جنید قدس سره سخن بفرموده می گفته اند روزی معارف ایشان بی اختیار
باز شد و دیدند که اهل مجلس را استعداد ادراک آن نیت فرمودند که تفحص کنید شاید کسی درین نزدیکی
باشد که استعداد و قابلیت از جناب این حقایق کرده است بعد از تفحص بلیغ حسین بن منصور حلاج
را یافتند که در گوشه نشسته بود و سر بر کعبه زده شیخ هرگز پیش وی سخنان بلند نمی گفتند و ایشان
ظاهر شده بود که وی روزی استای این سر خواهد کرد شیخ فرمودند که تا اول الزان مجلس اخراج کردند

۳۷ شیخ میفرمودند که خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمه می گفتند شیخی آنست که گنجه خود را در نظر مردان
تجمل کمال تواند گردانید زیرا که با جمال بیاشد را یله مرید با مراد و صفت محبت که موجب جذب و
تصرف هانست حکم نمی شود و این را ما بتدبیر عقل می دانستیم لیکن بار فرصت آن نیست که همیشه
تعلق کنیم و خود را کمال نایم تا سبب فتور عقائد مردمان نشود از نیاحت که سنت شد تا که مردن محاسن و

نیکو بستن رستاره و غیر آن ا چیزهاست که تعلق به زینت ظاهر دارد

رشدات میفرمودند که خدمت مولانا یعقوب چرخ علیله الرحمه فرمودند که در نزد بصیرت شیخی رسیدم که بسیار عظیم داشت در آنکه کار بریدنی شیخ از پیش منبر و بدادی گفتم از مضمون آیت کریمه ایوم اکملت لکم دینکم و انعمت علیکم نعمتی چنان معلوم می شود که در عمل بموجب کتاب و سنت کار کفایت است و لازم نیست که کسی را بحسب ظاهر پیری و مقتدای باشد آن شیخ این سخن را بحضرت خواجه بزرگ خواجه بهاء الدین

قدس سره عرض کردم حضرت خواجه استخوان فرمودند و دستش قبول نمودند

رشدات روزی بتقریب توقیر و تعظیم سادات میفرمودند که در دیاری که سادات می باشند من میخواهم که در آن دیار باشم زیرا که بزرگی و شرف ایشان بسیار است و من بحق تعظیم ایشان قیام نمی توانم نمود پس فرمودند که امام عظیم رضی الله عنه روزی در مجلس درس چند بار برپائی خواستند کسی موجب آن نداشت آنرا سبب آن از ملائکه امام سبب آن پرسید فرمود که طفلی از سادات علوی در میان این اطفال است که در صحن مدرسه بازی میکند هر بار که بجزوه این درس میرسد و نظر من بروئی می افتد تعظیم وی بخیریم

رشدات میفرمودند که یابکی از اکابر سمرقند گفتم که اگر کسی در خواب ببیند که حق سبحانه مرده است تعبیرش چیست وی گفت که اکابر گفته اند اگر کسی در خواب ببیند پیغمبر صلی الله علیه و سلم مرده است تعبیرش آنست که در شریعت این صاحب واقعه قصور و فتوری شده است و آن مردن صورت شریعت است این نیز مثل آن درنگی وارد و حضرت ایشان فرمودند می تواند بود که کسی را حضور مع الله بود و باشد ناگاه آن حضور نماید تعبیر آن مردان این باشد یعنی نسبت حضور و ظهور و باو باشد راقم این حروف گوید که حضرت مولانا نورالدین عبد الرحمن الحجامی قدس الله سره السامی این سخن را تعویل دیگر کرده بودند و فرموده که نمیتواند و که حکم آیه کریمه افرابت من انخذ الهه سواه کی از یها باها صاحب واقعه خدائی خود گرفته بوده است از وی رخت بند و نابود شود و آن مردن خدائی عبارت از سه نابود شدن این هوای و سپس این خواب دلیل باشد بر آنکه حضور او یارده شود

رشدات میفرمودند که کشف قبور آنست که روح صاحب قبر متشکل میشود بصورتی مناسب از صور مثالی صاحب کشف ویرا در آن صورت بریده بصیرت مشاهده می کند اما چون شیاطین را قوت مثل تشکل مورد اشکال مختلفه می باشد از اینست خوابگان با قدس الله اروا هم از این کشف اعتباری نگرفی است

این سخن را بحضرت خواجه بهاء الدین قدس سره عرض کردم حضرت فرمودند که در دیاری که سادات می باشند من میخواهم که در آن دیار باشم زیرا که بزرگی و شرف ایشان بسیار است و من بحق تعظیم ایشان قیام نمی توانم نمود پس فرمودند که امام عظیم رضی الله عنه روزی در مجلس درس چند بار برپائی خواستند کسی موجب آن نداشت آنرا سبب آن از ملائکه امام سبب آن پرسید فرموده که طفلی از سادات علوی در میان این اطفال است که در صحن مدرسه بازی میکند هر بار که بجزوه این درس میرسد و نظر من بروئی می افتد تعظیم وی بخیریم

و طریقه ایشان در زیارت اصحاب قبور آنست که چون بسقر عزیز رسند خود را از همه نسبتها و کیفیتها متنی
 سازند و منظر نشینند تا چه نسبت ظاهر میشود و از آن نسبت حال صاحب قبر معلوم کنند و طریقی ایشان
 در صحبت مردم میگانه هم برین وجه است که هر که پیش ایشان نشیند باطن خود نظر کنند هر چه بعد از آن
 آنکس ظاهر شود داند که آن نسبت از دست و ایشان را در آن دخل نیست بحسب آن نسبت
 یومی زندگانی کنند از لطافت و قهر حضرت شیخ محی الدین بن العربی قدس سره این را تجلی مقابله گفته
 اند و ظهور این معنی بواسطه کمال جلا و صفاست که باطن منور ایشان را حاصل است و آینه حقیقت ایشان
 از نقوش کونی پاک و صاف شده میسبب کمال محاذات که بآن ذات بی کم و کیف دارد و جز تجلی ذاتی
 در وی هیچ مانده و هر چه بگاه که دیر الطبع و مخفی نگیزد از بند غیر آن امر بی کیفیت هیچ چیز دیگر در وی ظاهر نخواهد شد
 پس هر چه در آن آئینه پیدا خواهد شد از آن او نخواهد بود بلکه بواسطه تقابل شخصی خواهد بود که در وی منعکس
 گشته و موید این قول فرمودند که روزی خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمه بفقیر گفته که امروز بطواف
 مدارات ولایت شاش میر و بوم در ملازمت ایشان رفتم خدمت مولانا بر سر قبری بسیار نشستند بعد
 از آن بکیفیت تمام پرسیدند و فرمودند بر صاحب این قبر نسبت جذبه غائب بوده است و آن قبر نواجب
 ابرایم که میگویند که از جذوبان زمان خود بوده است بعد از آن بر سر قبری دیگر رفتند لحظه توقف کردند بعد
 از آن بیرون آمدند و فرمودند نسبت علیه بر صاحب این قبر غالب بوده است و آن قبر شیخ عزیز الدین
 کوفی عارفان بود که از علما بی باقی بوده است

از آن

از آن

شیخ میفرمودند که نزد ارباب تحقیق مقرر شده است که ترقی بعد الموت واقع است بن حضرت شیخ الدین
 العربی قدس سره مناظر این است ایشان فرمودند که در تجلی از تجلیات بابوا حسن نوری جمع شدم و مرا
 تقبیل کرد و از من سیرا شد گفتم که نه تو گفته گشته توحید از غیر سیرا نشود و خجل شد گفتم چون ذوق از
 عالمی فراگیر و از غیر فراتر گرفته است و غیر ازین سخن از باب تحقیق بسیار است که دلالت میکند بر
 ترقی بعد الموت را تم این حروف گوید که حضرت شیخ محی الدین قدس سره در بعضی از مواضع
 فتوحات فرموده اند که از آن مردم که نمی ترقی بعد الموت کرده اند یکی شیخ ابوالحسن نوید است پس حال او
 بعد از موت از دو بهر بیرون نیست ایها العینین دانسته که ترقی بعد الموت واقع است یا دانسته که واقع نیست اگر
 دانسته که واقع است الهی و اگر دانسته که واقع نیست این علم است که بعد از موت او حاصل شد پس به حال

ترقی بعد الموت واقع است *

رشحه روزی در صفت قبری فرمودند که حق سبحانه بنوشت اعظم این خطاب کرده است که یا غوث الاعظم
 قل لا صحابک باختیار الفقر ثم بالفقر عن الفقر فاذا تم فقرهم فلا هم الا انا *
 رشحه میفرمودند که بعضی اکابر بوقت قدس ایشادار و اعم گفته اند که هر کس تا عمل خود بگورنری معنی
 این سخن گویند است که باید که بدانی هیچ عمل نبوستند نیست تمام ^{عس} بنویسند حق سبحانه است *
 رشحه میفرمودند که سخن بعضی اکابر است که حق سبحانه در مرتبه واحدیت اگر خواهد خود در اعی شتار
 معنی این سخن آنست که در مرتبه خالق مجردة السانیه که باصطلاح بعضی مرتبه واحدیت عبارت
 از آنست اگر خواهد علمی و استعدادی خاص از نزد خود گرفت فرماید که با علم و استعداد خواص انسان
 دیر اشناسد و چون جو بعلم وی دیر انتوان شناخت پس شناسای دست غیر و س نهانند *
 رشحه میفرمودند که شی خواجه باقی الی داشت خواب زفت من نیز از الم وی خواب زقم پس فرمودند
 کیفیت کسی می باید که دیرا بکسی علاقه باشد و از الم و متا تر شده بلکه باید که چنان شود که هر جز را که الم
 رسد از ان متا تر شود دیگر مرکب را چوب زدن چنانچه خون از پهلوی او چکید از پهلوی مبارک
 ابو یزید سبطای نیز خون می چکید درین سخن که حضرت ایشان فرمودند اشارت است تحقیق بمقام جمع
 و بیان این مقام در ذکر حضرت خفایق پناهی مولانا نور الدین عبدالرحمن البجای قدس سره السامی
 آنجا که ملاقات ایشان با مولانا شمس الدین محمد مذکور شده در ضمن رشحه ایراد یافته *
 رشحه میفرمودند که در مجلس شیخ بهاء الدین عمر قدس سره بودیم که کسی از ایشان پرسید که بعضی
 محققان و ادائل حال گفته اند که ممکن عین واجب است و در آخر از ان سخن برگشته گفته اند بلکه
 واجب عین ممکن جهت این چیست حضرت شیخ در جواب آنکس فرمودند که آن سخن اقل را در حال
 عدم استقامت گفته اند و این سخن ثانی را در حال استقامت حضرت ایشان بخصاص مجلس خطاب
 کردند که فرق میان این دو سخن چیست هیچ کس گستاخی نکرد و چیزی نگفت و حضرت ایشان
 نیز بواسطه آنکه جمعی از امراء ترخانی در آمدند هیچ نفرمودند *
 صل سووم در سخنان خاصه که از هربابی بر زبان مبارک حضرت ایشان سبگشت مخاطب
 از ان حضرت نسبت باهل بابت و نهایت در محبت عبادی گشت و آن در ضمن صد و بیست و شش

ان کا ابراهیم وقت

دیر اشناسد و چون جو بعلم وی دیر انتوان شناخت پس شناسای دست غیر و س نهانند

آنجا که ملاقات ایشان با مولانا شمس الدین محمد مذکور شده در ضمن رشحه ایراد یافته

رسد از ان متا تر شود دیگر مرکب را چوب زدن چنانچه خون از پهلوی او چکید از پهلوی مبارک

ایراوسے یا بد

شرح میفرمودند که حضرت شیخ بہاء الدین عمر قدس سرہ ازمن پسیدند کہ مبتدی راسفر بہ یا اقامت
 من خود را از جواب عاجز فرمائند و ما بنا بر مراعات ادب ایشان مبالغہ کردند کہ بگوئی گفتیم در سفر مبتدی را
 جز پریشانی دل هیچ حاصل نیست پس حضرت ایشان فرمودند کہ سفر وقتی مبارک است کہ صفت
 یکنجین حاصل شدہ باشد باعتبارقدامان مبتدی راسفر مناسب نیست و برادر گوشہ می بایستست صفت
 یکنجین حاصل کرد کسی را کہ بدین طریقہ مشغول است ہم در شہر و ولایت خود برون اولی است زیرا کہ شیخ
 و ملامت خویشان و آشنایان و ناموس از مردمان دیر مانع می آید از آنکہ بخلاف شہر بہت کاری
 کند و ترکب فعلی نامرضی شود بعضی از مشائخ برخلاف این رفتہ اند و گفته کہ مبتدی راسفر می باید
 کرد تا بسبب مہاجرت او طمان و مفارقت انخوان از عادات رسمی و مالوفات طبیعی خلاص شود و بیطنت
 ریاضات و مجاہدات کہ از لوازم سفر است دیرانی بچلہ تصفیہ و تزکیہ حاصل کرد و اما آنچه معتقد خلاوہ
 خواجگان است قدس اللہ ارواحہم در باب سفر و اقامت آنست کہ مبتدی را چندان سفر
 نمی باید کرد کہ خود را بصحبت عزیز می ازین طائفہ رساند بعد از ان باید کہ ترک سفر کردہ
 خدمت و ملازمت دیر لازم گیرد و بر کاری چند ناوقتینکہ ملکہ نسبت این عزیزان حاصل کند و این
 نسبت ملک و سفر شود اگر در شہر خود بچنین کسی یابد البتہ از صحبت و خدمت وی بیخ طرف نمود
 و غیر این ہر چہ کہ موجب تفسیح اوقات است و فرمودند کہ شیخ ابو زید قدس سرہ در بدایت حال
 از بسطام سفر کردہ بصحبت یکی از مشائخ رفت آن بزرگ فرمود باز کرد کہ از انجام کہ قدم برداشته آمدہ
 و مقصود را گذارند بازگشت و پیرمادری داشت بخدمت و طلب رضای وی قیام نمود و مقصود
 وی حاصل شد حضرت شیخ محی الدین العربی قدس سرہ این سخن را چنین تاویل کردہ اند کہ اشارت
 آن بزرگ بدان بودہ است کہ آنچه مقصود حقیقی است بجمع ازمنہ و اکنہ محیط است و هیچ جا بہر خاطر
 وی خالی نیست پس بایزید ابروان ستر آگاہ ساخت کہ در طلب وی حاجت بہ قطع مسافت نیست
 کہ شیخ میفرمودند کہ سالک باید کہ راہ مذلت و خواری سپرد برای حصول نیستی تا جمال شاید لاہوتی
 در آئینہ نیستی بہ بیند

در آئینہ نیستی بہ بیند

در آئینہ نیستی بہ بیند

شرح میفرمودند ہر طالبی کہ از خواری و دشنام مردم خوش بر نیاید بجز بوی از معانی مردن بہش ایمان

خواهد رسید زیرا که نزد اهل تحقیق لا فاعل فی الوجود الا الله امری مقرر است پس هر چه از محبوب رسید
از دشنام و خواری محبت بر نیانگیرد و اما به سرور و بویب حضور نوحا ابلر بود

رشته میفرمودند که هر که نسبت کسی چیزی گوید که از ان نقصان لازم آید البته آنکس را ناخوش
و اهد آید و آدمی محبوب است بانکه از نسبت نقصان بوی متاثر نشود و ناخوش گردد کار آنست که
بن ناخوشی را از خود دور کنند و این معنی جز به وجه عجب است سبحانه میسر نیست بے فکر و مراقبه نمیشود
سلوک نزار باب طریقت معبرانیت

رشته میفرمودند که باران با همیشه بسوزد و س می گویند اگر ناگاه کسی ایشان را چیزی که ملائم طبع
ایشان نباشد بگوید متاثر و متغیر شوند اگر بسوزد و س گویند این تاثیر و تغیر را از خود دور می گردانند
که بهر چیزی متاثر و متغیر نشوند ایشان را بهتر بود

رشته میفرمودند که هیچ چیز حقیقت انسانی را بر جان پاک صاف نمی سازد که بلا و محنت با خاصیت
اینهارا رفع حجاب غلیظ اند مضمون حدیث ان افد البلاد علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم الاشراف فالاشمل
باین معنی است و ما معتقد این طریقتیم و محکمان زیاران با برین عقیده نیستند

رشته میفرمودند که صاحب وجد و حال در راهی میرود و در میان آن راه سگی نخته باشد و س آن
سگ را خیزاند تا خود با سانی تو اند گذشت چون بگذرد و در خود نگردد آن وجد و حال را باقی یابد باید
که داند که آن مکر است از مکر بائی الهی نسبت بوی که با وجود آن فعل وجد و حال را بوی باز گذارند

رشته میفرمودند که الهی دوست یکی نسبت عوام و دیگری نسبت خواص مکر می که نسبت عوام است
اردان نعمت است با وجود تقصیر در خدمت و مکر که نسبت خواص است بقا حاصل است با وجود ترک ادب
رشته میفرمودند که دوام مشغل طائفه که نسبت خواجگان قدس الله ارواحهم می و زنی بر چوی باید که اگر یکی

از ایشان را مثل بخت آب و ادن غله بشر کا جنگ و نزاع بنوعی وقع شود که سروی بشکند و خون
بر روی وی فرود و بحسب علی هر جنگ و نزاع از وی نمایان بود اما بخت باطن هیچ کس در تو کرا بسته در
دل وی نباشد بلکه از لیرا و جنائی ایشان خوش وقت بود و ایشان را معدودار و در آنچه میکنند و از نسبت

خود ذائل نشود و دل از حق سبحانه منقطع نگردد اند
رشته میفرمودند که حق سبحانه بدوام تخیلی ایجاد می شود جمیع موجودات است پس کایک باختیار خود

گوشه میگردد و آنرا خلوت و عزت می نامند چه عذر دارند اگر آنچنین محلی عظیم ایشان را باطل
 شمارند بغایت جاہلند و اگر آنرا حق میدانند چرا حق آن قیام نمی نمایند گوشه کاری بر زمین گیرند طائفه که
 استغراق در لایحه جمع اشرف چنان شده اند که بشواغل کونیه نمی توانند پرداخت آن و یگراست
 که شرحه میفرمودند سراسر آنکه نسبت خواجگان قدس الشاد و اہم در ملا و صورت تفرقه بیشتر ظاهر شود
 آنست که این نسبت محبوب است ہر گاہ محبوب را خلوت خوانی در حجاب شود

نیز

شرحہ میفرود لطافت این نسبت بر وہی است کہ نفس او قبولی مانع ظهور و نیست چنانچہ در نظر ہر
 جمیلہ این معنی ظاہر است کہ چون با ایشانیک متوجہ شوند محبوب کردند و ہم حضرت ایشان فرمودند کہ
 لطافت این نسبت بر وہی است کہ اگر سگہ را بی جتہ کلی می زنی این نسبت غائب شود
 شرحہ میفرمودند کہ الاشیاء بتین باصناد ہا شغل بخلق ضد شغل است بحق سبحانہ چون خدا را از
 ضد کہ است بیشتر و منجذب میشود از مکر ذہ محبوب اینجت است کہ اہل این سلسلہ در بازار یا
 و مواضع اثر و حام خلق میروند وی نشینند تا بواسطہ ضدیت خلق و کہ است از شغل ایشان
 دل منجذب شود بحق سبحانہ

نیز

شرحہ میفرمودند کہ اہل این نسبت را صحبت در ہر ایت بغیر این طائفہ کہ غیر این نسبت بر ایشان غائب
 است سبب فتور عظیم درین نسبت میشود اگر چه آن صحبت اہل زہد و تقوی باشد و این نہ حکار زہد و تقوی
 است تا کہ آن در غایت صدا و نورانیت است لیکن چون بران طائفہ زہد و تقوی غالب است اہل این
 نسبت را در صحبت ایشان همان نسبت حاصل میشود از نسبت شریفی خود کہ فوق ہمہ نسبتہا است
 بازمی مانند چہ حکم غالب راست بیند کہ صحبت بران و یگانگان را چہ تاثیر باشد و از ایشان چہ
 نسبتہای نیرہ حاصل شود

نیز

شرحہ میفرمودند کہ با جمعی نشیند کہ بر شمار غالب نباشند تا شمار آن خود نند و غالب نباشد یعنی بحسب
 نفس و ہوای قوی نباشد و شمار آن خود نند یعنی وقت شمار ضلع و نابود و نکنند بہ
 شرحہ میفرمودند کہ کسی را کہ داعیہ این طریق باشد دوران آنرا خاطر ناہل دیرالتشویش و ہر باید کہ
 استغفار بسیار کند اگر بآن وقع نشود جای رود کہ از زنان و در تر بود اگر بآن وقع نشود مدتی بر صوم
 و تقیل طعام مدراومت نماید و معا لچہ کند کہ قوت شہوی را تسکین حاصل شود اگر بآن نیز وقع نشود

نیز

رگورستان ها گرد و دوازده دکان عبرت گیر و دوازده واح بندگان استمداد هست کند اگر آن نیز فرج
 بود گرد و دوازده دکان گرد و دوازده باطن از باب قلوب در یوزه نماید شاید که با آن خاطر از وی بر آید و در در بر
 آن با رضایع نگذارد **ع**

۱۷
 میفرمودند که خدای انبیا و اولیا را مناسب است که با وجود آن از حق سبحانه تعالی محجوب نمی شوند
 عوام الناس را نیز لایق است که بدان تکمیل مرتبه حیوانیت می کنند اما طائفه که درین سیلنه اند و از کس و
 لرغنه دارند ایشان را بغایت نامناسب است یک نفس که با حق سبحانه از درون برید بهتر از هزار
 فرزند است زیرا که در آن هزار فائده و نفع است و درین هزار فتنه خنجر

۱۸
 رخ میفرمودند که اگر بالفرض مرا با پدر سال عمر باشد و همه را صرف استغفار کنم هنوز بزرگتر از آنکه گناه
 که از من صادر شده بتوانم گرد و آن گناه که خدای است **ع**

۱۹
 رخ اگر درین سخنان که از حضرت ایشان نقل افتاد کسی دغدغه شود که خدای سنتی است پسندیده و
 و صفت آن آیات قرآنی ظاهر است و احادیث صحیح ثابت پس نفی کردن آن روا نبود و جواب این
 و دغدغه آنست که نفی اینچنان بر سبیل اطلاق است بلکه نسبت بعضی اشخاص است که لائق بحال ایشان
 تجرید ظاهر و باطن است و مخفی نماید که در هر زمانی بحسب حکمت الهی آنچه مناسب حال طالبان و مصطلحات
 کار مردان است بر زبان اولیا و اهل ارشاد که و ارشادان علوم خاصه میراند علی مصدر با الصلوات
 و اسلام جاری میشود پس چون درین زمان مناسب حال بتدیان طریقت شهود و تجرد و فراغت بود لازم
 است حضرت ایشان حکیم الهی بودند و جامع حکم آفتابهای تجرد و ایما نمودند و در زمان ایشانی نمودند

۲۰
 رخ حضرت ایشان روزی یکی از حضار مجلس را مخاطب ساخته از تعلق و عشق به نظر هر سبیله منع می کردند
 و میفرمودند که من این نسبت را از قاری مشاهده کرده ام که در البصاحب جمال تعلق شده بود هر جا که وی
 میرفت آن قاری نیز در پی میرفت تنیده ام که تیری را نیز این حالت بوده است پس در آخر تیری
 که حیوانات شریک باشند بدان گرفتار بودن و عمر شریف صرف آن کردن مقتضای اهمیت نیست لیکن
 اگر استمداد کسی بر وجهی نوقد و باشد که بی احتیاطی کند نسبت جوی باشد آن و گیر است بعضی از این

عبارت فرمودند که نصیحت ناصحان را در کارخانه گرفتاران رویت
 رخ میفرمودند که چون در صحبت با باریعیت نشسته شود دل بجز سجده نکند اگر در آرام گیرد و آنجا احتیاج

بذکر گفتن نیست زیرا که غرض از ذکر حصول این نسبت است و ذکر آن برای آنست که محبتی که در دل است
نظاره گردد +

۱۲
رحمه روزی حضرت ایشان این ابیات خواندند **سبب** تا بهما و بهو اشارت می کنی به یا بحرفت یا عبادت
سختی کنی به بنده حرفی نیاید از تو کار ما به جود کن تا از دست خضر و عبا به با پیشکن و او را آزاد کن به بنده فتوی
با و او شش یاد کن به بعد از آن فرمودند که این ابیات اشارت است بان نسبتی که در صحبت حاصل

می شود آنچه در صحبت است از به وسط با و هو است

۱۳
رحمه میفرمودند که چون صحبت کسی نسبتی فراگیر بر طریق نگاه داشتند ادب آنست که وجهی سازید که شمار را
از آن کس گراستی نشود از اینجا است که گفته اند شیخ باید خود را در نظر بدید محبوب تواند ساخت زیرا که مثنی آن
محبت که سبب ظهور این نسبت شده وی بوده پس بر گاه که از وی گراست شود که ضد محبت است

محبت زائل شود و چون محبت زائل شود نسبت نماند

۱۴
رحمه میفرمودند که کسی بصحبت این طائفه می آید باید که خود را بغایت مفلس نماید تا ایشان را بروی خود آید
۱۵
رحمه میفرمودند که حاصل طریق خواجگان قدس اللہ را وهم دوام اقبال است بجناب سبحانه بر وجهی که

دران اقبال هیچ کلفت نباشد

۱۶
رحمه میفرمودند که مقصود کلی آنست که لطیفه مدبر که را بسبیل دوام اقبالی بحق سبحانه واقع باشد از تو
باید که این اقبال واقع باشد تا قبلی باشی

۱۷
رحمه میفرمودند که خواجگان این سلسله قدس اللہ را و احم پیرزاتی در قاضی نسبت ندارند کارخانه
ایشان بلند است خواجسته اولیا و کلان علیه الرحمه از کبار اصحاب حضرت خواجہ عبدالخالق اند قدس
سره در مسجد سمرقان در بخارا چلند خواطر بر آورده اند این کار نه بانند از عقل و ادراک است این معنی از داوره

ادراک بیرون است از ایشان پرسیده اند که خلوت در آنجمن کدام است فرموده اند خلوت در آنجمن
آنست که باز در درائی و آواز بازاریان بگوشش تو ز رسید این عزیزان همچنین مشغولیا داشته اند این
طریق را آسان نیاید شمرده

۱۸
رحمه میفرمودند که طریق خواجگان را قدس اللہ را و احم آسان ندید حضرت خواجہ محمد پارسا قدس اللہ سره
باین همه کمالات صوری و معنوی دائم از رساله های خواجگان قدس اللہ را و احم همراه میباشند

از اعجاز کلام

از آن که تقدیر را در اول کلام گفته و همراه دارند تا گزیر است

۲۹

ترجمه میفرمودند که معرفت غواط بر وجه کمالی مخصوص در طریق توحید بنو عبدالحق القیان قدس الله ارواحهم
بنا بر کمال احتیاط ایشان در پاس انفس

ترجمه میفرمودند که آنچه مستند است ازین طریق است که دائم دل بر سبیل ذوق ولذت آگاه بچسبانه
باشد و در معنی را با اعمال مناسب کسب میکنند بدانش نیست و نه تیش آنکه کتب را بیچ و فصلی نماند
و آن معنی ملک النفس گردد و ملک شود

۳۱

ترجمه میفرمودند که حقیقی حاصل نمی باید کرد که هیچ آبی از آن نبرد و هیچ آتشی از آن نوزد و مثلا کسی را یقینی حاصل
شده است بوجهی که در هیچ چیز از این یقین را از آن نماند و این که در این خلاف آنکس که گندم بیست در زمین
خودی گرداند بسا که بسبب اشتغال گوناگون از وی دور شود

۳۲

ترجمه میفرمودند که این بیت مرادش آمده است بیست بر آستان ارادت که سر نهایشی به کلف
دوست برایش در سچ نکشود و بعد از آن فرمودند در باطن هر که نسبت ارادت ظهوری کرد باید که آنرا
از حق سبحانه یعنی عظیم و البته بحق آن قیام نماید و قیام نمودن بحق آن جو این نیست که بکلی خود بجانب حق
سبحانه متوجه شده هستی خود را صرف آن بجانب کند پیش تحقیقین ثابت شده است که وجدان بر طلب
مقدم است و آن حدیث را که حضرت نبی صلی الله علیه و سلم فرموده است من طلب شیاء وجد وجد
چنین تفسیر کرده اند که من وجد شیاء طلبه زیرا که توحیح سبحانه بر دلی بوصف ارادت تجلی کند آن دل را استعدا در ارادت
و طلب حق سبحانه حاصل نمیشود و نتیجه آن تجلی میل و اجذاب است بجنبه حق سبحانه پس اول دل منبده
و اجده تجلی ارادی حق سبحانه شده باشد بعد از آن طالب در طریقی گشته و این را تیش است و آن است
که مخفی در پای منظر میروند ناگاه صاحب جمالی از بالای منظر بر وی جلوه کرد و دل ویرا بر بود و در
باطن وی میل به اجذاب بان صاحب جمالی پیدا شد پس درین صورت وجدان بر طلب و ارادت
مقدم است بعضی سوال کرده اند که چون وجدان مقدم است طلب را چه فائده است جواب
گفته اند از برای استیفای خط است دیگر آنکه وجدانی که بر طلب مقدم است بر وجه اجمال است
و طلب آن اجمال تفضیل باید

۳۳

ترجمه میفرمودند که قیمت هر واحد حرکت مدر که است چنانکه این طائفه قدس الله ارواحهم

رشته میفرمودند که کار نه آنست که توجه و مراجع کنند بلکه کار آنست که همه کارها را با هم یک مقصود سازند و
 او را کی خاص در مجموع انباشت پیدا کنند

رشته میفرمودند که عمل را محبوب می باید گرفت نه حضور و جمعیت را زیرا که حضور و جمعیت از مویب است
 و غیر از الوجود است و در تحت اختیار نیست و فقدان موجب کسل و توانست بخلاف عمل که از مویب است
 و در تحت اختیار و مواظبت بر آن موجب جمعیت حضور است بالخاصینه چنین واقع است که بجنور
 جمعیت فتور راه می باید پس این دو بیت خوانند ایماست خانقاه این شکم در باطن است به راه چاقم
 سوے توانا بمن است به یا بکلم شرع در کارش فکن به یا بکلم در ملک سارش فکن

رشته روزی نسبت به بعضی حاضران از روی سیاست میفرمودند که هرگاه شما را در صحبت ما نسبتی
 حاصل شد بازمی آید و اگر کلمه رسید میر وید این سهل می باشد کسی که پیش فیزی خاص از برای ذوق و
 حال می آید آن محبت است عارضی نه ذاتی پس این بیت خوانند که بیت در دل چو شربتی مایه نری
 باید چو خار گیر دست نگریزی

رشته روزی حضرت ایشان معارف دل آویز و لطائف شوق انگیزی گفتند و یکی از حاضران خود را تمام
 بان سخنان در داده بود و بشغف هر چه تمام تر گوش هوش بر استماع آن حضرت ایشان فرمودند که شما نیز بسبب
 سخن شنیدن دارید خود را بمضمون آنچه می شنوید درمی باید داد سخن یکی است از گفت شنیدن کاره سخن کتابید
 رشته میفرمودند که کلام را جمالی است بر آنکس که حق سبحانه عنایت کرد ظاهرا گردید از نیجاست که حق

سبحانه انبیا را علیهم الصلوات والسلام بکلام فرستادند بجز با تقوی

رشته میفرمودند زبان مرآت دل است و دل مرآت روح و روح مرآت حقیقت انسانی و حقیقت
 انسانی مرآت حق سبحانه حقائق غیبیه از غیب ذات قطع این همه مسافات بعیده کرده بزبان می آید و نیج
 صورت لفظ پذیرفته بمسامع حقائق مستعدان میرسد

رشته میفرمودند که جمال سخن است که مستمع را از مستمع بازمی ستاند و جمال نمی دهد سخن را مگر شکم و لبها پس این است
 خوانند ایماست سه نشان بود ولی راز نخست آن بمعنی به که پوری ادب بینی دل تو با درگرا آید و دوم
 آنکه در مجالس سخن کند ز معنی به همه راز هستی خود بگوش می ر باید به سوم آن بود بعضی ولی انحص عالم که
 ایچ عفو او را حرکات بد نیاید

رتبه میفرمودند که بعضی اکابر که ملازمت کردم و چیز مرا کرامت کردند یکی آنکه هر چه نویسم جود
 بودند قدیم دوم آنکه هر چه گویم مقبول بود نه مردود
 رتبه در کت ثانیه که در اتم این حروف بشرف آستان بوسی حضرت ایشان مشرف شد قضیده مشتمله
 مناقب آن حضرت نظم کرده معصوم بطرفی از معارف صوفیه قدس الله ارواحهم ساخته بود که بعضی از آن
 نیست ایسات یار برداشت پرده از خسار به این تشون یا اولی الالبصار به لعل آفتاب
 طاعت او به طلعت من شارق لاظهار همه اشیا هلاک این اشراق به همه ذرات بخاین انوار
 همه را صاف ساخت است این نور به همه را پاک سوخت است این نار به لعل او دست میکند
 مکان به جلوه اوست بر کلین و یار به نیست تکرار در تجلی او چه گر چه باشد بر ول زهر شمار به لیکن
 آن از تجرد امثال به می نماید بصورت تکرار به کلمه ذرات کون اینها هست به که در آن جلوه میکند رخ یار
 در به آینه بایستی به می نماید بعاشقان و یار به گاه مستور در پس پرده به گاه شهور بر سر بازار به گاه در پرده می نوارد
 ساز به گاه به پرده می در اندازد به پرده می است با همه پرده به پرده ساز اوست با همه اوقات تا شود
 نقش پرده نشان حاصل به از تماشای نور آن خسار به ای زینداری غیر پرده به چیز و بر او پرده به چنگ
 گردین پرده با نیوهای به روی دل سوی نقشبند آن آر به آن مقیمان بار گاه آنست به و آن
 در میان صدر صفی یار به همه در بزم شوق شاه نشان به همه در رزم عشق شاه سوار به همه
 عالی و در آن میان اعلی به شاه ابرار و خواجه احرار به و برادر طریقت مولانا موسی که از خاص خاندان
 آن آستانه حرمان آن دو نخانه بود این قضیده را در خلوت بنظر مبارک حضرت ایشان رسانید
 روز دیگر حضرت ایشان در صحبت فقیر را مخاطب ساخته فرمودند که در زبان میرزا شاهرخ که در
 برات بودیم و اشعار حضرت سید قاسم قدس سره شهرت یافته بود بعضی جوانان نور سیده
 امثال آن اشعار توحید امیر میگفتند ظاهراً آن بود که حقائق در معارف باطنی حضرت سید بود که منتهی شده
 از بواطن آن جوانان بی اختیار ایشان سر میزد اگر چه آن سخنان حرب الحال ایشان نه بود لیکن چون استعداد
 ایشان قبول مظهریت آن حقائق و معارف کرده بود این سبب ایشان از سایر انبای جنس و اوقات تمام
 رتبه میفرمودند از پسری که در هر یی بیرون دروازه ملک کلمه پوشش سید و خنت یک دو سخن آتش شنیدیم
 که از آن بوی مذاق این طائفی آمد دیگر نسبت بومی رعایت ادب چنان کردم که در هیچ راهی و بازاری

تاریخ

قدم من از قدم وی پیش ز رفت بخت عزت آن دو سخن

در شرح میفرمودند اگر شنوم و دانم که در خطا کافر می سخنان این طائفه را بنهار میگویند میروم و ملازمت

میکنم و منت میبارم ۴

در شرح اول سخنی که در حرکت اولی از حضرت ایشان در قرشی استماع اقا و این بود که فقیر را مخاطب ساخته فرمودند که یکی از کار گفته است نحو علمی است که اصول آنرا بیک هفته ضبط میتوان کرد اما از روی بردیم که چه بودی که در ویشی نیز در کتابی نوشته بودی که بیک هفته توانستی آموخت و آنچه مقصود است سهولت حاصل شدی اما یکی از درویشان گفته است که در ویشی آسان کاریست ایندین است روی در یک در ویشی همین که روی آینه را گردانند

در شرح در خلوت خاص بفقیری میگفتند که خلاصه علوم متداوله تفسیر و حدیث و فقه است و خلاصه آنها علم تصوف و موضوع این علم محبت و جود است که میگویند که در جمیع مراتب الهی و کونی نسبت الی یک وجود ظاهر بصورت علمیه خود این بحث بغایت مشکل و دقیق است بتخل و تحیل در آن غرض کردن موجب ضلالت و زندقه است چه درین عالم سنگ و خوک و امثال آن از حیوانات همیشه و الاغ نجاسات قافورات بسیار است اطلاق وجود بر آنها کردن در غایت قباح و دشنام است و مستکنه ساختن آنها موجب خرم قاعده و خلاف اصطلاح این طائفه پس واجب بر آنکه تصفیه مراتب حقیقت خود از لغوش کونی نشنول شوند و از آن مشغول بامر دیگر نپردازند تا وقتیکه بواسطه تزکیه و تصفیه محل پر شود و وجود بلطیفه مدبرک تابد و این معنی چنانچه هست روی نماید

در شرح در حرکت ثانیه در قریه کاشان که وی است از ولایت قرشی بر جانب بخارا در صحبت خاص فقیر را مخاطب ساخته این ابیات خواندند که همیشه تو باش اصل کمال اینست و بس بهر دور و گم شود مال اینست و بس به ای کمان و تیر پارساخته به صید نزدیک و تو دور انداخته به سخن اقرب گفت من جبل الوردیه تو گلن و ده تیر حرکت را بعید به بعد از آن التفات کرده سخنان بسیار فرمودند که بعضی از آن این است که تو آمده بحال تو چند داشته ایم اما باید که این را دانی که بسیار چیزها که نمی باید از تو فرست است و بسیار چیزها که می باید بجای آن نشسته است لیکن تو از آن خبر نداری و بسبب تمسک فرمودند که هر چه چون از گل بیرون آمد و قصد تزیینت کرد در برانی یک خای از وی میبرد و بپوشی بجای آن می آید و وی از آن خبر ندارد و در هیچ

در شرح در حرکت اولی از حضرت ایشان در قرشی استماع اقا و این بود که فقیر را مخاطب ساخته فرمودند که یکی از کار گفته است نحو علمی است که اصول آنرا بیک هفته ضبط میتوان کرد اما از روی بردیم که چه بودی که در ویشی نیز در کتابی نوشته بودی که بیک هفته توانستی آموخت و آنچه مقصود است سهولت حاصل شدی اما یکی از درویشان گفته است که در ویشی آسان کاریست ایندین است روی در یک در ویشی همین که روی آینه را گردانند

در شرح در حرکت ثانیه در قریه کاشان که وی است از ولایت قرشی بر جانب بخارا در صحبت خاص فقیر را مخاطب ساخته این ابیات خواندند که همیشه تو باش اصل کمال اینست و بس بهر دور و گم شود مال اینست و بس به ای کمان و تیر پارساخته به صید نزدیک و تو دور انداخته به سخن اقرب گفت من جبل الوردیه تو گلن و ده تیر حرکت را بعید به بعد از آن التفات کرده سخنان بسیار فرمودند که بعضی از آن این است که تو آمده بحال تو چند داشته ایم اما باید که این را دانی که بسیار چیزها که نمی باید از تو فرست است و بسیار چیزها که می باید بجای آن نشسته است لیکن تو از آن خبر نداری و بسبب تمسک فرمودند که هر چه چون از گل بیرون آمد و قصد تزیینت کرد در برانی یک خای از وی میبرد و بپوشی بجای آن می آید و وی از آن خبر ندارد و در هیچ

حسی بود که این معنی نمی تواند کرد اگر در حقان او را گوید که بسی خامی از نورفته است و بسی خشکی بجای آن نشسته وی باور نخواهد کرد لیکن چون بجزئی خشکی رسد و در خود منتظر کند خود را از ستر پایمی بچینه بیند و اندر آن که در حقان راست میگفته است و در آشنای این سخنان بر حضرت ایشان گریه عظیم غالب شده بود و در چشمهای مبارک ایشان دانه دانه اشک میریزخت غالباً نسبت گریه و آن مخاطب بود که بطریق

الفکاس از حضرت ایشان ظاهر گشته بود و اللہ اعلم

در حرکت اولی که بشارت ملازمت آنحضرت رسیده شد پرسیدند که از کجائی گفتیم مولد سبز دار است اما دلیلی نشود نمایافته ام تبسم کردند و بسبیل انبساط فرمودند که من به سبزه وار اقا و در سایه دیوار نشستم بعد از آنکه سربالاکر در انفضی را دیدم که بر سر دیوار نشسته است و پاهای فرد آویخته و نام حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنهما را برای امانت ایشان بر کف پائی خود نوشته من را غیرت دین در حرکت آمد کاروی بکشید و چنان بر کف پائی وی زد که از پشت پلکهای سرور کرد در انفضی فریاد آورد که یاران در پیاید که خارجی مرا کار روز و در و افض از اطراف و جوانب هجوم کرده سنی را در میان گرفتند که چو یار ما را کار روزی دید که در آن اثر دحام و غوغا گفت میشود و حیل انگیزت و گفت مرا گذارید که حال خود بگویم من یکے ام از جنس شما خواستم که درین سایه دیوار زمانی استراحت نمائم و از کوفت راه بر آسایم چون نشستم و بیالانگه کردم دیدم که این شخص نامهای را که من هرگز نمی توانم دید آورده و بالای سر من برداشته مرا بغایت ناخوش آمد آن بود که کار روز دم تا آن نامها را از بالای سر من دور ندر و افض که از وی آن سخن شنیدند دست وی بر رسیدند و بروی آفرین کردند و کار این جمله اندر ایشان خلاص یافته آنگاه حضرت ایشان تبسم کنان فرمودند که شمار از چنین شهری بوده بعد از آن فرمودند که یکی از مشایخ وقت بارض رفته رسید محبتی از غلات و کهنهای ایشان بر کناره قافله شیخ آمده بیان بسبب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کرد و نامها را گفتند اصحاب شیخ در آن مقام شدند که ایشان را بود و من گفتند شیخ فرمودند که ایشان را هم بخانید ایشان نه ابوبکر ما را دشنام میدهند ابوبکر ما دیگرست و ابوبکر ایشان دیگر ایشان ابوبکر موم خود را دشنام میدهند که خلافت بنی استحقاق گرفت و با حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم با اهل بیت او رضی اللہ عنہم لفاق داشت دشنام میدهند و نامها را میگنند و افض که آن سخن از شیخ بنید بر تبه و متاثر گشته از طریق باطل خود بر گشتند و بر دست شیخ توبه کردند بعد از آن پرسیدند که پدر تو

بسی

انسانیت اولاد

انسانهای

چکاره است و چه نام دارد و گفته و اعظمت است و مولانا حسین نام دارد و فرمودند که من صفت وی شنیده ام
 میگویند که بسی فضائل و کمالات دارد و موعظه وی مقبول خواص عوام است پس فرمودند که مولانا
 شهاب الدین سیرامی علیه الرحمه که استاد شیخ زین الدین خوانی و مولانا یعقوب چرخانی قدس سره بوده اند بفرمودند
 آمده اند و خواستند که در مسجد جامع و عطا گویند خداست مولانا محمد عطار سمرقندی که از کبار طبقة خواجگان بود کمال
 علم و تقوی و زهد در آن آرد استند بوده اند و نسبت قومی و لطافت تمام داشته اند در آن مجلس حاضر بوده
 اند حضرت مولانا شهاب الدین در وقت بر آمدن بنمبر یابیه ابوسه داده اند و بنمبر بالارفته خدمت
 مولانا محمد چون آن صورت مشاهده کرده اند فی الحال از مجلس برخاسته اند و بیرون آمدند مولانا
 شهاب الدین سخن ناگفته از بنمبر فرود آمده اند و در عقب ایشان رفته و استفسار نموده که از من چه
 بی ادبی بود آمده که شما بیرون آمدید در مجلس نه ششمین ایشان فرموده اند که ما علی الدوام خاطر
 مشغول بیدارییم و معنی و انتہای می انجامیم که هیچ بدست در میان مردم نماند شما این بدست را از کجا آید
 که در صحن بر آمدن بنمبر یابیه بنمبر یوسه کیند این در کدام کتاب و سنت است و کدام از آنکه سلف
 این کرده اند از امثال شما مردم داشتند که این امر واقع شود بودن با در آن مجلس مصلحت نیست حضرت
 ایشان فرمودند که مولانا محمد عطار همه وقت در اتباع ستمن و وضع هیچ بحد کمال سبک بود و فرزند
 ایشان مولانا حسن را ملاحظه های خوب در وین و ملت نثل و ال شریف خود بسیار بوده است چون
 را قم این حروف از ملازمت حضرت ایشان بخراسان آمد و مجلس و عطا خدمت والد علیه الرحمه
 رسید و یک در وقت بر آمدن بنمبر یابیه بنمبر ابوسید تم چون بجا آمدند این حکایت مولانا شهاب الدین و مولانا
 محمد عطار سمرقندی را که از آن حضرت شنیده بودم بوالد عرض کردم گریستند و گفتند این نصیحه است
 که حضرت ایشان بزبان تو برای من فرستاده اند و دیگر در امثال این امور ملاحظه و احتیاط بلیغ لازم
 گرفته و از حرکات فصولی بر سر منبر و دست و پای زدن با زاریتاد حضرت ایشان گاه گاه بتقریب
 و عطا و اعظ و والد علیه الرحمه و مراعات حسن التفات باین غیر از اکابر و عطان که دیده بودند نقلها
 میفرمودند یعنی آن در ذکر و رویش محمد سمرقندی ایراد یافته و بعضی اینست که مذکور می شود
 میفرمودند که عطا و کس در سمرقند مرالسیار خوش آمدگی و عطا خدمت سید عاشق و دیگر و عطا ابوسید
 با شکندی و فرمودند که خدمت سید مردم در تاض بودم که سنگی و خشکی لب از خدمت سید ظاهر بود

بسی

ایشان بسیار و غلط پنجه خوب می گفتند در کنار مجلس ایشان بسیار بر پای می ایستادم آثار ریاضت
 و مجاهد از ایشان نیک ظاهری بود و انوار طاعت و عبادت از لبش ایشانشان لاج
 می نمودم فرمودند که عزیز می خواهم ببینم که سبب کثیر ایستاده اند و می گویند که حضرت
 موسی کلیم اللہ می آیند آن عزیز گفته من نیز منستم و گفتم من نیز ایشان را اینم چون آمدند
 عاشق بود حضرت ایشان فرمودند سید بان مشابه بودند که ایشان را چنین بینند
 ریح میفرمودند اول بار که به بری رستم زیارتگاه رفته بودم دو سه روز یا شدم بعد از جهت
 برده مولانا شمس الدین محمد سونو کوسوی گزوی رسیدم و وی از علمای متقی بود و از مریدان شیخ
 شاه مستر فی رحمة اللہ تعالی در مسجدی وقت نماز شام پانصد کس بوده باشند روزی
 علی الصبح و غط فرمودند مرا اینجا بسیار خوش آمد و کس از مردم نداشتند همراه من بودند و خواستم
 که ایشان را به سبب من اینجا توقف کنند شهر آدم و بعد از دور و زرفتم و یک هفته با شدم دوران
 مسجد اکثر اوقات از اصحاب طاعات جمعی می بودند روزی خدمت مولانا شمس الدین محمد و غط
 میگفتند در دوران و غط بسیاری گریستند گوش داشتم که سبب گریه ایشان چیست فرمودند
 که میرزا شاه رخ را با شاه مسلمان میگویند شنیدم که دیوان گمشاد را بر کینگی تمام کرده اند
 فرموده است تا او را از ساراه انداخته اند خالی از ان نیست که بوجه شریعت ثابت شد ایاتی از زبان شده
 دره می باید درون بازیم کردن و اگر ثابت نشده بی جهت مسلمانان را باین نوع چرامی کشند
 بعد از اثبات از ساراه غاصن شروع نیست بسبب آنکه این حکم از میرزا شاه رخ بحسب
 شریعت صادر شده بود خدمت مولانا بسیار متالم شده بودند و بی اختیار می گریستند
 حال بزرگان دین چنین بوده است غم دین و ملت بر ایشان از همه غمها زیاد بوده است
 ریح میفرمودند که شیخ ابوشامان چیزی از شیخ خود ابو حفص حداد قدس سرها استجازه کرد که خلق را و غط
 و نصیحت کند شیخ فرمودند باعث بر این داعیه چیست گفت شفقت بر خلق پرسیدند که شفقت
 تا چه حد گفت اگر عوض بر عصاة محمدی صلی اللہ علیہ وسلم را بدوزخ بر نذر انصیم که ایشان خلاص فرمودند شیخ
 فرمودند این چنین کسی را میرسد که نصیحت خلق کند پس اجازت دادند و در پای من روی نشستند که
 قتل مجلس کرد و در آن آتی سائیکه رخاست و جامه خواست شیخ ابوشامان در الحال جبره کشید

شیخ ابوشامان را شمس الدین محمد سونو کوسوی گزوی
 در آنجا حکم

از بیانی که در آن احوال از کس در او بود یاد می

و بوی داد شیخ ابو حفص پائیک بر شیخ ابو عثمان زدند که انزل یا کذا اب شیخ ابو عثمان سخن تمام ناکرده از منبر
فرود آمد از شیخ زینت و گفت از من چه کذب صادر شد شیخ فرمودند گفته بودی که با عشق بر نصیحت
و موعظت شغفت بر خلق است اگر ترا بر برادران من شغفت بودی توقف کردی تا نصیحت احوال و
نواب آن یکی از ایشان را می بودی طریق آن بود که صبر کنی اگر احسان در او دیدی و آن مسائل محروم با کس

بعد از آن تو بران غیر اقدام نمودی

^{۵۳} در سخن روزی فیر که راقم این حروف ام بخاطر گزتم که اگر وقتی از اوقات و اعظواتم گفتمت بر زبان بسیار
حضرت ایشان از آن باب سخن گذرد و بیان نیت مجلس آنحضرت در آن احوال بعد از خطبه فرمودند که شخصی پیش
منی از اکابر مین رفت و گفت میخوانم که در عهد گویم آن بزرگ ویرا عجب چنانی گفته است فرموده که نیست
به در بصیحت نافع نیست این جواب صحیح است زیرا که پیش از وقت سخن گفتن و بصیحت کردن بصیحت
است پس فرمودند که از این معلوم میشود که در حدیث بسیار عالی است بعد از این سخن فرمودند که اکنون
نقل کلام کنیم بآن که وقت سخن گفتن کی است و اکابر طریقت را قدس الشاد را هم در باب وقت موعظ
و تذکر سخن بسیار است بعضی فرموده اند که وقتی سخن گفتن رواست که متکلم یا ک در جبر سیده باشد
که زبان او ناسب دل گشته باشد دل او ناسب جسمان

از مجاری

^{۵۴} سخن میفرمودند که چون زنگ نفوس کونیه از آئینه قوت مکر که زوده شود محاذی و جزایات بیخ نیست
^{۵۵} سخن میفرمودند که علی از کامل کل فریاد که در اولیت و در اوست بران سبب وصول بمقامات عالی است
^{۵۶} سخن میفرمودند که برفع اخلاق رویه مشغول شدن مشکل است یا چیزی از اعمال باطنی بر خودی باید گرفت
یا منتظر بود که یکبار امری ظاهر شود و هر روز از همه خلاص کشد

^{۵۷} سخن میفرمودند که یاران ما باید که یکی از دو امر اختیار کنند یا آنکه چیزی از وجه جلال قبول نمایند و بر آن
مشغول شوند و در مجموع مشغولها خود را بکارهای دنیا بچند طریقه فقر ادخال و از آنجا که است قدس الشاد را هم
یا خود را نکلند و از شدن ناشدن اندیشه نکنند و سعی بلیغ نمایند که یا نیست خود را در بایست دیگری
کم کنند تا بسعادت عظیم که قنای الشاد است مشرف شوند پس این بیت قولند که بصیحت
تو در افکن خویش قسم تو ز دوست خواه ما تم باش و خواسته سور باش
^{۵۸} سخن میفرمودند که رجال غیب در هر زمانی ملازمت بصیحت کسی می کنند از صلی که عمل بصیحت میکند

و از خصمت اجتناب می نماید این طالع از ارباب خصمت میرسد بر خصمت عمل کردن کار ضعیف است
طریقۀ نواجذگان قدس الشار و احم عزیمت است

رشحه و قشک لایق نوبت و استیلا امری کردند فرمودند که در لقمه و طعام احتیاط کردن از لوازم است پزنده
طعام باید که بر طهارت کامل باشد از روی شحور و آگاهی همیزم در و گیدان نمود و آتش افروز دور
بر سطح که بر سر آن عصبی رفته بودی یا سخنان پریشان گذشته بودی حضرت خواجہ بہاء الدین قدس سرہ
از ان طعام شحورہ اندومی گفته اند کہ این طعام را سطلتہ است کہ مارا خوردن آن روا نیست حضرت
ایشان در زمستان بنیابت سرد کہ برن عظیم افتادہ بود و درہ ل کلافان کہ برد و فرسنگ سترند است
سخن طهارت ساختن بیرون آمدند و از مطبخ میگذشتند در آن محل دو غلام طبخ و دیگرهای بزرگ
پر آب کرده آتش افروزتہ بودند و آب گرم میگردند از برای طهارت ساختن اصحاب و در نشانی آن
خدمت با گید بگر سخنان روزمرہ میگفتند حضرت ایشان ایستادند و غلامان را پیش طلبیدند فخر کردند چوب
طلبیدند کہ لت کنند و در آن غتاب و خطاب فرمودند اینقدر زدن استہ باید کہ در وقت آب گرم کردن
و طعام بختن بدل حاضر باید بود و زبان از بالا یعنی نگاه می باید داشت تا آب و دهن ساختن و از ان
طعام خوردن نوز حضور و آگاهی در دل پیدا شود و آب کہ بظلمت گرم کنند و طعامی بظلمت پردازند
آب و خوب ختن و از ان طعام خوردن ظلمت غفلت در باطن پیدا شود خدمت مولانا لطف اللہ
کہ از مقرران اصحاب و از مقبولان بودند گناہ آن مسلمان را در خواست کردند حضرت ایشان عفو
کرده طهارت خانہ رفتند

در این سخن از رشحات

رشحه میفرمودند کہ ستر اختیار یعنی از صوفیہ قدس اللہ و اسم آوازی را آنست کہ آن بزرگواران
نظر بر اصل مقصود داشته اند و بصفای فطرت در یافته اند کہ مقصود اصلی آنست کہ حقیقت انسانی
را از قیود بشریت ربانی حاصل شود و در استماع آوازی ایشان را این معنی حاصل می شده است
بنابر ان اختیار کرده اند و حکمت در آنکہ بعضی از آنیمہ جائزند داشته اند تواند بود کہ چون فی را ارباب هواد
بعثت افزد کرده اند و شش بیدن آنرا شمار شعار خود ساخته اند ازین بزرگواران از تنگ مشکلت
ایشان ترک شنیدن آن کرده اند و از مقصود خود در گذشته تمسک در تحصیل نسبت جمعیت با بسبب کرد
در رشحه روزی در مجلس شریف حضرت ایشان شخص خود را تکلف و عمل بر نسبت خودی و کیفیت

استفراق میداشت حضرت ایشان متوجه وی شده این بیت خوانند که بیت کج مجی با تمتستی که
که در طریق به ما را نشانه است از ان شاه بی نشان

۴۱
رسخه میفرمودند تا آن زمان که نسبت مرید قوت نگرفته است و در ان شکل نشده بادی در او مویسیا کیند
و بجای نسبت او میدهند و مواخذنی نمایند و آنچه از وی میرسد از افعال و اخلاق تا لایم تحمل می کنند تا ان چون
نسبت وی قوت گرفت و او را یقین باین طریق حاصل شد کار با او افتاد باید که در هر نفس پاسبان
احوال خود بود تا چیزی از وی صادر نشود که سبب گرانگی و گراست خاطر می گردد و اگر از روسته امری
در وجود آید مواخذه میکنند و سیاست می نمایند

۴۲
رسخه میفرمودند که بعضی گفته اند شیخ باید که حریان را بنواند خورد شیخی که چنین نبود در شیخی نه رسد هر چند
را معنی آنست که شیخ باید که چنان باشد که در باطن مرید تصرف تواند کرد و اخلاق همیشه ویرا بنواند خورد
یعنی تا بود تواند کرد و ایند و اخلاق حمیده بجای آن تواند اثبات کرد و او را بر هر چه حضور و آگاهی تواند رسانید
۴۳
رسخه روزی حضرت ایشان اصحاب را می گفتند که رام آید از شما که نسبت شماست بار در زیاده تصرف
و تل نشده است هر بار بیرون رفتید وضلع کردید کسی را که دانی نوز از پیشگاه کرامت گردن باید که آن
نوز مصالح خود سازد و بان نوز ظلمت خود را بیند و خود را از میان بردارد

۴۴
رسخه میفرمودند چند روزی که من در حیاط سخی نمی کیند و خدای بین نمی شودید کی خواهید شد این فرصت را
غیبت شمارید که شیمان نخواهید شد و شیمانی سود نخواهد داشت

۴۵
رسخه وقتیکه حضرت ایشان فقیر می را بطریق را بطله اشارت فرمودند این بیت خوانند که بیت
جای کن در اندر و نه ناخوشش را چه دور کن ادراک غیر اندیشش را چه پس فرمودند یعنی دور
کن ادراک این غیر اندیش را که در دل مردم جا کنی یعنی همگی خود متوجه آن باش خود ادر دل مردم که
عبارت از مثل آن طریقت است جای سازی چنانچه طریقه خواجگان است قدس اللہ و اعم که دو هر
نفس پاسبانی باید که تا چیزی واقع نشود که سبب گراست خاطر می گردد و تا بجای رسد که همه مراد او مراد
شود و مراد او نسبت این پاسبانی بسعادت مشرف شود که فوق آن تصور نیست و آن فانی اللہ است
۴۶
رسخه فقیر در مجالس صحبت بسیار در روی مبارک حضرت ایشان می نگریست روزی در مجلس
ساخته فرمودند که شخصی در پهره مبارک حضرت خواججه الیهین قدس سره بسیار می نگریست

بناجای برسد

بناجای

آه

حضرت خواجہ فرموده اند کہ بسیار در وی مانظر کن تا آن بیادندی پس حضرت ایشان صریح خوانند
 کہ مصرع دیوانه شود هر که پیدیدن خواهد بعد از آن فرمودند کہ توجہ مرید باید کہ در میان دو ابرو
 پیرایش بریر در مجموع اوقات و احوال مطلع و حاضر خود داند تا با بہت و عظمت پیروی و تصرف کرد
 بر چہ ملائم حضور وی نیست از باطن مرید خست بند و از غایت این معنی بجائی رسد کہ حجاب
 از میان پیرو مرید رفع شود و مجموع مرادات و مقاصد پر بلکہ احوال و مواجید وی معاین مشاہدہ
 مرید گردد مصرع این کار دولت است کنون تا کار رسد

۴۶
 شرح میفرمودند کہ طریق خلاصی از گرفتاری بخاطر دید و مقتضات طبیعیہ کی از سر چیز تواند بود اول
 آنکہ علی از اعمال خیر بر خود دیگر و از آنچه این طائفہ مقرر کردہ اند و طوبی ریاضتی اختیار کند دوم آنکہ حول
 و قوت خود را از میان بردارد و بداند کہ او از آنچه نیست کہ خود را بخود ازین بلیہ خلاص تواند کرد پس
 نیاز و اقتضای بدوام تصرف و انکسار بجناہت حق سبحانہ رجوغ نماید باید کہ حق سبحانہ او را خلاصی ازین
 بلیہ کرامت فرماید سوم آنکہ مستعد از باطن و بہت پیروی در اقلیہ توجہ خود سازد بعد ازین تقریر از
 حاضران پرسیدند کہ ازین سہ طریق کدام بہتر است ہم خود فرمودند کہ مستعد از بہت پیروی و توجہ پوی
 بہتر است زیرا کہ طالب خود را از توجہ حق سبحانہ عاجز و انستہ پیرا و وسیلہ این توجہ وصول بجناہ
 حق سبحانہ گردانیدہ است این معنی بحصول نتیجہ قرب است آنچه مقصود طالب است برین زودتر منصرف
 شود و کہ ہمیشہ مستعد از بہت پیروی باشد

۴۸
 شرح میفرمودند ہر کہ با یکی ازین طائفہ می شنید باید کہ جہدی کنن تا از حقیقت وی خبردار شود
 بعد از آن این بیہیت از شنوی خوانند کہ ایسا است من بہر جہتی نالان شدم بہت بد حالان و دشواران
 شدم بہر کسی ازطن خود نشد بار من ہا در درون من بخت اسرار من ہا سر من از نال من دور است
 لیک چشم و گوش را این نوز نیست

۴۹
 شرح روزی در تعلیم اہل صحبت می فرمودند کہ گرسنگی پر و بیداری پر و مانع را منصرف و ضائع نمی
 گرداند و از ادراک حقائق و دقائق بازمی دارد و ازین بہت است کہ در کشف بعضی از اہل
 ریاضت غلط واقع شد است کسی را بیداری بسیار ضرر میکند کہ در آن بیداری سروری و فرحی دارد آن
 سرور و فرح کاغذاب میکند و مانع را از بہت نگاه میدارد پس فرمودند کہ خواجہ ملا علی قاری فرمودند

که روزی حضرت خواجه بزرگ خواجه بهاوالدین قدس سره بطوالیس آمدند با جمعی از اصحاب در
 نجد وان بودیم ما را طلبیدند آیدیم چون شب نزدیک رسید شیخ محمد وزری طوالیسی را که از جمله تخلصان
 حرام ایشان بود بخوانند و گفتند یاران را برید و خدمت کنید ما بمنزل شیخ محمد فریم بعد از نماز شام حضرت
 خواجه آمدند و بر کنار صدف نشینند و پای مبارک فرود آویختند و شیخ محمد را طلبیدند و پرسیدند
 که برای یاران چه خواهید ساخت شیخ محمد گفت مرغی و کربکلی در خاطر دارم فرمودند که مرغ را آید زتاب
 بپزم که فریب است یا لاغر شیخ محمد عمار آورد و حضرت خواجه یکبار یکبار دست مبارک خود گرفتند و
 کردند فرمودند که یک است بعد از آن اصحاب را گفتند که طعام خورید و شب خواب کنید و چون صبح شود پیش
 آید پس بر رخ استند و رفتند و ما شب آنجا با شیخ محمد و طعام خوریم و خواب کنیم و صبح با تاقی یاران بگذریم اینها
 شیخ محمد میفرمودند که ذکر بشناپه همیشه است که آن خار خوار را از اول صبح ز نسند
 که شیخ محمد میفرمودند که کار آنست که استغراق در ذکر شود بر زبانی که او را نه در پیش است ماند و نه خوف
 و وزخ خواب و بیداری را یکسان شود شیطان را خود چه زهره که در این بزگوار سرد و د
 که شیخ محمد میفرمودند که اگر سگتاد صحبت برای حفظ آگاهی بحق سبحانه باشد و ملاحظه آنکه لغوی گفته نه شود
 صحبت بهشت است در کرمی لا یسمعون فیها لغواتی بچنین صحبت واقع است کسانی را که دگر
 محبوب حقیقی شده است در همه حال دل ایشان بآن حضرت در تمام مکالمه مناجات
 شیخ محمد میفرمودند که نزد محققان آنست که حق سبحانه بیحد و جد مدرك و مفهوم نشود و وطریق ادراک
 مسدود باشد و عقل کامل آنکه هیچ وجه از طلب ادراک وی نیاراد پس برین تقدیر سکون طعام
 از مقتضای عقل نباشد پیست دوست دار در دست این تحقیقی بکوشش پیوده به از حضرت
 شیخ محمد میفرمودند که ارواح انسانی در جو قدس همیشه در مشاهده بودند چون باین عالم نشان
 آورند و مجوس نفس ناسوتی گردانیدند بواسطه تعلق باین مشغول محتاج الیه ابلان شدند تاز
 مسکن و ملبس و معطم و غیر آن و بعضی را با وجود این شغل اضطراب میل بریدن بمقر اصلی خود
 غالب آمده و تمتعات بیسی و تسلذات طبیعی مانع توجه ایشان بمقر اصلی نشد از کجا معلوم که مقصود
 از جودانی حصول این اضطراب نیست اگر چه مقصود در مردم نوع دیگر بیان کرده اند
 شیخ محمد میفرمودند عبادت عبارت از آنست که به او امر عمل نمایند و از لواهی اجتناب کنند و عبودیت

۷

۷۵

بسیار است

عبارت از دوام توجیه و اقبال است بجناب حق سبحانه فرمودند که در بعضی کلماتها فرق میان عبادت و عبودیت کرده اند که عبادت ادای وظایف بندگی است بموجب شریعت و عبودیت حضور گامی دل است بر لغت تعظیم

رشته میفرمودند که مقصود از خلقت انسانی تعبد است و خلاصه و زبده تعبد انگاه است بجناب حق سبحانه در همه احوال بر لغت تصریح و ضمیمه

رشته میفرمودند که شریعت است و طریقت و حقیقت شریعت اجرائی احکام است بر ظاهر طریقت نقل و تکلف است در جمعیت باطن و حقیقت روح است در جمعیت

رشته میفرمودند که معراج دو نوع است معراج صوری و معراج معنوی و معراج معنوی نیز دو نوع است اول انتقال کردن از صفات ذمیه بصفات حمیده دوم انتقال کردن از اسوای حق سبحانه

رشته میفرمودند که سیر دو نوع است سیر استیلیل و سیر مستدیر سیر استیلیل بعد در بعد است و سیر مستدیر قرب در قرب سیر استیلیل مقصود از اخراج دانه خود طلبیدن است و سیر مستدیر گرد

دل خود گشتن و مقصود از خود بستن

رشته میفرمودند که علم دو است علم وراثت و علم لذنی علم وراثت آنست که مسبوق بعلمی باشد چنانچه حضرت رسول صلی الله علیه و سلم فرموده است لمن عمل بما علم الله علم عالم بعلم و علم لذنی آنست

که مسبوق بعلمی نباشد بلکه بی سابقه عملی حق سبحانه بجناب عنایت بی علت بعلمی فاضل از نزد خود بنده را مشرف گردانند کما قال سبحانه وعلما هین لدنا علما و فرمودند اجر نیز دو است اجر ممنون و اجر غیر

ممنون اجر ممنون آنست که در مقابله بیچ عملی نباشد بلکه محض بیهیبت بود و اجر غیر ممنون آنکه در مقابله عملی باشد

رشته میفرمودند فرق است میان عالم و عارف مثل کسی علم مسائل بخوی دارد که عبارت از قواعد کلیه است که فاعل مرفوعست و مفعول منصوب ویرا عالم بعلم بخو گویند عارف اما عارف بعلم سخن

آن زمان گویند که هر یکی از ان مسائل را بی تشابه تکلف و توثق در محل خود اعمال کند و چنین عالم بعلم توحید گویند کسی را که بوجدی بسبب علم است یعنی اعتقاد کرده است وحدت افعال و صفات ذات

را در دل خود قرار داده که لافاعل فی الوجود الا الله چنین کس را عالم بعلم توحید گویند و اگر در همین

نقطه هر یک از افعال و احوال در نظر خود و غیر خود بی عمل و تکلف و توفیقی را که فاعل حق است

سبحانه اور اعتراف گویند و اگر این معنی را جعل میدانند یعنی بقوت ایمان دیر امتحانست گویند
 شرحه روزی بر سبیل تمثیل میفرمودند که مرغان اجتماعی گردند تا خود را بسیرخ رسانند هر یکی در میان
 راه بگذری باز مانند ما هر کدام را که از سیرخ خیزی بود سیرخ رسیدند
 شرحه میفرمودند که مردم تصور کرده اند که مگر کمال در انا الحق گفتن است کمال در انست که انا را
 از پیش بردارند و هرگز یادوی نکنند

شرحه میفرمودند که اصل کار نبی پویند نیست پس فرمودند که پیش من هیچ شعری بهتر ازین رباعی نیست
 که پهلوان محمود پوریا علیه الرحمه گفته است که رباعی جانان افشارخانه زندی چندند با مردم کم عیاد
 کم پویندند با مردم چندند کس نداند چند اند بر نسیه و نقد هر دو عالم خندند بعد از آن فرمودند
 اگر کسی حقیقت معنی لا اله الا الله را داند ازین سخن دانند که حقیقت پهلوان محمود کرقه ایست
 و تجلی ذاتی مشرف بوده

شرحه روزی بعضی از خدام و اصحاب را مخاطب ساخته سخنان میفرمودند در انشا گفتند حاصل
 آنکه سی باید کرد تا دل را توجه دائمی بخسبانه حاصل شود بعد از آن خواندند بود که دیر آگاهان زبان معنی
 که نتواند دست بذات اذ آن متوجه را در میان پنج مدخلی بوده است

شرحه میفرمودند که فحای مطلق را معنی نه آنست که صاحب فن را با اوصاف و افعال خود مشهور باشد
 بلکه معنی وی آنست که نفی است اوصاف و افعال کند از خود بطریق ذوق و اثبات کند مر فاعل
 حقیقی را جل ذکره آنکه صوفیه قدس الله را و اجم گفته اند نفی با اثبات جنگ ندارد و باین معنی است
 و فرمودند شمساً این جامه که من پوشیده ام عاریت است و مرا علم نیست بآنکه این عاریت است و
 ازین سبب که من آنرا مالک خود میدانم بآن تعلقدارم ناگاه مرا علم شد بآنکه جامه عاریت است
 فی الحال تعلق من از آن منقطع شد و حال آنکه تلبس من بآن جامه بالفعل واقع است جماد صفات
 را برین قیاس باید کرد که همه عاریت اند تا دل از ما دون حق سبحانه منتظم شود و پاک مظهر گردد
 شرحه میفرمودند و حاصل پیش ما آنست که دل را بجهت حق سبحانه نسبت آگاهی حاصل شود
 بر سبیل ذوق از غروی ذهونی دست دهد و چون این نسبت متصل گردد بدوام وصل مشرف است
 گشته است آنچه از خردوی باز متعقد است این است

در شح میفرمودند که وصل بحقیقت آنست که دل بحق سبحانه جمع شود و بسبیل ذوق چون
 این معنی دائم شود و از ادا و وصل گویند نهایت نیست و آنکه حضرت خواجیه بها و الدین قدس الله تعالی
 سره فرموده اند که ما نهایت را در بدایت درج میکنیم از همین است و آنکه فرموده اند ما واسطه قبول
 پیش نیستیم از ما منقطع می یابید شد و مقصود پوست همین وصل است و فرموده اند اگر این نسبت را پیش شما
 قدری بودی بایسته که نگارای سر خود برداشتی و فرمودند هر گاه شما در صحبت من و اصل شدید مرا از آن چه
 در حق سبحانه را از آن چه فرمودند که بسیار است که ما در خلقیم و خلق بواسطه ما در شادی اگر چه این خنک
 است که کسی خود در چنین کلان سازد که اگر وی خراب شود عالم خراب شود لیکن ما بچنین کلایوم هونی نشان
 ما را بی اینچنین کلام ساخته اند.

در شح میفرمودند که اگر ذکر بر وجهی ملکه شود که دل همیشه حاضر بود و ذکر درین حضور شلند و باشد از بار
 است و ویرا حاضر مع الله میتوان گفت اما واصل مع الله نمیتوان گفت واصل آنست که استناد
 حضور از وی منتفی شود و حاضر حق را سبحانه داند بذات خود.

در شح میفرمودند نهایتی که اولیا بان میرسند آنست که مشاهده از ایشان غائب نشود و آنکه شاه
 از ایشان غائب شود از غایت استغرق در شایسته حقیقی.

در شح میفرمودند که بجای کشف است و ظهور این معنی برود گونه تواند بود یکی کشف عیانی و آن مشاهده
 حال مقصود است بچشم از در آنجا و دوم آنکه توسط کثرت لحصار با سببه نسبت آنچه غایت است
 کالمحسوس شود زیرا که از خواص محبت است که غایت را کالمحسوس گرداند نیست نهایت اقدام بر باب کمال در دنیا
 در شح میفرمودند که آیا نهایت این کار حضور و مشاهده است یا فنا نیستی آنچه فهم میشود از کلام بعضی اکابر
 آنست که نهایت حضور و مشاهده باشد لیکن در واقع نهایت فنا نیستی بنیاید زیرا که گرفتار حضور و
 مشاهده نیز گرفتار غیر است.

در شح میفرمودند که ظهور او معنی است یکی شود ذات مقدس معر از ظهور در لباس مظاهر و ظهور
 دیگر آنست که آن ذات مقدس را از پرده مظاهر مشاهده کنی و صفی یکی بلکه نسبت یکی دیگر است و
 این ظهور را صوفیه قدس الله ارا و اهم شود و احدیت در کثرت می نامند و حضرت رسول صلی الله علیه و آله
 بعد از بعثت ویرین ظهور بودند.

یعنی حاضر حق
 بنابر آنکه در شح
 با کمال است
 عین سر از آنجا
 از آنکه اول در شح
 کاتب سوره
 باشد مقصود از کلام
 این کشف عیانی
 پیشتر از کلام
 بلکه در آنجا
 نقطه است
 که این کلام
 که این قدر اول
 از کثرت
 عین کمال
 که در کمال
 نیست و آنچه
 این کلام
 میفرمودند که
 بنابر آنکه در شح
 از کثرت
 بنابر آنکه

در بیان صفات در مقابل

رشته میفرمودند عجب دارم از کسی که گفته است منکر که میگوید بنبر که چه میگوید پادشاهی چنین گفتی که منکر که چه میگوید بنبر که میگوید یعنی قابل و مشکلم از پرده مظاہر حق سبحانه است *

رشته میفرمودند که حق سبحانه عنایت فرموده چیزی چند از صفات بر بنده نسبت کرده و او را بان نسبت گردانیده و وعده و وعید را بر آن متفرع گردانیده و کمال بنده جز در آن نیست که غایت

سی بجای آورده بگی و تمامی خود را در سلوک طریق مستقیمه صرف کرده خود را بجای رسانده که در آنجا

اورا حق سبحانه بان نسوب ساخته از آن او نیست و رویه پنهان است لیکن مردم آنرا دور دور از گردانیده اند

رشته روزی یکی از اعزّه در مجلس از حضرت ایشان پرسید که کابر صوفیه قدس الشار و اہم گفته اند که وجودی غیر وجود حق و ہستی مطلق موجود نیست و ظاہر از پرده مظاہر حق است بنا بر تحقیق حق گفت

و منازعت اہل اسلام و اہل کفر از برای چیست حضرت ایشان باین دو بیت شہسوی جواب آن عزیز گفتند کہ ایماست چونکہ میرنگی اسیر رنگ شد ہوسوی باموسی در جنگ شد چون بہرنگی رسید

کان داشتی ہوسوی و فرعون دارند آشتی *

رشته میفرمودند کہ واقفان سر قدر مسترینند یعنی بعد از علم باین معنی کہ مجموع معدوم اند و ظاہر بصور مجموع اوست بیاسودند چون آبی کہ در انہار وجود اول است بعد از آن کہ دانست کہ از انہا است

بجز محیط است او را لذتی و ذوقی بر سیدین باصل خود کہ محیط است حاصل شد بعد از احتیاج

اقتاد بپیت چون بدانستی کہ ظل کبیتی فارسی مردمی و گر زبستی پوشیده نماند کہ غیر از این

کلمات قدسیہ و الفاس نفیسہ کہ مذکور شد سی تعلق و معارف بلند و ذائق و لطائف از جہت آن حضرت ایشان در خلال احوال استماع اقتاد و بواسطہ قصور فونت حافظ و ظہور امور بالغہ ضبط عبارات

و استعارات آن حضرت دست اند او اما بعضی آیات و اشارت معارف لطائف شعار بر زبان مبارک ایشان می گذشت بر لوح صغیر رتم دور آئینہ خاطر منتقش میگشت و آن آیتست *

رشته وقتیکہ حضرت خواجہ محمد ریسک را علیہ الرحمہ بجاوہر ہمت امر میفرمودند این مصرع را قوی با بسبب

نمانند کہ مصرع چون پلنگان سوی بال اخیر کن *

رشته وقتیکہ تبرک ہستی و خود پرستی میفرمودند خواندند کہ مصرع یک قدم بر فرق خواندن و گرد روی و

در ششم و قتی که بیان تفاوت قابلیات کردند خوانند که مصرع بقدر روزنه افتد بخانه ذوق
در ششم در بیان این معنی که عشق و محبت موجب ظهور حقایق و معارف است این بیت خوانند

که بیت اگر عشق نبود و غم عشق نبودی چندین سخن خوب که گفتی که شنیدی

در ششم در بیان این معنی که دوام آگاهی تبرک مالوفات و مانوسات باز بسته است میفرمودند که در یکی
از رساله شیخ خاوند ظهور است این بیت که بیت ما را خواهی همین حدیث ما کن

خوب ما کن ز غیر ما خور ما کن

در ششم و قتی که بطریق توجه بوجه خاص اشارت می کردند این بیت خوانند که بیت آن دلدار آن
نگاه که آنست هر چه هست به آنرا طلب کنی حریفان که آن کجاست

در ششم در میان این معنی که بجهت صوری مراهب را بطرف مانع قرب معنوی نیست میخوانند که بیت گمان
سیر که بر فیم و مهرت از دل رفت چنانک پای عزیزت که هر چه چنان باقی است

در ششم در بیان غنای ذاتی حق و عجز خلق از ادراک او این بیت میخوانند که بیت ولال غش غربت
جان بازان دید بز دلمه و فریاد که صد جان بجو

در ششم در بیان این معنی که اهل ظاهر از حقیقت عشق بیخبرند میخوانند که بیت عشق را بوجایف در س
نگفت به شافعی را در روز وایه نیست

در ششم در بیان ضعف ارادت طالبان میخوانند که بیت گوار باب دل رفتند و شهر عشق شد حسالی
جهان پر شمس تبریز است کو مرده چه چو مولانا

در ششم در بیان این معنی که بسی کسان را بواسطه التفات این طائفه ذوقی حاصل شده بود و باندک
تبرک اوبی آن ذوق مانند میخوانند که بیت برده بود که دواوت آمده بود چون تو کج باخته

کسی چه کند

در ششم در رغبت صحبت و منع از عدولت میخوانند که بیت شکرها محو بر با گل بر آمیزه کرد و ترکیب
باشد نفع بسیار

در ششم در بیان این معنی که صفات بشری و مقصیبات طبعی از باب کمال و اصحاب نفوس قدسیه را
از شمس در ششم مقصود است مانع و مزاجم نمیشود این قطعه خوانند که قطعه موسی اندر و زخت آتش دید

این بیت اول است از رباعی سخن بیت روشن نیست بیت بازیم بار از زبان مباح دلایک کن

در بیان شکایت از قید بشریت میفرمودند که بر در از شیخ ابوبکر نقاش شاشی علیه الرحمه نوشته دیدم قطعه دانی چه حکمت است که فرزند از پدر به منت نداد و آنچه در روز و شب عطا به

سبز ترمی شد آن درخت از نار به شوی و حرص مرد صاحب دل به چوین دان و چوین انکار به
^{۱۱۸} رسیده در بیان شکایت از قید بشریت میفرمودند که بر در از شیخ ابوبکر نقاش شاشی علیه الرحمه
نوشته دیدم قطعه دانی چه حکمت است که فرزند از پدر به منت نداد و آنچه در روز و شب عطا به
یعنی درین جهان که محل حوادث است به در محنت بود تو آورده مرا به

^{۱۱۹} رسیده وقتی که بیان طریق در ابطه میکردند این ابیات از مثنوی خوانند ابیات آن سیکه از روی
اوشد سوی دوست به و آن کی را روی او خود روی اوست به ندوی هر یک می نگر سیدار پاس به
بو که گردی تو ز خدمت روشناس به در میان جان ایشان خانه گیر به در فلک خانه کند بدر منیر به
^{۱۲۰} رسیده در بیان این معنی که حکم غالب دارد میخوانند مثنوی امی برادر تو همین اندیشه به مابقی تو استخوان
و ریش به اگر گشت اندیشه تو گلشن به در بود خاری تو بسیمه گلخنی به

^{۱۲۱} رسیده در تنبیه بر حدت نظر و نکته فر است میخوانند بیت آدمی دید است و باقی پوست است
دید آن باشد که دید دوست است به

^{۱۲۲} رسیده و قیله بیان شرمیبت میکردند میخوانند ابیات هم چون اینها میسر سوی دوست به با تو در زیر
کیم است آنچه هست به یار تو خیزین تست و کیسه ات به در تو را منی مجر جز و لیه است به و لیه
رایین تو هم ذات تست به وین بزویها همه آفات تست به

^{۱۲۳} رسیده هم در میان منتر معیبت و منع ذکر هر میخوانند بیت کار نادان کو ترا اندیش است به یاد کردن
کس که در پیش است به

^{۱۲۴} رسیده در بیان کسب دل و له شوق اضطراب میخوانند بیت آب که چون تشنگی آور بدست به تا بچو شد
آیت از بالا ولایت به هم درین معنی میخوانند که بهیبت تشنه نه خفتید مگر اندک به تشنه
بجا خواب گردان از کجا به چونکه خفتید خواب آب دید همیالب جو یا که سبویا سقا به

^{۱۲۵} رسیده در بیان غلبات شوق و محبت این طائفه میخوانند بیت از عطش گر در قرح آب به خورند
در درون آب حق را ناظر ند به

^{۱۲۶} رسیده بعد از بیان این معنی که یک حقیقت است ظاهر در لباس مظاهر این ابیات از مثنوی خوانند ابیات
گر کشایم بخت این را من بساز به تا سوال و تا جواب آید در از به ذوق نکته عشق از من

در بیان شکایت از قید بشریت میفرمودند که بر در از شیخ ابوبکر نقاش شاشی علیه الرحمه نوشته دیدم قطعه دانی چه حکمت است که فرزند از پدر به منت نداد و آنچه در روز و شب عطا به

بروید نقش خدمت نقش دیگر میشود پس کم خود زیر کان را این بس است بد بانگ دو کردم اگر
در ده کس است

مقصود سوم در ذکر بعضی از تصرفات و امور غیریه که بطریق خرق عادات از حضرت ایشان ظاهر
است و نقل ثقات و عدول در آن بصحبت پیوسته ششصد فصل اول در ذکر تصرفاتی
حضرت ایشان تبسیط قوت قاهره نسبت بسلاطین و حکام و غیر ایشان از اهل زمان پیشین بود
فصل دوم در ذکر خوارق عادات که بعضی عزیزان و ایالی زمان غیر اولاد و کمل اصحاب
حضرت ایشان نقل کرده اند فصل سوم در ذکر کرامات و مقامات که اولاد و کمل اصحاب از آن
حضرت مشاهده نموده اند و نقل فرموده و در ایراد هر نقلی شمه از احوال ناقل بر سبیل اجمال مذکور
خواهد شد

فصل اول در ذکر تصرفاتی که حضرت ایشان تبسیط قوت قاهره نسبت بسلاطین و حکام و غیره
ایشان از اهل زمان پیشین برده اند

در بعضی از احوال

حضرت ایشان میفرمودند که بهمت عبارت از جمع خاطر است بر امر واحد بر وجهی که خلاف آن
خاطر نماند و از چنین مراد مختلف نیست اصحاب تجرید باید که گاه گاه امتحان بهمت کنند و معلوم نمایند
ایشان را مناسب بجزرات آسمانی چه مرتبه رسیده است و بهمت ایشان را چگونه تاثیر است
فرمودند که در احوال جوانی که با خدمت مولانا سعد الدین کاشغری ملازمی بودیم و با یکدیگر سیری
کردیم گاهی بکنار معرکه کشتی گیران میرسیم قوت و توجهات خود را امتحان می کردیم و بهمت بر یکی از آن
کس می گماشتم تا غالب می شد باز خاطر بر آن دیگری گماشته می شد آن دیگری غالب میگشت
بنین چند بار اتفاق می افتاد و مقصود آن بود که معلوم شود که تاثیر بهمت چه مرتبه رسیده است
بر آن صفت اعتماد شود خدمت خواجه کلان و لد حضرت مولانا سعد الدین کاشغری
سره از حضرت ایشان نقل کردند که فرمودند با خدمت والدین شما مولانا
سعد الدین بسیار سیر میکردیم و گرد معرکه می گشتیم وقتی که در بازار ملک و مواضع کثرت
ش و هام خلق میرفتیم بطریق تشبیه دست یابیدگر گرفته میرفتیم نمیکند اشتیم که کسی از میان نماند
وزیر معرکه کشتی گیران رسیدیم دوشن کشتی میگرفتند یکی بغایت جسم و عظیم هیكل و دیگر غیب

در بعضی از احوال

و ضعیف جنبه و آن چشم بر آن بچیف جیف میگرد و ما را بروی رحم آمد بخاست مولانا سعد الدین گفتیم
 هسته دارید و خاطری آرید که این ضعیف بر آن قوی غالب آید گفتند شما مشغول شوید ما نیز مددگار
 باشیم خاطر حال آن ضعیف مشغول شد بعد از نطقه کفایت عظیم در آن تصحیف حال پیدا شد دست
 دراز کرد و آن مرد عظیم بیگل را از روی زمین بسبک دستی در بروده بر سر بر آورد و در جاک
 میدان انداخت و عزیزان خلق بر خاست و مردم از آن صورت شجر و متعجب شدند و هیچ کس از آن
 سر اطلاع نیافت در آن وقت مولانا سعد الدین چشم پوشیده بودند آن استین ایشان از کشیم
 و گفتم خاطر باز گیرید که کار کفایت شد پس روان شدم *

رشته حضرت ایشان میفرمودند که اگر گفته اند یعنی آنکه معارضه با قرآن ممکن نیست معارضه با همت
 نیز ممکن نیست همت عارف و خلاق است مراد آن از وی متخلف نیست هر که با چنین همت
 معارضه کند البته مغلوب شود تا که گفته اگر کافر می همیشه خاطر خود را بر امری دار همت پرخیزی
 کار دالبت میسر گردد ایگان و عمل صالح در آن شرط نیست همچنانکه قلوب صافی را تاثیر است
 نفوس شریه را نیز تاثیر است مولانا ناصر الدین اتراری که برادر مولانا زاده اتراری است
 و ذکر وی در فصل سوم ازین مقصد خواهد آمد نقل کرده است که حضرت ایشان در واقعه دیده
 بودند که شریعت بحد و ایشان قوت خواهد گرفت بخاطر مبارک ایشان آمده که این معنی بی اعانت
 سلاطین میسر نخواهد شد بنا برین امر بطرف سمرقند آمدند تا بسطان وقت ملاقات کنند و در آن
 وقت میرزا عبداللہ بن میرزا ابراهیم ابن میرزا شایر رخ والی ولایت سمرقند بود و من در آن
 سفر در ملازمت حضرت ایشان بودم بعد از وصول سمرقند یکی از افراد میرزا عبداللہ ملازمت
 حضرت ایشان آمد دیدار گفتند عرض ما از آمدن بدین ولایت ملاقات میرزا شماست اگر شما باعث
 این معنی شوید متضمن خیر کثیر است آن میرمنی او بانه گفت که میرزا با جوان بی بروا است
 و ملاقات وی تعزیری دارد و در ویشان را نفوذ با مثال این دوا می چکار است حضرت ایشان
 متذکره فرمودند که ما را با احتلاط سلاطین امر کرده اند یا بخود دنیا ندیم اگر میرزا شما پاره انگند
 دیگری آرند که پروا کند چون آن امیر بیرون رفت حضرت ایشان نام وی بسیا ہی بر
 دیوار آن منزل نوشتند و با آب دهن مبارک محو کردند و فرمودند که مهم ما زین بادشاه و امرای

کفایت نمی شود و همان روز متوجه تاشکند شدند و بعد از یک هفته آن امیر میرد بعد از آنکه سلطان
 ابوسعید میرزا از اقصای ترکستان ظهور کرد در بر سر مرز اعبد اللہ آمد و او را التقل سنانید
 قصه غالب شدن میرزا سلطان ابوسعید بر میرزا اعبد اللہ پادشاه حضرت ایشان
 بعضی از اجانب اصحاب نقل کردند که مابعدی حال ملازمت حضرت ایشان در فرست بودیم روزی
 روایت وقلم طلبیدند و نامهای مردم بر کاغذی نوشتند و درین آواز داشتند که سلطان ابوسعید و آن نام
 را در سر دستار مبارک نهادند و در آن زمان هنوز نام و نشان سلطان ابوسعید میرزا هیچ جا نبود
 بعضی از بجرمان گستاخی کرده پرسیدند که چند نام نوشته شد ما این نام العظیم فرمودید و در سر دستار
 مبارک نهادید این نام کیست فرمودند که نام کسیکه ما و شما او را تاشکند و عقند و فرسان هم عقند
 وی نوازم بود بعد از چند روز آنکه سلطان ابوسعید میرزا از جانب ترکستان بر آمد و وی خوابی دیده بوده است
 که حضرت ایشان با شارت خواجه احمد سیوی قدس سره از برای وی فاشسم خوانده آمد و وی در
 خواب از خواجه احمد نام حضرت پرسیده و یاد گرفته و صورت ایشان را در خاطر نگاشته چون بیدار شد
 از مردم خود پرسید که هیچ عزیزی باین نام و نشان درین ولایت پیدا کنید و می شناسید بعضی که
 بقدری شناخته اند گفته اند آری این چنین عزیزی که میفرمائید در ولایت تاشکندی باشد میرزا
 فی الحال سوار شده روی تاشکند نهاد چون حضرت شنیده اند که وی می آید جانب فکر رفت اندکی
 که تاشکند آمد حضرت ایشان را بنافته بعد از تفحص گفته اند که ایشان بفکر رفتند از آنجا غریب نکوت
 کرده است چون نزدیک رسیده حضرت ایشان استقبال وی کرده بود نظرو وی که حضرت ایشان اتفاقاً
 شده گفته و الله که ایشانند آن عزیزی که من در واقعه دیده ام پس در دست و پای ایشان افتاده
 و نیاز مندی بسیار کرده و حضرت ایشان بادی صحبت گرم داشتند و خاطر او را بخور منجذب گردانیده میرزا
 در آخر آن صحبت از حضرت ایشان فاتحه التماس کرده فرموده اند فاتحه کی می باشد بعد از آن اشک بسیار
 بر این اوج آمده اند و بر او اعین گرفتن سم قد شده و پیش حضرت ایشان آمده و گفته میخواهم سحر کند
 روم و با لقات خاطر ملازمان امیدوارم حضرت ایشان فرموده اند که بچینت میرود اگر نسبت تقویت
 شریعت و شفقت رعیت دارید رفتن مبارک است فرج در جانب شماست ذی قبول کرده که در تقویت
 شریعت بیجان کوشش نمایم و شفقت رعیت سعی ملغ و یا حضرت ایشان فرمود و اند که اکنون در پناه شریعت

ب
 ک
 ن
 ک
 ن
 ک
 ن

گوید که مراد حاصل است بعضی از اصحاب نقل کردند حضرت ایشان سلطان ابوسعید میرزا را گفتند که چون
 با دشمن مقابل شوید تا از عقب شما جوق ز افغان نیاید شما بر دشمن حمله کنید چون لشکر ایشان در برابر لشکر
 میرزا عبداللہ ایستاده لشکر میرزا عبداللہ اسپانداخته اند و حمله آورده و همیشه لشکر میرزا اسد
 ابوسعید را برداشته اند میخواستند که بر میرزا حمله آرند که ناگه جوقی از افغان از عقب لشکر میرزا
 سلطان ابوسعید پدید آمده اند ایشانکه آن نشانی را دیده اند و اول ایشان فوت گرفته یکبار لشکر
 میرزا عبداللہ حمله آورده اند و در حمله اول لشکر میرزا عبداللہ مغلوب شده و سپهر عبداللہ در گل
 فروخته فی الحال دیر گرفته اند و سر از تن برداشته حسن بهادر که از اعیان اهل من بوده است
 که قبیلہ بزرگ است در ترکستان نقل کرده که چون لشکر را میرزا سلطان ابوسعید از تاشکند بجانب
 سمرقند بردن همراه بودم در لب آب اولو فور میرزا عبداللہ مقابل شدند و صفها کشیدند من نزدیک
 سلطان ابوسعید بودم و مجموع لشکر ما تقریباً هفت هزار بوده باشد و میرزا عبداللہ لشکر بغایت مسلح
 و کمل داشت درین اثنا از لشکر ما نیز مقداری میرزا عبداللہ درآمدند میرزا سلطان ابوسعید بغایت مضطرب
 شده و خون بروی غالب گشت درین محل میرزا بر سپیل تعجب گفتی حسن چه می بینی گفتم سلطنت حضرت
 خواهر را بنیم که در پیش ما میروند میرزا گفت و اللہ که من نیز شیخ ایشان را می بینم من گفتم میرزا اکنون
 دل قوی دارید که بر دشمن ظفر بیاوریم درین اثنا بر زبان من گذشت که باغی قاتلی سینہ دشمن گریخت
 و همه لشکر ما یکجا همین عبارت گفتند و حمله کردیم و در نیم ساعت لشکر میرزا عبداللہ شکست و وی بدست
 افتاد و کشته شد و همان روز فتح سمرقند میر گشت حضرت ایشان فرمودند که در آن زمان که میرزا
 عبداللہ گرفتار شد من در تاشکند متوجه بودم دیدم که قومی سفید پوش از بخواهوا بر زمین افتاد و دیر گرفتند
 و کشتند دانستم که آن میرزا عبداللہ است که در همان لحظه کارش کفایت کرده اند بعد از آن میرزا
 سلطان ابوسعید التماس کرده حضرت ایشان را از تاشکند کوچانیده بسمرقند آوردند و در
 قصه آمدن میرزا با بکر مجاصره سمرقند و ما یوس برگشتن میرزا با بر بن میرزا
 بانی مستقر بن میرزا شایخ با صد هزار مرد کاری کار گذازی از خراسان متوجه سمرقند بوده است
 میرزا سلطان ابوسعید پیش حضرت ایشان آمده و گفته که ما را طاقت مقاومت او نیست چه تنه بر کنیم حضرت
 ایشان دیر التسکین داده اند چون میرزا با بکر از آب آمویه گذارند جمعی از امرای سیر سلطان

و

و

و

و

و

ابو سعید الخاق نموده ویران کرده که میرزا را بجز کستان برنگذارند و شخص فرزند شتر بار را پار کرده و او اند که حضرت
 ایشان واقف شده اند و آمده اند و شتر بان را قهر کرده اند و فرموده اند تا بار بار را فرود آورده اند و پیش میرزا
 و آمده اند و فرموده اند که میسر وید رفتن این صبح حاجت نیست کار بعین جابکفایت میشود و من فم شما را بر خود
 گرفته ام اندیشه کنید و خاطر جمع دارید که شکستن با بر برین است لا مرا اضطراب کرده اند تا غایتی که بعضی
 از ایشان دستار با بر زمین زده گفته اند که حضرت خواجیه همه ما را بکشتن و او اند چون میرزا را اعتقاد صادق
 بود سخن بیچکس را گوش نکرد و توقف نمود امرای باری را سخن اینکه میرزا سلطان ابو سعید را طاقت مقاومت
 نداشت البته ولایت را خود نگذاشت و بیرون رفت میرزا سلطان ابو سعید آغاز قلعه داری و بیخ
 آن کرده است چون میرزا با بر بگرد حصار سمرقند رسیده تقدیر لشکر وی خلیش هند و که بوده بر در
 میدان سمرقند ایستاده از شهر اندک مردی بیرون آمده جنگ آورده اند تحلیل گز قمار شده اند و بر بیرون
 آمد میان مردم لشکر میرزا با بر کم کس بوده میرزا با بره در حصار قدیم سمرقند فرود آمده مردم وی بهر طاعت
 که جهت معاش میرفته اند اهل سمرقند ایشان را میگرفته اند و گوش و بینی می بریده بسیار که از لشکر میرزا
 با بر گوش و بینی بیا داده اند لشکر میرزا با بر لغایت جنگ آمده اند بعد از چند روز و با آن عظیم در میان
 اسپان ایشان افتاد و بسیار ضلوع شده است چنانچه از بوی بد مردارها لشکرهای وی بجان
 آمده اند آخر الامر میرزا با بر مولا نا محمد مثنائی را پیش حضرت ایشان فرستاده صلح طلبیده است و در شقی زده سلطان
 محمد جلالت حضرت ایشان آمده اند از هم جدا نمیگفته است در آن اثنا گفته که میرزای ما بغایت با دوا شاه
 غیور است و عالی همت است بهر جا که متوجه میشود نا گرفته بر نیگردد حضرت ایشان در جواب وی فرموده اند
 که اگر نتواند حقوق پدید کلان وی میرزا شاه سمرقند بودی که در زمان وی فقیر در بر است بودم و بر گشت تعالوی
 فرغتها و جمیع آنها یافته ام معلوم می شد که کار میرزا با بر یکی خواهد رسید عاقبت بمقام صلح آمده اند میرزا با بر
 استدعا کرده که حضرت ایشان بیرون آیند و ما صلح دهند چون میرزا سلطان ابو سعید
 گفته اند من بآن در نداده و استبعاد کرده خدمت مولانا قاسم علیه الرحمه که از کبار اصحاب
 حضرت ایشان بود و بجزکت مصالحه بیرون آورده اند حضرت ایشان میفرمودند که بعد از آن از میرزا
 سلطان ابو سعید استفسار کرده شد که بجهت چه ما را اجازت ندادید که برای صلح میرزا با بر از شهر پرانیم و نزد
 وی برویم میرزا فرموده که با بر جوانی بغایت گریز و چاپلوس میباشد است میسدم که ملازمان را ناگاه بوسی

بسیار

در شقی

بسیار

میل نشود که کار تمام ضائع می شود چه مجبور آمد و تنوی و اخروی ماموقوف بنیابت و اشقات طرازمات
شماست حضرت ایشان میفرمودند که چنین استعمال آقا که چون میز با بر بجمعه از ملاحظه مثل شیخ زاده
پروقام و غیر وی بدتر هم میقد آمده بوده اند به بعضی مردم هم میقد گفته بوده اند که مایه برای پسران در وضو
شما آمده ایم بنا برین سخن ما را در ساکنان هم میقد هم آمده در میان ایشان مردم غرض و صلح بسیار بودند
ازین جهت دو سه روزی خاطر بد فرح آن طائفه مشغول بایست گردانید می فرمودند که هر وقت خاطر بد فرح
موانع در فرج اعدا و دین مجیب نمی باشد همه انبیا علیهم الصلوٰه والسلام با وجود استخراق در کبر لیسیت
مصرف این معنی داشته اند میفرمودند که میز با بر دعوی تصوف دانی میگرد و از مقدمات تصوف در
جلسه وی خیلی میگذاشته شیخ زاده پرسید قیام که متصرف بوده در سال رسیده میز برای لایحه و میز با بر این طائفه
طیبه بی عقیده داشته بر پشت حصاه قدیم میقد بر پهلوی آقا و با او زندگی میگذشت که عارف با جمعی است
جهت نیست اگر چه با ستمند و کفر تمام اما این قدر علوم شد که حضرت خواص عارفان بودند و اندک است که با ستمند
رکن حضرت ایشان میفرمودند که میز با بر معنی این سخن ندانسته بوده است زیرا که عارف یعنی تشریف
شده است که وی و بلکه اصناف وی بعد از آبادی رفته است که از دست تمام مانده است نه نشان هر چه
از وی صادر میشود بوی مسوب نیست آیت کبیر و مار میت از ریت دکن الله می و کرمه و تقسیم
ولکن الله قلم شبلی ازین معنی است اگر چه چنین بودی نسبت با نبیا مشکل می شد که عالمی را به تسلط قوت
قاهره بر هر چه در مثل نوح و هو و علیها السلام که قوم خود را با آب و بارها کساستختند
از شیخ میفرمودند که آنچه حضرت شیخ محی الدین بن العربی قدس سر و در فتوحات فرموده اند که عارف را
جهت نیست و معنی وی آنست که ممکن نظر بحقیقت و ذات خود و هیچ مدار و آنچه از او صادر است که الی و
را حاصل است مثل علم قدرت و قوت و ارادت همه عاریت است یعنی آنچه بخواهند پس عارفان بعد خود زنده
در مقام فقر تحقیق که معنی محض است می با ستمند آنچه تحقیق است ذات اوست و با و صانع عارفی خلق می شود
لیکن چنانچه که از هوا بس و در صانع انسانی و شیطانی بسبب کمال عنایت و محض موهبت الهی با بر سر
نداید که باطن خود را تابع ارادت و مشیت حق بجانند گردانند یعنی در صورتی که این طائفه علم شوم و تسلط
جهت براند قاع و بلاک طالبین و تیسرین سلیمان از شمار باید که جهت مصرف و از بند و خاطر تمام در
و فرج اعدا کارند

نجات

قصه آمدن میرزا سلطان محمود بحاصره سمرقند و مغلوب و مظلوم بر گشتن چون
 خبر توجیه میرزا سلطان بچار بیه برادر خود و سلطان احمد میرزا و قصه محاصره سمرقند و حضرت ایشان رسیده
 است این رقه را بمیرزا سلطان محمود نوشته اند که نقل رقه در ذیل شرحه است
 بعد از آنکه نیاز عذر داشت این فقیر ملازمان حضرت محمد زلفی و آنکه سمرقند را بلده محفوظه است بر گفته
 اند نوشته قصه سمرقند از حدت شما مناسب نمی نماید حق سبحانه باین نفرموده است تزلزلت محمد رسول الله صلی الله
 علیه و سلم بخین و اذنیست تیج بر روی برادر خود کشیدن چه مناسب ملازمان حضرت شماست این فقیر تقاضا
 هواخواهی به نسبت شما و بخدمت شما وظیفه خدمتکاری پیش برده بسیار در خواست کردم در حق قبول نیتا در همین
 مردم قصد این ولایت کردن و خدمت این فقیر را قبول نه کردن عجب می نماید حال آنکه من خدمت تمامی کنم و مردم
 هواوی خود پیش می برند در سمرقند مردم عزیز بسیار اند صلا بسیار اند فقر او ساکن بسیار اند ایشان را پیش ازین بنگاه
 آوردن مناسب نیست مبادا که دلی در بکنند تا دل در دهند چه کند صلا مومنان که تنگ دل شوند بیاید ترسید
 مطمئن این فقیر که خدمت بی عرض است خالصا لوجه سبحانه قبول کنید و در و هدیگر ان کنید که حق سبحان
 را رضی باشد لیکدل و کجرت خده کار بار که در مقام نقص است اتمام گردانید حق سبحانه را بندگان هستند
 که غما سبحانه از کمال عنایت که بایشان دارد قصد و محاربه با ایشان قصد و محاربه و جفا با خود گفته است
 در صحاح احادیث این معنی مقرر شده است بلیمت پیش چشم چو خاک شرم بیان گشتن چه که
 هست در بنگ او آتشی و در یابی با حضرت ایشان میفرمودند که میرزیدار غون که اعظم امرا سلطان
 ابو سعید بود و بعد از شکست لشکر عراق پیش میرزا سلطان محمود آمده بود پیغام فرستادم که از طریق
 سبزه و مخالفت رجوع کنند تا خابیت ندانست اید که صد هزار کس بایک بافته و او
 عبدالحق نتواند معارضه کرد مغلوب شودید خانوادۀ خواجگان ما متفرق اند هر چه خاطر
 ایشان میخواهد آن میشود ایشان تابع کسی نمی شوند میرزا سلطان محمود و امرای دی با وجود آن
 رقه و پیغام متقاعد نشده متوجه محاصره سمرقند گشته اند عزیز از خادمان آستانه حضرت
 ایشان که پیشتر سپاه گری سپرده و در آن محاصره و محاربه حاضر بوده چنین نقل کرد که چون میرزا
 سلطان محمود از ولایت حصار بجزب میرزا سلطان احمد متوجه سمرقند شد باین لیسو لشکر
 اند و غیر از لشکر خنای چهار هزار ترکمان همراه دهشت میرزا سلطان احمد را طاقت مقاومت

در صحاح احادیث

ابو سعید بود و بعد از شکست

وی بود خواست که فرار نماید پیش حضرت ایشان با مضطراب تمام آمد که اجازت خواهد آن حضرت
 در در شهر بودند فرمودند اگر شما میگیرید همه اهل سمرقند با سیری می افتد بانشید و دل قوی دارید
 که این دشمنان اگر دشمن مغلوب نشود دشمنان را مواخذه نمایند پس میرزا سلطان احمد را یکی از چهره های
 مدبر سمرقند که یک در داشت در آورد و فرمود در آستانه آن چهره نشستند فرمودند تا یک جازه
 نیز روی جهاز بسته و زاو چند روزه بروی نموده آوردند و در پیش آن چهره روی میرزا سلطان احمد
 خوابانیدند و فرمودند که اگر میرزا سلطان محمود در سمرقند را بگیرد و از آن دروازه که جنگ می کند در آید شما
 برین جازه نشسته با مخصوصان خود از دروازه دیگر برآید و فرار نماید باین تدبیر میرزا اسکین دادند
 خدمت مولانا سید حسین و مولانا قاسم و میر عبدالاول و مولانا محمدرضا که از اعظم اصحاب حضرت
 ایشان بوده اند و ذکر ایشان در فصل سوم خواهد آمد طلبیدند و فرمودند که زود روید و پیام آن دروازه
 که میرزا سلطان محمود آنجا است برآید و تا شکر وی نصیحت نشود و فرار نکند شما نزد من نیایید
 اگر فرضاً آن لشکر شکست نشود هرگز دیگر شما نزد من راه ندارد آن چهار عزیز با هم حضرت ایشان موجب
 شده بیالای بام آن برآمدند و نشستند و بمراقبه مشغول شدند خدمت مولانا قاسم فرموده اند همین
 که ما بر بالای آن برج نشستیم دیگر خود را ندیدیم دیدیم که ما نیستیم همه حضرت ایشانند و در آن
 تشهد چنین مشاهده افتاد که همه عالم از وجود مبارک حضرت ایشان پرست آن عزیز که ناقل این
 حکایت بود میگفت که ما جمعی سپاهیان بروی پل روان بالشکر سلطان محمود و میرزا مبارکه و مقاتله
 مشغول بودیم و غلبه در جانب ایشان بود و من زمان زمان از آن عزیزان که بر بالای بام دروازه
 مراقبه کرده بودند خبری میگریتم همیدیدم که سر بانه پیش انگنده اند و منتظر نشستند این محاربه تا چاشت
 بانند و داشت و نزدیک بود که مخالفان غالب شوند و مردم شهر دشت و پام کرده بودند که ناگاه
 یکبار از جانب دشت قحاق باوی عاصمت خیف برخاست و در لشکر و لشکرگاه میرزا سلطان
 محمود پیاده گرد و غبار بمشامه برآید که میگفت که بیچاکس را مجال چشم کشادن مانند مردم کرب را می خند
 و پیاده و سوار را در زمین می کشید و خیمه و سراپرده و خرگاه و شامیانه را از جا میکند و با بال
 می برد و در زمین می افکند طوفانی عظیم برخاست و قیامتی شدیدی قائم شد درین سلطان محمود
 میرزا حسن که نیز از امر او ترا که در نته زمین نشکافته از کنار آن جبری دست و آنگه می بزرگ سواره

ایستاده که ناگاه قطعه عظیم زمین شکافته از کنار آن برایشکست و صدای عجیب کرد بغایت
 هولناک و قریب چهارصد مرد و مرکب را که در آن سایه دیوار و ایستاده بودند فرود گرفت
 و هلاک ساخت و از صعوبت آن صدا اسپان ترا که بر میدند و سر در کشیدند چند سواران
 قوی بازوی زبردست خواستند که عنان اسپان را باز گشند دست نداد و آن لشکر آراسته
 در هم افتادند بوق بوق روی بنهریمت نهادند و خوف و عیب تمام در دل سلطان محمود
 میزد او لشکریان افتاده با سایر امرای خود غایب خاصه مرکبان برانگیختند و از در شهر بیرون
 هر چه تمام تر بگریختند و لشکریان سلطان احمد با تیم و او با شش دعوا م شهر در پی ایشان
 میرفتند و مرد و مرکب میگرفتند و می بستند قریب پنج فرسنگ شرعی مردم از عقب رفتند و پیران
 بهانه میدادند که نقل گوید بعد از آن دیدم که آن عزیزان از بالای برج دروازه بریز آمدند
 و بگل از مت حضرت ایشان رفتند و آن حضرت میرزا سلطان احمد از حجره مدرسه بیرون آوردند
 بر تخت سلطنت فرستادند و خود بجله خوابه کفیشم تشرف نمودند.

قصه صلح دادن حضرت ایشان سه بادشاه مخالف را در یک مهر که
 آنرا تخریف نفوس سلاطین از حضرت ایشان بغایت ظاهر بود و وقتیکه از تقریفات خود حکایت میکردند وی
 فرمودند که اگر بخانی میکردم درین روزگار پنج شیخه فریدنی یافت لیکن ما را کار دیگر فرموده اند که
 مسلمانان را از شر ظلمه نگاهداریم بواسطه این بادشاهان بایست احتیاط کردن و نفوس ایشان را
 مسخر گردانیدن و بتوسط این عمل مقصود مسلمین بر آوردن میفرمودند که حق سبحانه بخص عنایت قوی
 کرامت کرده است که اگر خواهم بیک رقعہ بادشاه خطای را که دعوی الوهیت میکند چنان سازم که ترک
 سلطنت کرده پای برهنه از خطای در خار و خاشاک و دیده خود را بآن آستان من رساند ما با همه
 قوت منتظر فرمان خداوندیم هر وقت که خواهد و فرمان الهی در رسد بوجود خواهد آمد این مقام را ادب
 لازم است و ادب آنست که خود را تابع ارادت حق سبحانه سازد و نه حق را تابع ارادت خود و زنی
 در قریه حله ناخوابد امشاهده افتاد که میرزا سلطان احمد بگل از مت حضرت ایشان آنرا بلو و بوشیش
 ایشان از دور دید و زانوی ادب تشنه آن حضرت یک زانوی مبارک بر آورده بود و در آن خطای می
 فرمودند و بوی التفات نمی نمودند از بهیبت و دهشت مجلس حضرت ایشان گوشه نشانه و

باز
 در
 آن
 روز
 که
 آن
 حضرت
 یک
 زانوی
 مبارک
 بر
 آورده
 بود
 و
 در
 آن
 خطای
 می
 فرمودند
 و
 بوی
 التفات
 نمی
 نمودند
 از
 بهیبت
 و
 دهشت
 مجلس
 حضرت
 ایشان
 گوشه
 نشانه
 و

سخات

می لرزید و قطرات عرق از جبین وی می چکید و آیات شخیر از آن تاثیر و تاثیر بنیابت واضح دلالت بود
 در مصداق این مقال و مصدق این قیل و قال قصه آشتی و ادب حضرت ایشان است میرزا سلطان احمد
 و میرزا عمر شیخ و سلطان محمود خان را که بخانه میگردیدند و در آنجا که معرکه بود با یکدیگر در یک معرکه و صورت این واقعه بر
 بسبیل اجمال آنست که خدمت مولانا محمد قاضی که ذکر ایشان در فصل سوم خواهد آمد در رساله سلسله
 العارفین نوشته اند که خبر سمرقند آمد که میرزا عمر شیخ سلطان محمود خان را که خانی بود از خانان دست برای
 جنگ برادر خود بگرد آورده است و در شام خیمه بایکدیگر مجتمع شده اند میرزا سلطان احمد نیز شبها
 اسباب محاربه کرده باشکری عظیم متوجه جانب شام خیمه شد و حضرت ایشان را استدعا کرده با خود
 همراه بر سخن مردم آن بود که میرزا حضرت ایشان را التماس کرده بخت صلح میبیرند و حضرت ایشان
 در شب پهل روز در لشکر سلطان احمد میرزا بودند و در آق قورخان که از مضافات شام خیمه است
 لشکر سلطان احمد میرزا فرود آمدند و داب میرزا آن می بود که حضرت ایشان را در لشکرگاه
 نزدیک خود فرود می آورد که جمعی بنیابت بزرگ است ناگاه بی ادبی نسبت بخادمان و ملازمان
 آن حضرت بی ادبی نمک حضرت ایشان یک روز تند شدند و میرزا سلطان احمد گفتند چرا آوردید
 آن خنده است که میان لشکرهای شما باشم میرزا سلطان احمد فرمود که ما را چه اختیار است مجموع امور
 مفوض برای ملازمان شماست هر چه صواب دید ملازمان است ما را از امثال آن چاره نیست
 حضرت ایشان سوار شدند جمعی بوجوب اشارت همراه رفتند و قهر نیز در ملازمت بودند دیگر موالی
 در آرزو ماندند و آن حضرت متوجه میرزا عمر شیخ و سلطان محمود خان شدند آنها نیز خبر یافتند که
 حضرت ایشان متوجه اند تا نیمه راه با استقبال آمدند پس بهم طعنی شده به شام خیمه رفتند در آن ملاقات
 حضرت ایشان التفات از حد تجاوز سلطان محمود خان کردند و در اکثر اوقات در مخاطبات
 متوجه آن بودند پس امر صلح را مقرر فرمودند و کیفیت آن برین وجه قرار دادند که هر دو لشکر
 در مقابل یکدیگر صف کشیدند و شامیانه در میان دو صف نصب کنند و از دو طرف
 مردم شمرده برابر بیایند و سلطانین در سایه شامیانه نشینند و آن حضرت ایشان را بهم
 صلح دهند و عهد و شرط کنند آخر روز حضرت ایشان مراجعت نمودند و آثار تصرف

شیخ زار سلطان احمد

ایشان در سلطان محمود خان مشاهده کرده می شد علی الصبح لشکر سلطان احمد میرزا بتمام شمار شدند و هر
 آنکه چیده می نمودند دیگر مجموع سلاها را داشتند و در حضور قتل فتنه یسار است کردند حضرت ایشان
 باز ایشان را نیز آمدند تا سلطان محمود خان و عمر شیخ میرزا را بر آنی خود بسیارند سلطان محمود خان زود بر آمد ولیکن
 میرزا عمر شیخ بسیار تباغی نمی بر آمد حضرت ایشان فقیر را بر آنی میرزا سلطان احمد فرستادند که عرض
 کن که میرزا عمر شیخ تباغی می بر آید شمایه مستعد باشید با اعتماد کرده چنان نباشد که احتیاط نکرده
 باشید که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده اند عقل و توکل مصرع با توکل زنا لای تنتر به
 بندید فقیر پیش میرزا رنقم و عرض کردم ایشان نیز لقبط لشکر خود برداخته متوجه حضرت ایشان بودند
 بعد از زمانی مدتی لشکر با تمام او در مقابله یکدیگر صفها کشیدند غیر چلیده دیگر مجموع سلاها را خود را است
 کرده بودند حضرت ایشان با صحابا و موالی خود در میان آن دو لشکر بودند و در نصب کردن
 شایمانه گوی و شنود بسیار واقع می شد هر فرقیه می گفتند با آن طرف نزدیک است این نوع به
 تطوین انجام میدادند که حضرت ایشان و حضور نماز پیشین در میان آن دو لشکر ساختند بعد از آن فقیر گفتند
 پیش سلطان احمد میرزا رفته گوی که من یک کسم و ضعف پیری نیز دریافته است این مجموع آلات
 حرب شمارا بر پشت خود برداشته ام که شمایان در هر ستم نمی افتید شمایان قوت همین باشد دیگر طاقت
 نماند اگر با اعتقادی دارید گذارید که تا شمایان را بر جا که خواهند بنزد چون پیغام حضرت ایشان را
 رسانیدم میرزا سلطان احمد فرمود که گذارید تا هر جا که آن مردم خواهند شمایان زنده که مرا اعتماد جز
 بحضرت ایشان نیست شمایان را در جای معین زدند میرزا سلطان احمد با جمعی از خواص خود آمدند
 معین آمدند دور تنگ شمایان نشستند بعد از آن حضرت ایشان رفتند و سلطان محمود خان و
 میرزا عمر شیخ را آوردند ایشان نیز با جمعی معین همان مقدار مردم میرزا سلطان احمد آمدند چون نزد یک
 شمایان رسیدند فرمود آمدند میرزا سلطان احمد از تنگ شمایان با خواص خود با استقیال پیشتر آمدند
 حضرت ایشان اول سلطان محمود خان را پیش آوردند و میرزا سلطان احمد معانقه فرمودند و
 ایشان یکدیگر را کنار گرفتند بعد از آن میرزا عمر شیخ را پیش آوردند میرزا عمر شیخ دست سردار را گرفتند
 در روی می بالید و میگفتیست و میرزا سلطان احمد که برادر کلان بود گرون ویرامی بوسید و مرد و مسکینند
 میگفتند و مشاهده این حال گریه بر چهره مستوفی شده بود در میان آن مجمع شور و شغف عجبی نداشتند

در نیک شامیانه نشستند و چنان مجلس با هیبت بود که فقیر از غایت دهشت و شاز خوان را باز نگذاشت
 انداختم و آن دو لشکر سواره بر بالای این منظر ایستاده بودند که اگر صورتی واقع شود بر هم نیند و در هم
 آویزند حاضر آوردیم چون از طعام خوردن فارغ شدند نزد عهده دند و صلح در میان واقع شد حضرت ایشان
 باشکند را از میرزا سلطان احمد بهت خان ستانیند و عهدنامه را فقیر نوشتم فاتحه خوانند و برخاستند
 را قلم این حرف از بعضی محادیم شنیده که در آن زمان که حضرت ایشان آن سه بادشاه را در تنگ
 یک شامیانه با هم نشانند مگر یکی از اصحاب آن حضرت در آن معرکه لحظه از خود غائب گشته در آن غیبت
 بروی چنان منکشف شده که میدانی است وسیع در میان آن میدان سمرقندی نیتی مست اند که
 دهن باز کرده قصد یکدیگر دارند و میخواهند که زخم دندان یکدیگر را از هم بکنند و حضرت ایشان در آن
 میدان ایستاده اند و مهار آن سه شتر مست را حکم بردست پیچیده اند و نمیکند از نند که بایکدیگر بر آویزند
 و خدمت مولانا نوشته اند که در آن روز همه خلق عالم خاص و عام از تصرف حضرت ایشان متحیر و در پیش
 بودند و یک دل و یک زبان بوده میگفتند کمال تصرف و قوت ولایت همین باشد که ازان حضرت ظهور آید
 هزار مرد جنگی را از وجه بودند که اگر هر یک بدست دیگری می افتادند هلاک میکردند زمین و آسمان
 شریعت و نفس مبارک ایشان در یک ساعت آن همه نزاع و خصومت و کدورت بجای آید
 و لها بیرون رفته بروی شد که در اینج دل اتوی ازان صفت نماند مشاهد که این امر عظیم سبب یقین
 همه شد نسبت به حضرت ایشان بعد از آن که این مصالحه واقع شد حضرت ایشان بسططان محمود خان
 مقرر کردند که بنا کنند روید که مایه از راه دیگر خواهیم آمد و از میان آن همه لشکر باصیاب و مقدام
 بیرون رفته متوجه موکلت شدند در اثنای راه ناگاه روی بفقیر کردند و فرمودند این کارهای ما را چه
 میگوئی این واقعه را خود میتوان نوشتند حضرت مولانا نجم الدین علیه الرحمه که عزیزی بود از خادمان
 و کارگران حضرت ایشان و اکثر اوقات با مرتجارت قیام مینمود و مایه بسیار کار میفرمود و
 حکایت کرد که یکبار جمع کثیر متوجه ویار طرفان بودیم که شهر سیت که بر سر حد خطای و گذر ما برطالفتند
 اتفاق بود ناگاه گروهی سواران از دلاوران ایشان قریب حدود در آن همه جلالت پوش و سلاح
 بسته سواره بر ما گرفتند مردم کارخان که آن گروه بنوه دیدند دست و پا گم کرده تن بر بنوی در دارند
 و دل بر گشتن و گریستن نهادند درین محل بخاطر آن اقا که دست از چهار به باز داشتند و ما به حضرت ایشان

و حضرت مولانا که نشان

ایستاد

بقطع الطریق گذاشتن از شیوه اخلاص و ارادت و طریق مردانگی و فتوحات بلیات دور است هیچ
 به از آن نیست که بر سر آن آن حضرت کشته شوم که آن موجب سرخ روی دنیا و آخرت است بعد از این اینقدر
 توجه تمام بحضرت ایشان کردم و قبح ازیرام بر آوردم دیگر خود را ندیدم دیدم که حضرت ایشان را تقدیر میدادند
 که درین واسطه من کفایتی غریب و قوتی عظیم حاصل شد بخود بران طائفه تا ختم و تیغ میراندم و سهویست
 می انداختم کار بجائی رسید که آن گروه ترک این کار وان دادند و بتماسی روی بگریز نهادند مردم
 کاروان از جزا است و فجاجعت من تیر و متعجب شدند و تیر و تعجب من بخود از ایشان زیاد بود چه
 هرگز مثل این صورتی دست نداده بود و تیغ باز تیر بی نکرده بودم و معرکه نزدیک و یقین دانستم که آن
 تصرف حضرت ایشان بود که بی حول و قوت من از من ظاهر شد چون از آن سفر مراجعت کردم بکلاز است
 حضرت ایشان رسیدم اول سخنی که فرمودند این بود که هر ضعیفی را که با دشمن قوی کار افتد چون اصدق
 و یقین نام از حول و قوت خود بیرون آید هر آینه بچول و قوتی از پیشگاه سوید نشود که بآن حول و قوت
 بر اعدائے دین و ملت غلبه تواند کرد و خواجه مصطفی روی تاجری بود از کارگزاران حضرت ایشان روزی
 از بخارا بمرقد متوجه شده بود و از راه شهر سبز رفته آنجا میرک حسن که دیوان میرزا سلطان احمد بود ملاقات
 کرده است میرک حسن گفته خواجه مصطفی تو مرد ساده لوح بی تکلف سخنی دارم تویی که بعضی حضرت
 خواجه رسانی و کفایتی تو انم کی آنکه از اصحاب نقل کرد که من در مجلس حضرت ایشان حاضر بودم که خواجه
 مصطفی روی از جانب شهر سبز آمده بحضرت ایشان عرض کرد که میرک حسن دیوان سخنی گفت و بسالغ
 کرد که این سخن را بحضرت خواجه رسانی حضرت ایشان فرمودند بگویی گفت میرک حسن میگوید که میرزا سلطان
 احمد را اندک جای مانده است حضرت خواجه عنایت فرمایند و آنرا نیز بگیرند و میان را خلاص گردند
 بکفر دشیندن این سخن در حضرت ایشان تغییر عظیم پیدا شد و غضب مستولی گشت چنانچه مویهای می حمانی
 شریف حضرت ایشان راست ایستاد دست مبارک بر دست کشیدند و فرمودند که آن سنگ مرا استانی
 میفرماید و از غایت تغییر و غضب فی الحال برخواستند و بحرم درآمدند و محایمی که حاضر بودند خواجه مصطفی را
 به آوردن این پیغام ملامت کردند بعد از چارده روز میرک حسن را واقعه روی نمود که میرزا سلطان احمد
 اوی غضب کرد و فرمود تا دیوانه پلست کنند یکبار حضرت ایشان بقرشی میرفتند عربی قرا احمد نام
 شهنشاهان حضرت ایشان پیش روی بود راه رسید و عظم بسیار نمود و گریه کرد که سید احمد سارده که از غریب بود

ایضا از حضرت لیسان

نموده بود

از آنجا که

ایضا از حضرت لیسان رسید حضرت ایشان از درو دل او متاثر و متعجب شدند اما هیچ نفر نمودند چون به
 بجانب سفر گذار گشتند در کوچه ملک سید احمد سار و با همه دیگر امر با استقبال حضرت ایشان آمدند
 بعد از ملاقات بحکایت مشغول شدند گویان گویان تند شدند و مترجم سید احمد گفته فرمودند تو کس مرالت کرده ایضا
 میرسانی باری یقین دان که من نیز طریق لت کردن را بسیار خوب میدانم از آن روز تبرس که ما نیز نسبت
 تو باین طریق پیش کشیم و به بندی ایشان را اجازت دادند وقت نماز دیگر شده بود نماز گذارند و تا بنگاه پل
 کس سخن نگفتند و هیچکس را مجال آن نبود که با ایشان سخن گوید در همان هفته سید احمد سار و چهار شه
 و مرض وی اشتداد یافت کسی پیش میرزا سلطان احمد فرستاد که مرض من از حضرت ایشان است
 ایشان مرا غضب کرده اند بواسطه بی ادبی که از من نسبت به بعضی خادمان ایشان صادر شده میرزا
 کرم نمایند و مرا از حضرت ایشان درخواست فرمایند چند نوبت میر در ویش امین که از مقربان میرزا و از
 فخلصان حضرت ایشان بود از پیش میرزا ایتام رسانید و همدعاء التفات نسبت سید احمد کرد و از
 قبل وی استغفار کرد و حضرت ایشان تعافل نمودند و اصل التفات نظر نمودند میرزا الساج و ایرام از
 گذرانیده فرمود که سید احمد کس کار آمدنی نیست البته عنایت فرموده از جو کمه وی در گذرند و عفو
 نمایند چون بمالغز گذشت حضرت ایشان فرمودند عجیب کاریست که میرزا سید احمد مرده را از من
 درخواست میکنند من عیسی مجرد نیستم که مرده را زنده تواند کرد بعد از آن فرمودند که چون خاطر میرزا
 این خواهد ما و اراعیادت کنیم و سوار شدند چون بزرگ رسیدند تا بوقت سید احمد پیش آمد از همان جابر
 گشتند نقل کردند که میرزا سلطان احمد با تماس حضرت ایشان تمغاه سحر قدر آنجیشده بود بعد از مدتی باز
 جمعی تمغایچیان که در ایام سابق از آن مر فواید گرفته بودند اتفاق کرده در مقام وضع شده اند ایشان
 دوازده تن بوده اند که کلهها و مکر با میرزا را بازی داده اند و امراء ارشوتها وعده کرده بران آورند که
 تجدید آن بدعت کنند این خبر حضرت ایشان رسیده تند شده فرموده اند که حضرت خواهد بهاء الدین
 قدس سره مدتی جلای میکرده اند ما نیز از شاگردان ایشان نیچونیم تا کمر فرجه خواهد کرد بعضی محرمان همان
 زمان از مجلس حضرت ایشان آن سخن را سمع میرزا سلطان احمد رسانیده اند ترسیده است و آن را
 در از خاطر دور کرده و در همان روز این خبر سکی از آن و واژه تمغای رسیده مروی زیرک بوده است
 فی الحال از آن نیت برگشته و از آن عمل توبه کرده و کجی سبحانه رجوع نموده و در آن شب یا زده تن دیگر

نشان

برده اند و صلح یا زده تابوت از مغاچیان را از شهر بیرون برده اند شیخ ابو سعید آبریز که ذکر وی
 در فصل اول از مقصد اول گذشته نقل فرموده است که یکبار حضرت ایشان در مبادی احوال
 بقوان شباب نزد آمده بودند و با همه فرزندان و متعلقان بحضرت ایشان مشغول بودیم در
 حضرت ایشان آثار جذبات و احوال شگرت مشاهده می نمودیم و ملاحظه آن احوال و آثار موجب از یاد
 نیند ما می شد اتفاقاً روزی برادر کلان من گریان گریان از درد آند که گیسو گیسوی بان مرانی ای
 یاکر در روز جزا حد گذرانید درین اثنا والده با اضطراب تمام و تصرع و ابتهال سید حضرت ایشان
 فرخواست کرد که جهت فرزندم خاطر مشغول گردانید که این شخص مردی بغایت فاسق و ظالم و بی
 یزان از دوسه متضرر اند چنان معلوم شد که حضرت ایشان از اضطراب و اضطراب والده او متاثر شدند
 گفت نماز دیگر بودنی الحال بنماز برخاستند و چون نماز ادا کردند فرمودند که این سگ نماز ما را آلوده کرد
 دریم بعد از آنکه فرصتی آن شخص با کس نزار کرده بود ادب بیخ کردنش چون ما تئیران اما من
 پیا از مردان و مخلصان حضرت ایشان و آبا گرام آنحضرت بودیم بمنزل ماسه آمدند بار دیگر که تشریف
 برده و والده من بعضی ایشان رسانید که همین جهت عالی شاد من ما ادب یعنی یافت حضرت ایشان
 فرمودند آنچه ما گفتیم که کار و کفایت کردیم نه نیست آن هنوز در پیش است بعد از چند روز بیکار با
 وقت او را بر دوسه سپاسیم هلاک ساختند بعد از آن سید پاره پاره او را جمع کرده سوختند عزیزی
 که مخلصان حضرت ایشان نقل کرده که روزی یکی از ابواب ثروت که میان ما و او سابق بود مرا
 بجانته برد در راه بغیبت حضرت ایشان مشغول شد و در آن مبالغه نمود و من بغایت متاثر و متالم
 شدم و مجال گشتن نبود که مرا با برام تمام کشیده می برد و چون در منزل دومی نشستم و طعام آورد
 بر اهیت دستی دراز کردم و وی طعام نتوانست خورد که همان زمان در گودی وی و وی عاوین شخص
 در و هر خطمی بالید تا کار بجائی رسید که سلفاً چیزی بگای وی فرو رفت و بر همان مرض بعد بفته
 لاک شد شیخ زاده الیاس عشقی در ابتدا نظر حضرت ایشان در ولایت سمرقند شیخ و مقتدا جمعی بوده است
 در کوه نور که در نوای سمرقند است نگری داشته و ذکر هر میگفت و وی نیره شیخ خلایقی است و وی
 شیخ ابو الحسن عشقی که در زمان حضرت خواجه بهادالدین قدس سره شیخ و سلفه سلسله عشقیه بوده
 روزی حضرت ایشان در صحرائی میگشته اند دیده اند که حصی مرار عان خرمی را چک تیرند و گامها زده اند

نشان

نشان

نشان

نشان

نشان

جدا میکنند پس بداند که این خرمین کیست گفته اند از آن شیخ زاده الیاس حضرت ایشان از اسپ
 فرو آمده اند و یک را گرفته و قدر سه گاه از دانه جدا کرده اند بعد از آن سوار شده بر قهقه اندازان
 شیخ زاده رسیده بغایت متافرد و شغیر شده گفته است که خواجه خرمین ما را بیاد دادند و در آن اثنا از
 بی اربی صا و بر شده و سلسله وی در هم شکسته شد است مولانا محمد قاضی علیه الرحمه نوشته اند که مولانا
 شیخ محمد کشی شیخ زاده الیاس معترض بوده بهست آنکه شیخ زاده ذکر حجر میگفته و میان ایشان سخن در
 دراز شده جمعی از ترکان و ولایت کش که مرید شیخ زاده بوده اند بمولانا شیخ محمد در مقام خصومت
 شده اند و هم آن بوده که مولانا شیخ محمد با صنایع سازنده حضرت ایشان بهست آنکه ناگاه ضروری از
 ترکان بمولانا شیخ محمد فرستند فی الجمله بجانب مولانا شیخ محمد اظهار میلی فرموده اند عرض خبر این نبود
 که ضرر ایشان بمولانا شیخ محمد فرستند جمعی این معنی را بشیخ زاده فوج دیگر نموده اند و چنان فهم که
 بوده اند که حضرت ایشان را بشیخ زاده نقار خاطر است شیخ زاده بی تامل برای امیر در پیش محمد نظر
 کتابی نوشته و تعویضات بحضرت ایشان کرده و گفته که دین و ملت را چه هستی آنکه که شیخ که بیع
 و شتر می و در هفتانی و ذراعت وی نه بر قانون شریعت راست است در باطن شمایان او را این همه در
 باشد و سخن او را در شمایان این همه نفاذ بود از آنجا که عقیده امیر در پیش محمد ترخان بیلا زمان حضرت
 ایشان بوده نوشته که آن کتاب را بهمان کنیز پیش حضرت ایشان آورده است روزی این فقیه
 در ملازمت آن حضرت بود دم فرمودند کتاب شیخ زاده الیاس یاد میدی که چه نوشته است بنسبت
 ما و آنچه نوشته بود گفتند در آنجا گفتن شد مدو فرمودند ای شیخ زاده از آن روزی که من نظام
 شده ام چندان شیخ و مولانا در زیر پای من چون مورچه سپرده شده اند که حساب آنرا خدای داد
 این شیخ زاده فقیه میگویی شریعت می دانسته و ما دانسته ایم باندگ فرستد و رنگ شیخ و بافتا
 و بعضی فرزند آن و کسان و در پیش وی مردند و از عقب همه شیخ زاده و قات یافت از قاضی
 ابو منصور تا شکندی منقول است که گفت در بیاد می ظهور حضرت ایشان در تا شکندی مثل شیخ بیا
 بود و در که خلق را ارشاد می نمودند و وجد بیع همیشه و با بود خندند بواسطه حسد و عنادی که نسبت
 بحضرت ایشان می در زمینند و فقیه که حضرت ایشان از باغستان به نیت اقامت بنا شکندی آمدند
 و آغاز تصرف کردند در تا شکندی شیخ بود که مقتدای آن دیار بود و عالم بود و بلوغم ظاهر

از جمله
 در ملازمت آن حضرت بود
 در تا شکندی شیخ بود
 در تا شکندی شیخ بود

در این وقت

توجه

در این وقت

علیوم صوفیه و مرید بسیار داشت چنانچه پنجاه تن را از اصحاب خود اجازت ارشاد داده بود و چون
 دید که حضرت ایشان بجنب مستعدان مشغول شدند بغیرت کرده روزی مجلس حضرت ایشان درآمد
 بقصد آنکه تفریح و تفریف کند و دست بردی نماید چون نشست متوجه حضرت ایشان شد و چشمها
 بر آن حضرت دوخت و بگلیمت در آن مقام شد که باری بخدمت ایشان حواله کند و آن حضرت نیز
 بر رخ توجیه وی مشغول شد و بعد از ساعتی سر مبارک بر آوردند و دست راست از آستین بیرون
 بردند و مشتقه پیش ایشان نهاده بود و برداشتنند و بر روی وی زدند و گفتند چه صحبت دارم با یولان
 سلوب العقل که او را هیچ معلوم در خاطر نمی مانرس برخاستند و روان شدند چون حضرت ایشان
 آن عمل کردند و آن سخن گفتند و برخاستند شیخ زاده نغره زرد و همیش بلغلطید بعد از زمانی با خود
 آمد و بخدمت برخاست و از منزل ایشان بیرون رفت و در دماغ وی تشویبیه و سودائی پیدا شد
 و روز دیگر معلومات وی تمام بردی فراموش گشت و چنان ضائع و ابر شد که عیان در بازار ارباب
 میگشت و بتدبیر و حفظ بدن خود دست نمیداد گاهی که در راهی حضرت ایشان را دیدی چند کوبه در
 عقب دویدی و هرگز بالتفاتی قابض نگشته خواجه مولانا ناولی و اجماع عصام الدین که شیخ الاسلام
 میفرمودند و پیوسته غلبت حضرت ایشان میکرد و همیشه در مقام تمت و امانت آن حضرت می بوده روزی
 در خلوتی تجواص خود سخنان پریشان میگفته کمی از ایشان گفته اگر خواجه ولی نیستند اما صاحب دولت
 خود هستند اینهمه مبالغه چو ایسکنید خواجه مولانا گفته راست میگوئی من نیز میبانم اما چه کنم که نفس
 نمی گذارد و بمقتضای طلب جاه و ریاست درین امر به اختیارم خدمت مولانا محقق قاضی نوشته اند
 که حضرت ایشان میفرمودند که بعد از آنکه خبر فوت میرزا سلطان ابو سعید رسید در راهی خواجه مولانا
 پیش آمد و روس بطون مانا کرده گفت خواجه سلام علیک و مطلقاً توقف نکرد و اسپ خود را نیز
 را اندو حال آنکه روز پیش این خبر در راهی پیش آمده بود و مقدار نیم شرمی همراه با گشتت متبوش
 او را برگردانیدیم امروز معلوم شد که در فکر کار است بعد از چند روز ظاهر شد که خواجه مولانا
 با امر اتفاقی کرده اند که در گنجخانه ما بنیانید و سخن ما شنوید و اعتباری نگیرید و فرموده که من
 فتوی میدهم که همه اموال خواجه را متبوا کنید گرفت و درین اتفاق میر عبد العلی ترخان حاضر
 بنوده و در آخر مجلس رسیده امیر و زودیش محمد ترخان گفت که ما اتفاقی کردیم شما حاضر نبودید می

حضرت میرزا محمد باقر

شما نیز متفق باشید امیر عبدالمعلی گفته در مجموع امور من تابع شما می‌شما بار در کمانند آنچه را شما است
 نیز برانم بعد از آن بر سیده که شما در چه امر اتفاق کرده اید امیر در پیش من قصه ندیدم سیر خواجہ مولانا را و اتفاق
 امر ایست شرح کرده است امیر عبدالمعلی سر در پیش انداخته و تامل کرده بعد از زمانی سر بر آورده
 گفته که شما درین امر غلط کرده اید زیرا که این عزیز با اعتبار ما و شما معتبر نشده است بلکه باعتبار حقیقت
 که حق سبحانه است معتبر گفته فردا بفریب سی او همه بیست نوا هم شد و غیر شرمندگی و تجالت چیزی نخواهد
 دانسته باشید که من باری دیدم امر با شما متفق نیستم و ازین مخالفت هرگز روی که بمن رسد قبول و
 خدمت مولانا علی غران میگفتند که بعد از اتفاق خواجہ مولانا امر ایدیدن وی رفتم گفت نیک آمد
 که بدیدن آن شیخ در ستالی بیرونیم بنید که من امروز با وی چنان خواهم کرد مولانا علی فرمودند که مرا حاضر
 ایشان عقیده عظیم بود این سخن وی قوی متاثر شد هم هر چند سعی کردم که مرا اجازت دهند و گفتند در حضور
 شما آنچه کردنی است خواه کم کرد و از ملاحظه این معنی نزدیک بود که از خود بدم اما از هم برای چاره
 نبود در آن روز حضرت خواجہ در مائید بودند توجه مائید شدند بضرورت همراه قدم و از حق سبحان
 بضرع و اتمالی تمام در میخواستیم که آن بی او میار که نسبت بحضرت ایشان در خاطر دارد و بنیم و نشویم
 چون به مائید رسیدیم حضرت خواجہ در گنبد نشسته بودند استقبال کردند چون شستم حضرت خواجہ
 خود بخت با تمانه رفتند و ما حضرت بیرون آورده بدست مبارک خود پیش مولانا نهادند چون لطعام
 مشغول شد و میخواست که چیزی بنسبت حضرت ایشان بگوید لب و دهان لاسست کرده بود که
 ناگاه کسی تعبیل آمد که میرزا و امرای آیند حال آنکه خود آن مردم عهد کرده بودند قرار داد که دیگر بخانه حضرت
 خواجہ نه روند ایشان چه دانند که او بخت چه کارش آن حضرت آمده ازین صورت بغایت مشوش گشت چون
 حضرت ایشان با استقبال میرزا و امرای بیرون آمدند خواجہ مولانا و این فقیرانه دیوار می چار درانی خود را
 بعد از بعضی بان روی دیوار انداختیم تا امر او میرزا مارانه بینند و من درین حالت خدای سبحان را شکر
 میگفتم که باری گزافهای دیدار نشووم در سیر چاهما و محاسن خاک آورده درنگ دیوار شستم تا
 اسبان مار از آن طرف آوردند خائب و خاسر سوار شدند و نیز فرار شدند و هر یک بجایب رفتیم بعد از آن
 میرزا و امرای متورس باقی بلکه بیشتر از پیشته ملازمت حضرت ایشان آمدن گرفتند و رای صاحب میر عبدالمعلی
 ترخان راج شد و در مجلس خواجہ مولانا که حضرت ایشان می گذشتند خواجہ مولانا بی ادبی کرده گفته

خواجہ میرزا محمد باقر

خدا بیدارین جل را که بی همت او معروف است که دنیا فتح کند آن سخن را بواسطه حضرت ایشان رسانیده اند آن حضرت
 بوده اند که بگر جل میراد مولانا معروف سپهر خواجه محمد خلیل گفت من در هرات بودم که خواججه مولانا بهرات
 دیزیرا که در سمرقند متوانست باشیدن اکا بر هرات یکدو بار بیدین وی آمدند دیدند که بغایت پریشان
 هرزه میگویی دیگر کسی برای وی کم آمد آخر در مدرسه امیر حقیق ساکن شد هر که پیش وی آمد میگفت این
 روشنی مرایش آمده بر کلمات آن شیخ عمل کنی در روزی کسی دریا گفته است ای خواجه شما شیخ الاسلام حاکم
 صاحب اختیار خطه سمرقند بودید و اباعن جد مرجع و مقتدای خلق و عزیز و مکرم بودید و خاص و عام دلالت
 و در ان شهر همه تالیع و خلاصه شما بودند بی موجهی در آخر عمر علایمان و علما خانان گرد شهر با سه بیگانه بخواری
 مذلت تمام بر می آید و هیچ خاطر بی را بشما اقبال نمانده است این غیر کرامات آن بزرگوار چه تواند بود
 تا آخره او در مرضی عارض شد و در ان مرض بخود اختیار مسیله کرد و من گاهی در ان مرض پیش وی
 رفتم روزی بروی در آمدم دیدم که در میان نجاست نشسته است و دست در نجاست میکنند
 بر منی میدارد و از بوی آن خوش بر می آید و میگویی ای مولانا معروف و سهل چه چیز خوب بوده است
 نگاه گاه از نجاست غلیظه خود بند قمامی ساخت و بان بازی میکرد و در ان مرض از دروغ طیبید و
 طرا بغایت محترز و منتفر می بود درین اثنا مولانا سخن حضرت ایشان یاد آمد که فرموده بودند که بگر جل
 را و الحق همچنان شد آخر آن اسهال بسج انجامید و اسهال و احتشای وی قطعه قطعه فرو آمده و در میان
 است بیدم خدمت مولانا محمد نوشته اند که در ان روز که خواججه مولانا وفات می یافت مولانا معانی بیدین
 ی آمده بوده است چشم کشاده و گفته که خدمت مولانا محمد از شما التماس دارم که اگر روزی بسلامت حضرت
 خواجه برسد عند تقصیرات ما بخوابید که هر چه کردیم بمقتضای نفس و هوا کردیم و اکنون از همه بر توم از ما بجز
 ایت و کرم عفو تمانید و معذور دارند و بر همین نفس مقبوض شد فقیر این سخن را در محل نیک بخدمت
 ایشان رسانیدم بغایت تاثیر شد و چنان معلوم شد که از جریمه وی تمام گذشتند عفو کردند
 صل و دم در ذکر خوارق عادات که بعضی از عزیزان و اهالی زمان عمیر اولاد
 نسل اصحاب حضرت ایشان نقل کرده اند از بعضی مخادیم چنین استماع افتاد که روزی
 در مولانا سعد الدین کاشغری قدس سره در بسادی احوال که بخدمت ایشان مصاحبت فغانه روزی شدند
 داشته اند پیش حضرت ایشان اظهار تحسرت و تاسف میکردند که در ربع ازین عمر بی حال که مولانا صحبت قطبیا

در هرات
 در هرات

انسان و کبار اولیا باین امت میگذرود می باید نمود و خود را بصحبت این طائفه می باید رساند یا
 که به این صحبت و برکات ملازمت ایشان حضور دردی و جمیعت باطنی پیدا شود و از شر اعداء درونی نفسی
 توان آسود و سخن لادین آرزو و طلب این طائفه دور دراز کرده اند و مبالغه بسیار فرموده و گفته
 ایشان را بنور فراست آسمی معلوم شده بوده که حضرت مولانا سعد الدین در شب گذشته یا خودی ایشان
 اند که در هیچ کس احتیاج نیست و طریق روشن است کاری باید کرد و خود را تشویش نمی باید داد و بلاز
 مردم نمی باید رفت دیگر تردید در حاجت نیست حضرت مولانا سعد الدین گفته اند که شب نامی گفتند که
 دیگر مرا هیچ کس احتیاج نیست خود را تشویش نمی باید داد این سخن که حالا میفرمایند باره تقیض آرد
 اندیشه است که شب می فرمودید حضرت مولانا سعد الدین از اشراق حضرت ایشان حال دیگر
 است و تحقیق دانسته اند که حضرت ایشان را اطلاع و اشراق تمام است دیگر اکثر اوقات حضرت ایشان
 می گفته اند شایسته اند که با چنان صحبت دارید و التفات کنید که در مجلس شما خاطر خود را هیچ یا بیم چراتا خیر
 توقف می نمایند حضرت ایشان میفرمودند که من بخدمت مولانا سعد الدین چنان اختلاط میکردم که آن
 مردم را منظر آن بود که مگر من مرید ایشانم لیکن بحسب باطن همیشه ایشان از من مستعد بودند و همان سخن
 میفرمودند قاضی اندجان برگردد حضرت ایشان بے می گشته است و داعیه آن داشته که ویر
 سرفراز کرده طریقه گویند و حضرت ایشان مطلقاً التفات نمیکرده اند و خود را باین معنی نمی آورده اند
 ازین جهت بنایت تاذی و مناسم بوده روزی بعضی مخلصان در صحبت خاص پیش حضرت ایشان
 بوده اند و آن حضرت بسط تمام داشته اند گفته اند که قاضی اندجان بسی وقت است که چشم آن دار
 که ملازمان بوی نظر عنایتی اندازند و تعلیم طریقه مشرف سازند حضرت ایشان فرموده اند که در
 باطن هر که طلب ریاستی و جاهی تفرس میکنم و اگر همه آن بود که بعد از ده سال دیگر آفر آن ظاهر خود
 خوش نمی آید که با وی از طریق خواجگان قدس الله ارواحهم سخن گویم بعضی اصحاب میفرمودند ما
 آنحضرت ایشان را نگاه داشتیم بعد از آنکه مدت ده سال ازین تاریخ گذشته بود و حضرت ایشان
 دنیا رحلت کرده بودند آن قاضی در ولایت اندجان همرویش قوم شد و مدار علیه و مرجع الیه
 آن دیار گشت لیکن از طریق خواجگان قدس الله ارواحهم بهره نداشت طالب علمی سمعندی که نبود
 از طبقه سالکان میداشت بسی وقت پیر این حضرت ایشان گشته بود و بالتفات خاص آن حضرت

در بعضی موارد که

اشرف

مشرق نشده چنانچه شبی باین فقیر میگفت که مدت بست و هشت سال است که برگرد حضرت ایشان
میگردم دو سال می انگیزم که باشد عنایتی کند و طریقه گویند و حضرت ایشان درین مدت هیچ محرم کرده
اند و این معنی میسر نشده است گاه گاه بران مشوم که کاروی بر حضرت ایشان زخم یا خود را یکشم که دیگر
طاف من طاق شده است و هیچ اثر محمدت از حضرت ایشان ظاهر نمی شود و بعد از آن تاریخ که
بقی این سخن گفت تا آخر حیات حضرت ایشان هم باین امید گرد آن حضرت گفته بود هیچ کار نشود و
همه اصحاب ازین معنی متعجب و تعجب بودند و اولاً آنکه حضرت ایشان از دنیا رحلت فرمودند و بعد از وفات آن
حضرت بچندین سال خان اوزبک بر سر قنار مستوی گشت و آن طالب علم را در آن زمان جایی پیدا شد
و از بعضی مردم استیحا اقامه کردی در قتل حضرت خوابه محمدی و اولاد نیز در گور ایشان سعی بلیغ نمود
بعد از وقوع آن عارثه عظمی اصحاب را معلوم شد که بوجیب بی التفاتی حضرت ایشان آنطرف باطن دی
بوده است کمترین ازان چهل سال بر حضرت ایشان ظاهر شده است یکی از مخلصان نقل کرده
است که من هفوه واقع شد و در پس پرده خجالت ماندم و چندین روز نتوانستم بلا زست حضرت ایشان
سید چون استغنی در دراز کشید با خود گفتم بجز آنم باز آمدن و محبوب شدن و در صحبت اولیا کردن غایت
سراست و زیان هر چه شودی باید رفت چون متوجه شدم بصفت خجالت و انفعال از برای ترویج روح
سریف حضرت خوابه با الیدین نقشبند قدس سره فاتحه و اخلاص خواندم و ایشان را بشفاعت آوردم
و از من تجاوز نماید و عفو فرمایند چون بلا زست حضرت ایشان رسیدم در من نظر کردند و فرمودند که
کردا تم فاتحه و اخلاص خواندن و روح خوابه را شفیع ساختن سیر شود بسیار خوب است اما در واقع اینها
نیشود می باید که کسی قدیم الاوقات مراقب احوال خود باشد تا امر نامرضی از وی در وجود دنیا یا از حال اشراق
حضرت ایشان حال من بگشت و بواسطه التفات آن حضرت دیگر با مثال آن هفوات مبتلا شدم
در زمان میرزا شاه رخ که حضرت ایشان در هرات بوده اند میو لانا شیخ ابو سعید مجله که پیر عزیزی بودی
ران وقت جوان بغایت صاحب جمال و پاکیزه معاش بوده است و حضرت ایشان بوی التفاتی و گوشه
طرب میداشته اند وی حکایت میکرده است که در ایام جوانی و آوان التفات حضرت ایشان چنانچه
تقتضای سن شباب است مرا یکبار بر تری جمیله اتفاق ملاقات افتاد و وی بمنزل من آمده خواهم که در
لوتی با وی صحبت دارم ناگاه درین اثنا آواز حضرت ایشان را شنیدم که فرمودند که هی ابو سعید چه کار

می گویی حال بر من گشت و هیچ عظیم و فحوقی و در عجب قوی در دل من غالب شده چنانچه ریشه بر اعضا
من افتاد از جای بر حتم و فی الحال آن زن را از منزل بیرون کردم بعد از زمانی حضرت ایشان
رسیدند چون نظر آن حضرت بر من افتاد فرمودند اگر نه توفیق حق سبحانه ترا یاری میکرد و شیطان دو و از آنها
تو برمی آوردیم وی حکایت کرده است که یکبار در راه اوس شراب در افتاد بجز می گفتم که چون پاسی از شب بگذرد
کوزه شراب از برای من بیادوری در آن دل شب کوزه پر شراب آورد من از بالای آن فوطه فرود گزیدم
تا آن کوزه را بر سر آن فوطه گره رود من بالای کشیدم و کوزه پر دیوار میخورد چون نزدیک سپهرام رسیدم گریه
کشاده شد و کوزه بنیقاد و شکست و من ازان صورت ملول گشتم و خواب کردم و بگاه برخاستم و سخا الهی
شکسته را از پای آن دیوار در انداختم و آب آوردم در زمین را پاک ساختم تا پوی شراب زایل شد چون
صبح شد و حضرت ایشان التفات کرده آمده اول سخن که فرمودند این بود که آواز کوزه که بالا می شنید
وز دل شب بگوش را رسید اگر آن کوزه شکسته دل مای شکست و ملاقات با تو در گریه صورت نمی بست من بفرمان
خجل و منفعل خرم و بدیل باز گشت کردم و رومی دل تمام در حضرت ایشان آوردم عزیزی از مخلص
نقل کرد که چون حضرت ایشان از سفر حصار و ملازمت مولانا یعقوب چرمی قدس سره برگشته بار دوم
بهرات آمده اند اگر در راه بمنزل یکی از مخلصان که بیرون دروازه لک می بوده و کعبه لال شغل می نمود
و بخاندان خواجگان مخصوصاً حضرت ایشان اخلاص عظیم داشته در آمده اند و اتفاقاً در آن دروازه ای باز در
همان او بوده اند و ایشان جوانی بغایت صاحب جمال پادشاه حاضر بوده که سخن و خوبی در شهر
مشهور و برالسنه مذکور بوده و طعام خورده بوده اند و سفره بر گرفته و داعیه سیر خیابان داشته اند
چون آن مخلص حضرت ایشان را دیده در دست و پای آن حضرت غلطیده و نیاز مند می عظیم ظاهر
کرده و تو اضع فوق الحکمش برده چنانچه همانان متعجب شده اند چه حضرت ایشان را نمی شناسند
و بموافقت آن مخلص ایشان نیز بقدر تو متعجب کرده اند اما آن جوان مغرور کسب اصلاً از خانجانه و حضرت
ایشان هیچ التفات نکرده آن مخلص حکایت کرده که چون حضرت ایشان نشستند من پیش فرستم
و زانو بر زمین نهادم و گفتم یا بان حالی طعام خورده اند و دیگران گرم است هر طعام که مرغوب است
الطبخ آن قیام نمایم پیش از آنکه حضرت ایشان بلا و تعجب جواب گویند آن جوان که پوای گشت و تا شاد است
و میخورد که مرا نیز با خود همراه بردی ادبانه گفت حاضری برای این مرد عزیز آری حالاً طعام از پخته کسی

مجال چیز بختن نیست حضرت ایشان که نخست آن تکرار از دیدند و بعد از آن سخن از روشنی زد آهسته
 گفتند چنانچه من شنیدم که ای جوان خوب روی که بجهت حسن خود مفروزی اگر روی ترا هم درین صحبت سیاه
 گردانم گناه من باشد پس بلند گفتند که از راه دور میسیم و گرسنه ایم و دشواریای گرم رغبت است من
 فی الحال جبرتم و قدر سه گوشت و مرغ و نخود و باری مصالح و حوائج حاضر کردم و در آن اثنا حضرت
 ایشان لطف سکوت کردند و دل آن جوان را بجانب خود منبذ گردانیدند ناگاه دیدم که آن جوان از روی
 اضطرابی و بی طاقتی تمام رجعت پیش حضرت ایشان آمد و گفت اگر حضرت فرمایند من این خدمت
 بجا آوردم فرمودند چه مانع است دیدم که پیش دیدگان آمد و آستین بر بالید و در آن بر زد و مرا از پیش
 زد و گدازان عذر خواست و خود بشست و با آتش کردن مشغول شد و الحایرت آتش روی او فروخته
 بود و عرق کرده و دستهای او از میز نیم سوخته سیاه شده بود و چند بار بدست سیاه عرق از روی او
 جبین دور کرده بود و هر دو رخساره و پیشانی وی سیاه شده پدید میآورد آن حاضر ساختند و
 گفتند روی خود را از سیاهی بشوی او بر سیل نظافت گفت النور فی السواد و سوگند یاد کرد که این سیاهی
 دور کنم الا بعد آنکه طعام پیش حضرت ایشان نمودم چون طعام پیش حضرت ایشان نهاد رفت و دست درو
 بشست و بعد از دعوی کامل آمد و با دست تمام پیش ایشان نشست در طعام خوردن اتفاق کرد و او را
 محضرت ایشان علاقه جویع عظیم پیدا شد و تا حضرت ایشان در بهرات بودند ندیده سوخته ملازمت می نمود و حضرت
 ایشان نیز بوی نظر عنایت میفرمودند و عزیز می آید مخلصان حضرت ایشان نقل کرده است که سبب
 پیوستگی من بان حضرت آن بود که بر دختره عاشق بودم و میل بغایت رسید و تقیرا شدم و آن دختر را
 بمن نیدادند چون از حصول مراد عاجز شدم بخود شکری کردم و حیلای بگنجیم گویا بان بد روغ بر کفاح راست
 کردم و متوجه فرکت شدم که بقاضی روم دعوی کنم و گویا آن خود را بگذرانم اتفاقا آن قاضی بلازمه است
 حضرت ایشان رفته بودند من نیز بلازمه آن حضرت رفتم و قاضی در آن محل پیش حضرت ایشان بود و قطع نمود
 بعرض حضرت رسانیدم فرمودند ما در خواست میکنیم که از سر این قصه بگذری که از نفس تو بوی صدق نمی آید
 از سخن آنحضرت چیزی بدل من در آوردم و متغیر گردانیدم فی الحال از سر آن هم در گذرستم و قطع صحبت
 آنجاعت کردم حضرت ایشان بعزیمت تا شکنند سوار شدند و در وقت سواری نظری بجانب من کردند
 که آتش در نهاد من افتاد هر چند خواهم که توقف کنم نتوانستم بی اختیار فریاد از من بر می آمد و تقه تعلق پیشین را

فرمودند که در کیم و تعلق جانسوز اینجا واقع شد برتی عظیم افتاده بود از غایت حرارت محبت موزیای خود را کشیدم تا برهنه در آن برت از عقب حضرت ایشان دو ان شدم تا تابا نشاند رسیدم شد حضرت ایشان در حجره خود نشسته بودند من رسیدم آتش کرده بودند اشارت فرمودند که گرم شود خود بیرون رفتند بعد از آن تا پنج در ملازمت حضرت ایشان آرام گرفتم و هرگز در غم تعلق دیگر در خاطر نگذاشتم و بالکلیه فواصل شدم عزیزی از حجاب نقل کرده است که پیش از آنکه بشرف ملازمت در اراکت حضرت ایشان مشرف شوم دل گرفتار حسن صورتی بود و بچوای صاحب جمال تعلق محبت مو که بود چون صحبت حضرت ایشان رسیدم بسبب تاثیر آن صحبت تعلق خاطر تمام از سلامت سینه محو گشت و بجای آن دل گرفتار حضرت ایشان شد یکبار در تاشکن پیش حضرت ایشان نشسته بودم و صورت آن جوان را در خاطر گذرانیدم یک ناگاه متوجه من شده نام آن جوان را گفتند فرمودند که کار و بار برهم زده ایم و عاقل او قطع کرده او را چه میکنی و حال آنکه برین صورت هیچ آفریده اطلاع داشت مشاهده آنحضرت بسبب مزه یقین من شد حضرت ایشان عزیزی از حجاب حکایت کرده است که در روز جمعه مسجد جامع قم بودم در وقت بیرون آمدن جمعی از خدمت حضرت ایشان طفق شدم کی از ایشان یا زبان را بطعام باز راسته عاگرد به دکان آتش پزی در آمدیم آنجا آجره با دشا همی در دکان بودند و بغایت صاحب جمال بودند و شکل عجیب غریب داشتند من بسیار آن گفتم که بجانب این چون نمی نگرید یاران گفتند این امری نامشروع است اما اگر از شهوت پاک بود چه باک است و نظر ما واقع شد چون مجلس شریف حضرت ایشان رسیدم فرمودند از کجای آمدید گفتم از مسجد جامع فرمودند بی معنی مگوید عادت باعث رفتن مسجد جامع است و از رفتن می از حضرت ایشان ظاهر شد و فرمودند بدکان آتش پزی در می آمدید و چون انان صاحب جمال نظری کنید بعضی از شما شروع است میگویند و بعضی تاویل میکنند که اگر نظر از شهوت پاک بود باکی نیست و در آن اثنا متوجه من شدند و فرمودند که نظر سببی شهوت است میتوانم کرد تو از کجا پیدا شدی که نظر شهوت کنی از بعضی مخادیم استماع افتاده که حضرت ایشان میفرمودند صد بار بگردن خون میشود تا ایسلامت از صاحب جمال بر میگردد بعضی از عروه اصحاب نقل کرده اند که روزی حضرت ایشان در تاشکن مراقب نشسته بودند و جمعی از مخلصان و مضمومان در آن مجلس حاضر شدند ناگاه حضرت ایشان سر بر آوردند و آثار تنفر و توحش از بشهر مبارک آن حضرت ظاهر بود فرمودند که

از حجاب از صفای

ده نادر

چنان ظاهر شد که ماده سنگ بزرگ با پستانهای پر شیر پیدا شدند و سنگ بچه همراه وی مجلس سن در آمدند
 حضرت ایشان درین سخن بودند که اندوخته کس پیدا شدند و آن مولانا علی قوشچی بود با شاکر و کیمبید
 حضرت ایشان می آمد چون صحبت نشستند حضرت بهانه طعام آوردن نمودند و خواستند و مجرم درون
 رفتند و برای ایشان طعام بیرون فرستادند چون آن جماعت رفتند حضرت ایشان بیرون آمدند و در آن
 شخصی از خراسان که دس را قطب سوادقان میگفتند مجلس شریف حضرت ایشان در آمده است و دس
 فاسق بوده است معلن و بر شرب خمر مدین که عقائد فاسده داشته است و هرگز بنظر حضرت ایشان نرسیده
 بود چون نشسته است آنحضرت ویرانه بسیار از مجلس رانده اند خدمت بعید الاول در آن مجلس حاضر
 بوده اند بخاطر آورده اند که مردی غریب از روی اخلاص و نیازمندی بلا زمت آمده اگر ویران این حیثیوت نه اند
 چه شود حضرت ایشان را بر خاطر ایشان شده متوجه ایشان گشته اند و فرموده که را بمن این شخص بنا بر آن بود
 که وی در نظر من بصورت رسک بچه نمود با سنگ بچه با این معامله نمی توانم کرد میرغب الاول بعد از آن حقیقت
 حال وی معلوم کرده اند و فرستادند و در آن شرب و اباحت و قباحات عقائد وی مطلع شده دانسته اند
 که بسبب راندن آنحضرت مراد آن بوده است که او را بصورت صفت او دیده بوده اند

که ششم حضرت ایشان میفرموده اند که ازین است مسخ صورت مرتفع است لیکن مسخ باطن واقع است
 و علامت مسخ باطن آنست که صاحب کبیره را از ارتکاب کبائر باطن معاف و متاثر نشود و از نهایت اهل
 بیخوق و معاصی بمرتبه رسیده باشد که چون کبیره از وی صادر شود بر عقب آن در باطن وی نهانست
 و بلاست پیدا و واقع نشود اگر ویرانه نماند قساوت قلب بشاید بود که مشبه و متاثر نگردد و در دست میر
 عبد الباسط ولد بزرگوار حضرت نقابت منقبت سید تقی الدین محمد کرمانی علیه الرحمه نقل کردند که
 در آن فرصت که حضرت ایشان التفات فرموده خواستند که صبیبه مخدومه خود را بجای آن محقق برادر م
 میرعبید الله در آورند و والده سیدعباد الله در آن وصلت مضائقه گویند و داشته اند حضرت مسید
 فرموده محل مضائقه نیست این سعادت را غنیمت دانید و الله خواهد خواسته اند که آنرا برای الطینان دل
 خود حضرت ایشان را استعجابی کنند و جوان پرتان میده شیرمال رفیعی با دوه قوتی بزرگ پرا از جلوس
 آن بچین در میان ده و هشتاد جوان مصری همه بیک رنگ و یک نقش سیمیده پیش حضرت ایشان
 فرستاده اند و از آن خواهانگی و از آن قوتها دیگری را نهان از خاندان ایشان کرده اند و در آن روز که

حضرت ایشان باینکه این خوان را پیش خود خواهند و از آن یک نان را بشکنند و قدری تناول کنند و
فلان قوتی بلند و قدری از حلوا می میل فرمایند پس آن خوان نان و آن قوتی حلوا را علیحدگی
برای مادر مستند و باقی نان و حلوا را بر حاضران قسمت نمایند چون خادمان خوانها را در مجلس حضرت ایشان
نهادند اتفاقاً حضرت ایشان آن روز بر سر عمارتی بوده اند و مردم بسیار بجا رکل اشتغال داشته اند
چون نظر بیاک آن حضرت بر آن خوانها افتاده و در خوان را از آن میان پیش خود خوانده اند و هر دو را
کشاده اند و از آن خوان نشان کرده یک تان شکسته اند و دو سه قلم خورده و از آن خوان دیگر آن
قوتی نشان کرده اند بر داشته اند و سر کشاده و قدری حلوا تناول کرده بالای آن خوان خاصه نهادند
و اشارت فرموده اند تا هر دو را در دست رنجوان بچیدند و بدست خادمی که محرم آن حرم بوده برای والدۀ
سیر عبد الله فرستاده اند و باقی آنها و طولها را در حضور خادمان ایشان بر حاضران قسمت فرموده اند چون
والده سیر عبد الله این گرفتار است مشاهده کرده باضطراب تمام در وقوع آن نسبت اتهام نموده و در آن روز
آن صورت را تمام فرموده مخفی نمائند که سیر نظام الدین عبد صلیبیه حضرت ایشان پنج پسر و سه صبیبه بود پس آن
اولی خواجۀ عبد السمیع که پسر زاهد مشهور بود و در زمان سلطان حسین میرزا اناراد شریفانه در پرات
شهید شده بود تحت مزار حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس سره مدفونند و دوم خواجۀ عبد الله رح
که بدوست خاوند معروف بود و در سوم عبد الوالی که خواجۀ شاه مشهور بود و در چهارم ابی نظر میرالدین محمد تقی امیر
طاهر الدین محمد مولانا برهان الدین محمد ولد مولانا کلان زیاده گاهی عالی مرتبه نقل کرده که حضرت ایشان
بعدین شیخ شاه بر زیاده نگاه آمدند چون از خانه شیخ بدر آمدند مولانا عبد الرحمن و مولانا ابوالکلام برادران
بزرگترین پیش آمده هر یک از حضرت ایشان التماس کردند که آن حضرت بمنزل ایشان روند حضرت
ایشان مرا گفتند تو چرا میگوئی و ما را قدری خانه بدون نیکی گفتم این آرزو در دل من بغایت موسیت
لیکن پیش برادران بزرگتر گستاخی نمیکنم فرمودند ما بخانه تویی آیم چون تشریف آوردند فرمودند که در من آن
را احتیاج برید و زیاده از آن کنید بنا بر امثال قران سبحان کردیم علماء و صلحا و فقرا ده چون دانستند که حضرت
ایشان بمنزل فقیر تشریف آوردند بیکبار آمدن گرفتند و دو صفت بزرگ از عزیزان پر شد و شهدا در میان
سرای انداختند تا مردم شستند و آنچه در سرای نگنجیدند بر دکا نچمای دالان و بیرون سرای جا گرفتند درین محل
مخاطب گشتند که این همه مردم عزیز حاضر اند و حضرت ایشان در من از زرا طعام فرمودند و تا کید نمودند که زیاده

غنی اکنون چه چاره کنم خلافت امر آن حضرت نمی توانم کرد و حرکات هر دو کم که آنها را این معنی کنم و خصصت جویم
 که دیگر آرزو نمی کنم و طعام بسیار سازم که شربت عظیم شده است و انفعال تمام بمن راه می یابد درین آمده و
 تردد و خاطر بودم که حضرت ایشان سر مبارک بر آورده و فرمودند که سخن ها است آنچه گفته ایم بهمان سازید و
 ندیشته زیاده نکند من رفتم و آنچه بخواهم در تعدادی بزرگ از تخم و کاسه و کاسه و طبق طبق از آن طعام پرستی کردم
 و بیرون میفرستادم تا تمام هر دو صنف سخن سرای کاسها و طبقهای تلخ شده و از خانهای همسایگان و سرایهای
 محله کاسها و طبقهای خالی بجا ریت آورده و جمع حاضران در درون و بیرون سیر طعام خوردند و بختهای
 صاحبان کاسها و طبقها بر طعام رفت و این که التی بود ظاهر که اکثر مردم حاضر بر آن مطلع شدند و همه را سخن
 عقیده ایشان بآن حضرت زیاده شد و وقتی حضرت ایشان متوجه تا شکند بوده اند و اول فصل بهار بوده
 است یگانه روز طلب آب بزرگ رسیده اند و شب هنگام در منزل نعلی که نزدیک باب آب بوده نزول فرمود
 اند آن نخلص حکایت کرده است که چون شب یگانه شد و وقت خواب رسید حضرت ایشان مرا گفتند تو با ما درین
 خانه خواب کن و من در آن خانه دورترین جانی از حضرت ایشان اختیار کردم و حضرت ایشان بخواب
 رفتند نیم شبی بود که گفتند فلانی تو خوابی یا بیدار گفتیم بیدار فرمودند زد و باش و هر متاعی که درین خانه
 است بیرون آور و خود تعجیل بیرون رفتند هر که در آن جوانی و نواحی خسته بود او را بیدار کرده ببالند تمام گفتند
 که زود درخت و مرکب خود را از عقب من بیارید و خود قریب تیر تیر تالی از آن منزل دور شدند و بیلتندی قرار
 گرفتند و قریب با سایر اصحاب و خدام بناجرن نعلی که حضرت ایشان داشتیم خود را تعجیل هر چه تمامتر با مرکب
 و امتعه حضرت ایشان رسانیدیم و بعضی مردم که تردد و خاطر می داشتند تعجب و تعجب بودند که چه قصه است که
 حضرت ایشان درین دل شب خواب اصحاب را بر هم زدند و جمعی در خاستن باهالی و کسانتی در زیاده
 بیکار دیدند که سیله عظیم در رسید که در آن مدت کسی از اهل آن و یار آن عظمت سیله ندیده بود و نشنیده
 و آن زمان که حضرت ایشان در آنجا خواب کرده بودند غرق آب شد و هر کسی که متاعی که بسبب اهل و کسانتی
 مردم مانده بود مجموع آنرا آب برد و بچه مردم را آب در بر بود و کجنت بسیار از غرق شدن و مردن قتلص
 یافتند و در آن سر زمین آن سیل ویرانی عظیم کرد و مشاهده این صورت بویع یقین حاضران شد و حضرت
 ایشان شیخ عیال و ولد شیخ بیان که از لایحه خطبای گازرون بود و طالب علم متقی از علم اراق
 بجزاسان آمده بود و چند گاه در بهرات اقامت نمود بعد از آن بسم قند آمد و مدت یکسال و چند ماه شربت

از آن نگاه

در آن وقت

۲۳

ایشان یوسی حضرت ایشان مشرف بود وی میگفت که در ایام مبارک حضرت ایشان میل تا شکنند فرمودند
 و عریضه حضرت دادند که در ملازمت نغم چون بکار آب پرک رسیدند محل طغیان آب بود اصحاب
 آنها از آن بستند و بر آن نشاندند و یک از آب میگذشتند حضرت ایشان تیر یک سل اختیار کردند
 و بر آن سوار شدند و مرا نیز با خود بر آن سل نشاندند و روان شدند چون میانه رود و تومری آب رسیدیم
 ناگاه بندهای سل بستند شده اندیکدیگر بکسیخت و دیدیم که بندها را آب بر دو آن پهنای هر هم بسته
 از هم باز شدن گرفت و هم عظیم از هم غرق شدن برین مستوی شدند و مضطرب و مضطرب گشتم چه
 شنایوری نمیدانستم و آب عظیم نزد گرفت و تا کنار آب یک تیر بر تپ راه بود حضرت ایشان فارغ
 البال بودند بیخ تو دردی نمودند چون نظاره مضطرب مراد دیدند یکبار کلمه مبارک الله را بلند و بهیبت
 بر زبان مبارک زدند چنانچه من بفرمودم دیدم بعد ازین حال دیدم که آن نیز تا تمام فراهم آمدن گرفت
 و چسبند و حکم شد بهتر از آن که در اول بود تا وقتیکه کنار آب رسیدیم حضرت ایشان مرا گفتند خیز و بر آئی من
 جستی که درم خود در آب بر کنار آب گرفتیم و نظاره میکردیم که حضرت ایشان تکبیر تمام بر بالای آن سل کرد
 ایستادند پس قدم بر کنار آب نهادند پای برداشتن آن حضرت از سل همان بود و جدا شدن نهیانه
 یکدیگر همان عزیز من از علی مرتضی مولانا محمد بن مولانا سیف الدین نام که نسبت و ایت مولانا نظام الدین
 شهید داشتند و واقف این حروف در هر حالت همسایه ایشان بود و گاه گاه از ایشان استفاده علوم می نمود
 یکبار در راه رمضان بیار شده بودند و ضعف عظیم یافته بشایه که ایقان را ازین پهلوی بران پهلوی گشتن بی
 مددگاه سه میسر نمی شد و اولاً دو اصحاب و ثلاثه از حیات ایشان قطع طمع کرده بودند و در مقام تیر
 کفن و تابوت شده تار وری که ضعف ایشان بغایت رسیده بوده است و صوبت عرض ایشان نهایت
 انجامیده اتفاقاً آن روز جمعه بوده است و بعضی اولاد که در جامع رفته بوده اند و بعضی با سباب
 تخمیر و تکفین قیام نموده و هر کس از متعلقان در پی شغلی بوده تا وقت استوار شده ناگاه درین محل کسی
 در سرکه کوفته چون مردی حاضر نموده که تیر که از خادمان به پس در آمده جوانی دیده سرخ روی و سرخ
 سوی بلند پایا را بصورت سپاهیان که از اسپ فرود آمده بوده است با سر روی کرد و او گفته است که
 انداز دور و درازه نیاوت خدمت مولانا آمده ام کثیرک و پروردار آمده است و پیش اسپ روی رفته مولانا
 چشم باز کرده اند جواتی دیده اند که آنها را فراد بشره وی ظاهر بوده است با شارت بر سیده اند که چه کسی و

از کجا میرسی وی گفته است من از ملازمان حضرت خواجہ عبداللہ ام و حضرت ایشان مرا بیاد تو شمار داده
 نمود بشارت محبت داده و من تا ز یاد دارم در محبت با حضرت ایشان گذارده ام و مقرر چنانست که ناز نام ہم
 شما گذارم در ملازمت حضرت ایشان اقطا کنم خدمت مولوی کہ از وی آن سخن شنیده اند فی الحال در خود
 قولی و کفایتی احساس کرده اند بنی مددگار سے ہمہ فراش خود باز نشسته اند و آن جوان دست فرآورده و مقدری
 شربت بر لب طاق بوده فرود آورده و یک پایہ شربت ساخته و بگردد ایشان داده بعد از آن در طع کرده بیرون رفته
 است و بر اسپ خود سوار شده تندر آمده است و غائب گشته و در وقت ملاقات و مقالات آن جوان سپاسی بگفته
 مولوی والدہ فرزندان در خانہ کہ متصل باین خانہ بوده است آن گفت و گوی را می شنوده چون آن جوان
 رفته است وی پیش ایشان در آید و ایشان را بصحت و قوت تمام ہمہ فراش نشسته یافته و ظن شربت پیش
 ایشان بر زمین دیدہ و تحیر و تعجب گشته و صورت حال پر سیدہ ایشان قصہ را باز گفته اند و نماز دیگر آن روز
 را بر پا گذارند و بعد از دو سہ روز ناحت کامل بر خاستند و بسرور و انا رفتند عزیزی از اصحاب
 حضرت ایشان کہ در ہرات می بود این قصہ را از فقیر شنود فرمود شخصہ باین اشارتی کہ خدمت مولوی میگویند
 میان ہر کار داران حضرت ایشان دیدہ ام لیکن وی ہمیشہ کفایت حاجت دینی آن حضرت مشغول
 می باشد و عکس بوی گمان مثل این حالتی ندارد در کثرت اولی کہ این فقیر دریافت خواجہ کلان و ولد بزرگوار
 حضرت مولانا سعد الدین قدس سرہ در ولایت قرشی بٹرن آستان بوسی حضرت ایشان مشرف شد
 چند گاہ بسعادت خدمت و ملازمت خادم آن حضرت مستعد بود و احیانا در مجالس بفقیر خطاب میکردند
 ہر چہ بجز اسان نمیروی رو کہ مادر و پدر تو مرا تشویش میدہند من ازین خطاب در خجالت و انفعال
 می بودم تا وقتکہ خدمت خواجہ کلان را اجازت مراجعت بجز اسان دادند فقیر را نیز بمر اجعت و ملازمت
 رسیدن امر کہ دند و فرمودند کہ تو بجز اسان رو کہ مادر و پدر تو مرا بسیار تشویش میدہند و این سخن را بجا
 بر فرمودند بنابر امر آن حضرت بموافقت خواجہ از ہم فرزند توجہ بخارا شدیم و ایشان در روزی چند آنجا کث
 مودند و فقیر بحسب اقتضای فرمان رو دمتوجہ بخراسان گشتم و چون بخدمت والدین رسیدم سخن آنحضرت
 بکرات و مرات فرمودہ بودند کہ فلان بجز اسان رو کہ مادر و پدر تو مرا تشویش میدہند عرض کردم
 کہ ہم نگرستند و بسیار کہ استند و گفتند نشان راست است زیرا کہ ما بعد از آن ہر نماز فرض حضرت ایشان
 نوحی شدیم و دیگرہ وزاری تر اوان حضرت می طلبیم ہم می گفتیم یا حضرت خود ایہ فرزند ما را بسیار

یا ز فرست و در گرت ثانیه که احرام ان تریک کرام سببه شد بگریه و نزاری از والدین التماس کردم که دیگر مرا
 از حضرت ایشان مطلبند و بان حضرت باز گذارید چون بشرف آستان بوسی فائز شدم در آن مدت ملازمت
 هرگز دیگر آن عبارت بر زبان مبارک نیادردند و برفتن خواسان اشارت نکردند بجز نیک از مخلصان و
 محبان حضرت ایشان نقلی کرده است که چهار ماه در کمر قندهار می از من غائب شده بود و از وینائی همان یک
 غلام داشتم در هوای و نواحی سمرقند جانی مانند که به کرات و مرات آنجا رفتم و جست و جوی نکردم هر چند سعی می نمودم
 و کوه و صحرا می پیوردم از وی هیچ اثر و خبر نمی یافتیم نهایت تبحر و سچاره شدم که دست و پای من آن غلام
 بود و بوسه احتیاج تمام داشتم سر سیمه دار می گشتیم ناگاه در محرابی حضرت ایشان سواره پیش آمدند و همی
 از اصحاب و موالی در ملازمت حضرت ایشان بودند من از غایت اضطراب و اضطراب پیش رفتم و عنان اسب
 آنحضرت گرفته به نیاز مندی هر چه تمام تر واقعه خود را عرض کردم و گفتم که نسبت به مرا حضرت شما خواهی شد و فرمود
 ما مردم در بقاییم ما را چه رسید انجمنی باید طلبیدن تا یافته شود من همچنان ابرام و السراج میگردم و تفرغ و
 نزاری می نمودم و از غایت بی طاقی غلام خود را از حضرت ایشان می طلبیدم بواسطه آنکه شنیده بودم که
 او لیارا الله لاشل این تصرفات می باشد که از غایب خبر میدهند بلکه احضار قایب میکنند هر چند حضرت ایشان
 این معنی ملاز خود و در وراشتن من عنان اسب حضرت ایشان از انگذاشتم چون آن حضرت را بجد بلای ساخته
 بود و چاره نمیدیدند لحظه سکوت کردند پس فرمودند درین ده که می نماید هیچ طیبیده گفتم بار بار گفته ام و طلب
 کرده ام و محروم برگشته فرمودند باز طلب که خواهی یافت و اسب خود را بتمه لایعند و من روی بان ده نهادم
 چون بکناره ده رسیدم غلام را دیدم که سبوی پر آب کرده پیش خود نهاده است و تبحر و متکبر بر جا خشک آیداده
 چون چشم من بروی افتاد بی اختیار فریاد کردم و گفتم می غلام درین مدت کجا بودی گفت من که از قاتله شما
 بیرون آمدم شخصی مرا بدرای داد و بخوازم بر درو کسبه فروخت و من در خدمت وی می بودم تا امروز
 آنکس را همانی رسیده بودم گفت سبوی پر آب کن که طعامی سازیم من سبوی برداشته بلب آب رفتم و پر آب کردم چون از
 آب بر آوردم خود را انجا حاضر دیدم و از غایت حیرت و وحشت بر جای خشک فرودمانده ام نمیدانم که این صورت به بیداری می
 بینم یا خوابم و انستم که این تصنی است که از حضرت ایشان بظهور آمده است از مشاهده این حال وقت کن گفتم
 غلام زانی انور آزاد کردم روی بحضرت ایشان آوردم و این صورت باعث پیوستگی من شد بحضرت ایشان اگر چه حضرت
 ایشان بنابر این شدن سلاطین فتوی دادند اینک درین اولین سفری از منوع بودند و بسبب ظاهر و جریین شریفین زادگاهانند شرفاً

سرور کفورد

در آن روز سیده بودند لیکن خدمت میر عبد الوهاب شیخ الاسلام عراق بکرات و مرات نقل میکردند که در کلبه ایست
حضرت شیخ عبد المعطی که بعد حضرت قطب العارفین شیخ عبد الباقی قندس سره مقتدای اهل حرم بودند و
مرجع طالبان علم شریعت و طریقت میر رسیدیم روزی بتفرسی از مناقب و شمائل حضرت ایشان شمه به شیخ
عبد المعطی در میان آوردیم فرمودند حاجت بتعریف و توصیف نیست من اینجا با حضرت ایشان صحبت بسیار
داشتم و ملازمت نیز کرده ام وایتانند و چندان از شمائل و خصائص حضرت ایشان بیان کردند که
آن می بایست که سالها با آن حضرت مصاحبت کرده اند و بقیع عدول ثقات از حضرت مولانا زاده فرستی که
میرید خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمته بوده و بعد از وفات خدمت مولانا ملازمت حضرت ایشان بسیار
میکرده نقل کردند که وی فرموده است که روزی در ملازمت حضرت ایشان از هی بدی میر فرمود اتفاقاً فصل
زمستان بود و غایت کوتاهی روز در راه نماز عصر گذاردیم و در زینبایت بیگانه شده بود و آفتاب روی
بیز روی آورده و تا منزل هنوز دو شمرعی راه مانده بود و در آن صحرا هیچ بنای و آرامگاهی نبود و بنا گذارندیم
که در زینبایت بیگانه است و راه مخوف و هواسرد و مسافت بسیار در پیش جایی چون خواهد بود حضرت ایشان
تذلیل فرمودند چون این خاطر مکرر یافت و غالبه کرد روی بان پس کرده فرمودند مترسید و تردید و بخاطر راه مهید روزی
برایند متواتر بود که هنوز آفتاب تمام غروب کرده باشد که بقصد رسیدیم این فرمودند و تا زینبایت بر اسپ زدند و تندتر
را ندان گرفتند و این در عقب حضرت ایشان تذلیل زدیم و هر زمان در جرم خود رشیدی نگریستم میدیوم که همچنان بر کف
افتخار استاده است و بیچگونه غروبی و افوی نلار و بان می مانت که گریه بر بارق میخ روز کرده اند و وقتیکه بدیوه
پاره های آن ده رسیدیم درین وقت یکبار آفتاب چنان غایب شد که هیچ اثری از حرمت و بیاض شفق که بعد از
غروب میباشد باقی نماند و عالم بکیا تاریک شد بنابه که رویت الوان و اسکال ممکن نبود حرمت و مهبت بون غایب
شد و یقین داشتیم که آن تصرفی بود که حضرت ایشان نمودند آخر بی طاقت شدم اسپ بر آنم و نزدیک
حضرت ایشان را ندیم و گفتیم خواجم حبه شد بفراید که این چه بود که مشاهده نمودیم فرمودند که این یکی از شیشه های
فصل سوم در ذکر امارات و مقامات که اولاد و تلمذ اصحاب از آن حضرت مشاهده نمودند
و نقل فرموده و در ایراد هر نقلی شمه از احوال ناقل بر سبیل اجمال مذکور خواهد شد
حضرت خواججه کلان تاجی که الله تعالی فرزند شستین حضرت ایشان بودند و آراسته با انواع و مختلف علوم
طاهری و باطنی و دانشمند و محیر بودند و در علوم نقلی و عقلی در جنبه کمال داشتند و در حقائق علوم کتاب و سنت از چندی

در آن روز سیده بودند لیکن خدمت میر عبد الوهاب شیخ الاسلام عراق بکرات و مرات نقل میکردند که در کلبه ایست حضرت شیخ عبد المعطی که بعد حضرت قطب العارفین شیخ عبد الباقی قندس سره مقتدای اهل حرم بودند و مرجع طالبان علم شریعت و طریقت میر رسیدیم روزی بتفرسی از مناقب و شمائل حضرت ایشان شمه به شیخ عبد المعطی در میان آوردیم فرمودند حاجت بتعریف و توصیف نیست من اینجا با حضرت ایشان صحبت بسیار داشتم و ملازمت نیز کرده ام وایتانند و چندان از شمائل و خصائص حضرت ایشان بیان کردند که آن می بایست که سالها با آن حضرت مصاحبت کرده اند و بقیع عدول ثقات از حضرت مولانا زاده فرستی که میرید خدمت مولانا نظام الدین علیه الرحمته بوده و بعد از وفات خدمت مولانا ملازمت حضرت ایشان بسیار میکردم و نقل کردند که وی فرموده است که روزی در ملازمت حضرت ایشان از هی بدی میر فرمود اتفاقاً فصل زمستان بود و غایت کوتاهی روز در راه نماز عصر گذاردیم و در زینبایت بیگانه شده بود و آفتاب روی بیز روی آورده و تا منزل هنوز دو شمرعی راه مانده بود و در آن صحرا هیچ بنای و آرامگاهی نبود و بنا گذارندیم که در زینبایت بیگانه است و راه مخوف و هواسرد و مسافت بسیار در پیش جایی چون خواهد بود حضرت ایشان تذلیل فرمودند چون این خاطر مکرر یافت و غالبه کرد روی بان پس کرده فرمودند مترسید و تردید و بخاطر راه مهید روزی برایند متواتر بود که هنوز آفتاب تمام غروب کرده باشد که بقصد رسیدیم این فرمودند و تا زینبایت بر اسپ زدند و تندتر را ندان گرفتند و این در عقب حضرت ایشان تذلیل زدیم و هر زمان در جرم خود رشیدی نگریستم میدیوم که همچنان بر کف افتخار استاده است و بیچگونه غروبی و افوی نلار و بان می مانت که گریه بر بارق میخ روز کرده اند و وقتیکه بدیوه پاره های آن ده رسیدیم درین وقت یکبار آفتاب چنان غایب شد که هیچ اثری از حرمت و بیاض شفق که بعد از غروب میباشد باقی نماند و عالم بکیا تاریک شد بنابه که رویت الوان و اسکال ممکن نبود حرمت و مهبت بون غایب شد و یقین داشتیم که آن تصرفی بود که حضرت ایشان نمودند آخر بی طاقت شدم اسپ بر آنم و نزدیک حضرت ایشان را ندیم و گفتیم خواجم حبه شد بفراید که این چه بود که مشاهده نمودیم فرمودند که این یکی از شیشه های فصل سوم در ذکر امارات و مقامات که اولاد و تلمذ اصحاب از آن حضرت مشاهده نمودند و نقل فرموده و در ایراد هر نقلی شمه از احوال ناقل بر سبیل اجمال مذکور خواهد شد حضرت خواججه کلان تاجی که الله تعالی فرزند شستین حضرت ایشان بودند و آراسته با انواع و مختلف علوم طاهری و باطنی و دانشمند و محیر بودند و در علوم نقلی و عقلی در جنبه کمال داشتند و در حقائق علوم کتاب و سنت از چندی

دقیق نظر و حدیابصر بودند که هیچ دقیقاً از نظر حقیقت بین ایشان پوشیده نمی گشت و با وجود فقر و علم و م
 طاهری از نسبت باطنی حضرت ایشان بغایت بهره مند بودند و بعضی میخادیم که بر ملازم حضرت ایشان
 مدامت کرده بودند از تصرفات و خوارق عادات ایشان حکایت میفرمودند حضرت ایشان خدمت خواجگان
 را تنظیم و تفریح بسیار میکردند زیاد از آنکه بدان نسبت بفرزندان بجا آورده روزی در محراب خوابیده مشاهده
 افتاد که حضرت ایشان در محوطه تلایان و حجره بودند فوطه شیر و شکر سبوی کلفت تر شسته و بعضی از خواص
 اصحاب و خدام و ملازمست بودند تا گاه کسی خبر آورد که خدمت خواجگان می آیند و ایشان در آن اوقات
 در دوسرین می بودند که در خانه ایشان بود و از شهر تا آنجا در شری راه بود و در سه و سه ماه یکبار ملازمست
 حضرت ایشان می آمدند بنابر نقاری که میان ایشان و خدمت خواجگه محیی برادر خرد تر واقع بود چون حضرت
 ایشان شنیدند که خواجگان می آیند فرمودند که دستار و فرجی و موزه مرا بیاورید پس فوطه را از سر بسیار کس
 برداشتنده دستار بستند و موزه پوشیدند و فرجی در بر کرده و در بر خاستند و چند قدم با استقبال خواجگان
 پیش رفتند پس خواجگه را بچهره در آورده نزدیک خود بر همه اصحاب مقدم نشانند و حمی از علما و مولی سمرقند
 نیز همراه خواجگه آمدند از آنکه زمانی سکوت کردند حضرت ایشان خواجگان را گفتند سخن گوید و فائده فرمایند
 خواجگان تو اضع کردند حضرت ایشان تفسیر قاضی را بر داشتند و یکیشاندند در آتی آغاز گفتگوی کرد
 و خواجگان در آن آیت بسی اقوال علما از ظاهر و حقائق اهل باطن گفتند چنانچه همه دانشمندان حاضر از آن سخن
 و خبر ایشان تحیر شدند بعد از آن طوایف ایشان آوردند و چون فارغ شدند بعد از لحظه خواجگان بر خاستند
 و حضرت ایشان چند گام بمشایع پیش نهادند بعد از آن نشستند و موزه کردند و فوطه بستند روزی حضرت
 ایشان از محل خواجگه گفتند غایت پیشش خواجگان فرموده متوجه جانب و سرین شدند و فقیر پاره و تنها
 از عقب روان شدند و راه کم کرده سرگردانها کشید و آن شب در راه پاندر روز دیگر بوسین رسید حضرت ایشان
 به دربی دیگر تشریف برده بودند لیکن آنجا بشرف ملازمست خواجگان رسیده شد و ایشان پیش از آن
 نام فقیر را شنیده بودند و بعضی مصنفات و ال در اعلیه الرحمه دیده چون فقیر را شناختند التفات بسیار کرده اند
 احوال و ال چیزی پرسیدند و فرمودند که شنیده ام که نفس او را تاثیر تمام است در نفوس خواص و عوام و در دقائق
 تفسیر و حقائق تا دلیل بظهور بی عدیل است بعد از آن سخنان در میان آمد تقرباً در آیت یا ناکوئی بر آ
 در سلام اعلی البرسم شروع کردند و اقوال علما از ظاهر و باطن بسیار گفتند و تاویل حکما را که میگویند مراد از

تفسیر

ما را آتش غضب نرود و پودر او برود آن اطفا را تا اثره غضب او رو که زدند و هم بمقدرات معقوله ایشان ایشان کفر
 حکم آن تا آخر صریح بود که برودت عارض ماهیت آن شد و در اشعار این معنی چندان سخنان دقیق و اول
 این تحقیق بیان کردند که اگر کسی آینه آینه کردی در آن باب رساله تو انسی نوشتن بعد از آن فقیر را سه شبانه روز
 نگار داشتند و چیز بوقت خواب تنه گذاشتند و در آن ایام و لیالی کسب ظاهر و باطن اتصالات می نمودند
 و عنایات می فرمودند و در خلوات بشرط ملازمت و آداب صحبت حضرت ایشان اشارت میکردند و از قالی
 طریقه این طائفه علی نکات بر زبان می آوردند بعد از رسد و ز فقیر را حضرت دادند و سواره بجلوه اجبه کفشی
 یاز و ستارند و ایشان در ظهور شاه بخت خان و استیلا می از یک بجز فتنه بجانب اند جان فرار نمودند و آنجا
 رحلت بداد القدر فرمودند پس اذن ایشان را از جانب اشکنند آوردند در مزار فاخر الانوار حضرت
 شیخ ابوبکر خال شامی قدس سره نزدیک سرقد حضرت سولانا نظام الدین خاموش و فریاد کردند و حضرت خود
 کلان می فرمودند که در سیاهوی حال که حضرت ایشان در تاشکنند می بوده اند وقتی از اوقات عمره فقیر خواستند که
 ضعیفه را از اثر ما که در بیسگی ایشان جای بوده عیادت گفته حضرت ایشان فرمودند که عیادت حاجت نیست
 و مانع شده اند بعد از آن بجانب فرکت رفته اند عمره فقیر بعد از رفتن حضرت ایشان بدو سه روز در عیادت
 آن سر لینه کرده اند و بانچه گفته که حضرت ایشان بفرکت رفته اند خط روم و بیار بر سستی کتم و صله جسم
 بحا ارم چون قدم از خانه بیرون نهاده اند حضرت ایشان را دیده اند که سوار پیدا شده اند و فرموده اند که بیای
 میروید برگردید نمی ترسید که شامین بجا می شوید و شما را عیادت باید کرد ایشان برگشته اند چون پای در خانه نهادند
 اند بار شده اند به بی بی محرق بیست و افتاده بعد از چند روز که حضرت ایشان از فرکت مراجعت کرده اند
 بی عیادت عمره فقیر آمده اند و فرمودند که بیار بیار بر سیدان و بیار شدن هم خاستند خود که کلان فرمودند
 که عمره من از سار عارفات بودند و بواسطه اتصالات حضرت ایشان بدرجات عالی است رسیده بودند
 گاه از حضرت ایشان نقلها میکردند میگفتند که حضرت ایشان در جوی آنها در تاشکنند بودند هر گاه که حضرت
 ایشان را قبضه عارض شدی بکر از خانه بیرون می آمدند و باز درون می رفتند و هر بار که بخانه در می آمد
 بطریق خلع و لبس در صورتی دیگر ظاهر می شدند اگر فرخنده بار در آمدندی هر بار بصورت دیگر بر آمدند که
 چنانچه تصفای در حرم بودند شکل بیگانه بعلت افتاده فریاد میکردند و حضرت ایشان خلع آن صورت
 کرده اسم می نمودند و آن قبض مرفعی می شد و این صفت خلع و لبس از حضرت ایشان اکثر در حالت حضرت

اینها را در آن وقت که در آنجا بودند و در آنجا که ایشان را از آنجا که در آنجا بودند و در آنجا که ایشان را از آنجا که در آنجا بودند

مشاهیر می افتاد و از جمله خلعت و سیرت حضرت است آنچه حضرت محمد می مولانا نورالدین عبدالرحمن الجاجی
 قدس سره السامی در نفحات الالسن نوشته اند که جناب ارشاد بآبی خواججه ناصرالدین خواججه حمید الله
 دام الله تعالی ظلال ارشاده علی مقارن الطالیمین فرزند که چون بصحبت حضرت مولانا یعقوب چرخ
 یاب الرحمة رسیدم بر روی مبارک ایشان اندک بیاضی بود و مشا به آنچه موجب نفرت طبیعت می باشد
 بیا من در لباس سیاست و درشت گوئی ظاهر شدند و چندان سیاست نمودند و درشت گفتند که نزدیک
 بود که باطن من از ایشان منقطع شود و در لباس تمام حاصل گردید بسیار مغز و منموم شدم بار دیگر مجلس
 شریف ایشان رسیدم بر من بصورت محبوس ظاهر شدند که هرگز هیچ کس را چنان محبوب ندیده بودم و
 بیا من لطف بسیار نمودند در این وقت که حضرت خواججه این سخن میفرمودند در نظر من فقیر بصورت
 خرنیزی برآمدند که مرا را بطاروت و محبت تمام بنسبت وی بود چندانکه بود که از دنیا رفته بود و بی حال
 قطع آن صورت کردند مرا تصویر آن شده که شاید آن صورت همین در خیال من بوده باشد بعد از آن
 از بعضی هم را بان شنیدم که وی همان مشاهده کرده بود و عقیده این فقیر آنست که آن خسلع و لباس مشهور
 و اختیار ایشان بود اثبات آن معنی یا لاله از خدمت مولانا یعقوب نقل کردند رقم این از حرف خدمت بود
 حاجی مزار می و حافظ اسمعیل روحی که هر دو از اصحاب حضرت مولانا سعدالدین قدس سره بودند شنید
 که گفتند ما آن روز همراه حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمن بودیم آن خلعت و لباس را از حضرت ایشان
 مشاهده نمودیم که بصورت حضرت مولانا سعدالدین قدس سره بر می آمدند و این صورت در بهرات واقع
 شده بوده است از لب جوی انجیل در منزل سید نقاد در زمان سلطان ابوسعید میرزا خدمت خواججه
 کلان عالیه الرحمة میفرمودند که در آن تاریخ که حضرت ایشان هنوز با تاس میرزا سلطان ابوسعید از تاشکند
 کیوچ سمرقند نیامده بودند یکی از خدام حضرت ایشان سبزه قند سیرفته و پراگنده اند از آنجا بخت با چند قوی
 عمیل مصقبا بود وی در سبزه قند قوتها تراشیده پر عمل کرده است و سرهای آنرا اختیار گرفت
 و عسکر کرده برداشته روان شده اتفاقاً در بازار سمرقند بهمی یکس زمان هر دو در دکان بزازی نشست
 است و قوتها را پیش خود نهاده آگاه زن جمیله است آشنای آن بزازی بوده آنجا پیدا شده و در کنار
 آن دکان نشسته و بان بزازی گفتگوی کرده و آن خادم دوس نظر حرام ناشایست بجانب وی انداخت
 بعد از آن صرف نظر کرده و قوتها را از پیش او برداشته و تاشکند آورده چون بنازل حضرت ایشان

نفاذ و مزارعی در میان

رسیده آن حضرت بجز از آن بوده اند آن وقت بار محفوظ کرده و خواسته که از عقب روزگاره آنحضرت
 رسیده اندی آن وقت بار پیش آورده چون نظر مبارک حضرت ایشان بر وی افتاده و غضب شده اند
 و فرموده که زین تو تیما بوی شراب می آید نسبت بوی تند شده فرموده اند که ای بی سفاقت من از تو
 غسل طلبیدم تو از بوی من شراب می آری وی گفته که من غسل آورده ام سر هر قوی را کشاده اند پس
 بوده است پیشده نماز که حضرت خواجه کلان داد حضرت سید تقی الدین محمد کرمانی بوده اند و ایشان
 را از صلیب حضرت سید مسعود و صلیبیه بوده خواجه نظام الدین عبدالسادی و خواجه خاوند محمود و خواجه
 عبدالرحمن ادرامی از نظر لال افضا انهم و حضرت خواجه کلان بعد از وفات صلیب حضرت سید نسبت دیگر خواجه
 خواجه نظام که از اولاد صاحب باریه بودند واقع شده بود و از صلیبیه وی سید مسعود و صلیبیه داشتند پس آن خواجه
 علی علیه السلام خواجه عبدالشہید و خواجه ابوالفیض و نیز حضرت خواجه ابراهیم و خواجه محمد یوسف نام

در حکم سید خواجه نظام الدین که از آن روز خواجه نظام الدین

حضرت خواجه محمدتکی رحمه الله

فرزند دوم حضرت ایشان بودند و بنایت محبوب و مقبول آن حضرت چنانچه در آخر حیات حضرت ایشان
 خواجه راقم مقام خود ساختند و نویسند هزار فاض الا تو از خود را با ایشان تفویض فرمودند هرگاه
 که خدمت خواجه مجلس حضرت ایشان حاضر شدند می آنحضرت معارف و حقائق بسیار گفتندی و در آن
 سخنان مخاطب خدمت خواجه بودند می بآنکه اصحاب کبار ایشان از علما و عرفا حاضر می بودند حضرت
 محمدوی مولانا نور الدین عبدالرحمن جامی قدس سره السامی خدمت خواجه محمدتکی را با نهایت عقده بودند
 و تعریف میفرمودند روزی میگفتند که خدمت خواجه محمدتکی بطریق خواجه کلان قدس الله ارواحهم مناسبت
 تمام دارند نسبت علیه بر خدمت خواجه کلان غالب است و نسبت جذب بر خواجه محمدتکی در آن ایام که
 خواجه محمدتکی بی مراتب تشریف آورده بودند روزی فرمودند که بدین مولانا محمد روحی می رویم نیز بهر دو با اثر
 در ملازمت ایشان رقم و خدمت مولانا تبارک و تعظیم هر چه تا آنرا از من می که متصل مسجد جامع داشتند بیرون
 آمدند و خدمت خواجه را دریافتند و مبتدل در آوردند و صحبت گرم داشتند و از اول تا آخر آن مجلس بکوت
 گذشت در آن روز که خدمت مولانا رقم فرمودند فلان این چه نقافت و حسن استعداد است که خدمت خواجه را در
 دیر روز که صحبت نشستند چنان شفیقه لطف نسبت ایشان شدم که نزدیک بود که فریاد برآید و من برآید این سخن
 را از ایشان خدمت خواجه عرض کردم خوشدل شدند و فرمودند که من وی در صحبت مولانا نفی خود و اشوات

کردم هر چه از من دیده اند از خود دیده اند خدمت خواجها بعد از وفات حضرت ایشان بهر سفر و از افرازه الا نوار
 آنحضرت بطریق فواجگان قدس الشار و احرم مشغول عظیم داشتند و خاطر شریف زینت جمعیت این عزیزان
 می گماشتند و چند سال وظیفه ایشان آن بود که چون نماز حضرتن بجای می گذاردند فوطه کم پاشی شش ذره می
 بر که محکم می سپیدند و در مقابل قبر مبارک حضرت ایشان دور از قبر اقبه می نشستند بر روی که جو ارج
 ایشان از حرکات نفسولی محفوظ می بود و جز نماز تجدید بر بنی خاندن لاجرم اصحاب از آثار نسبت ایشان
 در صحبت بهمان محبت حضرت ایشان بازمی یافتند و بغایت متافریضند که اگر ابالی خراسان که همچو آمدن
 خواجگان قدس الشار و احرم ارادت و اخلص تمام داشت بعد از وفات حضرت ایشان همیشه در فوطه
 وی میفرمودند و در سجده توحه کفشیر بر سر از حضرت ایشان بکازمت خواجها محرم می بسیار می رسیدم و در صحبت
 ایشان حضور تمام می یا تمام روزی بدر خانه ایشان رفتم و ایشان در حرم بودند و در الان بدکا پنجم
 و نظر ایشان می بودم درین اثنا سخاوت اقا که حضرت ایشان گاه گاه در باطن متعذر آن تصرف می کرده اند
 و ایشان را ایضا می خریدی و بی شعوری می رسانیده آیات خدمت خواجها تصرف در ازند با قابل نیست که خاطر
 بر محبت وی گمانند درین اندیشه اقدام و این خاطر بر من غلبه کرد و نگاه خواجها بسیر و ن آمدند و
 نزد یک من نشستند و زمانی سکوت کردند بعد از آن فرمودند که از باب تصرف بر انواع آن بعضی ما و
 و مختار اند که باذن حق سبحانه و با اختیار خود هر گاه خواهند در باطن هر آنچه اند تصرف کنند و او را بمقام فنا
 و بی خودی رسانند و بعضی دیگر از آن قبل اند که با وجود قوت تصرف جز با غیبی تصرف نکنند و تا از بیخگاه ماه
 نشوند کسی توجه کند و بعضی دیگر آنچنان اند که گاه گاه صفحه و محال بر ایشان غالب شود و در غلبه آن
 حال وقتی که مغلوب باشند در باطن مریدان تصرف کنند و از حال خور ایشان را متاثر سازند پس کسیکه نه
 مختار بود و نه آذون و نه مأمور و نه مغلوب از وحی تصرف نباید داشت و درین گفتن التفاتی کردند که
 مرا کیفیت دست داد که خود دشمنم دی شعور اقدام و از خود غیبر خود را با چشمم و این بی خودی خیلی برداشت
 بعد از آنکه شعور آدم چشم کشادم دیدم که بر آن دکا خیمه یک پهلوی علیطیدم و ندست خواجها چشم پوشیده
 مراقب بنشسته اند فی الحال باز نشستم و در یقین حاصل شد با آنکه خدمت خواجها از باب تصرف بود و اند
 خدمت خواجها بغایت غیور و تندخوی بودند و از غایت محبت بر حضرت ایشان غیرت عظیم داشتند که
 و مجلس آن حضرت در می آمدند اصحاب از نزد ایشان صحبت را بازمی گزاشتند زیرا که بعضی از خواجها آنها

خورد و پوزند و چه سم گرت از غیرت اصحاب ترک صحبت و ملازمت حضرت ایشان کرده و مجلس را با آنکه از آنجا
 متوجه سفر حجاز شده اند در کربلا اولی آنجا را رفته اند و کربت ثانیه تاهرات و کربت ثالثه تا نزد کربلا هر یک که خواج
 سفر احتیاد کرده اند حضرت ایشان بقوت جاذبه و توجیه باطن خواج راه را هم از راه بگردانیده اند و در می
 خواج در قرشی بعد از نماز پیشین بحضرت ایشان خلوتی ساخته بوده اند و عرض احوال باطنی خود می نمود
 و آنحضرت التفاتهای فرموده اند و صحبت بغایت گرم میگذاشته و اصحاب در بیرون بوده اند تا وقت عصر
 در آمده و موذن ازین خلوت و صحبت خبر نداشته در اول وقت بآنگ نماز داده و حضرت ایشان بطهارت
 برخاسته اند و بعضی سخنان با تمام تار سیده نیم کاره مانده است و خواج گمان برده اند که اگر اصحاب غیرت
 کرده در رشک آورده موذن را عن قصد بر آن داشته اند که نزد و تبر بآنگ نماز گوید و صحبت را بر هم زند
 بفضیلت هر چه تا سر بیرون آمده اند و اصحاب را گفته که لایک رفتم و حضرت ایشان را بشناخته اند
 تا بی مزاحمت من بفرارغت صحبت دارم و همان لحظه بی آنکه از حضرت ایشان رخصت سفر جویند
 سوار شده بر غزلیت سفر حجاز روی بخراسان نموده اند چنانچه بعد از فرصتی خادمان و متعلقان ایشان
 بر او حق شده قطارهای شتر و استر و اسباب سفر ترتیب داده به تعبیر از عقب رفته اند و در لب آب
 سویه بخدست خواج محقق شده اند چون خواج از قرشی در آن یگانه در زر روان شده اند در میان اصحاب
 شور و غوغا افتاده و آن قصه را بحضرت ایشان عرض کرده اند و آن حضرت از رفتن خواج متاثر نشده اند
 و قاصدی را به سبیل تعبیل بخراسان فرستاده اند پیش حضرت مخدومی مولانا عبد الرحمن الجامی قدس
 الله سره السامی که اگر تواند خواج را برگرداند چون خواج بهرات آمدند بر سر من از حضرت مولانا سعد الدین
 قدس سره در منزل خواج بوالبر که منزل کردند و حضرت مخدومی مقدمات برگشتن بحسن عیارت و لطف
 استعارت در میان آوردند و خواج از روی ادب و تواضع گفتند که غنیمت این سفر خیان در خاطر
 تقصیر یافته که برفع آن قادر نیستم دیگر حضرت مخدومی هیچ نگفتند و قاصد حضرت ایشان مایوس برگشت
 و خواج بعد از سفته بجانب بیزر متوجه شدند و چون بیزر رسیدند خواج را که از آنجا قصد رفتن میکردند
 ایشان را تب محرق میگرفتند و چون فتح غنیمت میکردند اندکی الفوار تب سفارت میکردند آخر دانسته اند که
 حضرت ایشان نیگذازند تا آنکه در آن ایام که در بیزر مانده بودم اندیشی خوانی دیدم و چون بیدار شدم
 هم در آن دل شب با اضطراب تمام بخیر و ارا از فراش بر حسیته اند و پایی کفش بر طولیده اند و اسب خاصه را

از او را از این سخن جدا کردند

در ظاهر

همچنان برهنه سوار شده اند که مجال موزه پوشیدن واسپ زمین کردن نداشته اند ملازمان و خادمان نیز به
 پیش رفته اند و اجازه فرموده اند که موزه واسپ زمین کرده از عقب من آریه که حضرت ایشان مرا طلبیدند
 و مجال مکث نیت پس باشند بر اسپ برهنه زده اند و تقبیل هر چه تمامتر متوجه خراسان شده و ملازمان
 و متعلقان بسعرت و استقبال احوال و انتقال را در منزل دیگر خواجهر رسانیده اند چون بهرات رسیدند
 مجال توقف نداشتند الاقم این حروف نیز در ملازمت و ملافت ایشان منوجه هم فرستاد و آن سفر در
 اوائل ماه ربیع الآخر سه شنبه ثلاث و شصت و ثمانه بود و با آنکه این فقیر اسپ و اشتر را هوا بهر دور داشت
 تا چهل دختران پیش همراهی توانست که در از جهت آنکه خواجهر بغایت بسعرت میرانند و اسپ
 بسیار را ایشان در راه می مانند بارها بخاطری گذشت که بخد مت خواجهر عرض کنم که آن غرکیت مصمم حجاز
 چه بود این مراجعت بسعرت چیست باز ادب بنگاه میباشتم تا خود را طهارت کند چون سبیل دختران رسیدند
 شد فرمودند که فلان من بغایت تند بیروم و توانم همراهی من به نشویش می افتی باید که با متعلقان من که
 اشتر دارانند بفرغت آئی تا در سفر قند با برسی و شاید بخاطرت گذرد که آن غرکیت مصمم حجاز چه بود و این
 مراجعت بسعرت چیست حال آنست که شبی در ریزه عزم سفر حجاز کردم خواب دیدم که حضرت ایشان
 آمدند بکنش مرا بجانب سفر قند گردانیدند چون بیدار شدم قلعی واضطرابی و شوتی و انجذابی بجانب حضرت
 ایشان از بلبلان خود باز یافتم که مرابی طاقت و بی آرام ساخت و مجال مکث و توقف نماند همه ران دل
 شب انجامی حستم در پای کنش بر سر طویله رفتم و اسپ برهنه سوار شدم و تازان تا زان بچنین که مشاهده میکنی
 روان شده ام و التقات حضرت ایشان گمند جذبی در گردن جان من افکنده کشان کشان بجانب
 خود میدویدند و تقبیل می دادم که تا بلازمت حضرت ایشان نرسیم این قلع و اضطراب تسکین نخواهد یافت این
 گفتند و تازیانه بر اسپ زدند و تند روان شدند و فقیر هر جمعی از ملازمان و اشتر داران ایشان بعد از
 روز در سفر قند بلازمت واصل شدم خدمت خواجهر میفرمودند که بعد از مراجعت از ریزه بچند گاه باز ملازمت
 سفر حجاز در خاطر افتاده و قوت گرفت بخدمت مولانا سید حسن توسل حستم که برای من نصحت حاصل کنید
 خدمت مولانا بوقت و نصت عرض حال کردند حضرت ایشان پرسیدند که عرض دی ازین خبر چیست مولانا
 از من پرسیدند گفتیم این حدیث مرا باعث میشود که حضرت نبی صلی الله علیه و سلم فرموده اند که من زاری می
 کنم تا زاری بر حضرت ایشان فرمودند که بارادرجواب درادن سه روز محنت و همی تا بگویم که اصلاح چیست

در شب سوم بخواب دیدم که حضرت نبی صلی الله و سلم ظاهر شدند من سر در قدم آنحضرت ماندم فرمود
والله خود را طلب تا صحبت دارم من دیدم حضرت ایشان را تمبیه کردیم و تعجب آمدند و حضرت نبی
صلی الله علیه و سلم ایشان را بر دست راست خود نشان زدند و من پیش روی ایشان نشستم و سرش را غنجدم
و چشم پوشیدم بعد از لحظه سر برآوردم و نظر کردم حضرت نبی صلی الله علیه و سلم در تن دیدم و حضرت
ایشان پدیدانیدند هر چند امان نظر کردم میان آنحضرت و ایشان هیچ وجه امتیاز میسر نشد معلوم گشت
که آن حضرت کدام اند و ایشان کدام درین حیرت و در هیئت بیدار شدم وقت بود رفی الحال
طهارت ساختم و بلازمست حضرت ایشان آدم دیدم که نماز تهنیت کرده اند و اقب نشسته آهسته
آدم شستم سر مبارک برآوردند و فرمودند که خواجه عرض شما حاصل شد و مراد خود را یافتید دیگر بار انوشیروان
پیر شده ایم و دیدار عنایت است من سر بر قدم مبارک ایشان نهادم و دیگر امثال آن دو اعی را در پل
راه نهادم هم خواجه میفرمودند که حضرت ایشان مرا طریقی را بعد از اشارت کرده بودند وقت در ببادی
آن شب پیش حضرت ایشان نشسته بودم و جمعی از اصحاب حاضر بودند در خاطر من افتاد که آیا تو هم پیر
مبارک حضرت ایشان باید کرد یا چشم آن حضرت چون بجانب آنحضرت نظر کردم آنحضرت شهادت
بسیار دو ابروی مبارک خود نهادند معلوم شد که نظر در میان دو ابروی ایشان می باید کرد بعد
از آنکه اصحاب رفتند و خلوت شد بهمان وجه تصریح کردند هم خواجه میفرمودند که یک توپ مراد را بطرف
نشسته بود بخاطری بغایت بر ایشان پیش حضرت ایشان در آدم جمعی عمر کار و از آن حساب میگفتند
و گفتگوی ایشان دور و دراز کشید و من بغایت طول و تنگ دل شدم تا گاه چنانچه درختی بر خشک
باشد و کس سنگ بر آن درخت اندازد همه خشکان سبکیا بر سر پرند و برگ بریزند اگر بقیه شکر باطن من تمام از
هجوم خاطر از آن پریشانی که داشتم خلاص و اطمینان دلی حاصل گشت درین حال بجانب حضرت
ایشان نظر کردم دیدم که چشم مبارک آنحضرت بر من است و تیر تیر در من می نگرند پس آهسته چنانکه
من شنیدم و من فرمودند که این هست و این نیز هست بعد از آن سر کار و از آن را گفتند چیزی ندیدم
کار دارم چون مردم رفتند حضرت ایشان بمن تهنیت فرمودند و بدین که کسی را در باطن نشویشی باشد
برای خاطر وی کار و بار خود را نتوان گذاشت این نوع چیز را بخاطری باید آورد و باید احوالی افتد که آنجا
بیدی و پسری گنجدهی در آن باید کرد که کسی از دیدن این چیز متنگدل نشود و در نشویش نیند حضرت ایشان

بسیار

تذکره

در خلوت بخندست خواجه محمد مکنی علیه الرحمته ذکر حضرت امام همام سفید شهبازی عبدالقادر عیسی رضی الله
عنه بسیار میکرده اند و از آن حضرت حکایات و اقوال می آورده و میفرمودند که استعداد او در برابر روحانیت
حضرت امام مناسبه و ولایتی تمام است و از شرب آنحضرت بخلط و از غمختگی خواهی شد بعد از وفات
حضرت ایشان چون شاه بخت خان بر ولایت سمرقند استیلا یافت در اوایل ماه محرم سه شش و شصت و شصت
خدمت خواجه را میخواندند و مطالبه کرده و در مجموع جهات و اموال و اسباب و املاک ایشان را تصرف نمودند
خدمت خواجه در آن اوقات میفرموده اند امید میدارم که درین ایام عاشورا از آن مناسبت که حضرت
ایشان بارها در آن بشارت میدادند ظاهر شود در آن ایام خان ایشان را اجازت سفر خراسان داده است
ایشان با اولاد و ازواج و سایر متعلقان و ملازمان متوجه خراسان شده اند در آن وقت جمعی بزرگ
از امر او در ترک بزمی تدبیر یافته خود کذا افشکن خواجه و اولاد ایشان را بخراسان صورت ندیده اند
سخان عرض کرده اند که روان کردن خواجه و اولاد او بخراسان مناسب نیست میباید آنجا احداث
کنند کنند صلاح ملک در آن نمیدانیم هم اینجا ایشان را بقتل رسانیم خان تجویر این معنی نکرده و خود را
پان سخن نیاورده و ایشان مبالغه از حد گذرانیده اند و پر ابرام را بنهایت رسانیده چنانچه خان بچاره نشد
و فرموده هر که صلاح ملک درین درانست چنان کند و در خفیه بسپارد و او را پر زور از اسپان خاصه
خود بچرمی داده و در این نزد خواجه تمجیل هر چه تا متر فرستاده که گمهی الامر اقصی شد و از بدو منع ناممکن
گفتی شوند پس با اموال بقوت فرستاده ایم که ما را برین اعتماد تمام است و در هر شهری سی فرسنگ می رود
و مانند گی نهاد و باید که فی الحال از میان مردم خود بیرون آید و تنها سوار شده متوجه خراسان شود
و خاطر از جانب اولاد و ازواج و متعلقان جمع دارند که ما اینجا حامی و راعی ایشانیم و نه خواهیم گذاشت
که ضرری و هاست با ایشان رسد چون محمد خان اسپ را بخندست خواجه رسانیده از آنجا که خبر است
و گیتی ایشان می بود تنها گذارستن اولاد و ازواج و متعلقان را اجازت نداشته اند بآن محرم خان گفته اند
که حضرت ایشان مرا در خلوت همیشه بشارتی میدادند و اشارتی میکردند و من انتظار می برم و امید
میدارم که آنچه خیر من است پیش من آید خان اگر بگوید که شما کرم و احسان نمودید چیزی که الله عنایه او اسپ خان
باز فرستاده اند از راه کریمه متوجه خراسان شده تا بقصبة ناسکنند رسیده اند که نفرنگ از عمر قدوس است
در آن راه بر سبیل تعجب و تعجب میفرموده اند که میرا خبرتی است یقین میدانیم که اشارت و بشارت حضرت ایشان

حق و صدق بود و اثرش ازان بظهور پیدا آید و در ضمن این چه حکمت است تا آنکه بقریه کبریات که در مقامات
 ناشکنان است رسیده اند و آن روز باین روز هم محرم بوده است از سال مذکور تا گاه حج کثیر از قوم او نزدیک
 قریب سه صد سوار از عقب خواجه در آن صحرای سیده اند و خواجه را باد و فرزند نیز گویا ایشان خواجه محمد
 ذکریا و خواجه عبدالباقی را بدیده شهادت رسانیده اند و سایر اولاد و متعلقان را با نیز بسمت گذردانیده و همی
 از حجاب و خلعه صاف نشن خواجه و اولاد ایشان را بجا خواجه کفشیه آورده اند و در آن روز در محفل از کثرت
 و از در حاضری و عام محبت نماز جنازه خواجه و اولاد ایشان قیامتی قائم شده بوده است و بعد از نماز
 جنازه جسد مبارک خواجه و اولاد ایشان را در محوطه طایان نزدیک بقبر مبارک حضرت ایشان دفن کرده اند
 و هم افشردند و اسعته مخفی نامند که حضرت ایشان بعد از وفات والده حضرت خواجه کلان محمد مرده را از
 اثر خود و بجایه از روح در آورده بوده اند و خدمت خواجه محمد کجلی از وی در وجود آمده و خدمت خواجه را
 بعد از نایل حق تعالی سه سیر سعادت اثر خود و صبیبه که است فرموده بود پس آن خواجه محمد ذکریا و خواجه عبدالباقی
 و خواجه محمد امین روح الله را و هم مولانا سید حسن رحمت الله تعالی از اعظم اصحاب حضرت ایشان بودند و از
 سابقان و ملازمان قدیم بعضی بنام محمد حسین گفتند که در میدادی حال که خدمت مولانا آخر در سال بوده اند
 و در ایشان را در تاشکن کجایس آورده اند اتفاقا پیش حضرت ایشان طری غسل حاضر بوده خدمت مولانا
 متوجه آن غسل شده اند و مشغوف آنکشته درین اثنا حضرت ایشان از مولانا رسیده اند که امی کودکی
 چه تمام داری مولانا گفته اند غسل حضرت ایشان قسم کرده فرموده اند که این کودک بر قابلیت تمام است
 باین مقدمه که کام او از غسل شیرین شده آنچنین مشغوف انیست که نام خود را در یاد غسل گم کرده
 جز نام غسل بر زبان نمی آرد اگر کام جان او را بچیزی شیرین تر از غسل چاشنی گردانند هر آنکه توجه
 و شفقت او بآن بغایت قوی خواهد شد پس خدمت مولانا را از والد ایشان گرفته اند و بجزیره قریب خود
 در آورده بکتاب فرستاده اند تا قرآن و سواد او و دان کرده اند بعد از آن تحصیل علوم بام حضرت ایشان
 مشغول شده اند تا دانشمند بچشم گشته و در آن اثنا بتصرفات باطنی حضرت ایشان هم میتها بافته اند
 تا بمرتب کمال بلکه بدرجه تکمیل و کمال رسیده اند از بعضی اکابر استماع افتاده که خدمت مولانا سید حسن
 قوت تمام دارند در تصرف باطن مستعدان لیکن بنابر مراعات ادب نسبت بحضرت ایشان در برابر
 کسی تصرف نمیکند و خود را در آن مقام نمیدارند بعضی اعزه نقل کرده اند که چند روزی خدمت مولانا

بج

سید حسن در محظوظایان پیا بر سرده بوده اند حضرت ایشان در آن اثنا از خدمت مولانا قاسم بر پییده اند که
 مولانا سید حسن را عیادت کرده و ایده فرموده اند که بی حضرت ایشان عند طمده گفته اند شایر وی چه گمان
 برده ای در آنچه شما گمان برده ای دی از آن برتر است ترا که مولانا قاسمی هنوز سزاه سال ملازمت وی
 می باید کرد از بعضی عزیزان استماع افتاده که روزی حضرت ایشان در حق مولانا سید حسن این
 عبارت فرموده اند که مولانا سید حسن در کمالات معنوی از شیخ زکریا الدین علاء الدین و اقدس سره
 هیچ کم نبود و فرق میان ایشان اینقدر بود که شیخ زکریا الدین علاء الدین شیخ شدند یعنی بر سر شایسته تحت
 و ارشاد نشستند و مولانا سید حسن شیخ نشدند حضرت ایشان میفرمودند که مولانا زکریا الدین خواتی
 علیه الرحمه میگفتند که هدایت شیخ بهار الدین عمر و نهایت شیخ زکریا الدین علاء الدین در اول سن این سخن را
 پیش خواجہ فضل شد شیخ ابواللیث نقل کرده ام بسیار در در قرشند و دستها در دند لیکن هیچ دلیل بر استحاله
 بین نداشتند بلکه حدیثی مثل امی المطر الحدیث دلیل جو از است و از حضرت خواجہ بزرگ خواجہ
 بهار الدین قدس سره نیز منقول است که فرموده اند هدایت بهار الدین و نهایت ابوزید بسطامی
 این سخن خواجہ نیز به جهت نحو اهد بود لیکن حسن عقیده بسلف بعضی را باعث شده این معنی را در در
 میگردانند اما بنا بر حدیث مذکور و وقوع کمالات اکابر متاخرین مستبعد نیست هم بسلف و متقدمین بر همه
 تخلف و متاخرین مفصل نبرده اند و اقم این حروف و قی که حضرت ایشان در محله خواجہ کفیش می بوده اند
 ایچا با ملازمت خدمت مولانا سید حسن علیه الرحمه سیر سید و از ایشان الفاتها سیدید روزی حضرت ایشان
 از سفری مراجعت کرده در محله خواجہ کفیش نزل فرمودند و باو شاه و امرا و عیان موقد بلازمت آنحضرت
 آمدن گرفتند و در سه روز فقیران آنرا صحبتهای خاص حضرت ایشان محروم بودند و در آن ایام بسیار این
 معنی در خاطر میگشت و در این قنابر دل میگذاشت که کاش حضرت ایشان محروم بودند و حکام اختلاط
 و آسیرش بودی و در زاویه وطن ساختندی تا به ازین مجال طالبان پرداختندی باین خیال و
 آن طال بجلازمت خدمت مولانا رفتم در دم که ایشان با سه چهارم عزیز از موالی و الهالی مقرر شد
 و کتاب اسباب العلوم چند اندیش بناده اند مقاله و تصحیح میکنند چون مرادیدند ترک مقابله کرده زمانی
 سکوت آورده بعد از آن متوجه خمیر شده فرمودند که دانشمند نقل کرد که یکبار بجلازمت حضرت ایشان
 رفتم تا ملاقات آنحضرت ایشان چید در کج گوی نشنیدند که در میان مردم این همه تفرقه میکنند و آمد و شد

سلاطین و حکام و ظلمه گرفتار شده اند و مجال آن نداد سر که ووی مجمع طالبان آزند و خاطر مبارک
 بر جمعیت باطن ایشان نگارند این خاطر کمر آید و محکم شد چون میل حضرت ایشان رفتم نشستم فی الحال
 متوجه من شده فرمودند که ما را مسئله مشکل شده است از شما پرسش نمیشود است که سلاطین و حکام و ظلمه
 سخن آدمی شنوند و بدرزواست از مسلمانان از ظلم ظالمان و تمکیران نجات می یابند و بسبب از رسوم
 و عادات جباران بر طرف میشود آیا در راه راه است که مظلومان را در دست ظالمان گذارد و در کتف
 کوهی رود و عبارات و تربیت اهل ارادت مشغول شود ایتم و اولی ازین دو کار نسبت ازین شخص
 کدام است و بکدام امر ازین دو مشغول شود که بهتر بود گفتیم که ترک عزت و احتیاط برین تقدیر فرصت است
 تر و یک است که درین وقت اختیار عزت و عبارات و گذاراشتن مسلمانان بظالمان موجب وزر و
 وبال باشد حضرت ایشان بعد ازین سخن تبسم گمان فرمودند که چون خود فتوی میدهند پس اعلیای جبار
 میکنند خدمت مولانا سید حسن باین نقل رفح الملم این فقیر کردند

مولانا قاسم محمد افسانه عالی

از اجلا اصحاب و سابقان و خادمان قدیم از جمله بمبولان و محبوبان حضرت ایشان بودند عزیزان
 آن دیار ایشان را سایه حضرت خواججه گویند در متابعت پیروی حضرت ایشان چون سایه از خود
 فانی بودند و آن حضرت باقی در سایه ای احوال حضرت ایشان خدمت مولانا را ابیاع داری فرموده و ده آن
 ایشان هر صبح پیش برگردن نهاده متوجه بلغمی شده اند و صاحب ایشان یک دو قرص نان در حین
 ایشان می نهاده و ایشان بی فرته اند چون بخانه می آمده اند شب که میان سیکشاده اند و قصه از حسیب
 ایشان می افتاده از غایت مشغولی بطریق خواجگان و غلبه نسبت و کیفیت این عزیزان قدس الله ارحم
 و روح اشباح فراموش می کرده اند که تالی در سبب دارند باطعامی می باید خورد و امثال این حکایات
 از فرمایش کاری ایشان بواسطه استیلا نسبت این بزرگواران بسیار مقبول است که تفصیل
 آن موجب تطویل است نسبت غیبت و کیفیت استغراق و پیروی بر ایشان غالب بود و در روز
 حضرت ایشان در دهی بودند در خمرگاه نشسته و جمعی از اجلا اصحاب و اعزّه خدام پیر من
 آنحضرت حاضر بوده وقت ایشان عظیم خوش بود و رنگ رخساره مبارک حضرت ایشان بقایت توجه
 بوده و سعادت بلند و حقائق از حیند میفرمودند و خدمت مولانا قاسم درین مجلس شریف هر زمان از خود

در حقیقت از ایشان

غائب می شدند و آنحضرت ایشانرا حاضر می ساختند و این حالت مکرر واقع شد آخر حضرت ایشان
 تنه شدند و فرمودند مولانا قاسم گریه داشت که هر که در دایره نشست گمید و دایره می باید گشت قدم از دایره
 بیرون نهدان طریق ادب نسبت حضرت مخدومی مولانا نورالدین عبدالرحمن الجامی قدس الله سره
 السامی از اصحاب حضرت ایشان هیچ کدام را برابر مولانا قاسم اعتقاد نداشتند و ستایش ایشان بسیار
 میکردند بارها میفرمودند که مولانا قاسم درین نسبت همچون اشکنه کرده است در روغن یعنی حضرت بسیار
 او ازین نسبت مملو است را رقم این حمد و در کت اولی که علمیت ملازمت و آستان بوسی حضرت
 ایشان کرده بود از حضرت مخدومی اجازت خواست فرمودند که تو فرمودی و سالی و حضرت خواجہ بقایت کلانند
 و فقیر در آن وقت بیست و دو ساله بود و فرمودند که حضرت خواجہ حال ابطال لبان کتری بردار و مباد آنجا
 روی و زرد طول شوی و اگر البته میروی باید که خدمت مولانا قاسم بسیار برسی و ملازمت ایشان بیشتر
 کنی گفتیم اگر عجز است نموده یا ایشان دوسه کلمه سپارش نویسد باعث التفات ایشان خواهند بود حضرت مخدومی
 تجرست مولانا قاسم این رقعہ نوشتند که بعد از عرض نیاز مندی و سگستگی معروض آنکه خدمت مولومی
 مولانا فخرالدین علی که نسبت بفقیران التفات خاطر بسیار دارد بار روی زمین بوسی ملازمان آستان
 ولایت ایشان توجه نموده است شک نیست که بعین عنایت محفوظ و یادگار این انیت مخطوط خواهد شد
 والسلام و الاکرام البقیع عبدالرحمن الجامی چون در ملازمت خواجہ کلان ولد حضرت مولانا
 عبداللین کاشغری قدس سره در قرشمه آستان بوسی حضرت ایشان مشرف شد آن رقعہ را بخدمت
 مولانا داد بوسیدند و بر پای خواستند و سپر نهادند و ناقیر آنجا بود که بسبب ظاهر و باطن التفات بسیار
 می نمودند و الطاف میفرمودند و در کت ثانیه که باز بعد از ملازمت مستغفرت التفات زیاده
 کردند و سخنان در میان آوردند و از میادے احوالی خود حکایت میگفتند روزی فرمودند که در یاد است
 صحبت حضرت ایشان چنان گرم بودم که در رنستان سرد که از ولایت فرکت بجلازمت آن حضرت
 می آمدم از آب برگ میگشتم نیلما بر پای من میخست و ملازمان هیچ خبر نبودند روزی خدمت
 مولانا در خلوت فقیر را بعضی از دقائق آداب و شرائط صحبت حضرت ایشان تلمیح میکردند فرمودند که
 ملازمت و هنری نیست که ترا مسئله چیز می آموزم لیکن سپارش حضرت مخدومی مولانا نورالدین عبدالرحمن
 آورده و چنان نیاز مندی را چیزی و هر چیزی گویم از حضرت ایشان که دیگری را گفته ام باید که این را از او

حضرت
 در
 این
 رقعہ
 در
 بیان
 حضرت
 بسیار
 است

در
 بیان
 حضرت
 بسیار
 است

که حضرت ایشان شرف اند بر جمیع احوال خلایق و مطلع اند بر ضاع و حقائق آنچه در مدت قسمت سال برین
 گذشته است از افعال و احوال ظاهری و باطنی بر همه حاضر و آگاه بودند پیش از وقوع آن مرابان تنبیه
 میفرموده اند و این معنی مراد و انفس حاصل شده است چون دانستی که حال برین منوال است پس
 باید که همیشه در وقت حضور بحضرت ایشان حاضر باشی و در حال غیبت بدل بحضرت ایشان ناظر
 که درین اوقات که حضرت ایشان را بسلاطین و حکام احتملاط است و مشاغل ظاهری ایشان بسیار
 است ایشان را مجال آنکه طالیان لایفی و اثبات و نوجبات و مراقبات فرمایند نمانده است حالا از
 نسبت حضرت ایشان کسی بهره می یابد که آن حضرت طریق را بطرف زرد بیا رطالیان مستعدان از اقصا
 عالم آمدند چون این سرشته با دنیا فتنه محروم گشته روی بر تافتند خدمت مولانا محمد قاضی علیه الرحمه در
 سموعات خود نوشته اند که در عرض اول حضرت ایشان که فقیر را به بهرات بطلب طبیب فرستادند
 خدمت مولانا قاسم علیه الرحمه در زمان صحت بودند این کسینه را مبالغه نمودند که زود در طبیبی بیاری که با
 دیگر طاق دیدن مرض حضرت ایشان نیست و بسی راه بمشالعه این فقیر آمدند چون طبیب آوردیم خدمت
 مولانا و اوقات یافته بودند مجموع زمان مفارقت سی و پنج روز بود از حضرت ایشان کیفیت فوت مولانا
 پندیده شد فرمودند که روزی مولانا قاسم شش با آمد و گفت من خود را فدای شما میکنم من گفتم قاسم تو مرد فقیه
 و متعلقان بسیار داری اینچنین مکن گفت من آبشار و برین امر بشو برت کردن نیامده ام این کار کرده ام حق سبحان
 قبول فرمود است هر چند مبالغه کرده شد او در مقابل جز این سخن نگفت و برین برقت آن بوده است
 که روز دیگر مرض حضرت ایشان بخدمت مولانا منتقل شده است و از عالم رفته اند و حضرت ایشان چنان صحیح
 شده بود که طبیب حاجت نیفتاد بعضی میخادیم که در حین فوت خدمت مولانا قاسم علیه الرحمه حاضر بود و مانند
 میفرمودند که چون مولانا متخلف شد حضرت ایشان بسبب الین وی آمدند روی در حالت تمنوع بود و حضرت ایشان
 حاضر شد بعد از آن مدت مدید چشمهای مبارک خود را در گوشه خانه دوخته بود و تیز تیزی نگریست ناگاه از گوشه
 خانه صرف نظر کرده توجه حضرت ایشان شد و روی مبارک آنحضرت متصل می نگریست تا وقتیکه انفس
 منقطع شد در آن محل حضرت ایشان فرمودند که پشت را با هر چه در دست از خود رقصوز نظر مولانا قاسم
 در آورند و روی عرض کردند روی از همه روی بر تافت و با توجه شده روی در با جان تسلیم که بعضی
 میخادیم فرمودند که چون مولانا قاسم علیه الرحمه نقل کردند حضرت ایشان قبر مولانا را در محوطه ملایان پیش روی

بهره العالین

در منزل موت

در عرض موت

مولانا علی عمران مقرر فرمودند در آن اثنا گفته شد که بعضی اعتراض کنند که وی عاصی را پیش روی
 داشتندی دفن میکند و حال آنکه گنبد شکیه های مولانا قاسم حمل مولانا علی قاسم با بر بود بعد از آن
 گریبان شدند و فرمودند که مولانا قاسم را درین عالم کسی نشاخت قدر و کمال وی در آن عالم ظاهر
 خواهد شد حضرت امیر عبد الاول علیه الرحمة و در موعوات خود نوشته اند که روز دوشنبه ششم ذی الحجه سنه
 اجدی و تسعین و فغانا تیره در آخر وقت نماز دیگر خدمت مولانا قاسم علیه الرحمة فوت شد بعد از نماز شام
 مشرف ملازمت رسیدم حضرت ایشان رفت کردند و اعمال پشیده و اخلاق حمیده ایشان گفتند
 و فرمودند بقاء و تجرید باطن مثل نداشت ما را حالا که مانده و لحظه سکوت کردند و فرمودند اشتغال بندگی
 از توجه اولی می نماید آقام عزال رحمه الله تعالی فرموده اند سلوک یعنی سیرانی است بی اعراض و اقبال
 مسیرت کالیاله الا الله ترجمه اینست خدمت سیر بر جاشیه این سخن نوشته اند که یعنی از برای تحصیل فناء
 تجرید باطن که مولانا قاسم آن مقصد بودند اشتغال بیک از توجه اولی است بعضی اهالی در تاریخ
 وفات خدمت مولانا قاسم علیه الرحمة گفته اند این رباعی را که رباعی شمع فقر قاسم انوار و چو دیده متلک
 بحر جمع و در بای شود بزان رو که سر شسته بود از تمیض و چو دیده تاریخ وفات او در فیاض کشود

ذکر امیر عبد الاول رحمه الله تعالی

از کبار اصحاب حضرت ایشان بودند و مشرف صهریت و دامادی آنحضرت شرف گشته بودند در
 بادی حال از تیشا پور بلا مرت حضرت ایشان با و از الهز آره اند و طریق رابطه اختیار کرده اند و
 هفت سال متصل پوزش آن نسبت شریفه قیام می نموده اند و بشیر الط آن اقدام فرموده اند و اکثر
 اوقات از آن قبیل بوده است که چون چشم مبارک حضرت ایشان بر خدمت میر می افتاده ایشانرا
 از مجلس سیرانده اند و سخنان درشت می فرموده بعد از هفت سال ایشانرا بفرزند می قبول کرده اند و صبیبه شریفه
 خود را بباله عقد ایشان در آورده و آن شریفه را از خدمت سیر سیر و صبیبه بود پس آن سیرکلان در پی
 او سیر خور و سیر خور و مشهور بود و در خدمت سیر سیر بودند که در آن بادی کاتب که حضرت ایشان بجزر عا
 و در بای وقت من در نیاده از عقب سیر فرم چنان میشد که شب در میان بان موضع سیر سیریم چون چشم
 مبارک حضرت ایشان بر من می افتاد می فرمودند که عجب سیر زاده دون بهت و بی جمیتی که برای طعام
 خوردن پیش من می آئی و با لفضل سوار می شدند و بجای دیگر می رفتند من گریبان گریبان باز در پای ایشان

بسم الله

بسم الله

بسم الله

روان می شد آنحضرت تا هفت سال کشید گاهی بمقتضای بشریت ضعف و فتور واقع میشد باز نوعی نزدگانه
 میکردند که درین طور گرم نمی شدیم میفرمودند که یکبار در حجره خود پادرازا کشیدم و فوطه بر روی خود پوشیدم
 با خود گفتم ای عبدالاول بسیار رسانند که از دولت و ولایت محروم اند تو نیز از آن جمله باش حدیثت
 همین باشد که کشیدی دیگر عیبه نمی شود و لحظه گذشت از تقدی در حجره خود احساس کردم با وجود آن ملالت
 نشدم و همچنان خسپیده بودم ناگاه شنیدم که حضرت ایشان میفرمایند که میر عبد اللادل بفرغعت می خسپ
 که همه کار بارت تمام کفایت شده است با اضطراب تمام از جای جستم و حضرت ایشان را دیدم که از
 حجره من بیرون رفتند و من بدستور سابق همچنان در سوز و گداز و قلق و اضطراب اقدام میفرمودند که
 روزی حضرت ایشان در آثار و عتابهای این بیت خود اندک که بیت صحرا را خست ای پسر تو که شانه آلوده و پوچ
 ملح از گشت تری خوشه ما خوشه بند و هم از ایشان استماع افتاد و در سموعات مجوز نیز نوشته اند که فقیری بطریق
 رابطه مشغول بود و بسبب دوام اشتغال بسیار متاثر و از لوازم آن طریق بسیار شوش و متاعلم بشرت
 آستان نظر و خطاب مشرف گردانیده فرمودند میباید چون من خراب و مست یاد رفاهت خود در دهی
 خودی مدانی این قدر این بشکونم که در آری خدمت میفرزند که اگر برگشت انفسات حضرت ایشان
 این فقیر نسبتی بی واسطه قول و زبان حاصل شده بود و همیشه از راه باطن از آن حضرت تقویت
 و تائید بی واسطه قول و زبان می یافتیم سینه را از آن نسبت الشراحی و دل را الطینانی حاصل بود و
 بود باقی و ما در تزلزلی بودیم تا بر آن گذشت ناگاه بی بسی ظاهر ترک آن تائید و تقویت گردید و در
 مقام خطاب و عتاب شدند و قهر و غضب ایشان از حد تجاوز گشت بمنابیه که نزدیک آن رسید که
 نفس من از رقیبه انقیاد بیرون آید در خاطرم گذشت که یقین میدارم که آنچه از مجلس شریف حضرت
 ایشان حاصل می بود آن حضرت بر آن مطلع بودند و تقویت و تائید آن مدتی سعی می نمودند و اتفاق
 و عتابت میفرمودند اگر آن باستانی بود چگونه است که حال اب و فنی آن نمیدوند و اگر چنانچه درین طریق
 خاص که طریق رابطه است و دخلی داشت چه اضع و زجر میفرمودند و تقویت و تائید نمودند چون این معنی
 بکرات و مراتب در خاطر آمد و زجر و جفای آن حضرت بسیار شد با خود گفتم که روزی قیامت در حشر کبر در جمع
 انبیا و رسل و خواص اولیا خواهم پرسید که این کمینه تفضول امور و اختیارات خود شما کرده بود مدتی نیز از انقضای
 و عتابت میداشتید اگر چنانچه آن هم بود بر موجب آن چه از فقید و اگر چنانچه هم نبود چه است و زجر میفرمودید

بیت صحرا

لغت

بلکه تقویت و تامل کردید چون این خاطر فقیر را مسطر گردانید خود را کجی حضرت ایشان رسانیدم و
از بی طلقتی خواستم که آنچه در دل متمکن شده بود بفرغ عرض رسانم اتفاقاً در ملازمت حضرت ایشان شخصی بود
او را بحسب همی بیرون فرستادند متوجه من شده فرمودند که در جمع انبیا و رسل و خواص ادبیا چرا ایام من
مخاصمه میکنی منت دمار که آنجا من مخاصمه کنم بعد فرمودند که علی که سبب الم و تشویش تو شده است
من ترا کی فرمودم تو احتیاج کردی تدبیر ترا هم تو خود میدانی بعد از آن از تنگداریها فرود آمدند و از روی
عنایت و التفات فرمودند که در امور صبری باید کرد اعتقاد درین نسبت به پیران باید باشد که دانند که بهر حال
ادبش بی نظار است و بعضی را مصلحت نیست که اظهار کنند بے واسطه قول و زبان باید که جواب یابد و فرمودند
که چه غمخ باشد که در مشرق باشد در میدان و در مغرب و از مجموع احوال مرید باخبر نباشد و اگر اقم این حرمت
علیه الرحمه با خدمت میر عبدالاول رحمه الله تعالی در میباید حال در نیشا پور چند سال هم حجه و هم سبق
بوده اند و والدان سیر و از خاص برائی تحصیل علوم به نیشا پور ز آمده بوده اند پیش حضرت میرزا عبدالعزیز
طاهر نیشاپوری قدس سره که چند بزرگوار خدمت میر بوده اند و کمال زهد و تقوی و علوم ظاهره و
باطنی آراسته بوده اند نمند میگرددند و کتب استدلاله و تقاسیر و احادیث میگرددند زاننده چون این فقیر در
بهر قدر شرف آستان بوسی حضرت ایشان مشرف شد خدمت میر عبدالاول بنا بر سابقه قدیمی که بوالد
فقیر داشتند و ملاحظه رعایت حقوق که در میان واقع بود بحال این فقیر بسیاری پرداختند و انواع الطاف
می نواختند و بر دقایق ملازمت و آداب صحبت حضرت ایشان آگاهی ساختند و گاه از مسامحه
حال خود و حکایات میگفتند میفرمودند که چون بفرستادم قسم ملازمت حضرت ایشان کردم و چون آنحضرت
را دیدم همان یک ویدن گرفتار حضرت ایشان شدم و از ترسش طریق را بطرف مشغول گشتم هفت سال
متصل حضرت ایشان با من در مقام زجر و عتاب و سیاست بود و در اکثر اوقات آثار قمر طاهر میشدند و
در شهرهای نوردند و مراجعین آن سوختند و گریختند که با خاک راه بیاور ساختند اکنون در خود می نگرم خود را
فندان کنم زده می بینم که هیچ کار نیاید و هیچ چیز را نشاید بر تو بود که از انفات و عنایت حضرت ایشان ترسان باشی
که در زیر آن قهری و کبری پوشیده است و بزرگواریست حضرت ایشان امید و آری باشی که در ضمن آن

لطف و عنایتی پنهان است

نسخه این سخن خدمت میر عبدالاول خا... رنگ همان سخن داشت که روزی حضرت ایشان فرمودند

و کلام

کسوف سحانه را نسبت به اولیای خود قهری ظاهر است و لطفی در آن مخفی لطف مخفی آنست که میخواهد که آن
 قهر ظاهر حقیقت ایشان را از قیود و لوازم بشری پاک و مظهر گرداند و با جرح سحانه را نسبت با عدل خود
 لطفی ظاهر است و قهری در آن مخفی قهر مخفی آنست که میخواهد که آن لطف ظاهر علاقه باطن ایشان را
 به عالم اجسام استحکام دهد تا با اسطوره گرفتاری بقیود این عالم از شهود آن عالم اطلاق و لذات روحانی
 و معنوی محروم بمانند و قات حضرت میر عبدالاول علیه الرحمه در او اعلی ماه مبارک ذی الحجه سنه شمس و تسع
 بود و کسوف روز که پیش از این از شهرات خواججه محیی و اولاد بزرگ و ارا ایشان رحم الله تعالی

مولانا جعفر رحمه الله تعالی

از خاص اصحاب حضرت ایشان بودند عالم و عال و عارف و کامل و کیفیت بخودی را استغراق بر
 ایشان غالب بود چون نماز قیام می نمودند قرات دور و دراز میکردند و در رکعت و سجود و کشت بسیار
 میفرمودند و در سوره بقره میخواندند و در حقیقت مبارک ایشان آثار غلیظت و جذبات از ایشان
 ظاهر بود هر چند حضرت ایشان خواستند که خدمت مولانا جعفر نسبت باطنی خود را بشغف از اشتغال
 ظاهری مثل زراعت یا تجارت جمع سازند به اسطوره غلبه و استیلائی نسبت استغراق و کیفیت بخودی
 هرگز میفرمودند قتی که این فقیر محله خواججه کفشی در ملازمت حضرت ایشان می آمد احوایا در محوطه ملایان
 خدمت مولانا میر نسبت سکوت و خفگی بر ایشان غالب بود و بقیامت کم سخن میگفتند روزی فرمودند
 که در مبادی حال از تحصیل علوم رسمی و علم گم گرفت و منجذب شد بطریق اولیای شب در خواب دیدم که
 بلازمت حضرت ایشان رسیدم و پرسیدم که بنده کی بخدا رسد فرمودند وقتی که از خود فانی شود چون
 بیدار شدم ازین خواب عظیم تاثیر خدوم و علی الصلیح از جگر آمد رسد برآمدم و قصد ملازمت حضرت
 ایشان کردم و پیش از آن حضرت ایشان را از دور دیده بودم اما بسجادت صحبت نرسیده چون ملازمت
 آنحضرت مشرف شدم فرمودند مولانا جعفر هیچ حمیدانی که بنده کی بخدا رسید وقتیکه در بندگی او از خود
 فانی گردید بعد از آن این بیت مولانا جلال الدین رومی را قدس الله سره خواندم که کعبیت چون تو بودی که
 بود جمله خدا بود پس همچون تو متآمدی که ما در جمیع خدای گداخته در زمان مرض سیه مولانا جعفر حضرت
 ایشان در محله خواججه کفشی فرمودند و بعضی از فرزندان فرمودند چون خبر شدت مرض مولانا جعفر حضرت ایشان را
 به جمیل تام روان شدند تا رسیدن آن حضرت خدمت مولانا نقل کرده بودند بعد از غسل و تکفین و تمیز ایشان

ان حضرت با سایر اصحاب و موالی و الهالی و خواص و عوام شهر هم در محوطه ملایان بر ایشان نماز گزارند و آن روز بهو ابغایت گرم بود حضرت ایشان همراه جنازه بکناره قبر آمدند و حقاقرینوز فارغ نشده بود عتق بر کناره قبر نشستند و این فقیر فرخی خود را یکشاد با اتفاق خادمی دیگر بالای سر مبارک حضرت ایشان سایه بیان ساخته و در سایه بودند تا وقتیکه از دفن مولانا فارغ شدند چون حقا را از قبر بردند حضرت ایشان بدست مبارک خود بند کفن مولانا را از اطراف بالا گرفتند و بید اصحاب که در قبر ایستاده بودند دراز تابوت برد آورده بقیه فرود آوردند بعضی اصحاب ایشان را در محله نهادند و حضرت ایشان از کناره قبر بر قاسم و حافظان قرآن خوانند و این واقعه در شهر سه ثلاث و شصین و ثمانیاة واقع شد ایشنت روز بعد از وفات خدمت مولانا میران الدین خستلانی و حضرت ایشان در آن کفریه بعد از سه روز آشی بزرگ دادند چنانکه هشتاد و گوسفند بخت بریان تنها گشته بودند

مولانا میران الدین خستلانی رحمه الله تعالی

از کبار اصحاب حضرت ایشان بودند در آمدند و در سفر من تحصیل متداوله کرده بودند الهالی میفرمود که در دانشمند مادر زاد میگفتند که مولانا از اهل مولانا عثمان را در دیگر مولانا میران الدین خستلانی را خدمت مولانا قریب چهل سال دولت ملازمت و صحبت حضرت ایشان را در یافته بودند و در سفر و حضر خدمت قیام نمودند میفرمودند که کبار سلطان احمد میرزا در فصل تیر ماه که هوا خشک شده بود دعوت میست سفر ترکستان فرموده و از حضرت ایشان موافقت و موافقت التماس نمود و آن حضرت بے توقف اقبال کرده همراه رفتند و جمعی موالی را با خود بردند و من کی از ایشان بودم و در آن سفر محنت بسیار حضرت ایشان و سایر ملازمان می رسید که هوا ابغایت خنک بود و در چند بار در خاطر افتاد که اگر حضرت ایشان اختیار این سفر نمیکردند بهر زاری مجال مبالغه نبود اکنون اینهمه تشویش نفس ایشان میرسد و خادمان و ملازمان نیز بخت و مشقت افتادند و درین سفر حضرت ایشان را فائده و منفعتی ظاهر نیست هر چند بنفقه این خاطر میگردم منفی نمی شد و باطن پامیر زاد در جنگ بودم که حضرت ایشان را بنی فائده ولی سخته در محنت انداخته و جمیع کثیر را ازین محبت مشوش ساخته بعد از نزول پشاه خیمه به دو سه روز ناگاه غوغا می شد و افتاد که چهار هزار مغول و هزار و یک مجموع کافزوب پرست قصد شاه خیمه کرده اند و ما بین نواز می ناخت آورده و چندین قصبه را ناخسته انده زیر و زبر ساخته و خواص و عوام آن ولایت یکبار رودی کبیر

ایشان آوردند و آغاز نضرع و زاری کردند و گفتند که سیرت اسلطان احمد لشکری مستعد هم آید آورده اند که باین کافران مقاومت توانند کرد و دفع این بلا جز بآفت حضرت شما ممکن نیست و سب را سلطان احمد نیز باضطراب و اضطراب تمام نزد حضرت ایشان آمد و بیل عنایت و حمایت ایشان تمسب شد و حضرت ایشان باچندی از موالی بیرون آمدند و بپایان ایشان رفتند و باخان و اعمان ان لشکر صحبت گرم داشتند و همه را نیز کرده قوی تاشکر کرده و آیدند بپیشاه که اهل آن مجلس تمام تها از گردن بریدن کردند و بصبح اقلند و بدست حضرت ایشان ایمان آوردند و همه مردم خود را باسلام دلالت کردند و مجموع آن لشکر از خرد و بزرگ دزن و مرد و بیست اسلام مشرف شدند و در قریب دو هزار دختر و پسر دزن و مرد و بنده و آزاد و پسر ارشتر و اسپ و گاو و دراز که گوسفند که در آن حوالی و توأجی عادت کرده بودند همه را بحضرت ایشان بخشیدند و آن حضرت اسیران را باجانها و پایا و طمان ایشان فرستادند و در کوش از خدام خود همراه آن لشکر کردند که سافط که ایشان را کلام الله آموزش دادند و کی فقیه که ایشان را علم دین تعلیم کند بعد از آن حضرت ایشان بشاه خیمه مراجعت کردند و از سیرت را اجابت خواسته متوجه سفر شدند خدمت مولانا بمران الدین میگفتند که چون حضرت ایشان یک منزل از شاه خیمه بمانند در راه بقیه خطاب کرده فرمودند مولانا بمران الدین ما محنت سفر از برای امثال این صورت که مشاهده کردید قبول کرده ایم در مرض موت مولانا بمران الدین روزی حضرت ایشان در محل خواجه کفشی در محوطه ایلیا بعبادت ایشان آمدند و در اقامت این حمد و یاد و خادیم دیگر که حضرت ایشان را بر داشته بودند در ملازمت بود چون آن حضرت بر سر بالین مولانا نشستند فرمودند که بپهلوان محمود بپور یا گفته است که هیت جدایی سبب امار از خداداد و گریه هر چه پیش آید م شایدم که بعد از آن فرمودند که جد دو ایماکم بقول

از دست

از دست

لا اله الا الله واقع است تجرید ایمان هر باری که این کلمه را گویند آن توانند بود که سعی نمایند که هر بار که این کلمه تکرار یا بد تجرید سبیل و انجذابی بوحقی بجناب حق سبحانه حاصل شود چون در تکرار این کلمه مداومت ایمنه کنند که بضمون امر جد و اعل کرده باشند و فرمودند که خواجه محمد علی حکیم در تری قدس سره فرموده اند که از مشتمولان جد و ایماکم مفهوم میشود که اگر ایمان کنست میگردد فرموده اند که کنگه ایمان آنست که کسی را بپایان پی خود انجذاب و شوق دوته نماید پس باید که طالب صادق در همه احوال تکرار این کلمه صورت دله شوقی و انجذاب است کسب و له شوق و انجذاب کند خدمت مولانا بعد از این صحبت به شدت در

تکرار صورت

اوقات یافتند و آن حضرت با سایر اصحاب و اعیان و خواص و عوام هم سفر بر ایشان نماز کردند و در
 محوطه تلایان دفن کردند و بعد از ایشان بهشت بود و خدمت مولانا جعفر نقل کرد و در چنانچه گذشت طیبی
 خراسانی که در معاویه مولانا برهان الدین و مولانا جعفر خطاها کرده بود و خطیها زده در آن ایام تقویه
 مولانا جعفر علیه الرحمه در میان بود و روزی مجلس حضرت ایشان در آمد و در غضب کردند و تشنه شدند
 سخنان درشت گفتند و فرمودند تو دو کس مرا کشته که در همه روی سپهر خود نماداشند اگر بر این جفت طبقه آسمان
 و زمین ز سرخ بریزی هنوز قیمت ایشان از آن زیاد است تو همچنین دو کس مرا کشته

مولانا الطف الله حمدانی رحمه الله

ایشان خواهرزاده خدمت مولانا برهان الدین بودند و از کبار اصحاب و مقبولان حضرت ایشان و
 عالم بعلم شریعت و طریقت و همیشه صفت لبط بر ایشان غالب بود و اکثر اوقات بتبسم و خندان بودند
 و دائم حضرت ایشان را بسنخا شیرین تبسم می آوردند و آن حضرت نیز با خدمت مولانا اجماعاً طیبیت
 و مزاج لیکر دند روزی از خدمت مولانا بیدلیل طیبیت پرسیدند که وقتیکه که خدا شوش چگونه زنی
 خواهی خواست گفت سبز شیرین حضرت ایشان فرموده اند که غلط کرده اند البته بعد از چند گاه شیرین
 میورد و پسری میماند و بعد ازین سخن فرمودند که طالبان طریق را باید بایستی است که خدائی بعد از آن
 این بیت خوانند که طیبیت که خدا نیست مایه هوس است به که در راه کن ترا خدائی کس است به خدمت
 مولانا الطف الله حمدانی فرمودند که من در ایام صغر سن که در ولایت خود بودم شبی حضرت رسالت
 صلی الله علیه و سلم بصورتی در غایت حسن و جمال بخواب دیدم و آنصورت همیشه حاضر اول سن بود چون
 بلازمت حضرت ایشان مشرف شدم روزی در اثنا سخن بتقریب فرمودند که مردم گاهی حضرت
 رسالت را صلی الله علیه و سلم بصورت تمامی بینند و گاه درین محل بسوی من تکیه کنند و بمان صورت زیبا
 که من دیدان در خدمت حضرت رسالت را صلی الله علیه و سلم دیدم و مردم ظاهر شدند و بحق مشاهده این صورت
 موجب گرفتاری من شد بخدمت ایشان و هم خدمت مولانا فرمودند که بسیار در دلج که دهی است در
 سغد بمقد بر چای فرنگی شهر در ملازمت حضرت ایشان بودم و جمعی از مولای همراه بود شرح ستا زل شیخ
 کمال الدین عبدالرزاق کاشی علیه الرحمه در مجلس حاضر بود حضرت ایشان از آنجا سخن در میان انداخت
 بودند و از مولای استقار می فرمودند چنانچه در اب حضرت ایشان میبود این تصویر را چیزی میخاطرید عرضه دارم فرمودند که

سخنان این طائفه طور دیگریست تا بیانات ملایانه را گذر آید من خاسوش گشتم و بخود اندیشیدم که آنچه
 بخاطر رسیده نیک بیناید حضرت ایشان چگونه است که قبول نمی فرمایند درین اثنا صورت غصبه
 از حضرت ایشان ظاهر شده سخن در آمدند گویان گویان گرم شدند من خود تفتلی و باری عظیم احساس
 کردم و گمان کردم که صد من بار بر من حمل کرده اند و از غایت ثقل و بی طاقتی من شدم و قوت حرکت
 از من زایل شد درین محل چشم من بر روی مبارک حضرت ایشان افتاد دیدم که روی نورانی حضرت
 ایشان بزرگ شدن گرفت و لب مبارک حضرت ایشان می جنبید و هیچ چیز در آسمان و مفهوم نمی شد
 و چنان بزرگ شد که تمام خانه را زود گرفت و جانی خالی نماند من چنان ترنگ شدم که نزدیک بود که قسم
 بگیرد و این حالت مدتی برداشت تا دیدم که اندک اندک روی مبارک حضرت ایشان بجال خود می آید
 و من سبک می شدم تا بحال اصلی باز آمد و من اندک ثقل تمام خلاص شدم و اهل مجلس ازین احوال
 هیچ خبر نداشتند دم خدمت مولانا فرمودند که در محله خود کفشیه در ملازمت حضرت ایشان بودم گرم گاه
 که دزدی بود که تبه پیر این از حرم بطرف حجره بیرون آمدند و در حجره نشستند حیفه مبارک حضرت ایشان
 در نظر من بسیار حقیر نمود و خاطر گذشت که این همه آثار تصرف در ممالک از حضرت ایشان ظاهر است باین جنبه
 محض عنایت و قدرت حق است سبحانه کج در محطه را این خاطر ناگاه به نسبت این فقیر در مقام عنایت
 و انکساف شدم و سخن در آمدند و باز بچنان روی مبارک حضرت ایشان بزرگ شد تا بجائی رسید که هم
 حجره از روی مبارک حضرت ایشان پر شد و من خود را در گوشه گفتم و تنگ شدم و بدستور سابق حس حرکت
 از من ساقط شد آوازی می شنیدم لیکن فهم سخن نمی کردم و این حال به تطویل انجامید و من بخود شده بودم
 چون بخود باز آمدم دیدم که روی مبارک حضرت ایشان بجال اصلی باز آمده است و هم خدمت مولانا
 فرمودند که در مبادی احوال یکبار در ملازمت حضرت ایشان بجانب ده کما تکران می فرستم و اسپ من
 بنیابت کامل و بد راه بود ازین جهت پیش پیش حضرت ایشان به تشویش و محنت بسیار می فرستم که مبادا
 از بهر ای آنحضرت باز مانع ناگاه حضرت ایشان از عقب من در آمدند تا زیاده بر اسپ من زنده و
 فرمودند اسپ شماره دار نبوده است فی الحال اسپ من بروی راه و از خدمت حضرت ایشان
 تنه اندند اسپ من براه و امی همراه اسپ ایشان رفت و یک گام باز نماند من پیش روی آسود شدم
 و اصحاب که همراه بودند در حقیقت حال اطلاع داشتند و متعجب مانده بودند و بعد از آن تا آن اسپ

زنده بود پس طریقی راه دارد بود هرگز از و کلامی ظاهر نشد و شاهد این احوال سبب مزینین من شد حضرت ایشان

امولانا شیخ اوام انشد ظلال افاضا

از کبار اصحاب حضرت ایشان اند و سا با صل و عقدا امور دنیوی و آنحضرت مفوض بالیشان بود
 از بعضی اعراض استماع اقا که چون شب خدمت مولانا بنمیزل خود میروند زمانی با اهل بیت خود می نشینند
 و طعامی تناول میکنند و چون مردم ایشان سر بر بالین می بینند خدمت مولانا تخفیف سببه تا دم صبح
 روی قبله می نشیند و با تمام تمام سستی را که از حضرت ایشان فرا گرفته اند می و روزند از سخنان خدمت
 مولانا شیخ مذکور چنان معلوم می شد که بخش نفس و فنی و اثبات مامور بودند و میباید این معنی است آنکه در
 در خلوتی بتقریب فرمودند که در یک نفس پنجاه یک نوبت ذکر گرفته میشود با ملاحظه نفی غیر و اثبات مقصود
 و رعایت بازگشت و در وقت قلبی و در وقت عددی بی آنکه نفس کونمی کند یا دل بخفان آید یا اثری بر پیشه
 ظاهر شود روزی در محامه احوال کفیش در محوطه لایان در حجره ای که از طلبه با جمعی از خلص اصحاب بنشسته بودند گفتن
 از تصرفات عجیب و کرامات خیره حضرت ایشان میگذشت و هر کسی نقلی میکرد و خدمت مولانا خاموش بودند
 بخاطر اقا که چه باشد که ایشان نیز درین باب سخن گویند بعد از محظرفرمودند که شما همه از تصرفات آفاستی
 حضرت ایشان گفتید و هیچ از تصرفات انفسه ایشان ذکر نکردید اصحاب گفتند شما کرم کنید و از ان باب
 حکایتی گویند فرمودند که در بسیاری حال که مجاز است حضرت ایشان رسیدم و متعلیمی فائض گشتم جان بسیار
 می گفتم و در اینست عظیم می کشیدم تا آنکه اندک آتاز تلخ مشغولی ظاهر شدن گرفت و بالذات حضرت ایشان
 در روز بروز وقت می یافت تا بعد از چند نگاه بقدر جمعیت خاطر می دست داد فی الجمله نسبت آگاهی حاصل
 شد نگاه حضرت ایشان در اکیفایت بعضی دهات زراعت و غیر آن ادر فرمودند سبب شغل یا امور
 دنیا فتور در عمل باطن آن نسبت اندک اندک ضعیف شدن گرفت و مرا ازین جهت الم عظیم روی نمود
 و حزن تمام در یافت گفتم روم و در دول خود بعضی حضرت ایشان رسانم فرصت نگاه داشتم و در
 خلوتی خود را بچهره حضرت ایشان رسانیدم و خواستم که شما در پیشانی حال خود عرصه داشت گفتم فرمودند
 که مولانا شیخ در طریق خوابگاهان قدس انشاء در احم خلوت در آنجمن اصل کلی است و بنا کار و بار
 ایشان برین است و این اصل ما خود است از آنست که برهه رجال لا یلهیهم تجارة و لا بیع عن ذکر الله
 نسبت شریفه این رنگه از ان محبوب است غیرت محبت مقتضی آنست که محبوب مستور باشد

علا از تمام شهادت
 چندگاه خدمت
 مولانا شیخ در این
 در روز انکه سلطنت
 او یک وقت باقی
 و فیما بر ایشان
 در محامه احوال
 در محوطه لایان است
 ۱۲

محب غیور کی رودادار و که محبوب سب پر و به باشد این نسبت را بپس برده در زین داب این خط
 نمی باشد از آن چاره نیست که این نسبت را با شغل او اشغال ظاهری جمع کنند من بباطن تضرع کردم
 که از جمع بین الامرین عاجز موم درین محل فرمودند که هستی دارید و جمله آرید باشد که حق سبحانه قوتی که است فرمایند
 و کار با بر آید و مقارن این حال تنفاتی کردند که آنچه بعمل نکلف گاه گاه میسر شد بباطن استیلا آورد و توانا
 و شکن شد و دل آن مطمئن گشت و خاطر از درد خلاص یافت و دیگر در همه اشغال و احوال و نوم و لفظ نصب
 العین شد و احوال شد علی ذلک

مولانا سلطان رحمہ اللہ

از اجل اصحاب حضرت ایشان بودند و از دانشمندان تجرد عالم اعلوم ظاهری و علوم این طائفة و اجازت
 حضرت ایشان سفر مبارک حجاز کرده بودند و بر تریات حرین شریفین زاد ہما اللہ شرفا و کرامتہ فانی گشته و باز بلات
 آمدہ میگفتند کہ در بیادی حال روزی بقریہ ماترید میرفتم بلات حضرت ایشان ہر چند در راہ جہد کردم
 کہ خود را بطریق توجہ یا مراقبہ تو اتم جمع ساخت تا با جمیعت خاطر بنظر حضرت ایشان در آیم این معنی دست نداد
 آخر بطریق نفی و اثبات مشغول شدم و ذکر چند با شکر الکلش گفتم تا انک نسبت حضوری حاصل شد حفظ آن
 نسبت کردہ ہمین حضرت ایشان در آیم چون ششم بعد از لحظہ فرمودند گاہی بطریق نفی و اثبات مشغولی
 میکنی گفتم احیانا نمودم چون ششم نسبت ظاہر شد کہ تیرہ شغل نفی و اثبات می باشد از سخن حضرت ایشان
 سر معلوم شد کہ اگر چه حضور مع اللہ کی است اما نسبت حضوری کہ بر ذکر مرتب می شود رنگی خاص دارد
 و نسبتی کہ بر توجہ یا مراقبہ یا رابطه مرتب شود ہر یک علیہ رنگی دارد و فرق کردن میان آن رنگہای گوناگون
 موقوف است بر فراستہ خاص کہ انص غواص را از اولیا اہل اختصاص کہ بویہ بعلم لدنی اندمی باشد و اعلم

مولانا ابو سعید اویسی اہمیت فوائدہ

از اجل اصحاب و بمولانا حضرت ایشان نزدی و پنج سال با شانہ آنحضرت باز گشت و آمد و شد کردہ اند
 میگفتند کہ سبب وصول و پیوستگی من بحضرت ایشان آن بود کہ در بیادی حال کہ بسم قدر فتم و در مدرسہ
 میرزا انجلیک بکینند تحصیل علوم اشغال داشتیم و خاطر خود را بتام بر مطالعہ می گذاشتم ناگاہ بے
 ہمتی ہمراہ مطالعہ و تحصیل کمال و ملالی دست داد و داعیہ درویشیہ بہ صحبت و خدمت درویشان
 در خاطر افتاد از چہ مدرسہ بیرون آمدم طالب علی آشنا پیش آمد گفتم کجا بودی و چہ حال داری گفت

عبدالواحد
 مولانا
 وفات یافت
 سنہ ۱۰۰۰
 سال کہ تھا
 مولانا
 وفات یافت

در کوه نور پیش شیخ الیاس عسقی بودم و حال از ملازمت ایشان می آیم و چندان تعریف وی کرد که مرا بصحبت
 وی میل عظیم شدیم و تبه که بچه باز گشتم در بران قدم روی کبوه نور که انگوی آنجا بود آوردم اتفاقاً گذر من
 بد در مدرسه حضرت ایشان افتاد بودم که آن حضرت نیز از راه رسیدند و بر در مدرسه فرود آمدند من با خود رفتم
 که هرگز ملازمت حضرت ایشان نکرده ام اول با حضرت ایشان صحبتی دارم بعد از آن متوجه کوه نور شدم
 پس از عقب حضرت ایشان بدرسه در آمدیم که با جمعی از اصحاب در صحنه مدرسه نشستند من
 نیز آمدم و روی بپوشیدم حضرت ایشان در صحنه یاران ششم لحظه سکوت کردند بعد از آن سر مبارک
 بر آوردند و مرا مخاطب ساخته این بیت خواندند بیت در کوه چه پیروی بمن باش که امروز معارف
 در جیل نیست که از استماع این بیت حال بمن گشت با خود رفتم اگر حضرت ایشان این بیت از برای من
 خوانند یا بدیدم بخوانند یا حضرت ایشان روی بمن کرده گفتند مولانا ابو سعید این بیت از اشعار
 شیخ کمال خجندی است بیت در کوه چه پیروی بمن باش که امروز معارف در جیل نیست که این گفتند
 و برخاستند و از مدرسه بیرون آمده سوار شدند و رفتند و باطن مرا بنحو دلخیز گردانیدند و من حیران و مضطرب
 ماندم با خود انوشیروان گفتم که حضرت ایشان هرگز نام من نشنیده چه دانستند و این چه بیت بود که بر من خوانند
 و انوشیروان از مدرسه بیرون آمدیم و بطلبه مدرسه پیروان رفتم بیگ پیغام فرستادم که هر چه در حجره من است
 از کتب و اجزاء و غیره با حق طلبه است در آن تصرف کنند بعد از آن رفتم و ملازمت آتانه آنحضرت را
 لازم گرفتم تا مدت یکسال گذشت و درین مدت مطلقاً آن حضرت بحسب ظاهر هیچگونه التفات نکردند
 و انخیزاب و ابتلا من بحسب باطن روز بروز بحضرت ایشان در تیز اند بود و در آن مدت تبریک قبای
 آورده گفته میگذرانیدم که در زیر آن نه پیراهن بوده از آن تا بعد از یک سال آنک اندک التفات
 بحسب ظاهر از ایشان پیداشدن گرفت هم خدمت مولوی میگفتند که روزی از حضرت
 ایشان باری عظیم بر من افتاد و آن موهبتی که زمان زمان بحسب باطن از حضرت ایشان بمن میرفت قطع شد
 و بجز صفت تقصیر مستولی گفتم که هم پاک بود آن بار و قبض تادمت بیت شبانه روز بر داشت
 آخر طاعت شدم از بعض بزرگان شنیده بودم که چون در نماز بتجد پسین بخوانند بعد از آن هر دعا کنند
 مستجاب شود بی دران بے طاعتی بعد از نماز بتجد دعا کرده که خدا یا اگر در نماز من چیزی نیست که مکروه
 حضرت ایشان است آنرا از من بیرون بردا که استعاضا من و حی است که سبب که درین حضرت ایشان

می شوم مرا از میان بردار بالترین آستان دورا فکن امثال این سخنان در مستاجات خود گفتیم مگر بر بیا
 کردیم چون صبح بلازمت حضرت ایشان آمدیم اول سخن که فرمودند این بود که ما چند اشیتیم که کاره
 میکنیم اکنون که شمارا ناخوش می آید و مرگ و دوری خود میجوئید گو بر طرب باش ازین سخن حضرت ایشان
 معلوم شد که آن بار و قبض که بفقیر حواله کرده بوده اند تریبی بوده است بعد از آن هم در مجلس انبساط و آشنایی
 تمام در دل پیداشد و از فواید انقباض خدمت مولوی است این سه رتبه که میزادی افتد -

رتبه میگویند که حاصل این کار و بار ذوق یافت و اتم نیافت است باید که طالبان آنچه بیانات و زوار دات
 و مواجید ذوقین شوند و با از ان ذوقی تمی گشته برای آنچه نیافته اند و باقی مانده است تمام شوند
 چه مقصود به نهایت است آنچه ادوی در بیان نسبت با آنچه در نیافته اند حکم نیم قطره دار در نسبت بد بیا
 محیط پس اگر با آنچه در بیانند فرود دارند و آن آرام گیرند و در ذوق آن بمانند و آن ذوق از عالم بیرون
 رود و بالا آید و در آن محوس باشند و از ذوق و مواجید بی نهایت محروم و اگر بعلوبی درین یافت
 و نیافت گیرند هنوز هیچ نگردد باشند و هیچ راه نرفته

رتبه روزی در معنی آیات سورة الاطلاق می گفتند اول موجودی که یا حی یا قیوم بی واسطه شسته
 دیگر موجود آمد صادر اول بود چون از مبدأ فیاض نظار صادر اول مشابه بود و بزادن لاجرم حق سبحانه درین
 سورة آیه کریمه لم یلد نفی آن مشابهت فرمود و چون حق سبحانه بعد از ایجاد موجودات و اظمار تعنیات در
 مظاهر آئی و کونی بحسب ذات وصفات و اسما و افعال ظهور فرود آید و در آئین ظهوری از مظاهر مشابه بود و بزاده
 شدن لاجرم حق سبحانه درین سورة آیت که یوم و لم یولد نفی آن مشابهت فرمود و چون بعد از ایجاد موجودات
 نوع انسان را حکم خلق الله آدم علی صورۃ الرمن نسخه جا معده و مظهر حجج اسما کرد و انید و ویرا آئینه ذات و صفات
 و افعال بی نهایت خود ساخت از حیثیت جامعیت ویرا مشابهتی و مماثلتی آن ذات یگانه مقدس که آیت

قل هو الله احد الله الصمد صفت او است پیداشد که در آن و هم تصور که فو بود لاجرم حق سبحانه آیت کریمه
 و لم یکن که فو احد نفی آن مشابهت و مماثلت فرمود

در رتبه میگویند که روزی همراه پدر خود مجلس غنچه شمس الدین محمد مولوی رفته بودم در آن مجلس از خواج
 حرق عارسته دیدم و تفسیر آیه شنیدم که هر دو عجیب و غریب بود خرق عارسته آن بود که خواج در عارسته
 آئی و لطافت انتهای سخنی غامض و نکته باریک میفرمودند که بعد از ابل مجلس را بواسطه غموض آن سخن

و آنچه

و عدم دریافت آن نفاسی عارض شده بود و پیشگی میزدند و خواجهر را غیرت آمد فرمودند شایسته میزند و حال
 آنکه من اگر این سخن را بسقف این مسجد گویم تا فرزند و وارثان و آری چون خواجهر اشارت بسقف مسجد کردند زایل
 در سقف افتاد و آن سقف چوب پوش بود و طاق اطراف از چوبها پر آمدن گرفت چنانچه اهل مسجد بر هم ریختند بعضی
 که نزدیک در بودند بیرون گریختند و بعضی که نزدیک منبر بودند و دیدند در را بسته بودند و در را بسته بودند چون
 خبر رسال تر بودم از حاضران زد و در دیدم در را بسته بودم و خواجهر مدتی مدید بر لای منبر سکوت کردند
 بعد از آن باز سخن در آمدند و مردم نیک حاضر و متوجه شدند و تفسیر آیت آن بود که فرزند حق سبحانی پیدا
 احسن کما احسن الله الیک نگوئی کن همچنانکه نگوئی کرده است خدا تعالی بتو نگوئی خدا به بنده آن بود که
 در ازل آزال خدا تعالی ظاهر بود و بنده پنهان پس نسبت به بنده این نگوئی کرد که بنده را ظاهر کرد
 و خود پنهان شد پس تعلیم میدهد بنده را و امر میکند که نگوئی کن همچنان که خدا تعالی نسبت بتو نگوئی کرده است
 یعنی تو نیز خود را بنده و پنهان کن تا خدای تعالی ظاهر گردد

ایمان آورد

مولانا محمد قاضی اراحم الشریکات افاده

از جمله اصحاب و مقبولان حضرت ایشانند و در مناقب و شمائل و حصائص و فضائل آنحضرت کتابی
 تألیف کرده اند سلسله العارفین و تذکره الصالحین در آنجا آورده اند که در تاریخ سنه شمس و
 شاین و شماتت بود که بلازمت حضرت ایشان رسیده شد و دستهای قریب به دوازده سال در ملازمت آنحضرت
 بود و الحمد لله علی ذلک چون خدمت مولانا در ادراک لطائف و معارف مولویه در سل نشاء و احاطه طبعی
 بلند و فنی ارجحند و اشتند لاجرم حضرت ایشان در وقت ادای حقائق و وقایع این طائفه خدمت
 مولوی را بسیار مخاطب می ساختند گفتند که روزی حضرت ایشان از من پرسیدند که باین سخنان دقیق که از ما
 می شنودی هیچ نقصان در آن عقال که از ما بر ما درو آسود و خبر و سالی فرا گرفته بازمی بانی گفتیم سنی
 فرمودند که پس با تو ازین رنگ سخن میتوان گفت از خدمت مولانا استماع افتاده و در سلسله العارفین
 نیز نوشته اند که ایضای ملازمت من حضرت ایشان را آن بود که با طالب علمی کرمانی مولانا نامت الشری
 نام از سوزن لغت بهرت بیرون آمده بودم چون به ده شادمان رسیدیم و دیوار اسطه گرمی و دیوار توفیق
 کردیم نماز و دیگر بود که حضرت ایشان رسیده بیلازمت از منم پرسیدند از کجائی گفتیم از فرزند جد از ان بکایت
 مشغول شدند و آنچه در خاطر بود همه اظهار فرمودند از ان جمله سخن بود که فقیر را سرشته ساخته ازین ولایت

مخاطب

ایمان آورد

می برد آنرا بر وجهی اظهار کرده اند که خاطر فقیر کجاست حضرت ایشان قوی منجذب شده و در اثنا سخن فرمودند که
مقصود تحصیل علوم باشد یا خانیز میسر است و دوران وقت محقق شد که از محققان این فقیر هیچ چیز نیست
الا که آن حضرت بر مجموع آن مطلع اند و همین گشت که حضرت ایشان بر لیاظن خلق اشرفی عظم است
با وجود علم با نیت سیل سفر که نشد که قوی بیسهرات مائل بودم قصد قرشی کردم منع فرمودند و گفتند
بجانب بخارا عزمیت کن و صلح آوردیم تا اجازت خواهم که گفت به کتابت مشغول اند و توقف کردم
لحظه گذشت ایدم که حضرت ایشان از آن موضع که نشسته بودند برخاستند و متوجه این جانب شدند فرمودند
که راست گوید برای درویشی بهرات میردی یا برای تحصیل علم فقیر از غایت درهشت خاموش بودم
مولانا نعمت الله گفت درویشی باش غالب است تحصیل را در پیش ساخته است قسم کردم و فرمودند اگر چنین باشد
نیکی است و دست فقیر را گرفته متوجه با بیان باغ شدند و آنقدر رفتند که از مردم دور تر شدند
ایشان و نزدیک آنکه دست مبارک حضرت ایشان بدست فقیر رسید باز خود غائب شدند و زمانی که غایت
گذشت چون حاضر شدم سخن مشغول شده فرمودند که شاید که خط ما را نتوانی خواندن و آنچه حجب مبارک
خطی بیرون آورده خوانند و در هم چسبیده و بفقیر دادند و فرمودند که کتابت ما را نیکی نگاه داری و آن
کتابت انبیت حقیقت عبارت از صنوع و خشوع و شاکستگی و نیاز است که از شهر و عظمت حق سبحانه
برونی ظاهر شود و همچنین سعادت موقوف بر محبت است و ظهور محبت موقوف بر متابعت سیدالمریدین
آخرین علی بن الصلوٰه اتم ما من التحیات بمنها و متابعت موقوف بر دانستن طریق متابعت
پس بضرورت ملازمت علمای که در اثنان علوم دینی اند برای این عرض می باید کرد و از ملازمت علمای که
علم را وسیله معاش دنیوی و سبب حصول جاه گردانیده اند در باید بود از صحبت درویشان که در قصه
ساع گفتند و هر چه باشد به سخاشی گیند و خوزند پس می باید کرد و از شنیدن توجید معارف که سبب نفعها
عقیده در نزهت اهل سنت و جماعت شود و در باید بود تحصیل از برای ظهور معارف حقیقت که با لایحه
بتابعت محمد رسول الله است صلی الله علیه و سلم باید کرد و السلام بعد از آن باتیش مردم آمدند و فقیر را
اجازت سفر بهرات کردند و فاتحه خوانند و ما را بوجوب اشارت حضرت ایشان متوجه بخارا شدیم مقداری
راه رفته بودیم که از عقب با پیاده دویده آمد و کتابتی دیگر آورد که برای خدمت خواهد کلان دلدار
حضرت مولانا سعد الدین الکاظمی قدس سره نوشته اند که از احوال دارنده رفعتیاز صاحب و توفیق

۲۰

باشند و را نگذارند که بیکاری کنند و بهر که خواهد اختلاط کنند این حفظا بیشتر عظیم کرد و گویند یا تیری بود که بر سینه
مجرور آمدگی دل مشغولت ملازمست آن حضرت شد غایتش قالب متوجه بخارا بود بی طاقت و بی
آرام شدم و در هر منزلی چیزی واقع شد که می باسیت برگشت اما انچه عجب آن بود که در عده سفر از خاطر
بیرون نمی شد تا رسیدن به بخارا شش مرکب گرفته شد و در هر منزلی صورتی واقع شد که آن مرکب
را نفوسم سوار شدن چون به بخارا رسیدم شد در چشم قرار می نمود و چند روز بواسطه آن سفر
موقوف شد بعد از آن چند نوبت دیگر از آنجا قصد سفر کرده مشدم به بار عارضه پیش آمد که مانع سفر شد با آخر
شب لرزه شد با خود گفتم اگر پیش ازین بسفر سعی میکنم نیم ملاکت است بالکلیه و غرض سفر از خاطر بدر کرده
عرض نیز بر طرف شد بعد از آن غمگینت ملازمست حضرت ایشان کردم چون تا شکند رسیده شد بخارا
که بلندگر شیخ زاده الیاس روم چون در ریفه ارادت ایشانم در آخر ایشان را دیده باشم و باطنانومی
اجازت خواسته چه جذب صحبت حضرت ایشان غالب شده بی آرام ساخته است مرکب خود را
با خمیرین کتابها یکی از آشنایان سپردم و میازار آدم که از درویشان شیخ کسی پیدا کنم که بجهای او
بلنگر دم کسی پیدا شد و گفت اللغ خود را بیا رید تا متوجه نگردد شویم فقیر آدم که اللغ خود را گرفته روم
کے میگوید که اللغ تو با خمیرین کتابها گم شده است جمعی بحثن او مشغول اند بگوشه نشستم و سر عجیب
تفکر و بر دم درین اثنا بخاطر افتاد که طبقه خواجگان قدس اشدار و اجم بغایت مردم غیور اند این
مقدار استوالتقات نموده متوجه تو شده اند تو قصد زیارت دیگری میکنی نیک است که ازین زیاده بتو
حضرتی رسیده است در باطن خود ازین غمگینت برگشتم و استغفار نمودم تا گاه آوازے بگوشتم
که مرکب ترا یافت بی هیچ قصوری سر بر آوردم دیدم که مرکب مرا حاضر کرده اند آن آشنا میگوید امر
عجیب واقع شد مرکب ترا در پیش خود بسته بودم بکیا چشم انداختم می بینم که مرکب تو نیست متعجب شدم
و بغایت دشوار است که در بازار تا شکن کسی گم کند آنرا از یاد برای آنکه بغایت غلبه و از دام عظیم
یشود این بسیار غریب است که بی هیچ نقصانی چنین پیدا شود و از شادنی این امر در فقیه کیفیت پر افتاد
فی القور سوار شدم و متوجه مرقند گشتم و بلندگر شیخ زرفتم چون بصحبت حضرت ایشان مشرف شد تمسیم نمود
گفتند خوشی مدی این فقیر را معلوم شد که از مجموع احوال گذشته من خبر داشته اند بلکه آن همه موافق سفر
از پیش حضرت ایشان بوده است و هم خدمت مولانا محمد زکیا گفته که یکبار در مبادی ملازمست این فقیر

این کتاب در
مجلس علمیه
کتابخانه

وقتی که حضرت ایشان در راه با خواجهمی بودند بخاطر آمدن که بطرف مزار خواجہ ذکر یا رورق سیر سے روم چون بیدار گنید مزار آدم پیش آنکه قدم در گنبد نرم کیفی غریب واقع شد که بقیقا روم دوری عظیم و درون خود احساس کردم که در حلقه ساخت نزدیک پاکن رسید که روح از بدن من مفارقت کند در خاطرم افتاد که از صحبت حضرت ایشان آمدمی ولی اجازت حضرت ایشان بزیارت مزار متوجه شدی فکیو نمود فی الحال باستغفار کردم و قدم در گنبد نهادم که ششم چون پیش حضرت ایشان ششم در نفس اول فرمودند نشنیده که کابر گفته اند گریه زنده به از شیر مرده مشاهده این حال موجب زیادتی یقین فقیر شد حضرت ایشان بعضی از اعراف اصحاب میفرمودند که حضرت ایشان وقتیکه مختصر بودند و همی از اولاد و احفاد و خواص اصحاب در ده کمانگران بر سر بلین حضرت ایشان حاضر بودند و برین محل فرمودند که هر کس از مردم حاجیزی اختیار کند از فقر و غنا و سخت متوجه خدمت مولانا محمد شود که اول تو اختیار کن خدمت مولانا معتقد من آن اختیار کردم که مختار حضرت شامست حضرت ایشان فرمودند که مختار ما فقر است بعد از آن بیک از سر کار داران اشارت کردند که چهار هزار شاه رخ میبویا امام محمد به که وی فقر اختیار کرد تا آنرا مایه سازد از برای فراغت فقر که در گردوی خواهد بود خدمت مولانا بنا بر امتثال امر آن وجه را گرفتند و سر بایه معیشت خود و اصحاب خود ساختند

فقیر الفقیران بستان آسی

مولانا خواجہ تاشکندی رحمة اللہ تعالیٰ

از قدمار اصحاب و از اجله و کلا حضرت ایشان پوره اند و در بیادى احوال در تاشکنده مشرف قبول مشرف شده اند بعضی عزیزان از خدمت مولانا نقل کردند که گفتند در بیادى اوقات که حضرت ایشان از خراسان بوطن اصلی مراجعت فرمودند و بامر زراعت مشغولی نمودند من جوانی بودم در سن بیست سالگی ملازمت حضرت ایشان میکردم و آن حضرت بمن التفات تمام داشتند در آن اثناء محضه از اصحابان که داعیه تحصیل علوم داشتند و متوجه سمرقند بودند و او سوسه بلخ کردند که در تاشکنده اوقات ضایع میکنی نه عامی و ناسلامی یا بیچندان گفتند که طبع من نیز مائل رفتن شد با خود اندیشیدم که اگر از حضرت ایشان اجازت سفر طلبم غالب مال آنست که مانع میشوند هیچ به ارزان نیست که قصه ذوق تحصیل و رفتن سمرقند را بر رقبه نویسیم وقتیکه حضرت ایشان غالب باشند در آن موقع که می نشینند بنهم و نود متوجه شوم چون بر مضمون رقبه مطلع شوند من حاضر نباشم مانع نخواهند شد و درین صورت اجازتی نیز حاصل

کرده بام این رقص را نوشتم و بجانها دم در قسم اتفاق آن روز حضرت ایشان بآن خانه در تیاره اند
 من از شام که رسیده اند آن رقص را دیده اند چون خوانده اند از آن صورت متغیر شده آمد و فرموده اند که
 او بزبان قلم با سخن می کند و بجهله از اجازت میخواندیم که چون خواهد رفت و در میان ساعت حضرت
 ایشان متغیر شده اند و این عبارت فرموده که من بیاران تا شنیدی و منسفل اول نزول کرده بود
 میان شام و خفتن بود که صداعی بغایت شدید و تب عظیم حرق عارض شد بمشائخ که مرانی طاقت و
 بی آرام ساخت فریاد و ناله در گرفتیم تا وقت بیکر شد و مردم بیار کردند مریبان مشغول شدند
 یکبار از یاران که باعث کلی بر سفر او بودین کردن مرکب من قیام نمود و خواست که خرچین بر افکند و
 و مر اسوار کند و در آن محل صداع و حرارت من مصاعف شد بترتیب که چند اشتم سرم شگافه شد و
 سیان گش سوزان در آیدم و مشرف بر موت شدم فریاد کردم که اسکی یاران مرا گذارید و روید
 که اسکان حرکت و سواری نماندیم چند یاران با الغه فرستادند که در شب با شایسته کردم که بار ای سخن
 کردن ندا شتم چون یاران نا امید شدند و رفتند با خود اندیشیدیم که غالباً این عارضه از مضر حضرت
 ایشان است که بر متن من راضی شدم درین حالت نیت مراجعت کردم فی الفور صداع و حرارت
 کم شدن گرفت بترتیب که آن وقت حاصل شد که برخاستم و خرچین بر مرکب افکندم و سواری شدم
 و در دست برآه تا شنیدم که هر گامی که مرکب می نهادم تحفیف در آن عارضه دست میداد
 تا وقتی که سواری تا شنیدم رسیده اصلاً و قطعاً از آن صداع و حرارت اثری باقی نمانده بود فی الحال
 منسفل خود رفتم و مرکب خود را بستم و بلا زمت حضرت ایشان آمدم و سلام کردم جواب گفتند
 و قسم کرده فرمودند که بجز بجز بجز نرفتمی که بر من مستولی شدند من بوسیدم و از آن بی ادبی عفو طلبیدم
 عنایت کرده فرمودند برو خدمت را باش که من بعد با تو کار نداریم و امور کلیه در پیش است چون
 حضرت ایشان با تاس میرزا سلطان ابو سعید از تا شنیدم که بوی بجز بجز آمدند تمام مهمات در بنوی بر زب
 اهتمام مولانا خواجه علی نهادند و تمام امور بکف کفایت او دادند و تصرف مولانا در مهمات بترتیب رسید
 که روزی بودی که از قبل حضرت ایشان نسبت رقص بسیار شاه زمان و امرا و ارباب دیوان نوشی
 و بچ احدی را یارای آن نبود که از مضمون رقص مولانا متجاهر فرمودی و در امر شکاک

نوشته شده

شیخ حبیب تجار اشکندی رحمه الله تعالی

از قدر با اصحاب و مقبولان بوده است و حضرت ایشان ترتیب سفره اصحاب تاشکندی به تفضیل کرده
 بوده اند حکایت کرده است که یکبار حضرت ایشان در تاشکند از بعض یاران رنجیده بودند
 متوجه دولت شدند یاران نیز از عقب حضرت ایشان به بنازمند و مسکنت تمام جهت حضرت
 رفتند چون آنجا رسیدند معلوم کردند که حضرت ایشان در دره منار بر سر قبر مولانا سیف الدین سناری
 اند و حجره مولانا اسمعیل فرستاده و در عزیمت مولانا سیف الدین بوده اند یاران متوجه است حجره مولانا
 اسمعیل شدند و در آن محل حضرت ایشان بصفه صمیمیت و جلال متصف بودند هر که از یاران
 قدم در آن حجره نهاد و چشم بر حضرت ایشان افتاد بهیوش گروید و سب در غلطید و فریادیک بان رسید
 که از شریات از مجموع ایشان زائل گرد و آخر الامر مولانا اسمعیل با جمعی دیگر از مخلصان آن دیار
 برخاستند و سوار بر مهنه کرده در خواستند و حضرت ایشان بنا بر التماس آن مخلصان گناه
 یاران را عفو کردند و آثار لطفت و حرمت ظاهر شدند بعد از آن یکیک از یاران بشعور می آمدند و
 بر می خاستند تا همه مجال صلی باز آمدند

از یاران
دولت

مولانا نور الدین تاشکندی رح

از جمله مقبولان و منظوران بوده است روزی حضرت ایشان در محبت ذاتی سخن میگفتند فرمودند که
 با صراطی صوفیه قدس انداز و او هم محبت ذاتیه عبارت از التیاب و تعشقه است بحضرت حق سبحانه
 بے آنکه آنرا سبب و اندام یا موجدی نیستند بلکه سبب و انجذابی است که بر دفع آن قدرت نیاشد و
 فرمودند که از دو پسرک در نواحی تاشکند این نسبت را یافتیم یکی دائم بگرد حلقه میبگشت و از دور
 می نشست و گردن گنج میکرد یک روز صحبت طهارت برخاستم بجای ابرقی طهارت مبارک
 نمود چون طهارت ساختم از وی پرسیدم که سبب آمدن تو اینجا چیست و دیگر در این حلقه میگردی گفت
 من هم نمیدانم لیکن اینقدر میدانم که هرگاه اینجا آیم در باطن خود گشتم و سلی بحضرت حق سبحانه از می یابم
 و خود را از همه بایتهای خالی می بینم و از آن لذت عظیم بدل من میرسد و چون بیرون میروم از آن نسبت
 هستی میشوم و آن پسرک دیگر صورتی بغایت خوب داشت و با اصحاب ما مختلط بود در آن نواحی مردم
 بسیار وی نفاق خاطر داشتند و اصحاب ما را نیز آن مضمون مطلعین میساختند گفتیم که را غدر خواهد کرد و خیره

میالقه کردند و مانند سوزن شد تا آخر در گریه شد و اضطراب بسیار کرد و گفت شمارا درین چه فائده که من اینجا
 نیامدم و در بیرون مردم را تشویش دهم و در کم در کشاکش با ایستها افتد ازین حضور و جمعیت باطنی که درین
 حلقه در خود می یابم و در آنم یاران و دیگران اشتند و معذور داشتند و کار را در سببانی از من پیدا که مغلوب
 این نسبت شد بر وجهی که بار بار راه خانه خودم میگردم و هر گاه که مرا بوی نمی بود و چون خوابم
 که در ویرا کاری فرمایم آن کار کرده بودی یا دوران کار بودی و این بسیرک صاحب جمال که حضرت
 ایشان از وی میگفتند مولانا نورالدین تا شکندی بوده است از بعضی اجلا اصحاب چنین استماع
 افتاده که چون مولانا نورالدین در تا شکندی در میادی ظهور حضرت ایشان بشرف ملازمت رسیده
 دو مهربانان گرامی پیش حضرت ایشان آورده و در اب آن حضرت نمی بود که چیزی از کسی قبول کنند آنگاه
 از وی قبول کرده آمد و بر حاضران قسمت فرموده و در آن ابتدای گفته اند که فائده صحبت این طائفه است
 که کسی را از کم شده وی یا در هند مثلا کسی گوهری قیمتی گم کرده است و خبر ندارد ناگاه بصحبت کسی افتاد
 که از کم کردن گوهر او از کم شده او خبر دارد فائده این صحبت آنکه او حاضر شود به کم کردن گوهر خود و از آن
 متاثر گردد و بعد از آن از کم شده خود خبر یابد این سخن در دوسه اثر عظیم کرده است و بلازمست
 حضرت ایشان را لازم گرفته هر چند وی را اجازت میداده اند و در میگردد اندکی رفته میگفته که مراد درین
 حضرت هیچ حرفی نسبت چیز آنکه گذارند که گاه گاهی دیدار مبارک حضرت ایشان بنیم ویرا داشته اند و
 ویرا بطریق راه یافته است و بود زرش آن نسبت محمد مشغول گشته و در اندک فرصتی مغلوب آن نسبت
 شده است روزی مولانا زاده فرکتی که در آخر فضل دوم ازین مقصد ذکر دی گذشته است بطریق
 مشغولی باطنی مولانا نورالدین اطلاع یافته است با وی از روی خشونت گفته که اگر در وقت نماز
 باین طریق مشغول باشی بودی بکفر میشود زیرا که در وقت نماز باین طریق مشغولی کنی از تکبر حرام
 تا همین بیرون آمدن از نماز سلامت خود را ازین نسبت باز آری و دل خود را نگاه داری دی در جواب
 مولانا زاده این بیت میرسنی لایحه خواجه که نسبت زاده روی که چشم تست اول بود مجبور
 تو بپرست اول که خبر تعرض مولانا زاده و جواب مولانا نورالدین را بعضی حضرت ایشان رسانده اند
 حضرت ایشان بمولانا زاده گفته اند که شخصی را در نماز دل با ملاک و اسباب و عبید و زین و سواشی
 و اینار و سایر اشیا خسیسه میرود کافر نیست اگر بوسنی را دل کمبوسنی مرتبط باشد چرا بودی بکفر شو

از بعضی محادیم چنین استماع افقاد که مولانا نورالدین آخر خود را خدای حضرت ایشان کرده است و
 آنچنان بوده است که حضرت ایشان را در روای اول مرض طاعون پدید آمده است و دانه بزرگ
 بود رنگ از پهلوی چپ که آن اشد و صعب است و خطر آن عظیم ترجه بقلب صنوبری که
 سعدن روح حیوانی و منبع حرارت غریزی است اقرب است بر آمده وی بلازمت حضرت ایشان
 رفته و بنیاز مندی تمام و زخو است کرده و گفته که اجازت فرمایید تا این مرض را بر دارم تیرا که در دنیا
 هیچ امری بوجود من باز آید منیت دور وجود مبارک حضرت شام صید نیز از حکمت و مصلحت و حق سبحانه را
 با حضرت شاکار ادا باز اطاعت حضرت ایشان فرموده اند تو جوان تو رسیده عالم نیده و آنچه داسید با
 و در دل آرزو و آرزوی وی گریان شده است و گفته که امر ایچ ایدری و آرزوی غیر ازین نیست که خود
 غذای این حضرت کم حضرت ایشان و پرا اجازت داده اند و می مشغول شده و بزیر آن بار آور آمده
 و مرض را جذب کرده و بر داشته و آن دانه کبود از پهلوی چپ حضرت ایشان به پهلوی چپ وی
 منتقل شده است و حضرت ایشان بصحت تمام از بستر مرض برخاسته اند و مولانا نورالدین سر بر بالین
 بیماری تماده و بعد از سه روز بچار رحمت حق سبحانه پیوسته بعضی اصحاب که کشف قبور و غیر آن
 از کشف و تحقیق بودند فرمودند که روزی در آن میادی که مولانا نورالدین وفات یافته بود در ملاقات
 حضرت ایشان سواره از شرف گورستان تاشکنه می گذشتیم دیدم که مولانا نورالدین را که در
 کعبه گردید و روی بجانب حضرت ایشان آورد و آن حضرت فرمودند که ای مولانا نورالدین راست چپ
 وی باز گشت در وی بلفظ قبله کرد و وفات وی در شهر سمرقند العین و ثمانیته بوده است که تاریخ

تاریخ

و بایک اول است

مولانا زاده اتراری رحمه الله

از کبار اصحاب و اجداد مقبولان حضرت ایشان بوده اند نام ایشان عمید الله است و مولانا زاده اتراری
 شهرت یافته اند خدمت مولانا زاده گفته اند که چون شرف قبول حضرت ایشان مشرف شدم روزی
 در مجلس مشرف آن بناطرم گذشت چون است که حضرت ایشان مرا سبق ذکر تفسیق نفرمودند و این
 خاطر غلبه کرد ناگاه متوجه بمن شدند و گفتند هر کار مناسب هر کس منیت ذکر مردم دیگر مناسب
 است استعدا دشما پر لطیف است مشر را احتیاج بان منیت و هم خدمت مولانا زاده فرموده اند

که در سبادی حال که بلا زمت حضرت ایشان بپوشتم در خاطر من خلبانی می بود که پیش از آن بصفت
طبقه عشقیان رسیده بودم و چند گاه در زرش طبقه ایشان می نمودم مبادا که اکنون از ربقه ارادت
بیرون آمده ام از روح ایشان گزندی بمن رسد تا در سحر این دغدغه در آورده این دسوسه
غلبه کرد چون صبح بلا زمت حضرت ایشان آدم از من پرسیدند که بکدام طبقه از مشایخ اختلاط
کرده اید گفتم پیش ازین بعشقیان ارادتی میداشتم و خاطر بوزرش طسریق ایشان بسکنا ختم فرمودند
امشب چنان دیده شد که جمعی از مشایخ بزرگ با سلاحهای بزرگ بر گرد محوطه و حویلی ایستادند
و هیچ نوع قوت آن نداشتند که توانید بدرون محوطه در آمدن و تصرف نمودن غالباً بجهت شما
بوده باشد بعد از آن خاطر از دغدغه و سوسه تمام آرام یافت و یقین داشتم که در ظل حمایت و
محایت ایشان همیشه از آفات ظاهری و باطنی ایمن خواهم بود و بهم خدمت مولانا زاده فرموده اند
که یکبار حضرت ایشان بجهت فقیر آمده پنجمی فرمودند و گفتند اسباب طبع از مولانا خواج علی بگیرید در آن وقت
کافی دعوات و دلیل علی الاطلاق مولانا خواج علی بودند چون طعام حاضر شد حضرت ایشان میل نفرمودند
ولیکن بیار آن تناول فرمودند بعد از خوردن طعام حضرت ایشان گفتند که درین طعام بی احتیاطی
رفته است تحقیق کنید و در آن سبب آنکه در بعد از تحقیق مبلغ معلوم شد که در غیر قصوری بوده است
بغایت غضب کرده فرمودند بنابر آنکه غذاست در آن امر احتیاط عظیم واجب است چه برین
آنچه ظاهری شود و از خود در در سالک ظاهر میکرد اند اینهمه بی ذوقها و برایشانها که مشاهده میکنند
اکثر از خوردن لقمهای بریشان است بعضی مخادیم نقل کردند که روزی حضرت ایشان با جمعی
از درویشان در حجره خلصی از اصحاب صحبتی گرم داشتند و از آنوقت حضرت ایشان در مجموع
ظاهر بود تا غایب که هر که آن مجلس در می آمد می نشست و بر کیفیت در می یافت که نمیتوانست
برخواست در آن میان طعام آوردند خدمت مولانا زاده را استغراقی عظیم روی نمود و بیزوجی
از خود غایب شده بودند که هر چند ایشان را تحریک می نمودند حاضر نمی شدند تا گاه حضرت ایشان را
نظر آن جانب افتاد دیدند که کسی مولانا زاده را میخواهد که حاضر سازد و پوی تند شده فرمودند چرا
بی ادبی میکنی گزیدند آنکه هر کس از ما بحسب قابلیت و استعداد خود چیزی اخذ میکند درین ساعت
مولانا زاده از ما بجای مشرف است که خبر از کونین اندارد و اگر تو وانی که اوچ حال دارد و از رشک آن

از مولانا زاده

لذت طعام خوردن از تو رد و پس این بیت خوانند سه این شیوه عشق هر چه بل نبود که این واقع
 هر کجا هست را بنویسد و مشکچه شوی بحالت زنده دلان که سینه هر چه تر المیت کسی را بنویسد که خدمت
 مولانا زاده هم در حال حیات حضرت ایشان اجازت سفر حجاز دریافتند و بعد از زیارت صریح
 شریفین نزد امامان شریفان که امرت بولایت شام آمده و در دمشق اقامت نموده آمدند و در آن
 بلاد در جمع طالبان بوده اند و از آنجا از دنیا رحلت فرموده اند را قم این حرفت بخط مبارک مولانا
 نورالدین عبدالرحمن الحجامی قدس الله سره السامی دیده است که بر ظهر کتابی نوشته بود و در خدمت
 خواججه عبید الله ادم الله بقاره میولانا زاده اتراری و مولانا محمد عبید الله بدمشق نوشته بودند که بعد
 از عرض نیاز مندی التماس آنکه مهت بران دارم که در آخر حیات از آلاشی که کنیزان بالایش کردن
 موجب حیا باشد باید که مخانی حاصل شود و السلام

مولانا ناصر الدین اتراری رحمه الله تعالی

از جمله خادمان و مقبولان حضرت ایشان بوده است و وی بلاد خرد مولانا زاده اتراری است وی
 گفته است که در اوائل حال که هنوز اهل سمرقند حضرت ایشان را نشاخته بودند جمیع از طرف تا شکنند
 آمده بودند و بعضی از شمال و صفات و غوارق عادات حضرت ایشان نقل میکردند و امور عبید
 غریبه میگفتند از استماع آن حکایات که جز علامت ارباب ولایت ننوآمدند و خاطر ما بجانب حضرت
 ایشان انجلیبی واقع شد ما بواسطه آنکه دل سگی از مظاهر جمیله متعلق بود توقف روی نمودیم چون
 آن اخبار متواتر شد با وجود گرفتاری خاطر در توجه بدان صوب جازم شدم و با جمعی از طالبان
 این طریق تا شکنند آمدیم در آن محل حضرت ایشان در باغستان بودند که از کوه پایدار تا شکنند است
 چون بملازمت رسیده شد انچه می شنید زیاد از آن برای العین دیده و بعد از چند روز که فصل بهار
 نزدیک بود خاطر مراجعت غالب گشت و خار خار عشق آن جوان دل را بی آرام ساخت و در سحر
 که در سیر و تاشائی پشت کو که چنانچه عادت اهل سمرقند است روزی نو روز حاضر باشد ملاقات
 آن جوان در آن وقت و در مجت اجازت خواستن بملازمت آمدیم و در نخست مراجعت حینتم اجازت
 ندادند و چون مهبل نمود روز شدیم در آن جوان در سیر پشت کو که مرا ملول ساخت و حزن عظیم
 فرود گرفت و حضرت ایشان با جمعی از اصحاب سوار شدند و بی می متوجه گشتند و مراد در رکاب همایون خود

عبدالله
 عیون

همراه برزند و در آن سیر صحرا دل اصلاحی کشود که بجانب آن جوان و میراب که یک میل عظیم داشت
 و من ازین صورت بغایت نخل منفضل بودم تا گاه در آن صحرا لاله زاری رسیدند و از نیت اسپ
 دست مبارک فراز کردند و لاله فرا گرفتند و بدست من دادند و فرمودند که مولانا ناصر الدین شرم نما
 که درین صحبت و صحرا لاله زار با جوان و سیر لب آب که یک کبی چون حضرت ایشان اظهار این معنی
 کردند من از فرق تا قدم غرق افعال و تشویق گشتم و عظیم نخل و شرم مسار شدم حضرت ایشان چون
 آن حالت از من مشاهده کردند فی الفور التماس فرمودند که علاقه محبت آن جوان از دل من بکلی
 منقطع شد و بجای آن محبت حضرت ایشان ثابت گشت و هم وی گفته است که چون سلطان ابوسعید
 مرزا سمرقند را فتح کرد و حضرت ایشان با سه عای وی از تاشکند سیر کردند روزی صحبت اختیار
 منزل در محلات و باغات بیرون سمرقند سیر میکردند آنکه بچله خواججه کفشیه رسیدند و آن موضع را سپید
 و من در آن سیر ملازم بودم چون شب درآمد حضرت ایشان با ستراحت مشغول شدند و مرا در خاطر
 افتاد که آن حضرت امروزه تر و بسیار بنمودند و میدانم که کوفته و مانده شده اند و من بخود آن جرات
 و بی ادبی ندارم که بگویم حضرت ایشان پیش رویم و خادمی کنم چه باشد که از حضرت ایشان امر شود
 که بخندست بعضی از خطور این معنی انتظارا شارقی می بردم ناگاه فرمودند مولانا ناصر الدین توبه بگو
 و مانده شده و اگر نه خدمت و بیخاست چون این قدر اجازت یافتیم بر چشم و بنیست شتا فتم وی گفته است
 که در آن صباری که از سمرقند بجلازم حضرت ایشان تاشکند رفته بودم آنجا دانشمندی بود و درین
 منطق منفرد و در سایر علوم ریاضی تبحر مولانا میر جمال نام که در کسوت قلندری می زیست و کینک
 می پوشید و نماز تنگ گذارد و در ارتکاب محرمات بغایت دلیر و بی حیا بود و سنک طریق مشایخ و طائفه اولیا
 و در آن اوقات غیبت و همت حضرت ایشان میکرد و ستمان بے ادبانه ناشایست میگفت
 روزی در جمعی اقدام کردی آنجا بود و نسبت بحضرت ایشان سفاهت میکرد و خباثت می نمود
 چون مرا دید و میدانست که از چله خادمان حضرت ایشانم آغاز تعرض کرد و گفت شما معتقد کس
 شده اید که نه علم و امدت نه حال نه ذکر نه خلوت و من امروز بجلوس امی آمدم و پنهان از دور در آن تنگ
 بیخیزم و بروی حکم کسی که فلان طعام و حلوا برای من ترتیب نماید تا شادانمید که او را هیچ باطنی و حالی
 نیست و کار او هیچ اصلی و معنی ندارد و من از هر زده و دزدان آن عظیم سبک وقت شدیم ولیکن در

مقاله

مقابله و غیر سکوت صحبت رییم روانی پر خاستم و از آن مجمع ملول بیرون آمدم و متوجه حضرت ایشان شدم و وی متعاقب من با سه طلبه علم که ایشان نیز در مقام منزل و طرائف و تعرض و سفاهت بودند در رسید و بانفاق مجلس حضرت ایشان در آمدم و من بغایت در بار بودم که مبارک آن سفیدی حیاتی و بی ادبی کند چون نشست پیش از آنکه سخن آغاز کند مقداری تنگ از آستین کتیک پنهان از حضرت ایشان بیرون آورد و در دهان نهاد و خواست که فرد بر دو در گوی وی محکم شد و راه نفس بروی سینه گشت هر چند سعی کرد و جبهه نمود که بگوید وی فرود میسر نشد آخر مال بر روی گشت حضرت ایشان فرمودند تا شسته حکم بر گوی وی زدند و آن تنگ از گوی وی در میان مجلس افتاد همه حاضران بر زمین ریختند و بشا به محل منفصل شد که صفت نتوان کرد و در آن خجالت و انفعال باشا گردان از مجلس حضرت ایشان بیرون آمد و این قصه در ولایت تا شنید شهرت یافت در آن دیار فصاحت شد و دیگر آنجا نوشت بود از آن دیار فراتر بود و در گسی از وقتان

هند و خواجہ ترکستانی رحمہ اللہ

از جمله مقبولان و منظوران حضرت ایشان بوده و از جمله قدماد سابقان اصحاب و وی جوانی بوده است سپاسی از شیخ زاده های ترکستان که حضرت ایشان بوی التفاتی نموده اند بشغله از اشغال امر فرمودند و از وی احوال غریبه و آثار عجیبه ظاهری شده است تا آنکه روزی حضرت ایشان در یاد صحرائی دیده آمد که چون درغان بلند پرواز در روی هوا طواف سیکرده است حضرت ایشان را این طور از وی پسندیده نیامده است در غضب شده اند و آن کیفیت را از وی سلب کرده اند و وی از هوا چنان بر زمین افتاده است و اعضای وی کوفته شده بغایت بی نسبت و اجنبی گشته است بر خاسته و در مقام معذرت و نیاز مندی شده و سر بر پای مبارک حضرت ایشان نهاده هر چند زاری و نصرت نموده هیچ سود نداشته و قرب کیسال این بی التفاتی از حضرت ایشان نسبت بوی واقع بود آخر الامر هند و خواجہ بی طاقت شده و آغاز خشونت و بی ادبی کرده و حضرت ایشان گفته که نسبت و حالت مرا غارت و تاراج کرده ای اگر بمن باز سید پیدیا و لا حضرت شمار می کشم و اگر بر حضرت شما دست نیاید خود را می کشم باین سخن بهم التفات نکرده اند و وی دائم در کمین می بوده است اتفاقاً دست قتل را وقت آن حضرت را در کوهی باغی پیاده و تنها یافته است کار در حضرت ایشان کشیده و در آن

داستان الجنبی

در صفتی که مغزی و لمجاسی نبوده است حضرت ایشان بطریق خلق و بسبب شکل بصورت شبانه
 صحرایی شده اند که طاقیه بره پر سومی سیاه بر سر داشته و قبای ایشان سفید و در بره رضایی سطره شبانه
 در دست چون وی فرودی جنبی دیده دست و کار و نگاه داشته متعجب گشته و بر جای خطاب
 فرود آمده و حرکت دست و پای وی تمام رفته حضرت ایشان کار و از دست وی فرار گرفته اند و بصورت
 اصلی معاد دست فرموده تبسم کرده گفته اند که اگر من فرابین کار و کشم چه میگوئی وی پیش حضرت ایشان
 بروی بر خاک مالیده و زانرا فرود گرفته و بغایت بدر دل نالیده آخر حضرت ایشان بوی هم کرده
 و باز او را بر سر کار آورده و وی بر دست مبارک حضرت ایشان عهد کرده که دیگر امثال آن حرکات نکند
 و کرامات و خوارق عادات را بپوشد و در خفای آن حسب المقدور بکوشد تا هم این حروف در سر قند
 از بیخیزی باشکوه که از نبی اعمام حضرت ایشان بود این حکایت شنیدم آن عزیز فرمود که من در جوانی
 هندی و خواجه را دیده بودم و بادی صحبت داشته جوانی و حیه باهلیت بود آثار و جذبات از و ظاهر
 در این رباعی از وی یاد دارم که میخواند رباعی بر لفظ بصورتی رخ دوست بینم در آئینه بروی تو
 همان دوست بینم بود دیده نداری که به بینی او را درونی از سر تا قد است او شبین

مولانا امجد علی سمرقانی رحمه الله

از جمله سابقان اصحاب و مقبولان حضرت ایشان بوده است و وی فرزند خدمت مولانا سیف الدین
 منار است که از کبار اصحاب خواجه بزرگ قدس الله سره بوده اند و ذکر ایشان در مقاله این رساله
 گذشته است و خدمت مولانا سیف الدین را در فرزند بوده است هر دو عالم و عامل و قائل و کامل
 فرزند بزرگ ایشان مولانا سلیمان فرگنه است که از تلامذه حضرت خواجه محمد یار ساقدس سره بوده است
 و اجازه که خواجه بر او کرده بودی بجز حدیث نوشته اند نظیر این ضعیف رسیده و آن انبیت که از خط
 مبارک خواجه نقل فرماید تینا بدم سجانه و تعالی صاحب هذا الخیر و صفوة الاقران مولانا سلیمان بن مولانا
 سیف الدین زید توفیق و رحم الله و والده فی مجلس سمعوا علی هذا الفقیر من الاحادیث النبویه و الموارث المصطفوی
 صلی الله علیه و سلم و طیبوا الاجارة العامة فانقذوا الفقیر ایجابا لمسئله من هذه الابیات فالاربعه مقبلسا من
 کلام احد اکابر السلف رحمهم الله در منی غتم جمعین ابیاست اطلانی اجریتم لکم سماعی و ما صنعت
 من کتب الحدیث + انجرت کل ذی دین و عقل و یرید العلم لطلب الحقیق + علی شرط الاجاة محققو +

اطلاق

من صحبت و انظار اخلاقی و اولاد حکیم مقبولی و کتایب کثیره متوالیه من رب مغیث که کتبه العبد محمد بن محمد
 بن محمود الحاقظی النجاری بوم السبت الثانی من رجب الآخر سنه تسع عشره و ثمان مائتة حاد و معلیاً
 و مسلماً اولاً و آخراً و باطناً و ظاهراً و فرزند دوم مولانا سیف الدین مولانا اسمعیل است که از قدما در صحابه
 ایشان بوده است پشیده نماند که بچنان که در میان اصحاب حضرت خواجہ بزرگ قدس سره
 چهارم مولانا سیف الدین بوده اند که اندکی از احوال هر یک در ذکر مولانا سیف الدین مناری ابراهیم
 یافته در مساک اصحاب حضرت ایشان نیز چهار مولانا اسمعیل بودند و ششم از احوال هر یک در ذکر
 مولانا اسمعیل فرزند مولانا سیف الدین ایرادی باید

اما اول مولانا اسمعیل فرستی است فرزند مولانا سیف الدین مناری و دی در بسیاری از امور حضرت
 ایشان در تاشکن شریف قبول نسبت شرف گشته وی فرموده است که در بسیاری احوال به نسبت
 ملازمت حضرت ایشان از فرکت تاشکن آدمم و حضرت ایشان بایر ملاحظه نسبت ارادت
 پیرم حضرت خواجہ بزرگ قدس سره با غیر آن خاطر شریف بجانب این ضعیف مصروف داشتند
 و در مقام تقدیر و عنایت شدند و دم در آن مجلس بمن التفات حضرت ایشان بنی بزرگ و جمعیتی نوی
 حاصل شد و موجب سرور و انبساط باطن گشت چون شب خواب کردم در خواب چنان دیدم
 که بازمی سفید بر دست راستم و مرا آن بسیار میل و محبت بود ناگاه از دست من برید چون از خواب
 بیدارم قضی و لال عظیم غالب شد و از آن نسبت و جمعیت خاطر اثری نماند در وقت سحر که محل انعقاد
 مجلس بود ملازمت حضرت ایشان آدمم و بقایت ملول و غمگین بودم حضرت ایشان لال ملول و غمگین
 پرسیدند که سبب لال چیست من خواب خود را عرض کردم فرمودند تغییر این خواب آنست که شما را
 در محبت نسبت خواب حاصل شده بوده است چون خواب رفته ای آن نسبت ای چیزی که با کوب
 معارف و سفید حقائق میتوان کرد و صورت باز که از اسباب سفید است دیده شده غمگین میباشد
 شاید که با بدست آید و مقارن این سخن التفات فرمودند که هم در مجلس جمعیت و نسبت خوبی ظاهر شد
 و آن سخن و لال با انبساط و انشراح باطن تبدیل شد و سرور عظیم حاصل گشت بعد از مشاهده این احوال
 دیگر از ملازمت حضرت ایشان هرگز جدا نتوانم شد و سبب وصول و میوستگی من بحضرت ایشان
 این بود حضرت ایشان فرمودند که مولانا اسمعیل فرستی ازین جهت که سپهر مولانا سیف الدین مناری بود

خاطر بایست مصروف داشت تا اورا نسبتی خوب و جمعیتی قوی حاصل شد بعد از آن ایجابی باشید و دیگر
 از اجابت توانست شد و جمعی دیگر نیز میباشند و صحبت منفعده گشت بهمت کفایت مایحتاج این جماعت
 بحسب ضرورت بامر زراعت و سرانجام آن می بایست کردن تا جمعی توانند که بفرغت مشغول باشند
 خاطر ایشان نسبت بایستخاض ضروری متفرق نشود بسبب اشتغال بدنی و تحصیل آن درین بود چون
 بقدر دنیار و تجویز کردیم بیکار روی او در تمام فرد گرفت و آخر الامر ازین محقر خلایک کارخانه اولاد در راه یافت
 خدمت مولانا اسمعیل فرنگی فرموده است که روزی جمعی از اصحاب حضرت ایشان در فرکت بمنزل این
 فقیر بودند و صحبت بقاییت خوش میگذاشت درین محل در خاطر همه افتاد که چه سعادتست بودی اگر حضرت
 ایشان درین محل درین منزل تشریف داشتندی مقارن این حال حضرت ایشان از ناشنیدن و آیدند
 و باین مجلس درآمدند و آثار کفایت عظیم از بشیره مبارک حضرت ایشان ظاهر بود چون نظر حضرت ایشان
 بر بیاران افتاد و همه را بر جمعیت خاطر دیدند این بیت خواندند طلیت بر شکر غلطیدای سودا بی ان
 از پراسه کورسے صفر ایان کو حالتی قوی در باطن اصحاب ظاهر شد که همه یکبار غالیب رند و مدتی آهوش
 افتاده بودند بعد از آن یک بافتات حضرت ایشان بشعور رسد آمدند تا همه برخواستند و هر یک
 را کیفی عظیم دریافته بود و اثر آن در باطن بعضی ناسه روز باقی بود و در بعضی تا یک هفته و در بعضی
 ناده روز و زیاده بحسب تفاوت استعداد و قابلیات اما دوم مولانا اسمعیل قمری
 است دوی دانشمندی متقی بود از ترکه تبریز که از بهرات بسمرقند آمده بود و ملازمست حضرت ایشان
 اختیار کرده و اکثر اوقات همراه حضرت ایشان سواره می گشت و حضرت ایشان در مجالس گاه گاه
 با وی مذاکره علمی میکردند بعضی از اصحاب چنین میگفتند چنان می نماید که نسبت علیه بر مولانا غالب است
 و از نسبت باطنی این عزیزان تاثری چندان ندارد روزی حضرت ایشان در قره شادمان در حجره
 نشسته بودند و مولانا اسمعیل قمری یا جمعی از اصحاب و خدام حاضر بودند و حضرت ایشان شرح عربی
 شیخ سعید فرغانی که بر قصیده نامیه فارسیه نوشته است بخط مبارک حضرت خواجہ محمد باقر ساقی سمرقند
 پست داشتند فرمودند که بخوانم که این کتاب را بخط نسخ نیکو نویسیانم که در سفر اقامت با من باشند که کم
 از اهل مجلس خط نیکو دارد دید چیزی نویسد که من بجمع خط که مرا خوش آید این کتاب از وی نویسیانم پس فرمودند
 تا کاغذ در اوت قلم آوردند چون خط نسخ فقیر که راقم این حرورم بقدر صورتی داشت خواستم که یک بیت

حسب حال خود نویسم و این بهانه در ردول عرض کنم دست فزانه کردم کلمه و کاغذ بردارم مولانا امین
قرنی با آن که حظوی سوره قی داشت مبارکرت نموده کلمه و کاغذ را بعتف از فقیر در برد حضرت ایشان
قصه فقیر مبارکرت و عنفت مولانا را دیدند و وی بختی شکسته نامطیوع این حدیث موضوع را نوشت
که زرخیاتمه و در حجاب بر نیاست و بدست مبارک حضرت ایشان داد چون حضرت ایشان آن خط
نا درست و آن حدیث غیر صحیح را دیدند بیکار شدند شدند فرمودند مولانا امین شانه صحبت هر روز ما
پیشکش بوده اید که آرزوی غیبت کرده اید اکنون چیزی در در مدینه شهر بندین نشینید تا آنکه از دست هر روز
خلاص باشید و از این مجلس مولانا امین را همراه مولانا الطفت الله و مولانا سلطان جمعی از سواس
بشهر فرستادند تا ویرا در مدینه که حضرت ایشان در شهر ساخته بودند اجلاس کردند و و از دوام
صحبت و ملازمت محروم شده اما سوم مولانا امین کسی بودند و وی مولویت و الهیت
تمام داشت و از حضرت ایشان به تعلیم مشرف شده بود و آثار شغولی باطن از دوا هر سه نمود
و وی نیز از ترکه تبریز بود چون از خراسان براه مولانا امین قمری رفته بود و در میان ایشان اشتراک
اسمی بود اندک اصحاب دیدار برقا بقمری همی گفتند و آن مشهور گشت و حضرت ایشان در میرا بعد از
چند سال که در دست و ملازمت بود تا بشکند فرستادند تا در مدینه که آنجا ساخته بودند با مر
تدریس قیام نمود و بقیة العمرا اقامت فرمود اما چهارم مولانا امین ثالث بود و وی طالبی
خوش طبع بود که کتب متداولات در زبیده بود و اکثر کتب مشهوره دیده از بهرات علی به ملازمت حضرت
ایشان بچند آمده چون در آن اوقات مولانا امین قمری همی هر دو در ملازمت بودند و از اصحاب
تیسین را ثالث گفتند و این لقب شهرت یافت بعض اصحاب گفتند که چند روز پیش آمدن دی بچند
روز به حضرت ایشان فرمودند که مردی قابل برای من می آید و در همان ایام مولانا امین ثالث از
بهرات در رسید و حضرت ایشان بوی التفات بسیار کردند و اتفاقاً در آن مجلس با کفش آگوستینی پیش
حضرت ایشان بود یک خوشه برداشتن و بدست دی دادند و تقارن آن حال در وی تصرف کردند
که حال بر وی گشت و چون بجای خود نشست کیفیت غیبت و پیچیدی کمبشا به بر وی غالب شد
که خوشه آگوستینی دست وی در کنار او افتاد دست از غیبت و پیچیدی داشت بعد از آنکه بشوید که حضرت
بسیب و بخت بر اعنت داشت و وی مردی تناد و قوی کل بود و در ملازمت حضرت ایشان خدمات

مردانی نمود و تا حضرت ایشان در قید حیات بودند و حضرت حاضر بود و بعد از حضرت ایشان بجای
 حجاز علمیت کرده چون در حرم که به نیت مجادرت اقامت نمودند در آن ارض مقدسه از دنیا رحلت فرمود
 قائم در ذکر تاریخ وفات حضرت ایشان و کیفیت انتقال و ارتحال آنحضرت
 از دار دنیا بدار آخرت در یک تانیه که در اتم این حروف نسبت آستان بوسی مشرف بود روز
 و شنبه بیست و چهارم ماه ربیع الآخر سنه ثلاثه و تسعین و ثمانیایه در سن شریف خود هشتاد و نه سال
 اثنانگشتند سه سال و چهار ماه دیگر بود تمام می نمود و او ابتداء مرض حضرت ایشان عهده محرم الحرام سنه
 خمس و تسعین و ثمانیایه بود و انتقال به دارالقرار در شب غنیمت و تم سلخ ربیع الاول این سال
 واقع شده که جلایایم من حضرت ایشان هشتاد و نه روز بوده باشند پیش از انتقال این روز ده روز فرمودند
 اندک اگر حیات باقی باشد بیخ ماه دیگر را هشتاد و نه سال کامل میشود و سال عمر نبود در می آید بعضی
 فرمودند که در آنکه نیت ایشان هشتاد و نه روز بود و اتم سال عمر آن حضرت گویند آنست که تحقیق معنی
 آن ندرست که می یوم کنارت سنه کرده اند خدمت مولانا ابوسعید ادهبی که در دست عرض و نقل
 حضرت ایشان قریب روز حاضر بوده اند و به خدمت و ملازمت بر او دست می نمودند چنین فرمودند
 که شب چهارشنبه بیستم ربیع الاول سنه خمس و تسعین و ثمانیایه تحویل حوت بوده در روز چهارشنبه
 حضرت ایشان از محله خود که کفشیه بجهت راه کمانگران روان شد و در بیابان مطهر فوجیان تزلزل
 فرمودند شب شنبه آنجا بود و در صبح پنجشنبه خواستند که از راه مصر منوجه کمانگران شوند بسبب افتاد
 مرض و غلبه ضعف آن روز آن شب در مصر ماندند و صبح جمعه بجانب کمانگران روان شدند
 و در راه زمان زمان توقفت می نمودند و نقطه نقطه کفش میفرمودند تا در خفن شب شنبه بود
 که کمانگران رسیدند و بوقت روز تمام آنجا بودند و از صبح جمعه تا آخر روز هر ساعت ضعف
 آن حضرت زیاده می شد و در وقت آن سه ماه که مرض بودند در حفظ اوقات صلوات گویند بابت
 عظیم داشتند و همیشه اهتمام تمام می نمودند که ناله در اول وقت گذاردند و خصوصاً در ایام غلبه
 ضعف و اشتداد مرض و چون ضعف نهایت رسید و آن نازشام شنبه در ربیع الاول بود فرمودند که
 نازشام شده باشد بر من رسانیدند که شده است نازشام را باشارت که از دنیا در وقت ناز
 شام اینک که شسته بودند بسیار حضرت ایشان منقطع شد و سحر از رحمت حق سبحانه و تعالی

در راه

چون حضرت ایشان را فقیر نموده است و آن وقت پیشین را در جمعه بوده است پس از زنده و در آن
 هم قند زلزله عظیم شد و بخار بر فراخته و در آن وقت مرقوم در مسجد جامع بوده اند اکثر خلق از تصویب
 من آن حضرت خبر داشته اند چون آن علامت عظمی دیده اند جایز نموده اند بآنکه حضرت ایشان را
 سورتی واقع شده است بعد از نماز جمعه مجموع خواص و عوام از شهر بیرون آمده اند متوجه کما کنان
 شده اند وقت نماز حضرت در حین انقطاع نفس مبارک حضرت ایشان کبریا را دیگر زمین لرزیده است
 و زلزله شدید و زخمی نموده واقع شده و میرزا سلطان احمد با همه ارکان دولت و اعیان مملکت
 وقت غروب از شهر به کما کنان رسیده اند و میرزا عبدالعزیز از شام حضرت ایشان را در یافته و نگاه
 در روز شنبه میرزا در پیش محمد زخان قجیل تمام از پیش میرزا آمده و نش مبارک حضرت ایشان را در محضر
 رسانده متوجه شهر شده اند و تا نزد پیشین را بجا خود کفشی آورده اند فی الحال بغسل و کفین مشغول گشته اند
 مجموع خواص و عوام شهر و ولایت در محوطه نایاب بر حضرت ایشان نماز گزارده اند و هم در آن محوطه
 دفن کرده اند و اولاد بنبرگوار حضرت ایشان آنجا عارت عالیه طرح نموده اند و قبر مبارک آنحضرت را
 بر بهترین وضعی ساخته و پر راخته اند بعضی از اعزّه اصحاب که در حین ارتحال و انتقال حضرت ایشان
 حاضر بوده اند و بعضی دیگر که از حضرت خواجّه محمد محیی رحمه الله تعالی شنیده بوده اند چنین نقل کرده اند
 که چون نفس مبارک آنحضرت نزدیک با انقطاع رسید و آن میان شام حضرت بود در این خانه شمع
 بسیار از روشن شده اند و خانه بقاییت روشن بود در این حال ناگهان مشاهده افتاد که از میان دو آید و
 مبارک حضرت ایشان نوری چون برق لامع بد چشم خیزد چنانچه شمع آن نور همه شمعه را که در آن خانه
 می سوخت مغلوب دستور گردانید و هر که در آنخانه حاضر بود آن نور را مشاهده نمود و بعد از آن حضرت
 آن نور نفس مبارک حضرت ایشان منقطع شد علی الله تعالی در جبهه فی علسین من الرحمن القوم علیهم السلام
 و الصدیقین و الشهداء و الصالحین روح الله روح اسلافه و حلول عمر اطفاله و حضرت محمد ص
 مولانا نور الدین عبدالرحمن الحامی قدس سره السامی از برای حضرت ایشان عرض فرموده اند
 و در تاریخ وفات آن حضرت غرض است از قطع نفس که در آن مجموع آن در دیوان
 سیم سطور است و آن حضرت را قطع نمیت قطع بپوشان وایت کون در وقت بلند
 اکثر اسباب نفس را بگذرد چو ساق سدره نه در پیش پایش تا با چوب باغ رونه نه در سینه چشیش بافتند

فروع آن مفیوض گرم گرانمایه در اصول آن بصفت قدم قوی پیوند بسیار سبزل میوه غذای هزار روز
خواه که بیسط سایه پناه هزار جا بختند و ستوده خواجہ عبید الله آنکه در همه عمر + جز از شهود
حقیقت دلش نشد خرمند و پشت صد و نود و پنج صرصر اجلش + نیکو در رحم برایل جهان زنج بکند +
گذشت پاس شب آخرین از راهی که شمع جمع رسل برادر و رسید گزند + نبود رفتن او + سچو
و دیگران جامی که زده حادثه زای و سپهر فتنه پند + چو جذب معنی وحدت بعارفت آورد +
نه ممکن است که ماند بقید صورت بند + قطعه تاریج بهشت تصدیق و نود و پنج در شب شنیده که بود سلخ
سه فوت محمد رسل و کشید خواجہ دنیا دین عبید الله + شراب صافی عیش ابد ز جام اجل موقر ارگاه
دلش باد در مدارج قرب + معارج در جات شاید کمال و این قصیده است که در صفت خواجگان و
منقبت حضرت ایشان اتفاق افتاد قدس اشعار و احکم قصیده نقشند بیعجب طائفه پر کارند +
که چو پر کار درین دایره سر بر کارند و نقشین تدوی بند به نقش نیند و هر دم از بوی اعجاز نقش و گگر
می آزند + هر زمان بوقلمون دار برنگ دگر گزند + دین محب تر که ز رنگ دو جهان بیزارند + گرچه
در ظاهر عام اند بیاطن خاص اند + گرچه در صورت نقصند یعنی بار اند + آب نیل اند و سبک بر لب
قیطه نوتند + روح محض اند و سبک بر خیطی بارند + گرچه معرات منقیل اند عیش راز رنگ اند + گرچه
گلزار خلیل اند خطب رانازند + در قبا از روش اهل عباد یاد دهند + نه چو ز راق و شان خرقه از روق دارند +
سز تلبیس بود شیوه آن عیاران + تلبیس بصفت ملکی سیارند + ستر این کثرت سو بوم دران وحدت
صرف چشم دارند از ان بیه سر استغفارند + نکند کثرت آثار در ایشان تاثیر + خویش را در وخت
بر سید آیین آمانند + پاس انفاس بود فصاحت این شاه و شان + پاسا مند و سبک باوشه اخبارند +
دم نگه داشته چون نافه مشک اند دگر + لب گشایند روان بر در صد عطارند + خامشانند ولی قوت
سخن طوطی وار + همه شیرین حرکات و فکرین گفتارند + نجم آسمان همه را خلوت در اینجمن است + شمع
هر اینجمن در درونی هر باز دارند + چون سه باله نشین شان سفر اندر وطن است + بتن استاره بدل در سفر
رفت کردند + حال این گرم روان شبها جاوده است + لیکن انفسرده دلان چون خودشان بیدارند +
اهل دل قافله کعبه عشق اند ولی + این جگر دار از ان قافله را سالانند در سیه فانه صحرای فنا
کرده نزول + خمیر بر تیز زده زمین نه عشق ز نگارند + هر یک سده اما نشد بیدار + حجاب

تعمیر آینه بر آینه یک دراز اند + هم واقف ظنده از گرایش یک پر کارند + در بعضی اش این شعر را می دانند و در بعضی اش این شعر را می دانند -

گویی از لوله لایم بچوبه فشارند + ماهیانند که در بحر صفا راست رووند + همچو در جنگ لب جوی
نه کز رفتارند + بر لب تشنه بان روح فرا یا قوتند + در کف و سوسه کیشان نه در شست
انشارند + دیده پاکندی روشنی دیده پاک + سردین داری بل بهر دین دستارند + شاه شاه
وجودند درین زار دلی + نه چون تصور رسد عریه جوی نادانند + میرسد شان رطب معرفت از غزل وجود
یاری از سخت خود این قوم چه بر خور دارند + هفت بیت از غزل بی بدل عارف روم + که همسر
با خیران و اله آن گفتارند + میکنم تعظیم کند معرفت این مکان + آن گهر با شرف از عقد شر یا
وارند + چون صدف گوش نه وجای ده اندر دل پاک + این غزل را که بحر عقد درش نشاء
پلم همدار درین شهر دوسه طارند + که تندر سیر کلاه از سر بر دارند + دوسه زنده اند که همیشه در دل
سمتازند + نه فلک را نیکی عریه در چرخ آردند + صورتی اندر سکه دشمن صورتها اند + در جهانند
ولی از دو جهان نیز آردند + یا آن صورت غیب اند که جان طالب اوست + همچو چشم خورش
از خیره کش و بیارند + سر پانند که تاسر ندری سزند هند + ساقیانند که انگور بی انشارند + گو کف
خاک بگیرند نه سرخ شود + در زنگ دم در و ندر چه شب جو کارند + ای صفی مردمی آموز از
ایشان کایشان + مردم دیده بینای اولوالابصارند + مردمی کن مرد از صحبت شان مردم شو +
زانکه این مردم در دیگر همه مردم خوانند + نیز عالم توحید که انکون و مکانش + همه فزات جهان شمس
انوارند + خواجہ زهره ابر که شاهان جهان + بر در حرمت او بنده و خدمتگارند + دین سپنا توتی
ان قبله حاجات که خلق + بخود اندر جنتی روی بتوی آینه همه یا عوق و فاعلقه گویوشان توانند + کز عبد اند
درین راه دیگر احرا راند + جاهلانی که سر از رلقه امرت بچیند + در چه راه گاه ملاامت خریب انسا رند
که سر اسیمه فاده بته به ضلال + گاه چهرت زده در بارینه ادبارند + با کسانی که ترا احسان تو محدود
زیند + بر لب بحر جگر نشنند چه پویا راندند + آن حرفقان کمی از اسافر عشقت نوشتند + گریه پس بخود
مستند ولی همیشه رند + بخودان را بجناب تو دادم کشتی + بید لان در خسم قلاب تو لای در
یا همی بحر تو ام در صفت مدحت پیر + چون صدف که دیال لب ز در شهوارند + هر که شد غرقه بحر تو
فرو آب ترش + لیل ساحل چو صدف برینزه بمیقدا رند + جاودان عرق درین بحیر و صفا باد
صفی بهر گز ش یا رب ازین بحر فرونگه زارند + در یاعی آن گرم روان که عالم از غفلتشان

زای بی کوی از آن صفت در ۴

پر بود سفر خاد ازین مرطه شان + بیچاره صفتی چون سلک سوخته یابی + افتان خیزان او عفت - قافله
 شان - قطعه عربیه فی تاریخ اتمامها رشحات عین حیوننا وصلت الی روض المنی بقیاللاته
 الذی اعطی الوراثة کاتها + کما رایت تمامها شربت عت فی تاریخه + نکت عطا تالره قد قاض من
 رشحاتها قطعه فارسیه فی تاریخ اتمامها آمد رشحات با کثیر البرکات + چون آب خضر
 منقرا از عین حیات + یا بتدیجایان سنجیده صفات + تاریخ استاش زحرف رشحات

خاتمه الطبع

الحمد لله الذي جعل في قلوبنا عيناً نرى بها حرمات الله وحرمات رسوله
 اهل الله في قاصد كان باراً حسنة وسلاطين ملك قدیم آخرتاً انذکره نفس و بی مثل که چشم
 جهان شش تریده و عرصه دنیا یا نزلان مفتخر گردید اکنون در مطبع منشی نو کشور صاحب
 واقع کاپو سر پستی مطبعه القاب غایبناپ راسته بهادر منشی پراگ تراین صاحب
 بخار گو مالک مطبعه دام اقباله با تمام کامل منشی بگو اندیال صاحب مائل ایچت مطبع
 دبایعی جمیله دیگر سنجیده کار پر دازان باه نور می ۱۳۹۶ باره نهم مطبع گردید

رقعات بھی نرائن - تصنیف منشی محمد زراعتی -
 رقعات انان لکھنوی - بلاغت فصاحت میں مشہور ہے۔
 رقعات نظامیہ - مشہور انشا ہے
 رقمہ گلستان حکمت - از مولوی عبدالعزیز صاحب اردی
 رقعات حسن - جگننام ازنگ فرنگی ہو از حکیم
 محمد حسن بطرز سابقہ۔
 پنج رقمہ دلایت - از سید دلایت علی صاحب
 رقعات فیض آبن - کتب بات۔
 توقیعات کسری - راجلال الدین طباطبائی۔
 کلیات سنہ شریف از طالب - بیچ آہنگ متنبو مہر نیروز
 ابو الفضل بہرہ شرف - مولوی ہادی علی نے بخشی کیا۔
 رسائل طغرا - مشہور ہے مشہور رقعات۔
 حسن و عشق - در لفظ غلطی کتب الخانی حسن عشق میں
 سرائفہ تضاد قدر مصنفہ منشی محمد الدین۔
 رقعات نامی - تصنیف مولوی حکیم الدین صاحب
 سینا بازار - مولفہ ارادت خانہ و اشعرت خوشخوشی۔
 شرح سینا بازار - مصنفہ مولوی نام بخش مہربانی۔

کشاہت نامہ - مع فرہنگ تصنیف منشی راج کران۔
 لوزہ الافہام - شرح تصنیف مولوی محمد علی اردووی
 تفسیر گلستان - اشعار گلستان کی تفسیر۔
 سلک مسلسل - مصنفہ منشی چندک پر شاہ۔
 بندگی نامہ - بطور ترجمان بندہ منشی کبیر اللہ صاحب ہمدان
 منظر عجائب - مصنفہ مرزا قاضی صفات بہرہ کا۔
 تاج المذہب - شرح رنگین تصنیف منشی انوار حسین
 تسلیم سہدائی۔
 مفتاح الصفات - مصنفہ منشی رام نرائن۔
 صفات کائنات - مشہور کتاب ہو انشا پر داری میں
 کہ صفات سراپا اور اشیا کے مختلف کی صفات جو کچھ
 بڑے اساتذہ نے مثل ملا طغرا و ظہوری وغیرہ نے
 لکھے ہیں وہ سب بعنوان شایستہ حسین درج ہیں۔
 صحیفہ شایستہ - تصنیف صاحبین واعظ علیہ الرحمۃ۔
 سنہ شرف ظہوری - مع مقدمات غلامیہ کتاب مشہور ہے۔
 شرح سنہ شرف ظہوری - شرح نویں گئی شرح از مولانا منشی محمد
 شرح گلستان - مصنفہ مولوی اکرم گلستانی۔

کتاب اخلاق و موعظت و تصوف

گلستان شرف - شیخ سعید شیرازی۔
 ایضاً - متوسط قلم۔
 ایضاً - جو بہ قلم کا لکھنا سفید رلاستی عمدہ۔
 ایضاً - کاغذ حنائی۔
 ایضاً - بر قلم واضح و خوش خط من فرہنگ بل و گلین خوشنما
 گلستان پر قلم - منقول عنہ منشی مولوی ہادی علی صاحب
 گلستان شرف - ترجمہ لفظ بلفظ ہوا جو اردو۔
 ریاض رضوانیہ - شرح گلستان از مولوی ریاض علی۔
 عمدہ کتاب ہے۔

خیابان - شرح گلستان از سراج الدین علی خان از رو۔
 گلستان حکیم فاقانی - بحواب گلستان شیخ سعید قابل بدین
 بہارستان جامی - بحواب گلستان سعیدی۔
 خارستان - موعظت و اخلاق میں بابا باب کتاب نظم و شرف
 گفتار میں عینہ ہم پہلے گلستان اوراد صفات و کائنات
 معنی فصیح و انداز میں ای کہ ہم مہربانی ہو گلستان کے
 آٹھ باب اسکا سورہ باب ہو بحساب غار کے گئی رنگی
 ہو ایسی ہندی کو اسکے بعد گلستان - پڑھنا یا ہو منشی
 ایندیاں صاحب منشی ایچ بی بی بی بی نے اصل

سخن بزی کوشش معنی کجایان و معنی مستوی بل دیراز
 اسرار الازولیا - از حضرت شیخ فرید شکرخیز رحمة اللہ -
 اخلاق سعیدی - مصنف محمد علی اطلاق بین -
 اصحاب الهدایت - ترجمه فارسی -
 عوارض مشهور کتاب -
 رساله پدایات المؤمنین - موعظت بین -
 مقالہ پادشاهی مصنف شاه قزاق علی -
 در تقوی و عزم و جزا و عقاب -
 سرور العباد - شرح قصیدہ بیانت سعادت -
 پند نامہ - مصنفہ -
 مصنف فرید الدین -
 سفار لغت بین -
 کیمیای سعادت - مصنفہ -
 امام محمد غزالی -
 اخلاق بلالی بخشی از اصحاب الدین مخفی روانی -
 اخلاق ناصری - مشهور علم اطلاق بین -
 اخلاق سعیدی - از ملا حسین واعظ -
 گلشن اسرار - تصنیف مولای نور علی صاحب لغت
 می باید شنید - از مولای نعمت علی نصاب اخلاق بین
 رساله عقوبتیه - سنی پند اخلاق از افاضت حضرت علی اکبر
 بوستان علی قلم -
 مانند قلم اوست
 قطب الایام و دیگر کافه سفید -
 بوستان - دوم سره خوشخط تصنیف -
 شیخ سعدی قلم علی -
 بوستان دوم سره - دوم سره خوشخط تصنیف
 شیخ سعدی قلم علی -

شعوی شاه شرف - از شاه ابوعلی قلندر -

مضمون آرد -

شعوی مضموی - مولوی روم چاه معرفت شش دفتر

مشهور باحقاق دفتر نهم -

مکاشفات رضوی -

شرح شعوی مولوی روم -

محرر رضا صاحب -

شعوی بسبیل -

مصنفہ

حکیم منوچین

حکیم کلص -

منطق الطیر -

تصنیف فرید الدین

عطار نقیون بین -

نظم اللائی -

شرح قصیدہ سنائی نصاب بین

شعوی بزم وصال -

عرفان بین مصنف شاعر اهل زبان آرد -

معدن الجواهر - از طائری اخلاق بین

انوار الرحمن التنویر الجنان - ملفوظات حضرت

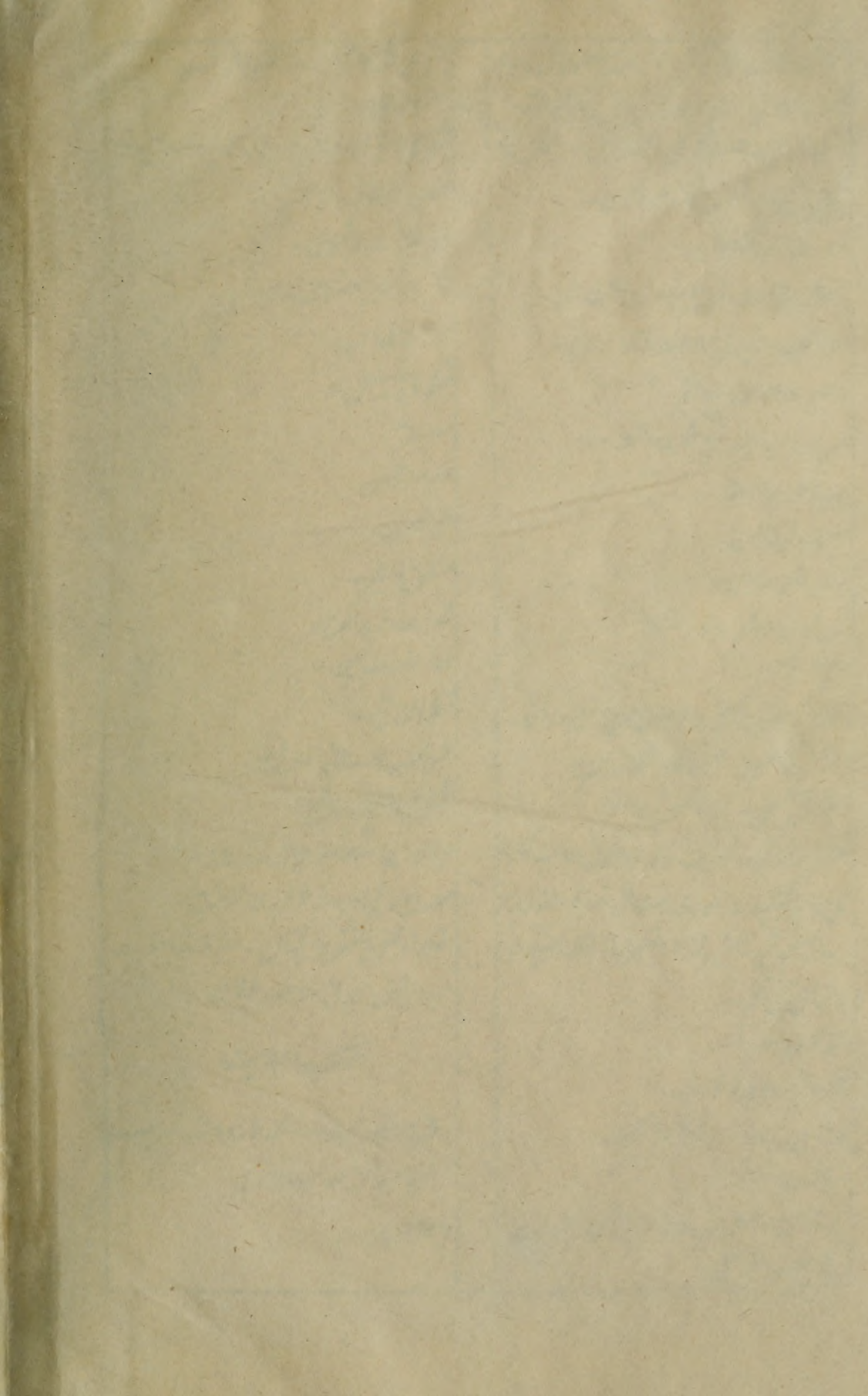
عبدالرحمن صوفی صاحب عرفان

کتب حدیث

اشعۃ اللمعات - ترجمه فارسی مشکوٰۃ شریف

شیخ عبدالحق صاحب دہلوی

چار جلد بین -





3 1761 07290606 8